جلد 4

اللہ والوں کی باتیں

مؤلف: امام ابو نُعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی المتوفی ۴۳۰ھ

تابعین کے اَقوال واَحوال اور زُہد و تقوٰی کا بیان

حِلْيَةُ الْأَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْأَصْفِيَاء

(جلد:4)

ترجمہ بنام

اللہ والوں کی باتیں

مُؤَلِّف

اِمام اَبُو نُعَیم احمد بن عبدُ اللہ اَصْفَہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ)

پیش کش: **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ**

(شعبہ تراجِمِ کُتُب)

ناشر

مکتبۃُ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد:4)

ترجمہ بنام : اللہ والوں کی باتیں

مُصنِّف : اِمام اَبُونُعَیم اَحمد بن عَبْدُ اللہ اَصْفَہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ)

مُتَرجِمِین : مَدَنی عُلَما(شعبہ تراجِمِ کُتُب)

پہلی بار : رجب المرجب ۱۴۳۶ھ، اپریل 2015ء

تعداد : 6000(چھ ہزار)

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۲ مُحَرَّمُ الْحَرَام ۱۴۳۶ھ حوالہ نمبر: ۱۹۷

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ''حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد4)'' کے ترجمہ بنام ''اللہ والوں کی باتیں'' (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تَفْتِیْشِ کُتُب و رسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کُفریہ عِبارات، اَخلاقیات، فقہی مسائل اور عَرَبی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر مُلاحَظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کِتابت کی غَلَطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تَفْتِیْشِ کُتُب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

16 – 11 – 2014

WWW.dawateislami.net,E.mail:ilmia@dawateislami.net

اِجمالی فہرست

دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی (اسلامی) ماہ کے ابتدائی 10 دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے (دعوت اسلامی کے) ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے **پابندِ سُنَّت** بننے، **گناہوں سے نفرت** کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

”صالحین کا دامن تھامو“ کے 17 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”17 نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰے صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دومَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچھّی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تَعَوُّذ و تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا)۔ (۲) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گا۔ (۳) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔ (۴) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا۔ (۵) جہاں جہاں ”**اللہ**“ کا نام پاک آئے گا وہاں **عَزَّوَجَلَّ** اور جہاں جہاں ”**سرکار**“ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں **صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم** اور جہاں جہاں کسی صحابی یا بزرگ کا نام آئے گا وہاں **رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْه** اور **رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه** پڑھوں گا۔ (۶) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گا (۷) اس کتاب کا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے اس کے مؤلف کو ایصال ثواب کروں گا۔ (۸) (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَ الضرورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔ (۹) (اپنے ذاتی نسخے کے) ”یادداشت“ والے صَفْحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ (۱۰) اولیا کی صفات کو اپناؤں گا۔ (۱۱) اپنی اصلاح کے لئے اس کتاب کے ذریعے علم حاصل کروں گا۔ (۱۲) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (۱۳) اس حدیثِ پاک ”تَهَادَوْا تَحَابُّوْا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، ۲/ ۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ (۱۴) اس کتاب کے مطالَعہ کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔ (۱۵) **اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش** کے لئے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پر کیا کروں گا اور ہر مدنی (اسلامی) ماہ کی 10 تاریخ تک اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کروں گا۔ (۱۶) عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کیا کروں گا۔ (۱۷) کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

المدینۃ العلمیہ

از: شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی"** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" بھی ہے جو **دعوتِ اسلامی** کے عُلما و مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کتبِ اعلیحضرت (۲) شعبہ تراجمِ کتب (۳) شعبہ درسی کُتُب

(۴) شعبہ اصلاحی کتب (۵) شعبہ تفتیشِ کتب (۶) شعبہ تخریج

"اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، حامی سنّت، ماحی بِدعت، عالِمِ شَریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **"دعوتِ اسلامی"** کی تمام مجالس بَشُمُول "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اٹل حقیقت ہے کہ لہلہاتے کھیت، خوش نما باغات، اونچے پہاڑ، نہروں آبشاروں، خوبصورت وادیوں، ساحل سمندر کے حسین نظاروں، ٹھنڈے اور میٹھے پانی کے ندی نالوں، بلند وبالا عمارتوں، طویل شاہراہوں، آسائش و آرائش، رنگینی وزیبائش، عیش وطرب کے سامان، دل وجان سے چاہنے والے دوستوں اور عزیز رشتہ داروں کی محبتوں سے بھرپور یہ دنیا فقط دھوکے کا سامان ہے، کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال۔

(پ۲۷، الحدید: ۲۰)

دنیا میں کسی چیز کو دوام نہیں، اس کی آسائشوں کو اپنا زیور بنانا، اس کی لذتوں میں بدمست ہو کر اس کی رنگینیوں میں گم ہو جانا یقیناً نقصان و خسران کا باعث ہے۔ کیونکہ ہمیں دنیا میں بھیجا گیا ہے کہ ہمارے اعمال کی جانچ ہو سکے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ (پ۲۹، الملک: ۲) ترجمۂ کنزالایمان: وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔

لہٰذا فائدے میں وہی ہے جو اپنی زندگی اُس دستور کے مطابق گزارے جس کا بیان اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاک کلام میں یوں فرمایا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ترجمۂ کنزالایمان: بیشک تمہیں رسولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

(پ۲۱، الاحزاب: ۲۱)

اس فرمانِ الٰہی پر جن نفوسِ قدسیہ نے سب سے پہلے عمل کیا وہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مبارک ہستیاں ہیں پھر ان حضرات سے تابعین اور تبع تابعین نے فیض حاصل کیا جن کے زمانے کو محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خیر القرون (بہترین) زمانہ فرمایا ہے۔[1] اور ان کے لئے یوں دعا فرمائی: ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلصَّحَابَةِ وَلِمَنْ رَاٰی وَلِمَنْ رَاٰی یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! صحابہ کی مغفرت فرما اور جس نے انہیں دیکھا (یعنی تابعین)

[1]...صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضل الصحابۃ ثم الذین یلونھم، ص۱۳۷۲، حدیث: ۲۵۳۵

بھی جس نے انہیں دیکھا (یعنی تبع تابعین)۔[2]

ان جلیل القدر ہستیوں نے دور دراز علاقوں کا پر خطر سفر کیا اور محبوبِ خدا کے دیوانے، شمع رسالت کے پروانے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل کیا اور ان سے اکتساب فیض کرکے اپنی زندگیوں کو ہمارے لئے مشعل راہ بنا دیا کیونکہ وہ فیض نبوت کا گنجینہ اور ہمارے لئے سرمایائے آخرت کے حصول کا ذریعہ ہیں، ان کی مبارک حیات کا مطالعہ ہمیں حرارت ایمانی، فکر آخرت اور عمل کا جذبہ دیتا ہے جس کے ذریعے ہم دنیا کے فریب سے بچ کر بارگاہ خداوندی میں سرخرو ہوسکتے ہیں۔

زیر نظر کتاب "**اللہ والوں کی باتیں**" حضرتِ سیِّدُنا امام حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی (متوفی ۴۳۰ھ) کی شہرۂ آفاق تصنیف "حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَ طَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء" کی چوتھی جلد کا ترجمہ ہے جو 38 تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی سیرت و کردار، اقوال و افعال، عادات و اطوار اور ان سے مروی احادیث مبارکہ کے مدنی پھولوں سے سجا حسین گلدستہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کے شعبہ تراجم کتب (عربی سے اردو) کے 8 اسلامی بھائیوں نے اس جلد پر ترجمہ، تقابل، نظر ثانی، پروف ریڈنگ اور تخریج وغیرہ کا کام کرنے کی سعادت حاصل کی بالخصوص (۱)... **ابو واصف محمد آصف اقبال عطاری مدنی** (۲)... **ابو محمد محمد عمران الٰہی عطاری مدنی** (۳)... **محمد امجد خان تنولی عطاری مدنی** (۴)... **کاشف اقبال عطاری مدنی** (۵)... **محمد خرم عطاری مدنی** سَلَّمَہُمُ الْغَنِی نے بھرپور کوشش فرمائی۔ اس کتاب کی شرعی تفتیش دار الافتا اہلسنت کے مُتَخَصِّص اسلامی بھائی **محمد شفیق عطاری مَدَنی** زِیْدَعِلْمُہٗ نے فرمائی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کے لئے ہمیں اس کتاب کو پڑھنے، اس پر عمل کرنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں بالخصوص مفتیانِ عِظام اور عُلَمائے کرام کی خدمتوں میں تحفۃً پیش کرنے کی سعادت عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ** کو دن پچیسویں اور رات چھبیسویں ترقّی عطا فرمائے! اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ تراجِم کُتُب (مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ)

---

2 ...معجم الکبیر، ٦/ ١٢٦، حدیث: ٥٨٧٤

حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان یَمانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبد الرحمٰن طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بھی تابعین میں سے ہیں۔ آپ بیدار مغز فقیہ اور نیکوکار وعبادت گزار تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تعلق اہل یمن کے پہلے طبقہ سے ہے جن کے بارے میں حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ یعنی ایمان تو یمن والوں کا ہے۔[1]

40حج:

﴿4545﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِبْنِ شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں 105ہجری مکّہ مکرمہ میں حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے جنازے میں شریک ہوا تو لوگ کہہ رہے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ سیِّدُنا ابوعبد الرحمٰن پر رحم فرمائے! انہوں نے 40حج کئے تھے۔

عظیم الشان جنازہ:

﴿4546﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کا انتقال ہوا تو جب تک اِبْنِ ہِشام نے شاہی دستہ نہ بھیجا لوگوں نے آپ کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی۔ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا کہ وہ جنازے کی چارپائی اپنے کاندھے پر اٹھائے ہوئے ہیں، ان کی ٹوپی مبارک گر چکی ہے اور لباس پیچھے سے تار تار ہو گیا ہے۔

﴿4547﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے مزدلفہ یا مِنٰی میں وفات پائی جب جنازہ اٹھایا گیا تو حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن حسن بن علی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چارپائی کا پایہ پکڑ لیا اور اسے تھامے رہے حتّٰی کہ قبر تک پہنچ گئے۔

حاضر جوابی:

﴿4548﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان

---

[1] ... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم...الخ، ۲/ ۴۰۵، حدیث: ۳۳۰۲

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان مکۂ مکرمہ تشریف لائے، امیرِ وقت بھی مکّہ مکرمہ آیا ہوا تھا، لوگوں نے امیر کے فضائل گنواتے ہوئے عرض کی: اس میں یہ یہ خوبیاں ہیں اگر آپ اس کے پاس چلے چلیں (تو اچھا ہے)۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مجھے اس سے کوئی حاجت نہیں۔'' لوگوں نے عرض کی: ہم آپ کے معاملہ میں خوف زدہ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''پھر تو وہ ایسا نہیں ہے جیسا تم کہہ رہے ہو۔''

﴿4549﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرزّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق اپنے والدِ محترم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان ایک مرتبہ ابر آلود ٹھنڈی صبح میں نماز پڑھ رہے تھے، سجدے کی حالت میں تھے کہ حجاج بن یوسف کا بھائی محمد بن یوسف جلوس کے ہمراہ وہاں سے گزرا، اس نے عمدہ قسم کی ساگون لکڑی (کا عصا) اور سبز رنگ کی شال منگوائی اور آپ کی خدمت میں پیش کر دی، جب تک آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی حاجت سے فارغ نہ ہوئے سجدے سے سر نہ اٹھایا، جب سلام پھیرا اور اچانک اس چیز پر نظر پڑی تو آپ پر کپکپی طاری ہو گئی اور اس کی طرف توجہ کیے بغیر اپنے گھر کی جانب روانہ ہو گئے۔

سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ الرَّحْمَہ جنتی ہیں:

﴿4550﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میرے خیال میں طاؤس بن کیسان جنتی ہیں۔

ابن آدم کی ہر بات لکھی جاتی ہے:

﴿4551﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ابن آدم کی ہر بات لکھی جاتی ہے یہاں تک کہ بیماری میں کراہنا بھی۔

خوفِ خدا:

﴿4552﴾... حضرتِ سیِّدُنا داود بن شابُور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی خدمت میں عرض کی: ''میرے لئے دعا کیجئے!'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (عاجزی کرتے ہوئے) فرمایا: ''میں اپنے دل میں خوف و خشیت نہیں پاتا کہ تمہارے لئے دعا کروں۔''

﴿4553﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسن بن ابو حُصَین عَنْبری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ایک سری فروش (جانوروں کے سر بیچنے والے) کے پاس سے گزرے اس نے ایک سری نکال کر رکھی ہوئی تھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (اسے دیکھ کر) بے ہوش ہو گئے۔

نیند اڑ جاتی:

﴿4554﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن بِشْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے گھر سے مسجد کی طرف دو راستے جاتے تھے ایک بازار سے جبکہ دوسرا اس کے علاوہ، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک دن ایک راستہ سے گزرتے اور دوسرے دن دوسرے سے، جب بازار والے راستے سے گزرتے اور وہاں بھنی ہوئی سریاں دیکھتے تو اس رات اونگھ تک نہ آتی۔

﴿4555﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اپنے گھر پر ہی بیٹھے رہتے تھے۔ اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: "حکمرانوں کے ظلم و ستم اور لوگوں کے فساد کی وجہ سے۔"

بدشگونی کیوں لی؟

﴿4556﴾... مروی ہے کہ ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے ساتھ جا رہا تھا، اچانک اس نے کوّے کے چلانے کی آواز سنی تو کہا: "خدا خیر کرے۔" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کوے کے شور مچانے سے کونسا خیر یا شر ہوتا ہے؟ تم میرے ساتھ نہ رہو، یا فرمایا: میرے ساتھ مت چلو۔"

شیطان سے حفاظت کا نسخہ:

﴿4557﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: صبح سے ہی شیطان انسان کے پیچھے لگ جاتا ہے، جب وہ گھر پہنچتا ہے اور سلام کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور کہتا ہے: "آرام کی جگہ نہ مل سکی۔" جب کھانا کھانے لگتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لیتا (یعنی بِسْمِ اللہ شریف پڑھتا) ہے تو شیطان کہتا ہے: کھانا مل سکا نہ آرام کی جگہ۔

اس کے بر عکس جب بندہ گھر میں داخل ہو اور سلام نہ کرے تو شیطان کہتا ہے: آرام کی جگہ مل گئی۔ جب کھانا کھانے لگتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے: آرام کی جگہ بھی مل گئی اور کھانا بھی مل گیا۔

حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان مزید فرماتے ہیں: بے شک فرشتے بنی آدم کی نماز کو لکھتے ہیں کہ فلاں نے اس میں یہ یہ اضافہ کیا اور فلاں نے اتنی اتنی کمی کی اور یہ کمی بیشی خشوع وخضوع میں، یا فرمایا: رکوع وسجود میں ہوتی ہے۔

بادل گرجتے اور سوار ہوتے وقت کی دعا:

﴿4558﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے بیٹے سے پوچھا کہ ”آپ کے والد ماجد سوار ہوتے وقت کیا پڑھتے تھے؟“ عرض کی: ”یہ پڑھا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ ھٰذَا مِنْ فَضْلِکَ وَنِعْمَتِکَ عَلَیْنَا فَلَکَ الْحَمْدُ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرا شکر ہے کہ یہ سواری ہم پر تیرا فضل اور تیری نعمت ہے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ (پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کرتے:)

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ (پ۲۵، الزخرف: ۱۳)

ترجمۂ کنز الایمان: پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بوتے (قابو) کی نہ تھی۔

اور جب بادل گرجنے کی آواز سنتے تو کہتے: سُبْحٰنَ مَنْ سَبَّحْتَ لَہٗ یعنی پاک ہے وہ ذات جس کی تو نے تسبیح کی۔

جہنم کی پیدائش سے فرشتوں میں بے چینی:

﴿4559﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: جب جہنم کو پیدا کیا گیا تو فرشتوں میں بے چینی پھیل گئی اور جب حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پیدا کیا گیا تو فرشتوں کی بے چینی دور ہو گئی۔

عنایتِ مصطفٰے:

﴿4560﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے کہا: ”اے ابو عبد الرحمٰن! میں نے خواب دیکھا کہ آپ کعبہ شریف میں نماز پڑھ رہے ہیں اور حضور نبیِّ کریم

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دروازۂ کعبہ کے قریب کھڑے آپ سے فرما رہے ہیں: تم اپنا پردہ اٹھا دو اور اپنا علم بیان کرو۔ حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے کہا: ''آپ خاموش ہو جایئے! یہ بات آپ سے ہر گز کوئی نہ سنے۔'' حتّٰی کہ حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے متعلق یہ تصور قائم ہو گیا کہ آپ بے تکلف حدیث بیان کر لیتے ہیں۔

خاموشی سے بہتر:

﴿4561﴾... اِبْنِ ابو نجیح کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان یمانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے میرے والد سے فرمایا: اے ابو نجیح! خوفِ خدا رکھتے ہوئے کلام کرنے والا خوفِ خدا کے باعث خاموش رہنے سے بہتر ہے۔

﴿4562﴾... حضرتِ سیِّدُنا مِسْعَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سحری کے وقت ایک شخص کے پاس تشریف لے گئے، لوگوں نے عرض کی: ''حضور! وہ سو رہا ہے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں نہیں سمجھتا کہ کوئی رات کے آخری حصے میں بھی سوتا ہے۔''

زہد و تقویٰ اور نکاح:

﴿4563﴾... حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: نوجوان کا زہد و تقویٰ اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ نکاح نہ کر لے۔

﴿4564﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے مجھ سے فرمایا: تم نکاح کر لو یا میں تمہیں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وہ قول سناتا ہوں جو انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو زوائد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا تھا: ''تجھے نکاح سے دو ہی چیزیں روک سکتی ہیں کمزوری یا پھر بدکاری۔''

﴿4565﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کو فرماتے ہوئے سنا: ''بندہ (مومن) کا دین قبر میں ہی محفوظ رہتا ہے۔''

﴿4566﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

فرماتے ہیں: نیکوں کاروں کا حج کجاوں پر ہوتا ہے (یعنی سوار ہو کر)۔

﴿4567﴾... حضرتِ سیِّدُنا داود بن شابور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کی خدمت میں عرض کی گئی: دعا کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا: "ابھی اس کے لئے میری نیت حاضر نہیں۔"

بخل اور حرص کی تعریف:

﴿4568﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: بخل یہ ہے کہ انسان اپنے پاس موجود چیز میں کنجوسی کرے اور حرص یہ ہے کہ انسان اس بات کو پسند کرے کہ لوگوں کا مال حرام طریقہ سے میرے پاس آئے اور پھر اس پر بھی قناعت نہ کرے۔

رات کو 10 آیات پڑھنے کی فضیلت:

﴿4569﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: سنو! بندہ رات کو 10 آیات کی تلاوت کرتا ہے تو وہ صبح اس حال میں کرتا ہے کہ اس کے لئے 100 یا اس سے زائد نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

سورۂ سجدہ اور سورہ ملک پڑھنے کی فضیلت:

﴿4570﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن خالد خُزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آکر ان سے کہنے لگا: "اے ابو محمد! حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان یہ گمان کرتے ہیں کہ جو شخص نمازِ عشا کے بعد دو رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ سجدہ اور دوسری میں سورۂ ملک[1] کی تلاوت کرے تو اس کے لئے شب قدر میں قیام کرنے کی مثل اجر لکھا جاتا ہے۔" حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "حضرتِ طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

1... چاند دیکھ کر اس (یعنی سورۂ ملک) کو پڑھا جائے تو مہینے کے تیس دنوں تک وہ (یعنی پڑھنے والا) سختیوں سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ محفوظ رہے گا، اس لئے کہ یہ تیس آیتیں ہیں اور تیس دن کے لئے کافی ہیں۔ (تفسیر روح المعانی، پ۲۹، سورۃ الملک، ص ٦)

الْمَنَّان نے سچ فرمایا، میں بھی انہیں ترک نہیں کرتا۔"

﴿4571﴾... حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی خدمت میں عرض کی گئی: "آپ کا گھر مرمت کے قابل ہو چکا ہے (اس کی مرمت کروالی جائے تو بہتر ہے)۔" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "میری شام بھی ڈھل چکی ہے (یعنی عمر بھی پوری ہو چکی ہے)۔"

حکایت: شیطان کا وار

﴿4572﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں ایک (عبادت گزار) شخص تھا جو اکثر پاگلوں کا علاج کرتا تھا، ایک بار ایک خوبصورت عورت پاگل ہوگئی جسے علاج کے لئے اس کے پاس چھوڑ دیا گیا، وہ عورت اسے پسند آگئی، اس شخص نے عورت سے زنا کیا جس سے وہ حاملہ ہوگئی، شیطان اس کے پاس آکر کہنے لگا: اگر اس معاملے کا لوگوں کو علم ہو گیا تو تیری رسوائی ہوگی، لہٰذا تو اسے قتل کر کے اپنے گھر میں دفن کر دے۔ چنانچہ اس نے عورت کو قتل کر کے گھر میں دفن کر دیا، کچھ عرصہ بعد لڑکی کے گھر والوں نے آکر اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: وہ مر چکی ہے۔ انہوں نے اس کی قناعت اور پرہیز گاری کو دیکھتے ہوئے کچھ الزام نہ لگایا، شیطان ان لوگوں کے پاس آکر کہنے لگا: وہ عورت مری نہیں بلکہ اس شخص نے اس سے زنا کیا جس سے وہ حاملہ ہوگئی، پھر اسے قتل کر کے اپنے گھر میں فلاں جگہ دفنا دیا۔ چنانچہ لڑکی کے گھر والے اس کے پاس آئے اور بولے: ہم تم پر الزام نہیں لگاتے مگر ہمیں یہ بتا دو کہ تم نے اسے کہاں دفن کیا ہے؟ اور تمہارے ساتھ کون تھا؟ گھر کی تلاشی لینے پر لڑکی وہیں سے مل گئی جہاں دفن تھی۔ لہٰذا اس شخص کو قید میں ڈال دیا گیا، شیطان اس کے پاس آکر بولا: اگر تو چاہتا ہے کہ اس قید خانے سے چھٹکارا پالے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا انکار کر دے۔ اس نے شیطان کی بات مان لی اور کفر کر بیٹھا، بالآخر اسے قتل کر دیا گیا اس وقت شیطان عابد سے الگ ہو گیا۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے فرمایا: "میرے علم کے مطابق یہ آیت اسی شخص کے بارے نازل ہوئی ہے:

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ ترجمۂ کنز الایمان: شیطان کی کہاوت جب اس نے آدمی

قَالَ اِنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّنۡکَ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶﴾ (پ۲۸، الحشر: ۱۶) سے کہا کفر کر پھر جب اس نے کفر کر لیا بولا میں تجھ سے الگ ہوں میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا رب۔

حکایت: والد کی خدمت کا صلہ

﴿4573﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ایک شخص کے چار بیٹے تھے، وہ بیمار ہوا تو ان میں سے ایک نے کہا: ''یا تو تم تینوں والد کی تیمارداری کرو اور ان کی میراث سے اپنے لئے کچھ حصہ نہ لو یا میں ان کی تیمارداری کرتا ہوں اور ان کی میراث سے کچھ حصہ نہیں لیتا۔'' تینوں نے کہا: ''تم تیمارداری کرو اور میراث سے کچھ حصہ نہ لو۔'' چنانچہ وہ والد کی تیمارداری کرتا رہا حتّٰی کہ والد کا انتقال ہو گیا، لہٰذا اس نے میراث میں سے کچھ حصہ نہ لیا۔ ایک رات اس نے خواب میں کسی کہنے والے کو یہ کہتے سنا: ''فلاں جگہ جاؤ اور وہاں سے 100 دینار لے لو۔'' لڑکے نے پوچھا: ''کیا اس میں برکت ہے؟'' جواب ملا: ''نہیں۔'' صبح ہوئی تو اس نے خواب اپنی بیوی کو سنایا، بیوی نے کہا: ''تم ان دیناروں کو لے لو، ان کی برکت یہ ہے کہ ہم ان سے کپڑے بنوائیں اور زندگی گزاریں۔'' لڑکے نے انکار کر دیا۔ اگلی رات پھر اس نے خواب میں کسی کو کہتے سنا: ''فلاں جگہ جاؤ اور وہاں سے 10 دینار لے لو۔'' اس نے پوچھا: ''کیا ان میں برکت ہے؟'' جواب ملا: ''نہیں۔'' صبح اس نے اپنی بیوی کو خواب سنایا تو بیوی نے پہلے کی طرح کہا مگر اس نے پھر لینے سے انکار کر دیا، تیسری رات پھر اس نے خواب میں سنا: ''فلاں جگہ جاؤ اور ایک دینار لے لو۔'' اس نے پوچھا: ''کیا اس میں برکت ہے؟'' جواب ملا: ''ہاں۔'' چنانچہ لڑکا گیا اور دینار لے کر بازار روانہ ہو گیا، اسے ایک آدمی ملا جو دو مچھلیاں اٹھائے ہوئے تھا، لڑکے نے کہا: ''ان کی قیمت کیا ہے؟'' اس نے کہا: ''ایک دینار۔'' لڑکے نے دینار کے بدلے دونوں مچھلیاں لیں اور چل دیا۔ گھر آ کر ان کا پیٹ چاک کیا تو دونوں میں سے ہر ایک کے پیٹ سے ایک ایسا موتی نکلا جس کی مثل لوگوں نے نہ دیکھا تھا۔ ادھر بادشاہ نے ایک شخص کو ایسا ہی موتی تلاش کرنے اور خریدنے بھیجا تو وہ اس لڑکے کے پاس ملا، لہٰذا اس نے وہ موتی سونے سے لدے ہوئے 30 خچروں کے عوض بیچ دیا۔ جب بادشاہ نے موتی دیکھا تو کہا: ''اس کا فائدہ اسی صورت میں ہے کہ اس کی مثل ایک اور بھی ہو۔'' لہٰذا بادشاہ نے خدام سے کہا: اس کی مثل ایک اور تلاش کرو اگرچہ قیمت دگنی دینی پڑے۔

چنانچہ وہ اسی لڑکے کے پاس آئے اور کہا: "جو موتی ہم نے تم سے خرید اتھا اس کی مثل اور بھی ہو تو ہمیں دے دو ہم تمہیں دگنی رقم دیں گے۔" لڑکے نے پوچھا: "کیا تم واقعی اتنا دو گے؟" انہوں نے کہا: "ہاں۔" چنانچہ لڑکے نے دوسرا موتی دگنی قیمت میں (یعنی سونے سے لدے ہوئے 60 خچروں کے عوض) فروخت کر دیا۔

عقل مندی کیا ہے؟

﴿4574﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: عرصہ دراز ہوا کہ ایک نہایت سمجھدار اور عقل مند شخص تھا، جب وہ بوڑھا ہوا تو گھر میں بیٹھ گیا، ایک دن اس نے اپنے بیٹے سے کہا: میں گھر میں رہ کر افسردہ ہو گیا ہوں تم چند لوگوں کو لے آؤ جو مجھ سے باتیں کر سکیں۔ چنانچہ بیٹا گیا اور چند لوگوں کو جمع کر کے کہا: میرے والد کے پاس جاؤ اور ان سے باتیں کرو اگر ان سے کوئی ناپسندیدہ بات سنو تو درگزر کرنا کہ وہ بوڑھے ہو چکے ہیں اگر اچھی بات سنو تو قبول کر لینا۔ لوگ اس بوڑھے کے پاس آئے، اس نے سب سے پہلی بات یہ کہی: سب سے بڑی عقل مندی پرہیز گاری ہے جبکہ سب سے زیادہ بے بسی فسق و فجور ہے، تم میں سے کوئی شادی کرے تو نیک عورت سے کرے، تمہیں کسی آدمی کے گناہ کا علم ہو تو اس سے دور رہو کیونکہ ایک گناہ کے ساتھ کئی گناہ ہوتے ہیں۔

دفن کے بعد بھی قبر خالی تھی:

﴿4575﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمر بن مسلم جیزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: "جب مجھے قبر میں اتار چکو تو قبر میں جھانک لینا اگر مجھے وہاں نہ پاؤ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنا اور اگر پاؤ تو یہ پڑھنا: "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ" (یعنی ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا)۔" فرماتے ہیں: ان کے ایک بیٹے نے بتایا کہ میں نے قبر میں جھانکا تو کچھ نہ پایا اور یہ بیان کرتے وقت اس بیٹے کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔

سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دُعا:

﴿77-4576﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ کَتَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان یہ دعا کیا کرتے تھے: ”اَللّٰھُمَّ احْرِمْنِیْ کَثْرَۃَ الْمَالِ وَالْوَلَدِوَارْزُقْنِی الْاِیْمَانَ وَالْعَمَلَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے مال واولاد کی کثرت سے محفوظ فرما اور سلامتی ایمان و عمل صالح کی توفیق عطا فرما۔“

﴿4578﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: اگر تم حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کو دیکھ لیتے تو جان لیتے کہ وہ جھوٹ نہیں بولتے۔

پانچ عظیم شخصیات:

﴿4579﴾... حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میرے پاس پانچ ایسی عظیم شخصیات جمع ہوئیں کہ ان کی مثل کبھی میرے پاس جمع نہ ہوئے اور وہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء، حضرتِ سیِّدُنا طاؤس، حضرتِ سیِّدُنا مجاہد، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیر اور حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی ہیں۔

﴿4580﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد سے پوچھا: ”آپ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خدمت میں کس کے ساتھ حاضر ہوا کرتے تھے؟“ فرمایا: ”حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور عام لوگوں کے ساتھ، جبکہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان خاص لوگوں کے ساتھ حاضر ہوا کرتے تھے۔

سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی حدیث دانی:

﴿4581-82﴾... حضرتِ سیِّدُنا حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے مجھ سے فرمایا: جب میں تم سے کوئی حدیث بیان کروں یا کسی چیز کے بارے میں بتاؤں اور اسے پایہ ثبوت تک پہنچادوں تو تم میرے علاوہ کسی اور سے اس کے بارے میں مت پوچھنا۔

﴿4583﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے عرض کی: ”میں فلانی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔“ آپ نے فرمایا: ”جاؤ اور اسے دیکھ لو۔“ چنانچہ میں بن سنور کر والد صاحب کے پاس آیا، آپ نے مجھے اس حالت میں دیکھا تو فرمایا: ”بیٹھ جاؤ، وہاں نہیں جانا۔“

﴿4584﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بِشْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے قریش کے نوجوانوں کو متکبرانہ چال چلتے دیکھ کر فرمایا: ”تم ایسا لباس پہنتے ہو جیسے تمہارے آباء و اجداد نہیں پہنتے تھے اور تم ایسی چال چلتے ہو جیسے ناچنے والے اچھا سمجھتے ہیں۔“

دوست کی تیمارداری:

﴿4585﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان اپنے ایک بیمار دوست کی تیمارداری کی غرض سے اس کے پاس ٹھہرے رہے حتّٰی کہ (نفل) حج کے لئے بھی نہ جا سکے۔

گھر لوٹنے تک راہِ خدا میں:

﴿4586﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے ساتھ سفر پر تھا، مکّہ مکرمہ تک ہمارا سفر ایک ماہ کا تھا مگر جب ہم واپس لوٹے تو والد صاحب دو ماہ تک لے کر چلتے رہے، میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: ”مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ بندہ گھر لوٹنے تک راہِ خدا میں ہوتا ہے۔“

سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تقوٰی:

﴿4587﴾... حضرتِ سیِّدُنا بلال بن کَعْب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان جب یمن سے روانہ ہوئے تو زمانۂ جاہلیت کے پرانے کنوؤں کے علاوہ کہیں سے پانی نہ پیا۔

بیمار و لاچار کی دعا قبول ہوتی ہے:

﴿4588﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن صالح مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میری عیادت کے لئے تشریف لائے تو میں نے ان سے عرض کی: ”اے ابو عبد الرحمن! میرے لئے دعا کیجئے۔“ آپ نے فرمایا: اپنے لئے خود دعا کرو کہ جب لاچار و بیمار دعا کرے تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ قبول فرماتا ہے۔

مال اور مالک کا جھگڑا:

﴿4589﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا طاؤس

بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: بروزِ قیامت مال اور اس کے مالک کو لایا جائے گا، وہ دونوں جھگڑیں گے، مالک مال سے کہے گا: "کیا میں نے تجھے فلاں دن فلاں وقت جمع نہ کیا تھا؟" مال کہے گا: "تو نے میرے ذریعے فلاں ضرورت پوری کی اور مجھے فلاں وقت فلاں فلاں کام میں خرچ کر دیا تھا۔" مالک کہے گا: "وہی کام ایک ایک ہو کر مجھ پر رسیاں بن چکے ہیں جن سے مجھے باندھ دیا گیا ہے۔" مال کہے گا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے میرے ذریعے جو کام کرنے کا حکم فرمایا تھا میں تو فقط تیرے اور اس کام کے درمیان حائل ہوا ہوں (اس میں میرا کیا قصور؟)۔

ایک جملے میں تمام احکام:

﴿4590﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد اللہ ہاشمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو ان کے بیٹے جو کافی بوڑھے تھے میری طرف آئے، میں نے ان سے پوچھا: "کیا آپ ہی طاؤس ہیں۔" انہوں نے کہا: "میں ان کا بیٹا ہوں۔" میں نے پوچھا: اگر آپ ان کے بیٹے ہیں تو پھر تو آپ کے والد کے حواس بڑھاپے کے باعث قابل اعتماد نہ ہوں گے۔ انہوں نے جواب دیا: "عالِم پر یہ کیفیت نہیں آتی۔" چنانچہ جب میں حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: پوچھو مگر سوال مختصر ہو۔" میں نے عرض کی: "اگر آپ جواب مختصر دیں گے تو میں بھی سوال مختصر کروں گا۔" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "تم یہ چاہتے ہو کہ میں اسی مجلس میں تمہارے لئے تورات، انجیل، زبور اور قرآنِ کریم کے احکام جمع کر دوں؟" میں نے کہا: جی ہاں! فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایسا خوف رکھو کہ اس سے زیادہ کسی سے نہ ڈرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ایسی امید رکھو جو اس کے خوف سے بڑھ کر ہو اور لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔"

اپنی حاجات بارگاہِ الٰہی میں پیش کرو:

﴿4591﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: "اے عطاء! اپنی ضرورتیں اس شخص کے سامنے پیش کرنے سے بچو جو تمہارے پیچھے اپنا دروازہ بند کر لے، تمہارے پیچھے پردہ ڈال دے، تم پر لازم ہے کہ اپنی ضرورتیں اسی سے پوری کرو جس کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے

جس کی چاہت یہ ہے کہ تم اسی سے دعا کرو کیونکہ اس نے تم سے دعا قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔"

﴿4592﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان:

اُولٰٓىٕكَ یُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ۠ ﴿۴۴﴾ ترجمۂ کنزالایمان: گویا وہ دور جگہ سے پکارے جاتے ہیں۔

(پ۲۴، حم السجدة: ۴۴)

کی تفسیر کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے فرمایا: "دور جگہ سے دلوں کی دوری مراد ہے۔"

مُردوں کی طرف سے کھانا کھلاؤ:

﴿4593﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: "مُردوں کو ان کی قبروں میں سات دن تک آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے، وہ خواہش کرتے ہیں کہ ان ایام میں ان کی طرف سے (ایصالِ ثواب کی نیت سے غربا کو) کھانا کھلایا جائے۔"

سب سے بڑا فتنہ:

﴿4594﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے سامنے عورتوں کا ذکر کیا گیا تو فرمایا: پہلے کے لوگوں نے بھی عورتوں کی وجہ سے کفر کیا اور بعد والے بھی عورتوں کی وجہ سے کفر کریں گے۔

﴿4595﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے مجھ سے فرمایا: جو بھی سیکھو اپنے لئے ہی سیکھو کیونکہ لوگوں سے امانت اور سچائی جا چکی ہے۔

﴿4596﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَلَمہ بن وَہرام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ بندر کے زمانۂ حکومت میں اس کے سامنے بھی جھک جاؤ۔

﴿4597﴾... حضرتِ سیِّدُنا صَلت بن راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت سَلْم بن قُتَیْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے کوئی بات پوچھی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں جھڑک دیا۔ میں نے عرض کی: یہ سَلْم بن قتیبہ خراسانی ہیں۔

فرمایا: انہیں جھڑکنا تو میرے لئے زیادہ آسان ہے۔

گھر بار سے بے فکری:

﴿4598﴾... حضرتِ سیِّدُنا دیار مُرادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ کسی نے حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کو بتایا کہ آپ کا گھر گرنے کے قریب ہے۔ فرمایا: ”ہماری شام بھی ڈھل چکی ہے (یعنی عمر بھی پوری ہو چکی ہے)۔“

انسان کی سب سے بڑی کمزوری:

﴿4599﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا ﴿۲۸﴾ (پ۵، النسآء:۲۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور آدمی کمزور بنایا گیا۔

حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: انسان عورتوں کے معاملہ سے بڑھ کر کسی معاملے میں کمزور نہیں۔

دنیا کی تلخی آخرت کی لذت:

﴿4600﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے فرمایا: دنیا کی لذت آخرت کی تلخی جبکہ دنیا کی تلخی آخرت کی لذت ہے۔

﴿4601﴾... حضرتِ سیِّدُنا بِشْر بن عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا جو نفس سے بے خوف ہو، ہاں ایک شخص دیکھا ہے کہ اگر مجھ سے پوچھا جائے کہ میرے جاننے والوں میں افضل کون ہے؟ تو میں کہوں گا: وہی فلاں شخص ابھی آپ نے اتنا ہی کہا تھا کہ آپ کے پیٹ میں درد اٹھا اور اس قدر بڑھا کہ پسینہ بہنے لگا، میں آپ کو اسی درد میں مبتلا دیکھتا رہا یہ بھی نہ جان سکا کہ پیٹ کی کس جانب زیادہ درد ہے یہاں تک کہ اسی حالت میں آپ کا انتقال ہو گیا۔

تقدیر کے متعلق شیطانی وسوسہ:

﴿4602﴾... حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ایک بار شیطان نے حضرتِ سیِّدُنا

عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام سے پوچھا: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے ساتھ وہی معاملہ ہو گا جو آپ کے لئے تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے؟ ارشاد فرمایا: میں جانتا ہوں۔ شیطان نے کہا: تو پھر اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر چھلانگ لگا دیجئے اور دیکھئے کہ آپ زندہ رہتے ہیں یا نہیں۔ آپ نے شیطان سے فرمایا: کیا تو نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ "میرا بندہ میرا امتحان نہیں لیتا میں جو چاہتا ہوں وہ کرتا ہوں۔"

حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: بے شک بندہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو نہیں آزماتا لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کو ضرور آزماتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے شیطان کو لاجواب کر دیا۔

﴿4603﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابو داؤد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان اور ان کے شاگردوں کو دیکھا کہ جب عصر کی نماز ادا کر لیتے تو گفتگو کئے بغیر خشوع وخضوع کے ساتھ دعا میں مشغول ہو جاتے۔

﴿4604﴾... حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: جس نے کسی وصیت میں دخل اندازی نہ کی اسے تنگ دستی نہ پہنچے گی۔

﴿4605﴾... حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے فرمایا: جو یتیموں کا والی (سرپرست) یا لوگوں کا مال تقسیم کرنے والا یا لوگوں پر امیر مقرر نہ ہو وہ غربت میں مبتلا نہ ہو گا۔

بیٹے کو نصیحت:

﴿4606﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے مجھ سے فرمایا: اے بیٹے! عقل مندوں کی صحبت اختیار کرو کہ انہی کی طرف منسوب کئے جاؤ گے اگرچہ تمہارا شمار ان میں نہ ہوتا ہو اور جاہلوں کی صحبت سے بچو کہ انہی کی طرف منسوب کئے جاؤ گے اگرچہ تمہارا شمار ان میں نہ ہوتا ہو، یاد رکھو! ہر چیز کی کوئی نہ کوئی انتہا ہوتی ہے اور بندے کی انتہا حسن اخلاق ہے۔

بد مذہبوں سے نفرت:

﴿4607﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ (خارجیہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے) ایک

شخص نے حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے سوال کیا تو آپ نے اسے جھڑک دیا، اس نے عرض کی: اے ابو عبد الرحمٰن! میں آپ کا بھائی ہوں۔ فرمایا: مسلمانوں کے علاوہ میرا کوئی بھائی نہیں ہے۔

﴿4608﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابْنِ طاوٗس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک خارجی شخص نے میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے پاس آکر کہا: آپ میرے بھائی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میری بھائی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مسلمان بندے ہیں کیونکہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

﴿4609﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اسے جھڑکتے ہوئے فرمایا: ”تم یہ چاہتے ہو کہ میری گردن میں رسی ڈالی جائے اور پھر مجھے پھرایا جائے۔“

فقر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے ہے:

﴿4610﴾... حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے ایک مسکین شخص کو دیکھا جس کی نظر کمزور اور کپڑے میلے تھے، اس سے فرمایا: لوٹ جاؤ! فقر تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے ہے مگر تم پانی سے کیوں دور رہتے ہو؟

﴿4611﴾... حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: غلطی کا اقرار کر لینا اس پر ڈٹے رہنے سے بہتر ہے۔

وقتِ سحر کی قدر:

﴿4612﴾... حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم فرماتے ہیں: لوگ حج پر جا رہے تھے کہ رات کے وقت راستے میں ایک شیر نے ان کا راستہ روک لیا، لوگ گھبرا کر ایک دوسرے سے بچھڑ گئے، سحری کے وقت جب شیر چلا گیا تو لوگ دائیں بائیں سے آنے لگے اور حالت یہ تھی کہ تھکاوٹ کے باعث آرام کی غرض سے زمین پر لیٹے اور سو گئے مگر حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نماز کے لئے کھڑے ہو گئے، ایک شخص نے عرض کی: کیا آپ آرام نہیں فرمائیں گے؟ رات والے معاملے نے آپ کو بھی تھکا دیا ہو گا۔ فرمایا: کیا سحری کے وقت بھی کوئی سوتا ہے۔۔!

میت کے لئے افضل دعا:

﴿4613﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ طاوٗس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد ماجد حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے عرض کی: میت کے لئے سب سے بہترین دعا کون سی ہے؟ فرمایا: استغفار (یعنی دعائے مغفرت)۔

مال و دولت سے بے رغبتی:

﴿4614﴾... حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن زبیر صَنْعانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حجاج بن یوسف کے بھائی محمد بن یوسف نے یا ایوب بن یحییٰ نے حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی خدمت میں 700 یا 500 دینار بھیجے اور قاصد سے کہا کہ اگر انہوں نے تجھ سے یہ لے لئے تو امیر وقت تجھے لباس پہنائے گا اور تجھ سے اچھا برتاؤ کرے گا۔ چنانچہ قاصد مال لے کر یمن کے شہر ”الجند“ میں حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: اے ابو عبد الرحمٰن! امیر وقت نے یہ تحفہ آپ کے لئے بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے اس کی حاجت نہیں۔“ قاصد نے لینے پر راضی کرنے کی کوشش کی مگر آپ نے انکار کر دیا بالآخر اس نے وہ مال مکان کے ایک روشن دان میں رکھ دیا اور واپس جا کر کہا: حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے مال رکھ لیا ہے۔ کچھ عرصہ گزرا تو امیر کے دربار میں حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی جانب سے ایک ایسی بات پہنچی جو اہل دربار کو ناگوار گزری، امیر نے کہا: چند لوگوں کو ان کے پاس بھیجو کہ تحفے میں دیا ہوا ہمارا مال واپس لوٹا دیں۔ چنانچہ ایک قاصد نے خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: امیر نے جو مال آپ کو بھجوایا تھا وہ واپس لوٹا دیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”میں نے اس میں سے کچھ نہیں لیا۔“ قاصد نے واپس جا کر واقعہ بیان کیا تو وہ امیر سمجھ گیا کہ یہ درست کہہ رہا ہے۔ چنانچہ امیر نے کہا: مال لے جانے والے کو ڈھونڈو اور اسی کو بھیجو۔ لہٰذا اس شخص کو تلاش کر کے بھیج دیا گیا، وہ حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: اے ابو عبد الرحمٰن! میں جو مال آپ کے پاس لے کر آیا تھا وہ کہاں ہے؟ فرمایا: ”کیا میں نے تھوڑے سے مال پر بھی قبضہ کیا تھا؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”کیا تمہیں یاد ہے

کہ تم نے وہ مال کہاں رکھا تھا؟" اس نے عرض کی: جی ہاں! فلاں روشن دان میں۔ فرمایا: "تم نے جہاں رکھا تھا وہاں دیکھو۔" جب قاصد نے روشن دان میں ہاتھ ڈالا وہاں ایک تھیلی ملی جس پر مکڑی جالا بن چکی تھی۔ چنانچہ اس نے وہ تھیلی لی اور امیر کی جانب چل پڑا۔

غلط فیصلہ کرنے والوں کا انجام:

﴿4615﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُطَهَّر بن هَیْثَم بن حَجَّاج طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ خلیفہ سلیمان بن عبد الملک نے حج کا ارادہ کیا تو دربان کو کہا: لوگوں میں اعلان کر دو کہ خلیفہ کا حکم ہے کہ "کسی فقیہ کو میرے پاس بھیجو تاکہ میں مناسک حج کے بارے میں اس سے کچھ پوچھ سکوں۔" حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کا وہاں سے گزر ہوا تو لوگوں نے کہا: یہ طاؤس یمانی فقیہ ہیں۔ دربان نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پکڑ کر کہا: آپ خلیفہ کے سوالات کے جوابات دیجئے۔ آپ نے فرمایا: "مجھے معاف کرو۔" مگر دربان نہ مانا اور آپ کو خلیفہ کے پاس لے آیا۔ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: جب میں خلیفہ کے سامنے کھڑا ہوا تو میں نے (دل میں) کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے اس مجلس کے بارے میں سوال فرمائے گا۔ پھر خلیفہ سے کہا: "اے خلیفہ! جہنم میں ایک وادی ہے جس کے کنارے سے ایک چٹان 70 سال تک نیچے گرتی رہی یہاں تک کہ اس کی تہہ میں ٹھہر گئی۔ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وہ کن کے لئے تیار فرمائی ہے؟" خلیفہ نے کہا: نہیں، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس کے لئے بھی اسے تیار فرمایا ہے اس کے لئے بربادی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے لئے تیار فرمایا ہے جسے ربّ تعالٰی نے فیصلہ کرنے کا اختیار دیا لیکن اس نے غلط فیصلہ کیا۔" یہ سن کر خلیفہ سلیمان بن عبد الملک رونے لگا۔

حقیر ترین شخص:

﴿4616﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اِبْنِ شِہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ سلیمان بن عبد الملک نے مَکّہ مُعَظَّمہ میں ایک حسین و جمیل شخص کو دیکھا جس کے گرد لوگ جمع ہو رہے تھے تو مجھ سے پوچھا: اے اِبْنِ شہاب! یہ کون ہیں؟ میں نے کہا: "اے خلیفہ! یہ طاؤس یمانی ہیں جنہوں نے بہت سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی صحبت پائی ہے۔" خلیفہ نے ان کو بلوایا، وہ آئے تو خلیفہ نے کہا: آپ ہمیں بھی کوئی

حدیث سنائیں۔ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "لوگوں میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک حقیر ترین وہ شخص ہے جسے مسلمانوں کے کسی معاملے کا والی بنایا گیا مگر اس نے عدل نہ کیا۔"[1]

یہ سن کر خلیفہ سلیمان بن عبد الملک کا چہرہ متغیر ہو گیا اور دیر تک گردن جھکا کر بیٹھا رہا پھر سر اٹھا کر بولا: کوئی اور حدیث بیان کریں۔ فرمایا: مجھ سے ایک صحابیِ رسول نے حدیث بیان کی۔ اِبْنِ شہاب زہری فرماتے ہیں: میرے خیال میں وہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ہیں۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ تاجدار انبیاء، محبوب کبریاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے قریش کی ایک کھانے کی دعوت میں بلایا تو ارشاد فرمایا: "قریش پر تمہارا حق ہے اور لوگوں پر قریش کا حق ہے وہ رحم طلب کریں تو رحم کرو، انصاف چاہیں تو عدل کرو اور امانت رکھوائیں تو ادا کرو جو ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا نہ تو کوئی فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔"[2]

یہ سن کر خلیفہ سلیمان بن عبد الملک کا چہرہ متغیر ہو گیا اور دیر تک گردن جھکا کر بیٹھا رہا پھر سر اٹھا کر بولا: اور حدیث بیان کریں۔ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ سب سے آخر میں یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ (پ۳، البقرۃ:۲۸۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھروگے اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔

سب سے زیادہ عاجزی کرنے والے:

﴿4617﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا

1 ...البدایۃ والنھایۃ، احداث سنۃ ست ومائۃ، ٦/ ٣٨٠

2 ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفتن، باب ما ذکر فی عثمان، ٨/ ٦٩٥، حدیث: ٦٢ بتغیر

عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے کہا: ”اپنی حاجت خلیفہ سلیمان بن عبد الملک کےسامنےبیان کیجئے!“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”مجھے اس سے کوئی حاجت نہیں۔“ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو اس بات سے تعجب ہوا۔

حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمارے سامنے کعبۂ معظمہ کے روبرو کھڑے ہو کر حلف اٹھاکر فرمایا: ”اس عظمت والے گھر کی قسم! میں نے مکّہ معظّمہ کے سامنے حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے بڑھ کر کسی کو عزت دار اور عاجزی کرنے والا نہیں پایا۔“

مال سے بے پرواہ بندے:

﴿4618﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عاصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ شاید حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے بتایا کہ خلیفہ سلیمان بن عبد الملک کا بیٹا آیا اور حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کی ایک جانب بیٹھ گیا مگر آپ نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی، کسی نے عرض کی: آپ کے پاس خلیفہ کا بیٹا بیٹھا ہے مگر آپ اس کی جانب توجہ نہیں فرما رہے۔ فرمایا: میں چاہتا ہوں وہ جان لے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ایسے بندے بھی ہیں جو ان کے مال سے بے پرواہ رہتے ہیں۔

﴿4619﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ طاوٗس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں عرصہ دراز تک اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کی خدمت میں عرض کرتا رہا کہ آپ کو خلیفۂ وقت کے دربار میں جاکر بیٹھنا چاہیے۔ مزید فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حج کے ارادے سے نکلے، راستے میں ایک بستی میں ٹھہرے جہاں محمد بن یوسف یا ایوب بن یحییٰ کی جانب سے ابن نجیح نامی گورنر مقرر تھا جس کا شمار بدترین گورنروں میں ہوتا تھا، ہم نمازِ فجر کے لئے مسجد پہنچے تو ابنِ نجیح کو بھی والدِ محترم کے آنے کی خبر ہوگئی۔ چنانچہ وہ آیا اور والد صاحب کے سامنے بیٹھ کر سلام عرض کیا مگر آپ نے جواب نہ دیا، اس نے گفتگو کی تو آپ نے منہ پھیر لیا، وہ بائیں جانب سے آیا تو آپ نے پھر منہ پھیر لیا، یہ صورتِ حال دیکھ کر میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور حال احوال پوچھتے ہوئے کہا: ”ابو عبد الرحمٰن آپ کو پہچان نہیں سکے (اسی لئے یہ معاملہ پیش آیا)۔“ اِبنِ نجیح

بولا: کیسے نہیں پہچانا، مجھے پہچان کر ہی انہوں میرے ساتھ یہ معاملہ کیا ہے۔ پھر وہ کچھ کہے بغیر چلا گیا۔ جب میں گھر پہنچا تو والد صاحب نے مجھ سے فرمایا: ”ارے نادان! یوں تو تمہارا گمان تھا کہ اپنی تلوار سے ان کے ساتھ لڑوں گا حالانکہ ان سے بات چیت بند کرنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔“

سیّدُنا طاؤس یمانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے 50 جلیل القدر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی صحبت پائی اور ہمیں ان کے فیوض وبرکات سے مُستَفِیض کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اکثر روایات حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ہیں جبکہ حضرتِ سیِّدُنا مجاہد، حضرتِ سیِّدُنا عطاء، حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن مَیْسرہ، حضرتِ سیِّدُنا ابوزبیر، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنکَدِر، حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری، حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت، حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن میسرہ، حضرتِ سیِّدُنا حکم، حضرتِ سیِّدُنا لیث بن ابو سُلَیم، حضرتِ سیِّدُنا ضَحّاک بن مُزاحِم، حضرتِ سیِّدُنا عبد الکریم بن ابو مُخارِق، حضرتِ سیِّدُنا وہب بن مُنَبِّہ، حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن حکیم صَنعانی اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن طاؤس رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی جیسے جلیل القدر تابعین وآئمہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

وقتِ تہجد دعائے مصطفٰے:

﴿4620﴾... حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو فرماتے سنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب رات میں بیدار ہوتے تو نمازِ تہجد ادا فرماتے اور یوں دعا کرتے: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تیری ذات حق ہے۔ تیرا کلام، تیرا وعدہ، تجھ سے ملاقات، جنت و دوزخ اور قیامت حق ہے۔ محمد اور تمام انبیا برحق ہیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے تیرے لئے سرِ تسلیم خم کیا، تجھ پر ایمان لایا، تجھی پر بھروسا کیا، تیری ہی طرف اپنے تمام معاملات سپرد کئے، تیری ہی مدد سے دشمنوں سے لڑتا ہوں اور تجھی کو اپنا حاکم مانتا ہوں، پس تو میرے اگلے پچھلے، پوشیدہ وعلانیہ گناہ معاف فرما تو ہی اول ہے تو ہی آخر ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی روایت میں اتنا زائد ہے: ”نیکی کرنے کی توفیق اور گناہ سے بچنے کی طاقت تیری ہی طرف سے ہے۔“(1)

نظر اتارنے کا ٹوٹکا:

﴿4621﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَّاِنْ کَانَ شَیْءٌ سَابِقَ الْقَدْرِ سَبَقَتْہُ الْعَیْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْتَسِلُوْا یعنی نظر لگنا حق ہے، اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاتی تو وہ نظر ہوتی، جب تمہیں دھلوایا جائے تو دھو دو۔“(2)(3)

مسجدوں کو بے حرمتی سے بچاؤ:

﴿4622﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ وَلَا یُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ یعنی

1... بخاری، کتاب التھجد، باب التھجد باللیل، ۱/ ۳۸۱، حدیث: ۱۱۲

2... مسلم، کتاب السلام، باب الطب والمرضٰی، ص ۱۲۰۲، حدیث: ۲۱۸۸

3... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 224** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اگر کسی نظرے ہوئے کو تم پر شبہ ہو کہ تمہاری نظر اسے لگی ہے اور وہ دفع نظر کے لئے تمہارے ہاتھ پاؤں دھلوا کر اپنے پر چھینٹا مارنا چاہے تو تم برا نہ مانو بلکہ فوراً اپنے یہ اعضاء دھو کر اسے دے دو نظر لگ جانا عیب نہیں نظر تو ماں باپ کی بھی لگ جاتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عوام میں مشہور ٹوٹکے اگر خلاف شرع نہ ہوں تو ان کا بند کرنا ضروری نہیں دیکھو نظر والے کے ہاتھ پاؤں دھو کر منظور (جس کو نظر لگی ہو اس) کو چھینٹا مارنا عرب میں مروّج تھا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو باقی رکھا ہمارے ہاں تھوڑی سی آٹے کی بھوسی تین سرخ مرچیں منظور پر سات بار گھما کر سر سے پاؤں تک پھر آگ میں ڈال دیتے ہیں اگر نظر ہوتی ہے تو بھس نہیں اٹھتی اور رب تعالٰی شفا دیتا ہے۔ جیسے دواؤں میں نقل کی ضرورت نہیں تجربہ کافی ہے ایسے ہی دعاؤں اور ایسے ٹوٹکوں میں نقل ضروری نہیں خلاف شرع نہ ہوں تو درست ہیں اگرچہ ماثورہ دعائیں افضل ہیں حضرت عثمان غنی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے ایک خوبصورت تندرست بچہ دیکھا تو فرمایا اس کی ٹھوڑی میں سیاہی لگا دو تاکہ نظر نہ لگے حضرت ہشام ابن عروہ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ۔ علماء فرماتے ہیں کہ بعض نظروں میں زہریلا پن ہوتا ہے جو اثر کرتا ہے (مرقات)۔

مسجدوں میں حدود قائم نہ کی جائیں اور بیٹے کی وجہ سے باپ سے قصاص نہ لیا جائے[1]۔"[2]

﴿4623﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں گواہی سے متعلق سوال کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے سورج کو دیکھا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! ارشاد فرمایا: اس طرح (معاملہ واضح) ہو تو گواہی دو ورنہ مت دو۔[3]

سورج کی طرح چمکتا چہرہ:

﴿4624﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میں صرف اس کی نماز قبول کرتا ہوں جس نے میری بزرگی کی وجہ سے عاجزی اختیار کی اور میری مخلوق پر تکبر نہ کیا، جس نے میری رضا کی خاطر اپنے نفس کو شہوات سے روکا، جس نے اپنے دن کا اختتام میرے ذکر پر کیا اور گناہوں میں رات بسر نہ کی، جس نے بھوکے کو کھلایا، بے لباس کو پہنایا، کمزور پر رحم کیا اور مسافر کو ٹھکانا دیا یہ ایسا بندہ ہے کہ جس کا چہرہ سورج کی طرح چمکتا ہے جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں لبیک کہتا ہوں، مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں عطا کرتا ہوں، میری قسم کھاتا ہے تو میں اسے پورا کرتا ہوں، میں اسے لاعلمی میں علم اور تاریکی میں نور عطا کرتا ہوں، میں اس کی حفاظت کرتا اور فرشتوں سے حفاظت کرواتا ہوں، اس کی مثال میرے نزدیک جنتوں میں فردوس کی سی ہے کہ جس کے پھل نہ تو خراب ہوتے ہیں اور نہ ہی ان کی حالت بدلتی ہے۔[4]

1... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 226** پر فرماتے ہیں: مسجد میں مجرموں کے فیصلے تو کرو مگر مسجدوں میں سزائیں نہ دو کہ اس میں مسجدوں کی بے حرمتی ہے کہ سزاؤں میں خون وغیرہ بھی نکلتا ہے جس سے مسجد خراب ہوگی، مسجدیں نماز، ذکر، درس وغیرہ کے لئے بنیں، یہ کام ان کے خلاف ہے۔ "**باپ سے قصاص نہ لیا جائے**" کے تحت فرماتے ہیں: اگر باپ اپنے بیٹے کو ظلماً قتل کردے تو اس کے عوض باپ کو قتل نہ کیا جائے گا بلکہ اس سے دیت لی جائے گی، ماں، دادا، نانا سب کا یہ ہی حکم ہے، یہ ہی مذہب ہے، امام ابو حنیفہ و امام شافعی و احمد کا، امام مالک (رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی) کے ہاں ان سب سے قصاص لیا جائے گا۔ خیال رہے کہ اگر بیٹا باپ کو قتل کردے تو اس سے قصاص لیا جاوے گا۔

2... ترمذی، کتاب الدیات، باب ما جاء فی الرجل یقتل... الخ، ۳/ ۱۰۱، حدیث: ۱۴۰۶

3... مستدرک حاکم، کتاب الاحکام، باب لاتشهد الاعلی... الخ، ۵/ ۱۳۳، حدیث: ۷۱۲۷، بتغیر

4... مسند بزار، ۱۱/ ۱۲۹، حدیث: ۴۸۵۵ ...... مسند الفردوس، ۲/ ۱۳۶، حدیث: ۴۴۶۹

﴿4625﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے منٰی میں پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا: "اگر اہلِ اجتماع جان لیتے کہ کس جگہ پر ٹھہرے ہیں تو مغفرت کے بعد اس فضل و کرم پر ضرور خوشیاں مناتے۔"[1]

سب سے اچھی قراءت کس کی؟

﴿4626﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: لوگوں میں سب سے اچھی قراءت کس کی ہے؟ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ اِذَا سَمِعْتَهٗ يَقْرَءُ رَاَيْتَ اَنَّهٗ يَخْشَى اللّٰهَ یعنی اس کی جس کی قراءت سن کر تمہیں یہ گمان ہو کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے۔"[2]

﴿4627﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اَحْسَنَ النَّاسِ قِرَاءَةً مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ يَتَحَزَّنُ بِهٖ یعنی لوگوں میں سب سے بہترین قراءت کرنے والا وہ ہے جو تلاوت قرآن کے دوران غمگین ہو جائے۔[3]

مکہ کی حرمت اور خوبصورتی کب سے ہے؟

﴿4628﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مکّہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منوّرہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین و آسمان کی پیدائش کے دن سے اس شہر مکہ کو حرمت والا بنایا ہے، جب سے چاند سورج اور ستاروں کو خوبصورتی عطا فرمائی ہے تب سے اس شہر کو خوبصورتی عطا فرمائی ہے۔ یہ (جنگ و جدال کے لئے) حرام ہے کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ ہوا اور میرے لئے بھی دن کی گھڑی بھر کے لئے حلال ہوا پھر حرمت پہلے کی طرح لوٹ آئی۔ کسی نے عرض کی: خالد بن ولید (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) تو ابھی تک قتلِ عام کر رہے ہیں۔ ارشاد فرمایا: "اے فلاں! خالد بن ولید

1... معجم کبیر، ۱۱/ ۴۵، حدیث: ۱۱۰۲۲

2... دارمی، کتاب فضائل القرآن، باب التغنی بالقرآن، ۲/ ۵۶۳، حدیث: ۳۴۸۹

3... معجم کبیر، ۱۱/ ۶، حدیث: ۱۰۸۵۲

کے پاس جاؤ اور کہو کہ اپنا ہاتھ روک لیں۔" وہ شخص حضرتِ خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آکر کہنے لگا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: "جس پر بھی قدرت پاؤ اسے قتل کر دو۔" چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے 70 آدمی قتل کر دیئے۔ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر معاملہ عرض کیا تو آپ نے حضرتِ خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلا کر ارشاد فرمایا: "کیا میں نے تمہیں قتل سے منع نہ کیا تھا؟" عرض کی: فلاں شخص نے مجھ تک یہ پیغام پہنچایا کہ تمہیں جس پر قدرت ہو اسے قتل کر دو۔ آپ نے اس شخص کو بلا کر پوچھا: "کیا میں نے تجھے منع کرنے کا حکم نہ دیا تھا؟" اس نے عرض کی: "آپ نے ایک چیز کا ارادہ فرمایا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھی ایک چیز کا ارادہ فرمایا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ارادہ آپ کے ارادے پر غالب آ گیا پس جو ہو گیا مجھے اسی کی طاقت تھی (یعنی میری تقدیر غالب آ گئی)۔" آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سکوت فرمایا اور اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔[1]

جنت کی بشارت:

﴿4629﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جب رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طائف کا محاصرہ فرمایا تو قلعہ سے ایک شخص نکلا اور ایک صحابی کو اٹھا کر لے جانا چاہا، مالک کوثر وجنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اسے نجات دلائے گا اس کے لئے جنت ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کھڑے ہوئے اور جانے لگے تو آپ نے ارشاد فرمایا: جاؤ! حضرتِ جبرائیل اور حضرتِ میکائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام تمہارے ساتھ ہیں۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دونوں کو ایک ساتھ اٹھایا اور حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے لا کھڑا کیا۔[2]

طاعت وعبادت پر اجرت لینے کا حکم:

﴿4630﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ معلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ اَخَذَ عَلَی الْقُرْاٰنِ تَعَجَّلَ حَسَنَاتِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْقُرْاٰنُ یُخَاصِمُہٗ

---

1 ... بخاری، کتاب البیوع، باب ما قیل فی الصواع، ۲/ ۱۲، حدیث: ۲۰۹۰ مختصرًا ...... معجم کبیر، ۱۱/ ۴۰، حدیث: ۱۱۰۰۳

2 ... تاریخ ابن عساکر، الرقم ۳۱۰۶، العباس بن عبد المطلب... الخ، ۲۶/ ۳۳۹ بتغیر قلیل

یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی جس نے قرآن پڑھانے پر اجرت لی اس نے دنیا میں ہی اپنی نیکیوں (کاعوض لینے) میں جلدی کی، بروز قیامت قرآن اس کے ساتھ جھگڑا کرے گا[1]۔"[2]

﴿4631﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں پھر جب تمہیں صبح کا خوف ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لو[3]۔[4]

پیمانہ اور ترازو:

﴿4632﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَلْمِکْیَالُ مِکْیَالُ اَھْلِ مَدِیْنَةِ وَالْوَزْنُ وَزْنُ اَھْلِ مَکَّةِ یعنی پیمانے تو مدینہ والوں کے ہیں اور ترازو مکہ والوں کے[5]۔"[6]

1... علماء نے امامت تعلیم قرآن وغیرہ عبادتوں پر اجرت جائز کی تاکہ مسجدیں ویران نہ ہوجائیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۱۹۹)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب بہار شریعت، حصہ 14، جلد 3، صفحہ 145 پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: اگر اس (یعنی طاعت وعبادت کے کاموں پر) اجارہ کی سب صورتوں کو ناجائز کہا جائے تو دین کے بہت سے کاموں میں خلل واقع ہوگا اُنھوں (یعنی متاخرین فقہا) نے اس کلیہ سے بعض اُمور کا استثنا فرمادیا اور یہ فتویٰ دیا کہ تعلیم قرآن وفقہ اور اذان وامامت پر اجارہ جائز ہے کیونکہ ایسا نہ کیا جائے تو قرآن وفقہ کے پڑھانے والے طلبِ معیشت میں مشغول ہوکر اس کام کو چھوڑ دیں گے اور لوگ دین کی باتوں سے ناواقف ہوتے جائیں گے۔

2... کنز العمال، کتاب الاذکار من قسم الاقوال، الباب السابع، ۱/ ۳۰۸، حدیث: ۲۸۶۶

3... بہتر یہ ہے کہ نمازِ تہجد دو دو رکعتیں پڑھے چار چار یا زیادہ کی نیت نہ باندھے۔ تہجد پڑھنے والے وتر تہجد کے بعد پڑھیں مگر صبح صادق سے پہلے پہلے پڑھ لیں اگر صبح کا خوف ہو تو دو رکعتوں کے ساتھ ایک رکعت اور ملالے یہ ایک رکعت تمام نماز کو طاق بنادے گی یہ مطلب نہیں کہ علیحدہ ایک رکعت پڑھے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۶۹، ملتقطاً وملخصاً)

4... بخاری، کتاب الوتر، باب ماجاء فی الوتر، ۱/ ۳۴۰، حدیث: ۹۹۰

5... شرعی احکام میں جہاں وزن ضروری ہے تو مکہ والوں کا وزن معتبر کہ وہ لوگ عموماً تاجر ہیں، انہیں دن رات وزن سے کام رہتا ہے اور جہاں ناپ ضروری ہے تو مدینہ والوں کے ناپ کا اعتبار ہے کہ یہ لوگ عموماً کاشتکار ہیں، انہیں ناپنے کا کام رہتا ہے، دیکھو زکوۃ چاندی سونے کے وزن پر ہے اور وزن سے ہے تو اس میں مکہ والوں کا وزن لو اور فطرہ میں ناپ کا اعتبار ہے تو مدینہ والوں کا ناپ ملحوظ۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۲۸۷)

6... ابو داؤد، کتاب البیوع، باب فی قول النبی... الخ، ۳/ ۳۳۳، حدیث: ۳۳۴۰ بتقدم وتأخر

﴿4633﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو نے ان لوگوں کو عمار (کے قتل) پر ابھارا حالانکہ عمار انہیں جنت کی طرف بلاتا ہے جبکہ وہ اسے دوزخ کی طرف بلاتے ہیں۔(1)

﴿4634﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں زعفران سے رنگے دو کپڑوں میں ملبوس تھا(2) کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا: کیا تمہاری والدہ نے انہیں پہننے کا حکم دیا ہے؟ میں نے عرض کی: کیا انہیں دھوڈالوں؟ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ انہیں جلاڈالو(3)۔(4)

جہنمی کتے:

﴿4635﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلْجَلَاوِزَۃُ وَالشُّرَطُ وَاَعْوَانُ الظَّلَمَۃِ کِلَابُ النَّار یعنی سپاہی، بادشاہ کے لشکری اور ظالموں کے مددگار جہنمی کتے ہیں۔“(5)

﴿4636﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ شَہَرَ سَیْفَہٗ ثُمَّ وَضَعَہٗ فَدَمُہٗ ھَدَرٌ یعنی جس نے اپنی تلوار سونتی

1... معجم کبیر، ۱۲/ ۳۰۱، حدیث: ۱۳۴۵۷، دون قولہ ”اللّٰھم انک“

2... زعفران کا رنگا ہوا کپڑا مرد پر حرام ہے اور کسی طرح کا زرد رنگ حرام نہیں۔ (فتاوی رضویہ، ۲۲/ ۱۸۷)

3... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 99 پر فرماتے ہیں: چونکہ اس کا رنگ پکا ہے اور اس میں خوشبو بھی ہے اس لئے دھونے سے نہ رنگ اترے گا نہ بو جائے گی نیز اگر رنگ و بو جاتی رہی تو اس میں مال ضائع کرنا ہے کہ رنگ قیمتی چیز ہے اسے دھو کر کیوں پھینکو۔ لہٰذا اسے آگ میں ڈالو یعنی اپنے سے الگ کر دو عورتوں کو دے دو وہ پہن لیں گی، جلانے کا مطلب یہ ہی ہے جیسے اردو میں کہا جاتا ہے بھاڑ میں پھینکو۔ چنانچہ حضرت یہ مقصد سمجھے نہیں گھر آئے تنور جل رہا تھا یہ کپڑا اس میں ڈال دیا دوسرے دن حاضر ہوئے۔ حضور نے پوچھا: عبدُاللہ! تم نے اس کپڑے کا کیا کیا؟ عرض کیا: تنور میں جلا دیا۔ فرمایا: اپنے گھر کی کسی عورت کو دے دیا ہوتا وہ پہن لیتی۔ عورتوں کے لئے سرخ لباس حلال ہے۔

4... مسلم، کتاب اللباس، باب النھی عن لبس الرجل الثوب المعصفر، ص۱۱۵۱، حدیث: ۲۰۷۷

5... البدایۃ والنھایۃ، احداث سنۃ ست ومائۃ، ۶/ ۳۸۵

پھر کسی کی گردن اڑادی تو قاتل کا خون رائیگاں ہے۔“[1] یعنی قاتل کو قتل کرنے پر نہ دیت ہوگی نہ قصاص۔

﴿4637﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَغْتَسِلَ فِیْ کُلِّ سَبْعَةِ اَیَّامٍ کَاغْتِسَالِهٖ مِنَ الْجَنَابَةِ یَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ یَجْعَلُ ذٰلِكَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ یعنی ہر مسلمان پر حق ہے کہ ہر سات دنوں میں جنابت کا سا غسل کرے، اپنا سر اور جسم دھوئے اور یہ کام جمعہ کے دن کرے۔“[2]

یاجوج وماجوج:

﴿4638﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل چکی ہے اور اپنے ہاتھ مبارک سے 90 کا ہندسہ بنایا۔[3] [4]

1... نسائی، کتاب تحریم الدم، باب من شھر سیفہ ثم وضعہ فی الناس، ص٦٦٨، حدیث: ٤١٠٣

2... بخاری، کتاب الجمعۃ، باب ھل من لم یشھد الجمعۃ... الخ، ١/ ٣١٠، حدیث: ٨٩٧ ملخصًا

نسائی، کتاب الجمعۃ، باب ایجاب الغسل یوم الجمعۃ، ص٢٣٧، حدیث: ١٣٧٥ بتغیر عن جابر

3... بخاری، کتاب الفتن، باب یاجوج وماجوج، ٤/ ٤٥٢، حدیث: ٧١٣٥، ٧١٣٦

4... **یاجوج وماجوج:** یہ یافث بن نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد میں سے ایک فسادی گروہ ہے۔ اوران لوگوں کی تعداد بہت ہی زیادہ ہے۔ یہ لوگ بلا کے جنگجو خونخوار اور بالکل ہی وحشی اور جنگلی ہیں جو بالکل جانوروں کی طرح رہتے ہیں۔ موسم ربیع میں یہ لوگ اپنے غاروں سے نکل کر تمام کھیتیاں اور سبزیاں کھاجاتے تھے۔ اور خشک چیزوں کو لاد کرلے جاتے تھے۔ آدمیوں اور جنگلی جانوروں یہاں تک کہ سانپ، بچھو، گرگٹ اور ہر چھوٹے بڑے جانور کو کھاجاتے تھے۔ **سدِ سکندری:** حضرتِ ذوالقرنین (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) سے لوگوں نے فریاد کی کہ آپ ہمیں یاجوج وماجوج کے شر اوران کی ایذاء رسانیوں سے بچایئے اوران لوگوں نے ان کے عوض کچھ مال دینے کی بھی پیش کش کی تو حضرتِ ذوالقرنین (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے فرمایا کہ مجھے تمہارے مال کی ضرورت نہیں ہے۔ **اللہ** تعالیٰ نے مجھے سب کچھ دیا ہے۔ بس تم لوگ جسمانی محنت سے میری مدد کرو۔ چنانچہ آپ نے دونوں پہاڑوں کے درمیان بنیاد کھدوائی۔ جب پانی نکل آیا تو اس پر پگھلائے تانبے کے گارے سے پتھر جمائے گئے اور لوہے کے تختے نیچے اوپر چن کر ان کے درمیان میں لکڑی اور کوئلہ بھروادیا۔ اوراس میں آگ لگوادی۔ اس طرح یہ دیوار پہاڑ کی بلندی تک اونچی کردی گئی اور دونوں پہاڑوں کے درمیان کوئی جگہ نہ چھوڑی گئی۔ پھر پگھلایا ہوا تانبا دیوار میں پلادیا گیا جو سب مل کر بہت ہی مضبوط اور نہایت مستحکم دیوار بن گئی۔ (خزائن العرفان، ص٥٤٥-٥٤٧، پ١٦، الکھف: ٨٦تا٩٨)۔ **سدِ سکندری کب ٹوٹے گی؟:...**

﴿4639﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں دجال کے بارے میں سوال ہوا تو حضور پر نور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس کی ماں اسے یوں جنے گی کہ قبر میں دفن ہوچکی ہوگی اور حاملہ عورتیں خطاکاروں کو اُٹھائے پھریں گیں۔[1]

﴿4640﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا کہ لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں رب کے سوا کوئی معبود نہیں جب یہ کرلیں گے تو مجھ سے اپنے خون و مال بچالیں گے سوائے اسلامی حق کے اور اُن کا حساب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ ہے[2]۔[3]

جنبی قرآن میں سے کچھ نہ پڑھے:

﴿4641﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ مُعلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لَایَقْرَءُ الْحَائِضُ وَلَاالْجُنُبُ شَیْئًا مِّنَ الْقُرْاٰن یعنی حائضہ

......حدیث شریف میں ہے کہ یاجوج وماجوج روزانہ اس دیوار کو توڑتے ہیں اور دن بھر جب محنت کرتے کرتے اس کو توڑنے کے قریب ہوجاتے ہیں تو ان میں سے کوئی کہتا ہے کہ اب چلو باقی کو کل توڑ ڈالیں گے۔ دوسرے دن جب وہ لوگ آتے ہیں تو خدا کے حکم سے وہ دیوار پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہوجاتی ہے۔ جب اس دیوار کے ٹوٹنے کا وقت آئے گا تو ان میں سے کوئی کہے گا کہ اب چلو۔ اِنْ شَآءَ اللہ تعالٰی کل اس دیوار کو توڑ ڈالیں گے۔ ان لوگوں کے اِنْ شَآءَ اللہ تعالٰی کہنے کی برکت اور اس کلمہ کا یہ ثمرہ ہوگا کہ دوسرے دن دیوار ٹوٹ جائے گی۔ یہ قیامت قریب ہونے کا وقت ہوگا۔ دیوار ٹوٹنے کے بعد یاجوج وماجوج نکل پڑیں گے اور زمین میں ہر طرف فتنہ وفساد اور قتل وغارت کریں گے۔ چشموں اور تالابوں کا پانی پی ڈالیں گے اور جانوروں اور درختوں کو کھا ڈالیں گے۔ زمین پر ہر جگہوں میں پھیل جائیں گے۔ مگر مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ و بیت المقدس ان تینوں شہروں میں یہ داخل نہ ہوسکیں گے۔ پھر حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا سے ان لوگوں کی گردنوں میں کیڑے پیدا ہوجائیں گے اور یہ سب ہلاک ہوجائیں گے۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۱۶۶، ۱۶۷، ملتقطاً)

[1]... معجم اوسط، ۴/ ۳۵، حدیث: ۵۱۲۲

[2]... اگر اسلام لاکر قتل، زنا یا ڈکیتی وغیرہ کریں تو قتل کے مستحق ہوں گے کہ یہ اسلام کا حق ہے یہ قتل کفر نہ ہوگا اگر کوئی زبانی کلمہ ظاہری نماز و زکوٰۃ ادا کرے تو ہم اس پر جہاد نہ کریں گے، اگر منافقت سے یہ کام کرتا ہے تو رب اسے سزا دے گا۔ اسلامی جہاد منافقوں پر نہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۳۳)

[3]... مسلم، کتاب الایمان، باب الامر بقتال الناس... الخ، ص۳۲، حدیث: ۲۱

اور جنبی (جس پر غسل فرض ہو) قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں[1]۔"[2]

لوگوں سے میل جول بڑھاؤ:

﴿4642﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے ارشاد فرمایا: اے علی! مؤمنین سے جان پہچان بڑھاؤ کہ دنیا میں جان پہچان بڑھانا آخرت میں فائدہ مند ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم چلے گئے، پھر جہاں بھی ٹھہر کر کسی سے ملاقات کرتے تو وہ آخرت کے لئے ہی ہوتی، پھر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: جس بات کا میں نے تمہیں حکم دیا تھا اس بارے میں تم نے کیا کیا؟ عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جیسا آپ نے فرمایا میں نے اسی طرح کیا۔ ارشاد فرمایا: "ان کی باتوں کو آزماؤ۔" آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب دوبارہ تشریف لائے تو سر جھکائے ہوئے تھے، پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اے علی! کیا میں یہ گمان کروں کہ آخرت کی فکر کرنے والوں کے علاوہ بھی کوئی تمہارے ساتھ ثابت قدم رہا۔" آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! یہ گمان نہ رکھیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مقدسہ تلاوت فرمائی:

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَىٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ﴿ؔ۶۷﴾ (پ۲۵، الزخرف: ۶۷)

ترجمۂ کنز الایمان: گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار۔[3]

---

[1]... جس کو نہانے کی ضرورت ہو (یعنی جس پر غسل فرض ہو) اس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن مجید چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد یا چولی چھوئے یا بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا جیسے مُقطّعات کی انگوٹھی حرام ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۳۲۶) حیض ونفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر، یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے سب حرام ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۳۷۹)

[2]... ترمذی، ابواب الطهارة، باب ماجاء فی الجنب والحائض... الخ، ۱/ ۱۸۲، حدیث: ۱۳۱، عن ابن عمر

دارقطنی، کتاب الطهارة، باب فی النهی للجنب والحائض عن قراءة القران، ۱/ ۱۷۴، حدیث: ۴۲۸

[3]... صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی تفسیر "خزائن العرفان" میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: دینی دوستی اور وہ محبت جو اللہ تعالٰی کے لئے ہے باقی رہے گی۔ حضرت علی مرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے...

(پھر فرمایا:)”اے علی! اپنے معاملات پر غور کرو، اپنی زبان قابو میں رکھو اور اپنے زمانے کے جن لوگوں سے میل جول رکھو انہیں سمجھو سلامتی اور فائدے میں رہو گے۔“[1]

سیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان:

﴿4643﴾... حضرتِ سیِّدُنا بریدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کا میں مولا (مددگار) ہوں اس کے علی بھی مولا ہیں۔[2]

میں بے خوف نہیں ہوں:

﴿4644﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میرے سرتاج، صاحِبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب گھن گرج والا بادل دیکھتے تو چہرہ مبارک متغیر ہو جاتا، باہر جاتے، اندر آتے، سامنے آتے، پیچھے جاتے، بارش برستی تو یہ کیفیت دور ہو جاتی۔ میں نے اس بارے میں عرض کی تو ارشاد فرمایا: میں اس فرمانِ باری تعالیٰ سے بے خوف نہیں ہوں:

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا اُن کی وادیوں کی

......اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے آپ نے فرمایا: دو دوست مومن اور دو دوست کافر مومن دوستوں میں ایک مر جاتا ہے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتا ہے: یارب! فلاں مجھے تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری کا اور نیکی کرنے کا حکم کرتا تھا اور مجھے برائی سے روکتا تھا اور خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر ہونا ہے، یاربّ! اس کو میرے بعد گمراہ نہ کر اور اس کو ہدایت دے جیسی میری ہدایت فرمائی اور اس کا اکرام کر جیسا میرا اکرام فرمایا۔ جب اس کا مومن دوست مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دونوں کو جمع کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم میں ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے تو ہر ایک کہتا ہے کہ یہ اچھا بھائی ہے، اچھا دوست ہے، اچھا رفیق ہے اور دو کافر دوستوں میں سے جب ایک مر جاتا ہے تو دعا کرتا ہے: یاربّ! فلاں مجھے تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری سے منع کرتا تھا اور بدی کا حکم دیتا تھا، نیکی سے روکتا تھا اور خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر ہونا نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میں سے ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے، تو ان میں سے ایک دوسرے کو کہتا ہے: بُرا بھائی، بُرا دوست، بُرا رفیق۔

[1] ... البدایة والنهایة، احداث سنة ست ومائة، ۶/ ۳۸۵، بتغیر قلیل

[2] ... ترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/ ۳۹۸، حدیث: ۳۷۳۳ عن زید بن ارقم

اِسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِیْحٌ فِیْهَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿ۙ۲۴﴾ (پ۲۶، الاحقاف:۲۴)

طرف آتا بولے یہ بادل ہے کہ ہم پر برسے گا بلکہ یہ تو وہ ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا وَھْب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبداللہ وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت سمجھدار ہیں اور ناقابل فہم باتیں کرنے والوں پر غالب آنے والے ہیں، بردبار ہیں اور بے وقوفوں کو خود سے دور کرنے والے ہیں۔

مخلوق خالق کے مشابہ ہو ہی نہیں سکتی:

﴿4645﴾... حضرتِ سیِّدُنا عقیل بن مَعْقِل بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے چچا حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: کیا ابن آدم نے غور و فکر نہیں کیا کہ سمجھ لیتا اور عبرت حاصل کرتا پھر دل کی آنکھ سے دیکھتا اور غور و فکر کرتا حتّٰی کہ جان لیتا اور اس پر واضح ہو جاتا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک صفت حلم ہے اسی کے ذریعے وہ مخلوق میں بردباری پیدا فرماتا ہے، ایک صفت علم ہے اس کے ذریعے علما کو علم سے نوازتا ہے، ایک صفت حکمت ہے اس کے ذریعے مخلوق اس کی نافرمانی سے بچتی اور دنیا و آخرت کے امور کی تدبیر کرتی ہے۔ بے شک ابن آدم اپنے محدود علم کے ساتھ اس کے لامحدود علم پر قدرت حاصل نہیں کر سکتا اور اپنے تھوڑے سے حلم کے ذریعے اس کے عظیم حلم تک نہیں پہنچ سکتا کہ جس کے ذریعے اس نے تمام مخلوق کو پیدا فرمایا اور نہ ہی اپنی کمزور حکمت کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عالی حکمت تک پہنچ سکتا ہے کہ جس کے ذریعے مخلوق نافرمانی سے بچتی اور تقدیر الٰہی پر عمل کرنے میں غور و فکر کرتی ہے تو ابن آدم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مشابہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اور مخلوق کیونکر اس کی مثل ہو سکتی ہے۔

[1]... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی قولہ: وھو الذی... الخ، ۲/ ۳۷۹، حدیث: ۳۲۰۶، بتغیر

تمہارا قبضہ کمزور ہے:

﴿4646﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدالصمد بن مَعقِل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وعظ فرماتے سنا: اے ابن آدم! خالق سے زیادہ طاقتور کوئی نہیں اور مخلوق سے زیادہ کمزور کوئی نہیں، جس سے تم مانگتے ہو وہ اپنے قبضے پر سب سے زیادہ قادر ہے اور جو کچھ مانگنے والے کے قبضے میں ہے اس سے کمزور کچھ نہیں۔

ربّ تعالیٰ کہاں ہے؟

﴿4647﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدالصمد بن معقل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں نے اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں سوال کیا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کہاں اور کس گھر میں ہے؟ یا ہم اس کے لئے ایک گھر بنادیتے ہیں جس میں اس کی عبادت کیا کریں؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: آپ کی قوم آپ سے سوال کرتی ہے کہ میں کہاں ہوں تاکہ وہ میری عبادت کریں، زمین وآسمان بھی میری وسعت نہیں رکھتے تو پھر ایسا کون سا گھر ہے جو مجھے کافی ہو؟ جب انہوں نے مجھے تلاش کرنے کا ارادہ کرہی لیا ہے تو (انہیں بتادیجئے کہ) میں ہر پاک باز، خاموش طبیعت، متقی وپرہیزگار شخص کے دل میں ہوں۔

90 سے زائد آسمانی صحائف کا مطالعہ:

﴿4648﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوسِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ اور حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا ایک موقع پر اکٹھے ہوئے تو حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: اے ابوعبداللہ! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کی طرف سے تقدیر کا راز افشا ہوچکا ہے اس میں کتنی سچائی ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے تقدیر کے کسی راز کے بارے میں نہ کوئی بات کی ہے اور نہ ہی اس کے متعلق مجھے کوئی علم ہے۔ پھر فرمایا: میں نے 90 سے زائد آسمانی صحائف کا مطالعہ کیا ہے جن میں سے 70 یا 70 سے زائد صحائف

میں ظاہری احکام ہیں جبکہ 20 کے بارے میں بہت کم لوگ جانتے ہیں میں نے ان سب میں یہ لکھا پایا ہے کہ جس نے مشیت (تقدیر الٰہی) میں سے کسی شے کو اپنے نفس کے ذمہ پر لیا اس نے کفر کیا۔

بغیر محنت کے رزق:

﴿4649﴾... حضرتِ سیِّدُنا عقیل بن معقل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے چچا حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کو فرماتے سنا: ابن آدم کو اپنے رزق کے بارے میں ہرگز شک نہیں کرنا چاہیے، اگر ابن آدم کا رزق کم ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب رغبت کر کے رزق میں زیادتی کرے اور یوں نہ کہے: کاش! اللہ عَزَّوَجَلَّ کو میری اس حالت کی خبر ہو جائے حالانکہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس چیز کو نہ جانتا ہو جسے اس نے پیدا کیا اور اس کی تقدیر بنائی۔ رزق کے علاوہ آدمی ان معاملات سے کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتا جن میں لوگ مقابلہ کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لوگوں کو جسم، رنگ روپ، عقل وحلم کے اعتبار سے ایک دوسرے پر فضیلت بخشی ہے پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جسے رزق اور اسباب زندگی میں فضیلت بخشی ہے وہ کسی اور پر تکبر نہ کرے اور جسے علم وعقل عطا فرما کر فضیلت بخشی ہے وہ دوسرے پر تکبر نہ کرے کیا آدمی نہیں جانتا کہ اس کا رزق عمر کے ان تین مراحل میں بھی ملتا ہے جن میں اسے نہ تو کوئی محنت ہوتی ہے نہ کوئی کوشش پھر عنقریب اسے عمر کے چوتھے مرحلہ میں بھی رزق دیا جائے گا، پہلا مرحلہ ماں کا پیٹ ہے جس میں اس کی تخلیق کی جاتی ہے اور بغیر مال ومحنت کے اسے پر سکون جگہ میں رزق دیا جاتا ہے جس میں سردی گرمی تکلیف نہیں دیتی اور نہ ہی کوئی ایسی چیز ہوتی ہے جس کی وہ فکر کرے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارادہ فرمایا کہ اسے دوسرے مرحلے میں منتقل کرے اور اس مرحلے میں بھی اسے ماں کے ذریعے رزق عطا فرمائے جو اسے کافی ہو اور بغیر طاقت وقوت کے اسے بے پروا رکھے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارادہ فرمایا کہ اسے اس دودھ سے روکے اور تیسرے مرحلے میں منتقل کر دے جس میں اسے والدین کے ذریعے رزق عطا فرمائے اور ان کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دے یہاں تک کہ دونوں نے اپنی محنت کے ساتھ اسے اپنے اوپر ترجیح دی اور اس کے لئے بھی وہی چیز ضروری سمجھی جو ان دونوں کے لئے نفع بخش تھیں جبکہ وہ خود نہ تو کوئی کام کر کے اور نہ ہی کوئی تدبیر اختیار کر کے ان دونوں کو نفع پہنچاپاتا ہے یہاں تک کہ وہ سمجھدار ہو جاتا ہے اور اپنے لئے کام کاج کا

کوئی ذریعہ چن لیتا ہے، بے شک! اس چوتھے مرحلے میں بھی اسے ہر گز کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا سوائے اس ذات کے جس نے اسے پچھلے تینوں زمانوں میں رزق عطا کیا اور بے نیاز رکھا، اب آدمی کے پاس نہ کوئی عذر ہے اور نہ ہی کوئی چارہ سوائے اس خالق کی رحمت کے جس نے اسے پیدا فرمایا، بے شک! آدمی شکی مزاج ہے اور اسی وجہ سے آدمی کی عقل و بردباری معرفت الٰہی سے عاجز رہتی ہے اور اس معاملہ میں غور و فکر نہیں کرتا، اگر غور و فکر کرتا تو سمجھ جاتا اور اگر سمجھ جاتا تو خوب جان لیتا کہ ربّ تعالیٰ کی تخلیق کو پہچاننے والی نشانی اس کی مخلوق اور وہ رزق ہے جو اس نے اپنی مخلوق کے لیے پیدا فرمایا ہے۔

توکل کا فائدہ:

﴿4650﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطا خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ راستے میں حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے عرض کی: مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمایئے جسے میں ابھی یاد کرلوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: اے داوٗد! میری عزت و جلال کی قسم! میرا جو بندہ میری مخلوق کو چھوڑ کر مجھے پہچان لیتا ہے حالانکہ میں اس کی نیت کو جانتا ہوں پس ساتوں زمین و آسمان اور ان کے رہنے والے بھی اسے تکلیف پہنچانے کا ارادہ کریں تو میں اس کے لئے کشادگی اور راستہ نکال دیتا ہوں، میری عزت و جلال کی قسم! میرا جو بندہ مجھے چھوڑ کر مخلوق سے ناطہ جوڑ لیتا ہے حالانکہ میں اس کی نیت کو جانتا ہوں، اس سے آسمانی اسباب جدا کر دیتا ہوں اور زمین اس پر تنگ کر دیتا ہوں اور وہ جہاں بھی مرے مجھے کوئی پروا نہیں۔

دعا سے پہلے عطا:

﴿4651﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک (آسمانی) کتاب میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان پایا: میں مال کے معاملہ میں اپنے بندے کو کفایت کرتا ہوں جب میرا بندہ میرا فرماں بردار ہوتا ہے تو میں اس کے مانگنے سے پہلے ہی اسے عطا کر دیتا ہوں اور دعا کرنے سے پہلے ہی اسے قبول کر لیتا ہوں کیونکہ میں اس کے دل کی حاجت جانتا ہوں کہ وہ اسے نفع دینے والی ہے۔

عقلِ مصطفٰی کی برتری:

﴿4652﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے 71 صحائف کا مطالعہ کیا تو ان سب میں یہ پایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ابتدائے دنیا سے فنائے دنیا تک تمام لوگوں کو جو عقل عطا فرمائی ہے وہ حضرتِ سیِّدُنا نورِ خدا، محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عقل مبارک کے مقابلے میں ایسے ہی ہے جیسے پوری دنیا کے ریگستانوں کے سامنے ایک ذرہ، بے شک! حضرتِ سیِّدُنا نورِ خدا، محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عقل اور رائے تمام لوگوں سے زیادہ راجح اور افضل ہے۔ میں نے ایک آسمانی کتاب میں یہ بھی پایا ہے: شیطان کسی چیز سے اتنی تکلیف نہیں اٹھاتا جتنی تکلیف عقلمند مومن سے اٹھاتا ہے، شیطان ایک لاکھ جاہلوں کی تکلیف برداشت کرلیتا ہے یہاں تک کہ انہیں اپنا فرماں بردار بناکر جہاں چاہتا ہے انہیں لے جاتا ہے جبکہ عقلمند مومن سے تکلیف میں مبتلا رہتا ہے پس مومن بندہ اس پر اتنا دشوار ہو جاتا ہے کہ شیطان اس سے کچھ بھی حاصل نہیں کرپاتا۔ مزید فرماتے ہیں: شیطان پر عقلمند مومن کی تکالیف برداشت کرنے سے کہیں زیادہ آسان پہاڑ کو ریزہ ریزہ کرنا ہے کیونکہ جب بندہ صاحب ایمان، عقلمند اور بصیرت والا ہو جاتا ہے تو وہ شیطان پر پہاڑ سے زیادہ بھاری اور لوہے سے زیادہ سخت ہو جاتا ہے اور شیطان کے ہر وار کو ناکام کر دیتا ہے پھر جب شیطان اسے بہکانے کی طاقت نہیں پاتا تو کہتا ہے: ہائے افسوس! میری اس سے نہ خواہش پوری ہو سکی نہ اس پر زور چل سکا، پھر شیطان عقلمند مومن کو چھوڑ کر جاہل کے پیچھے لگ جاتا ہے اور اسے قیدی بنا کر مکمل قابو پالیتا ہے حتّٰی کہ اسے ایسی ذلیل حرکات میں لگا دیتا ہے جن کی وجہ سے دنیا میں ذلت آمیز سزائیں ملتی ہیں مثلاً: کوڑے لگنا، سر مونڈنا، منہ کالا کرنا، ہاتھ یا پاؤں کاٹنا، رجم کرنا اور سولی لٹکانا۔ وہ دو بندے جو نیکیوں میں تو برابر ہوں لیکن ان میں سے ایک زیادہ عقلمند ہو تو ان کے درمیان مشرق و مغرب جتنا بلکہ اس سے بھی زیادہ فاصلہ ہو جاتا ہے۔

سبز پرچہ:

﴿4653﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار پیارے آقا محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد نبوی شریف میں آرام فرمارہے تھے کہ ایک آدمی بادام یا اس جیسی کوئی چیز لایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو توڑا تو اس میں ایک سبز رنگ کا پرچہ تھا جس پر تحریر تھا: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ مَا اَنْصَفَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ مَنِ اتَّهَمَهٗ فِیْ قَضَائِهٖ وَاسْتَبْطَاَهٗ فِیْ رِزْقِهٖ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ کے رسول ہیں، جس نے تقدیر کے معاملہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر تہمت لگائی اور رزق کے معاملہ میں اسے تاخیر کرنے والا سمجھا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ انصاف نہ کیا۔

اوّل و آخر کون؟

﴿4654﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے ربّ! عنقریب لوگ مجھ سے تیری ابتدا کے متعلق پوچھیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: انہیں بتاؤ کہ میں ہر شے سے پہلے ہوں اور ہر شے کے بعد بھی ہوں۔

ابن آدم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خطاب:

﴿4655﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک صحیفہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان پڑھا ہے: اے ابن آدم! تو نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا، مجھے یاد کرتا ہے اور بھلا بھی دیتا ہے، مجھے پکارتا ہے اور مجھ سے دور بھی بھاگتا ہے۔ میری طرف سے تجھ پر بھلائیاں نازل ہوتی ہیں اور تیری طرف سے مجھے برائی پہنچتی ہے، ہمیشہ ایک معزز فرشتہ تیری طرف اترتا ہے مگر وہ تیری طرف سے برے اعمال لے کر میری طرف آتا ہے۔ اے ابن آدم! مجھے سب سے زیادہ محبوب اور میرا قرب حاصل کرنے والا کام یہ ہے کہ تو اس تقسیم پر راضی رہے جو میں نے تیرے حق میں کی ہے۔ میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور مجھ سے دور کرنے والی بات یہ ہے کہ تو میری کی گئی تقسیم پر ناخوش ہو اور اسے برا جانے۔ اے ابن آدم! میں نے تجھے جو حکم دیا ہے اس میں اطاعت کر اور مجھے یہ نہ بتا کہ تیرے حق میں کیا بہتر ہے، میں اپنی مخلوق کو خوب جانتا ہوں، جو میری تکریم کرتا ہے میں اس کو عزت عطا کرتا ہوں اور جس پر میرا حکم گراں ہو میں اسے ذلیل و رسوا کرتا ہوں، میرا بندہ جب تک میرے حق کی رعایت نہیں کرتا میں بھی اس کے حق کی طرف نظر نہیں کرتا۔

حکایت: آدمی اور راہب

﴿57-4656﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک آدمی ایک راہب سے ملا

اور پوچھا: اے راہب! آپ کی نماز کا کیا حال ہے؟

راہب: میرا نہیں خیال کہ کوئی بندہ ایسا بھی ہے جس نے جنت اور دوزخ کا ذکر تو سنا ہو مگر اس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی نماز کے بغیر گزر جائے۔

آدمی: آپ موت کو کیسے یاد کرتے ہیں؟

راہب: میں قدم اٹھاتے اور زمین پر رکھتے ہر لمحہ یہی خیال کرتا ہوں کہ میں مرنے والا ہوں۔

اب **راہب** پوچھتا ہے: اے آدمی! تیری نماز کا کیا حال ہے؟

آدمی: میں نماز پڑھتے ہوئے اس قدر روتا ہوں کہ میرے آنسوؤں سے گھاس اگ آتی ہے۔

راہب: تیرا ہنستے ہوئے رات گزار دینا اس حال میں کہ تو اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہو تیرے رونے اور لوگوں کے دکھاوے کے لیے عمل کرنے سے بہتر ہے کیونکہ ریاکار کا کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔

آدمی: آپ مجھے کافی عقلمند لگتے ہیں، مجھے نصیحت فرمائیں۔

راہب: دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ، دنیا کے لیے دنیا داروں سے مت الجھو، دنیا میں شہد کی مکھی کی طرح ہو جاؤ کہ اس میں سے کھایا جائے تو بھی میٹھا اور چھوڑ رکھو تو بھی میٹھا اور اگر عود (ایک خوشبودار لکڑی) پر بیٹھ جائے تو اس کو بھی نہ توڑ سکے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ایسے وفادار ہو جاؤ جیسے کتا اپنے مالک کا وفادار ہوتا ہے کہ وہ اسے بھوکا رکھے، دور بھگائے یا مارے وہ ہر حال میں مالک کا وفادار ہی رہتا ہے۔

راوی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب یہ بات کہی تو فرمایا: افسوس ہے تجھ پر! تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے اتنا وفادار بھی نہیں جتنا ایک کتا اپنے مالک کے لئے وفادار ہوتا ہے۔

دنیا و آخرت میں نفع دینے والی دعا:

﴿4658﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو زمین پر اتارا گیا تو آپ فرشتوں کی آوازیں نہ پاکر وحشت محسوس کرنے لگے۔ حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آپ کے پاس زمین پہ اترے اور کہا: اے آدم! کیا میں آپ کو ایک ایسی چیز نہ سکھاؤں جو آپ کو دنیا و آخرت میں نفع دے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: کیوں نہیں۔ تو جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا:

آپ یوں پڑھیے: اَللّٰھُمَّ تَمِّمْ لِیَ النِّعْمَۃَ حَتّٰی تَھْنِئَنِیَ الْمَعِیْشَۃُ اَللّٰھُمَّ اخْتِمْ لِیْ بِخَیْرٍحَتّٰی لَا تَضُرَّنِیْ ذُنُوْبِیْ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ مَؤُوْنَۃَ الدُّنْیَا وَکُلَّ ھَوْلٍ فِی الْقِیَامَۃِ حَتّٰی تُدْخِلْنِی الْجَنَّۃَ فِیْ عَافِیَۃٍ یعنی اے اللہ! میرے لیے اپنی نعمت کو تمام فرما تاکہ میرے لیے زندگی پر لطف ہو جائے، اے اللہ! میرے لیے بھلائی مقرر فرما تاکہ میری لغزشیں مجھے نقصان نہ دیں، اے اللہ! تو دنیا کی تمام مشکلات اور قیامت کی ہولناکیوں سے میری کفایت فرما یہاں تک کہ تو مجھے عافیت کے ساتھ جنت میں داخل فرمادے۔

ساری مخلوق ایک جیسی کیوں نہیں؟

﴿4659﴾... حضرتِ سیِّدُنا عقیل بن معقل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: میں نے اپنے چچا حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے شمار حکمتیں ہیں کہ اس نے مخلوق کو مختلف تخلیق اور مختلف تقدیر والا پیدا فرمایا، اس میں سے ایک مخلوق ایسی ہے جو اس وقت تک رہے گی جب تک دنیا قائم ہے، دِنوں کے گزرنے سے نہ تو وہ کم ہوتی ہے اور نہ ہی ہلاک ہوتی ہے اور ایک ایسی مخلوق ہے جو ایام کے گزرنے کے ساتھ ساتھ کم بھی ہوتی ہے اور اس پر آزمائشیں اور موت بھی واقع ہوتی ہے۔ ایک مخلوق ایسی ہے جو نہ کھاتی ہے، نہ پیتی ہے، ایک مخلوق ایسی بھی پیدا فرمائی جو کھاتی بھی ہے پیتی بھی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے ساتھ اس کا رزق بھی پیدا فرما دیا، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان میں سے بعض کو خشکی میں اور بعض کو تری میں پیدا فرمایا، خشکی والوں کا رزق خشکی پر اور تری والوں کا تری پر پیدا فرمایا، خشکی والوں میں سمندروں میں رہنے کی طاقت نہیں اور تری والوں میں خشکی پر رہنے کی صلاحیت نہیں۔ خشکی والوں کا رزق تری والوں کو نفع نہیں دیتا اور تری والوں کی خوراک خشکی والوں کو کفایت نہیں کرتی، سمندر کے رہنے والے خشکی پہ نکل آئیں تو ہلاک ہو جائیں اور خشکی کے رہنے والے پانی میں جائیں تو زندہ نہ رہ پائیں۔ جس کسی کو رزق اور معیشت کی تقسیم باعث تشویش ہے اس کے لیے خشکی اور تری کی اس مخلوق میں نصیحت ہے۔ اے ابن آدم! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے رزق کی جو تقسیم رکھی ہے اس سے سبق حاصل کر، اس میں سے ہر چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تخلیق و تقسیم کے عین مطابق ہے، کسی کو بھی اسے بدلنے یا مخلوط کرنے کی طاقت نہیں، جس طرح کہ اہل زمین، اہل سمندر کی خوراک کے ذریعے زندگی گزارنے کی طاقت نہیں رکھتے اور اگر اس پر مجبور کیے جائیں تو سب کے

سب ہلاک ہو جائیں اور جب ہر جان اسی رزق پر رہے جو اس کے لیے پیدا کیا گیا تو وہ زندہ و سلامت رہتی ہے۔ یہی حال ابن آدم کا ہے کہ جب تک وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تقسیم پر قناعت کرتا اور جمار ہتا ہے تو وہ اس کے لیے باعث حیات وصحت ہوتی ہے اور جب وہ دوسروں کے رزق کھینچنا شروع کرتا ہے تو نقصان اٹھاتا ہے۔

علما کو نصیحت:

﴿4660﴾... حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی بن سنان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے فرماتے ہوئے سنا: ہم سے پہلے کے علما اپنے علم کے ذریعے دوسروں کی دنیا سے بے نیاز رہتے تھے اور اہل دنیا ان کے علم میں رغبت کرتے ہوئے اپنی دنیا ان کے لیے خرچ کرتے تھے جب کہ آج یہ وقت آگیا ہے کہ علما اپنا علم اہل دنیا کے لیے ان کی دنیا میں رغبت کرتے ہوئے خرچ کرنے لگے ہیں اور اہل دنیا ان کے علم سے بے رغبت ہو گئے ہیں اس لیے کہ علما کی بیٹھک بُری ہوگئی ہے۔ اے عطاء! تم بادشاہوں کے دروازوں سے دور رہنا، کیونکہ ان کے دروازوں پر اونٹوں کے اصطبل جتنے بڑے بڑے فتنے ہیں، تم ان کی دنیا سے تو کچھ حاصل نہ کرسکو گے مگر تمہارے دین کو نقصان ضرور پہنچے گا، اے عطاء! جتنا تمہیں کفایت کرتا ہے وہ اگر تمہیں بے نیاز کردے تو تمہاری زندگی تمہیں کفایت کرے گی اور جو چیز تمہارے لیے کافی ہے اگر وہ تمہیں بے نیاز نہ کرے تو کوئی بھی چیز تمہیں کفایت نہیں کرسکتی پھر تو تمہارا پیٹ سمندروں میں سے ایک سمندر یا وادیوں میں سے ایک وادی ہے جسے صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے۔

﴿4661﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: لہو ولعب میں مصروف رہنے والے حکماء (یعنی صاحبِ عقل ودانش) نہیں ہوسکتے اور نہ ہی زنا کرنے والے آسمانوں میں عزت پاسکتے ہیں۔

سیِّدُنا وہب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایک بیان:

﴿4662﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آج کا دن بڑا سخت ہے۔ اپنی بد حالی کی وجہ سے طویل ہے۔ خوش بخت آج کے دن سے نصیحت پکڑے گا اور عقل مند اس سے کثیر منافع حاصل کرے گا۔ اے ابنِ آدم! تو نے خود سے جہالت کو دور کرنے کے لیے کثیر منافع جمع کیے اور اس دن میں رہنمائی کے چراغ روشن کیے کاش کہ وہ تجھے کفایت کر جائیں، میں نے آج کے دن کوئی ایسا نہ دیکھا جو روشنی کے باوجود

راہ بھٹک کر حیران نہ ہوا ہو اور نہ کوئی ایسا جو بیماریوں سے تھک کر چور نہ ہوا ہو۔ اے ابن آدم! خالق سے زیادہ کوئی طاقتور نہیں اور مخلوق سے زیادہ کوئی کمزور نہیں، جو چیز ربُّ العزت کے قبضۂ قدرت میں ہے کہ جس کا تو طالب ہے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بڑھ کر کوئی قادر نہیں اور جو چیز طالب کے اپنے قبضہ میں ہے، اس چیز پر اس کی قدرت بہت ہی کمزور ہے۔ اے ابن آدم! جو کچھ تیرے پاس سے جاچکا وہ لوٹ کر نہ آئے گا اور جو پاس ہے وہ بھی عنقریب جانے والا ہے۔ لہٰذا جس کا ہونا لازمی ہے اس پر آہ وزاری کیسی؟ اور جس کی امید نہیں اس کی لالچ میں کیا پڑنا؟ جس چیز نے چلے ہی جانا ہے اس کی بقا کے لیے حیلے بہانے کرنے کا کیا فائدہ؟

اے ابن آدم! جس کا ادراک نہیں کر سکتا اس کی طلب سے رک جا اور جسے پانا ممکن نہیں اس کے حصول کی کوششیں چھوڑ دے اور جو نہیں پا سکتا اس کی چاہت مت رکھ۔ جس طرح تیری مطلوبہ چیزیں تجھ سے پیچھے ہٹ گئیں اسی طرح خود سے فضول امیدوں کو ختم کر دے۔ جان لے کہ کتنی ہی چیزیں ایسی ہیں جن کی طلب کی جاتی ہے مگر وہ طالب کے لیے نقصان دہ ہیں۔ اے ابن آدم! مصیبت کے وقت صبر کر اور یاد رکھ سب سے بڑی مصیبت برے اخلاق ہیں۔ اے ابن آدم! زمانے کے کتنے دن مال و دولت کی امید لگائی جا سکتی ہے اور کون سا دن ہے کہ اس کا انجام آنے والے وقت سے مؤخر ہو جائے گا۔ تو زمانے پہ غور کرے تو اس کو تین دن پائے گا: (۱)...ایک دن وہ جو گزر چکا تجھے اس سے کوئی امید نہیں (۲)...ایک دن وہ جو آج موجود ہے اس میں تو اضافہ نہیں کر سکتا (۳)...ایک دن وہ جو آیندہ آئے گا تو اس سے بے خوف مت ہو۔ گزرا ہوا کل ایک امانت تھا جو ادا ہو چکی اور ایسا گواہ تھا جس کی گواہی قبول ہو چکی، وہ اندرونی بیماریوں کا معالج تھا جو اب تجھ سے الٹے قدم پھر چکا لیکن تیرے لیے حکمت کے پھول چھوڑ گیا ہے اور آج کا دن ایک الوداع ہونے والا دوست ہے یہ ایک عرصہ تک چھپا رہا اور اب بہت جلد جانے والا ہے یہ تیرے پاس آیا ہے تو اس کے پاس نہیں آیا اور اس سے پہلے بھی ایک عادل گواہ رخصت ہو چکا اگر اُس میں تیرے لیے کوئی بھلا تھا تو اِس کو بھی اُسی کی طرح گزار ان دونوں کی گواہی تیرے حق میں یا تیرے خلاف زیادہ پختہ ہو گی۔ اے ابن آدم! اس سے بڑھ کر کم عقل کون ہے جس نے یقین کو ضائع کیا اور عمل میں خطا کی۔ اے لوگو! اصل بقا تو فنا کے بعد ہے۔ یقیناً ہم پیدا کیے گئے ہیں پہلے تو ہمارا وجود بھی نہ تھا، پھر ہمیں آزمایا جائے گا اور پھر ہم لوٹ کر جائیں گے۔ آج ہر چیز مستعار ہے تحائف تو کل

ہوں گے۔ خبر دار ہو جاؤ! یا تو سخت محرومی ہمارا مقدر ہو گی یا پھر عظیم عطائیں۔ لہٰذا جسے چھوڑ جانا ہے اس کے بجائے ان اعمال کی اصلاح کر لو جنہیں آگے بھیج رہے ہو۔ اے لوگو! تمہارا اس دنیا میں عارضی قیام ہے اور موت تمہارے مد مقابل ہے جبکہ تم ایک ایسے جہاں میں ہو جہاں تمہیں مصائب ہدیہ کئے گئے ہیں کہ ایک نعمت پاتے ہو تو اس کے لئے دوسری چھوڑنی ہی پڑتی ہے اور زندگی کا اگلا دن بھی ملتا ہے تو پچھلا دن فنا کرنے کے بعد، جو بھی نیا رزق ملتا ہے پہلا رزق کھا چکنے اور ختم کر چکنے کے بعد، ایک ترجیح ختم ہوتی ہے جب ہی کوئی دوسری چیز قابل ترجیح بنتی ہے۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرتے ہیں کہ اس گزری ہوئی نصیحت میں ہمارے اور آپ کے لیے برکت رکھے۔ اے ابن آدم! اہل دنیا مسافر ہیں اور مسافر اپنی سواریوں کے کجاوے سفر کے بعد ہی کھولتے ہیں اور مسافر قرض لی ہوئی چیزوں پر ہی گزارا کرتے ہیں۔ لہٰذا نعمتیں دینے والے کا شکر ادا کرنا اور خود کو وقت مقررہ کے حوالے کر دینا کیا ہی اچھا کام ہے۔ اے ابن آدم! چیز اپنی ہم مثل ہی سے ہوتی ہے یقیناً جو ہم سے پہلے گزر گئے وہ جڑ تھے ہم ان کی شاخ ہیں تو جب جڑ ہی باقی نہ رہی تو شاخ کیونکر باقی رہے گی۔

نفس ڈھیٹ خچر ہے:

﴿4663﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ایمان قائد (یعنی قیادت ورہنمائی کرنے والا)، عمل سائق (یعنی چلانے والا) اور نفس ڈھیٹ خچر ہے۔ اگر قائد ڈھیلا پڑ جائے تو یہ خچر راستے سے ہٹ جاتا ہے اور اپنے سائق کے لیے سیدھا نہیں رہتا اور اگر سائق سست ہو جائے تو یہ خچر وہیں رک جاتا ہے اور اپنے قائد کے پیچھے نہیں چلتا اور جب قائد اور سائق دونوں میں اتفاق ہو جائے تو پھر یہ خچر (یعنی نفس) طوعاً و کرھاً (چارو ناچار) راہ راست پر ہی رہتا ہے اور نفس کی راہ راست پر ہمیشگی طوعاً و کرھاً ہی ممکن ہے۔ بعض اوقات انسان کو اپنے دین میں سے بھی کوئی چیز ناپسند ہو تو اسے چھوڑ دیتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے پاس دین سے کچھ باقی ہی نہ رہے۔

خوف خدا سے ٹوٹے دل:

﴿4664﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ! اگر میں تجھے تلاش کروں تو کہاں پاؤں گا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ان کے پاس جن کے دل میرے خوف سے ٹوٹ چکے ہیں۔

﴿4665﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بعض صحائف میں لکھا پایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: مجھے کبھی کسی شے سے تردد نہیں ہوتا سوائے اس مومن کی روح قبض کرتے وقت جو موت کو ناپسند کرتا ہے اور اس کی ناپسندیدہ شے مجھے بھی ناپسند ہے لیکن موت تو لازماً آئے گی۔

حکایت: شیطان لوگوں کو کیسے بہکاتا ہے؟

﴿4666﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جس نے 70 ہفتے اس طرح روزے رکھے کہ ہر سات دن بعد ایک دن چھوڑتا تھا۔ اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سوال کیا کہ شیطان لوگوں کو کیسے بہکاتا ہے؟ جب عرصہ دراز تک اسے سوال کا جواب نہ ملا تو کہنے لگا: جس چیز کا سوال میں کر رہا ہوں اس سے بہتر تو یہ ہے کہ میں کوئی خطا کروں جو صرف میرے اور میرے ربّ کے درمیان ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا۔ فرشتے نے کہا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیری طرف بھیجا ہے وہ فرماتا ہے کہ آج تک تو نے جتنی عبادت کی اس کے مقابلے میں تیرا یہ کلام مجھے بہت پسند آیا ہے اور اس نے تیری آنکھیں کھول دیں ہیں۔ چنانچہ اس عابد نے دیکھا کہ شیطان کے بہت سارے جال ہیں جو زمین کو گھیرے ہوئے ہیں اور ہر انسان کے گرد شیطان مکھیوں کی طرح جمع ہیں۔ عابد نے کہا: اے میرے رب! اس سے کون بچ پائے گا؟ ارشاد فرمایا: متقی و پرہیزگار نرم خو۔

حکایت: کھیرے کھانے ہیں؟

﴿4667﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک عابد سفر کرتے ہوئے ایسی زمین میں گیا جہاں بکثرت کھیرے اگے ہوئے تھے۔ اس کے نفس نے اس میں سے کھانے کی خواہش کی تو اس نے فوراً اپنے نفس کی پکڑ کی اور وہیں کھڑے ہو کر تین دن تک مسلسل نماز پڑھتا رہا یہاں تک کہ دن کی گرمی، رات کی ٹھنڈک اور ہواؤں نے اس کی رنگت بدل ڈالی۔ اس کے پاس سے ایک آدمی گزرا اور دیکھ کر بولا: سُبْحٰنَ اللّٰہ! لگتا ہے اس انسان کو آگ نے جلا دیا ہے۔ اس مسافر عابد نے کہا: ہاں مجھے آگ ہی نے جلایا ہے مجھے نارِ دوزخ کا خوف ہوا کہ اگر میں اس میں ڈالا گیا تو میرا کیا حال ہوگا۔۔!

سائے میں نہ بیٹھوں گا:

﴾4668﴿... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: گزشتہ زمانے کی بات ہے کہ ایک آدمی سے گناہ سر زد ہو گیا تو اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے مَنّت مانتے ہوئے کہا: جب تک مجھے جہنم سے آزادی کا پروانہ نہیں مل جاتا سائے میں نہ جاؤں گا۔ چنانچہ وہ سردی، گرمی میں کھلے آسمان تلے رہنے لگا اس کے پاس سے گزرنے والے ایک شخص نے اس کی بری حالت دیکھ کر کہا: اے بندۂ خدا! تجھے کیا مصیبت پہنچی کہ میں تیرا یہ حال دیکھ رہا ہوں؟ اس نے کہا: میری جو حالت تم دیکھ رہے ہو یہ جہنم کی یاد کے سبب ہوئی ہے اگر مجھے اس میں ڈال دیا گیا تو اس وقت میرا کیا حال ہو گا۔۔!

40،50اور60سال والوں کو ندا:

﴾4669﴿... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ چوتھے آسمان پر ایک فرشتہ یہ ندا کرتا ہے: اے40سال والو! تم کھیتی ہو ہم تمہاری فصل کاٹیں گے۔ اے50 سال والو! تمہارے لیے وہی ہے جو تم آگے بھیج چکے اور جو پیچھے چھوڑ آئے۔ اے60سال والو! تمہارے لیے کوئی عذر نہیں۔ کاش! مخلوق کو پیدا نہ کیا گیا ہوتا اور جب پیدا کر ہی دیا گیا ہے تو اے کاش! جان لیتے کہ کیوں پیدا کیے گئے ہیں۔ تمہارے پاس قیامت آنے ہی والی ہے پس تیاری کر لو۔

70سال والوں کے لئے کوئی بہانہ نہیں:

﴾4670﴿... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض دانائی کی باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ40سال والے کھیتی ہیں جن کی فصل ہم کاٹیں گے، 60سال والوں نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا اور70سال والو! تمہارے لئے تو اب کوئی بہانہ نہیں بچا۔

قابلِ افسوس زمانہ:

﴾4671﴿... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا دانیال عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: افسوس ہے اس زمانے پر جس میں نیک لوگ تلاش کرنے کے باوجود نہ ملیں گے، اگر ہوں بھی تو

صرف اتنے کہ جیسے کٹی ہوئی کھیتی کے بعد بچ جانے والے خوشے یا توڑے ہوئے انگوروں کے بعد بچ جانے والے چند دانے عنقریب ان پر رونے اور نوحہ کرنے والیاں آنسو بہائیں گی۔

اعمال کا وزن کس اعتبار سے ہو گا؟

﴿4672﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن۔

(پ۱۷، الانبیاء:۴۷)

اس کی تفسیر کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اعمال کا وزن خاتمے کے اعتبار سے ہو گا، جب اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کا خاتمہ نیک عمل پر فرماتا ہے اور جب کسی کے بارے میں خفیہ تدبیر فرماتا ہے تو اس کا خاتمہ برے عمل پر ہوتا ہے۔

ربّ تعالیٰ کا مخلوق سے خطاب:

﴿4673﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مخلوق کو پیدا فرمانے کے بعد اس پر نظر فرمائی، جب کہ وہ زمین پر چل رہی تھی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں نے ہی تجھے اپنی طاقت و قوت سے پیدا فرمایا اور اپنی حکمت سے ٹھیک بنایا، میرا فیصلہ حق ہے اور میرا حکم نافذ ہے، میں نے جیسے تجھے پہلی بار پیدا کیا اسی طرح واپس لوٹاؤں گا اور میں اپنی حکمت سے تجھے فنا کر دوں گا یہاں تک کہ میں اکیلا ہی باقی رہوں گا۔ بے شک بادشاہی اور ہمیشہ کا رہنا میرے سوا کسی کے لائق نہیں۔ ایک دن میں اپنی مخلوق کو بلاؤں گا اور ان کو اپنا فیصلہ سنانے کے لیے جمع کروں گا، اس دن میرے دشمن نقصان میں ہوں گے اور دل میرے خوف سے تھر تھرا رہے ہوں گے، قلم میری ہیبت سے خشک ہو جائیں گے اور میرے علاوہ جن کو پوجا جاتا ہے وہ اپنے پوجنے والوں سے بیزار ہوں گے۔

حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جمعہ کے دن اپنی تمام مخلوق کو پیدا فرمایا اور اس کے بعد ہفتے کا دن آیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی ذات کے لائق اپنی مدح بیان فرمائی اور اپنی عظمت، طاقت، کبریائی، سلطنت، قدرت، بادشاہت اور ربوبیت کا ذکر فرمایا، ہر چیز یہ سننے کے لیے خاموش ہو

گئی اور ساری مخلوق نے اپنی گردنیں جھکا دیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میں بادشاہ ہوں میرے سوا کسی کی بادشاہی نہیں، وسیع رحمت اور اچھے ناموں والا ہوں۔ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں بزرگی والے عرش اور بلند و بالا افلاک کا مالک ہوں۔ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں احسان، فضل اور نعمتیں فرمانے والا اور بڑائی والا ہوں۔ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں آسمان و زمین اور ان میں رہنے والوں کا بغیر نمونے کے پیدا فرمانے والا ہوں۔ ہر شے میری عظمت سے بھری ہوئی، میری بادشاہت ہر شے پر غالب، میرا علم و قدرت ہر شے کو محیط، میری رحمت ہر شے کو وسیع اور میرا لطف و کرم ہر شے تک پہنچنے والا ہے۔ میں ہی اللہ ہوں۔ اے گروہِ مخلوق! میری شان جان لو۔ زمین و آسمان میں میری ہی قدرت ہے اور ساری کی ساری مخلوق کا قیام و دوام میری ہی قدرت سے ہے۔ مخلوق میں تبدیلی میرے ہی قبضۂ قدرت میں ہے۔ اس کی حیات میرے رزق سے ہے۔ اس کی زندگی، موت، بقاوفنا سب میری قدرت میں ہے۔ میرے علاوہ ان کی کوئی جائے پناہ نہیں۔ اگر میں مخلوق سے اپنی نظرِ رحمت پھیر لوں تو سب ہلاک ہو جائیں۔ اگر اپنی عنایتیں یونہی جاری رکھوں تو اس سے میرا نہ کچھ نقصان ہے نہ کوئی فائدہ اور مخلوق کا مفقود ہونا مجھے نقصان دہ نہیں۔ مجھے اپنی طاقت، بادشاہت، برہان، نور، زبردست پکڑ، علومرتبت اور عظیم شان کی عزتوں پر فخر ہے۔ میری مثل کوئی چیز نہیں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں، میری تخلیق کردہ کسی شے کو مجھ سے منہ پھیرنا اور میرا انکار کرنا روا نہیں، جسے میں نے پیدا کیا بھلا وہ کس طرح میری معرفت سے انکار کر سکتا ہے یا کس طرح میرے حکم میں جھگڑ سکتا ہے حالانکہ میرے علاوہ اس کا کوئی پیدا کرنے والا اور وارث نہیں اور جو میرے قبضۂ قدرت میں ہو مجھ پر کیسے غالب آسکتا ہے؟ جس کو میں زندگی عطا کروں، اس کے جسم کو بیمار کروں، اس کی عقل میں کمی کروں، موت دوں، بوڑھا کروں وہ کیونکر مجھ سے پھر سکتا ہے؟ اور یہ سب میرے لیے ناممکن نہیں۔ بھلا کیونکر میرا بندہ، بندی اور ان کی اولاد میری عبادت سے انکار کریں گے حالانکہ میرے علاوہ ان کا کوئی خالق و وارث نہیں جس کی طرف وہ منسوب کیے جائیں اور وہ میرے علاوہ کسی ایسے کی عبادت کیسے کر سکتے ہیں جسے ایام بوسیدہ اور شب و روز کا گزرنا فنا کر دے حالانکہ دن رات تو میری سلطنت کے دو ہلکے سے شعبے ہیں۔ تو اے فانی دنیا والو! آجاؤ اور فقط مجھ ہی سے لو لگالو۔ میں نے اپنے ذمّۂ کرم پر رحمت کو لازم کر لیا

ہے اور جو مجھ سے مغفرت چاہے اس کے لئے مغفرت و معافی کا فیصلہ کر لیا ہے، میں اس کے تمام چھوٹے بڑے گناہ بخش دوں گا اور یہ مجھ پر بالکل بھاری نہیں ہے۔ اپنے ہاتھوں ہلاکت مت کماؤ اور میری رحمت سے نا امید نہ ہو۔ بے شک میری رحمت میرے غضب پہ سبقت رکھتی ہے۔ خیر و بھلائی کے سب خزانے میرے قبضہ میں ہیں۔ میں نے کوئی شے بھی اپنی حاجت و ضرورت کے لیے پیدا نہیں کی بلکہ اپنی قدرت کے اظہار کے لیے پیدا کی ہے اور اس لیے کہ اہل نظر میری باشاہت و تدبیرِ حکمت میں غور کریں، ساری مخلوق میری عزت کی تابعدار ہو جائے اور سب میری ہی حمد بیان کریں اور سب کے سب میرے ہی لیے اپنے سر جھکائیں۔

سیّدُنا لقمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بیٹے کو نصیحت:

﴿4674﴾... حضرتِ سیّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرتِ سیّدُنا لقمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں سمجھ داری سے کام لو۔ بے شک لوگوں میں سے سب سے زیادہ سمجھ دار وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں سب سے زیادہ سمجھ داری سے کام لیتا ہے۔ شیطان عقلمند سے بھاگتا ہے اور اسے دھوکا نہیں دے سکتا۔

طب، فقہ اور حلم کے تین نکتے:

﴿4675﴾... حضرتِ سیّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ایک ساتھی سے فرمایا: کیا میں تجھے طِب، فقہ اور بردباری کی، ایک ایسی بات نہ بتاؤں کہ جس کے بارے میں اطبا، فقہا اور بردبار لوگوں نے کوئی کلام نہ کیا؟ اس آدمی نے کہا: اے ابوعبداللہ! کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: طب کی وہ بات جس کو اطبا نے بیان نہیں کیا وہ یہ ہے کہ جب بھی کھانا کھاؤ اس کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھو اور آخر میں اللہ کی حمد بیان کرو۔ اور فقہ کی وہ بات جسے فقہا نے بیان نہیں کیا وہ یہ کہ جب بھی تم سے سوال پوچھا جائے اس کا علم ہو تو جواب دو ورنہ کہہ دو کہ میں نہیں جانتا۔ اور بردباری کا نفیس نکتہ یہ ہے کہ اکثر خاموش ہی رہو سوائے اس کے کہ تم سے کسی چیز کا سوال کیا جائے (تو فقط اس کے جواب میں بولو)۔

سمجھ دار ہونے کی امید:

﴿4676﴾... حضرتِ سیّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کسی بچے میں دو خصلتیں

پائی جائیں تو اس کے سمجھ دار ہونے کی امید ہے (۱)...حیا (۲)...خوفِ خدا۔

نصیحتِ سکندری:

﴿4677﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا ذُوالقَرنَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سورج کے طلوع ہونے کے مقام پر پہنچے تو ایک فرشتے نے آپ سے کہا: میرے لیے لوگوں کو جمع کریں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تمہارا نا سمجھ سے بات کرنا مُردوں کو سکھانے کی مثل ہے، بے عقل شخص سے کلام کرنا اس شخص کی مثل ہے جو چٹان کو تر کرنے کی خاطر اس پر پانی بہائے یا اس شخص کی مثل جو سالن کے لیے لوہے کو پکاتا ہے اور جو تمہاری طرف متوجہ نہیں اس سے گفتگو کرنا مُردوں کے آگے دستر خوان بچھانے کی مثل ہے اور پہاڑ کی چوٹی سے پتھر لانا تمہارے لیے بے عقل کو سمجھانے سے زیادہ آسان ہے۔

نصیحت آموز باتیں:

﴿4678﴾... حضرتِ سیِّدُنا غوث بن معقل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے چچا حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم اللہ کی بندگی کرنے کا ارادہ کرو تو اللہ کی رضا کے لیے اپنے علم اور اخلاص میں خوب محنت کرو کیونکہ بغیر اخلاص عمل قبول نہیں ہوتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے اخلاص، عبادتِ الٰہی ہی سے کامل ہوتا ہے۔ اس کی مثال میٹھے پھل کی سی ہے جس کی خوشبو اور ذائقہ دونوں ہی میٹھے اور ستھرے ہوتے ہیں۔ یہی مثال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی ہے۔ اخلاص اس کی خوشبو اور عمل اس کا ذائقہ ہے۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طاعت کو علم، بردباری اور فقہ سے آراستہ کرو اور اپنے نفس کو بے وقوفوں کے اخلاق سے بچا کر علما کے اخلاق کا پابند بناؤ اور اس کو بردبار لوگوں کے اعمال کا عادی بناؤ اور بدبختوں جیسے اعمال سے روک کر رکھو۔ اس پر فقہا کی سیرت لازم کرو اور خبیث لوگوں کے طرزِ زندگی سے دور رکھو۔ جو کچھ تمہارے پاس زائد ہو اس کے ذریعے اپنے سے کمزوروں کی مدد کرو اور جو تم سے کمتر ہوں ان کی مدد کرو یہاں تک کہ وہ تمہارے برابر ہو جائیں۔ بے شک دانا لوگ اپنا زائد مال جمع کر کے کمزوروں کو عطا کرتے ہیں پھر ان کمزوروں کے نقائص اور کمزوریاں دیکھتے اور انہیں دور کر کے ان کو اپنے برابر لاتے ہیں اور فقیہ جب دیکھتا ہے کہ کوئی اس کی صحبت اور مدد چاہتا ہے تو اس کو فقہ کا علم سکھاتا ہے اور اگر اس کے پاس مال ہو تو وہ مال سے محروم شخص کو دے

دیتا ہے اور اگر اصلاح کرنے والا ہو تو جب توبہ کی امید رکھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہے اور جب احسان کرتا ہے تو جو اس کے ساتھ برائی سے پیش آتا ہے اس سے بھی اچھے اخلاق سے پیش آتا ہے اور اس طرح اچھائی کے اجر کا حقدار ہوتا ہے، صرف قول ہی پر غفلت نہیں برتتا بلکہ قول کے ساتھ عمل بھی کرتا ہے اور جب تک عمل نہیں کرتا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی جھوٹی تمنا نہیں کرتا۔ جب کسی نیکی کی توفیق ملتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتے ہوئے حمد بیان کرتا ہے اور جس نیکی پر عمل نہ ہو سکا اس کی طلب میں لگ جاتا ہے۔ جب کوئی علم وحکمت کی بات سنتا ہے تو جب تک اس کو مکمل حاصل نہ کرلے سیر نہیں ہوتا۔ کسی کے گناہ کے بارے میں پتا چلے تو اس کی پردہ پوشی کرتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ قادِرِ مطلق سے اس کی مغفرت کی دعا کرتا ہے۔کسی بھی کام میں جھوٹ کا سہارا نہیں لیتا کیونکہ گفتگو میں جھوٹ ایسے ہی ہے جیسے لکڑی میں دیمک کہ ظاہراً دیکھنے میں تو صحیح ہوتی ہے مگر اندر سے کھوکھلی، اس پر بیٹھنے والا اس کو صحیح گمان کرتا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ اچانک سے ٹوٹ جاتی ہے اور اس پر اعتماد کرنے والا ہلاک ہو جاتا ہے۔ یہی حالت گفتگو میں جھوٹ کی ہے کہ جھوٹا شخص جھوٹ کو اپنا مددگار اور اپنے لیے نفع بخش گمان کرتا ہے مگر بالآخر اہل عقل اس کے دھوکے کو جان جاتے اور علما اس کی مکاریوں کو پہچان لیتے ہیں اور جب لوگ اس کی حقیقت کو جان جاتے ہیں تو اس کی خبر کو جھٹلا دیتے ہیں، اس کی گواہی سے انکار کر دیتے ہیں، اس کی سچائی میں بھی شک ہو جاتا ہے، اس کو حقیر جانتے ہیں اور اس کے پاس بیٹھنے کو برا جانتے ہیں، اس سے اپنے راز مخفی رکھتے ہیں، اپنی گفتگو اس سے چھپاتے ہیں، اپنی امانتیں واپس لے لیتے ہیں، اپنے معاملات پوشیدہ رکھتے ہیں، اپنے دین اور معیشت کے معاملے میں اس سے خوفزدہ رہتے ہیں، اسے اپنی کسی بھی قسم کی تقریب میں نہیں بلاتے، اپنے رازوں کے معاملے میں اس کی مکاریوں سے ہوشیار رہتے ہیں اور اپنے آپس کے جھگڑوں میں اس کو قاضی بھی نہیں بناتے۔

کس نبی نے اپنی قبر مبارک خود کھودی؟

﴿4679﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کھڑے ہوئے، جب بنی اسرائیل نے آپ کو دیکھا تو آپ کی طرف آگئے۔ آپ نے ان کو بیٹھنے کا اشارہ فرمایا تو وہ بیٹھ گئے۔ پھر آپ نہر کے کنارے کی طرف آئے۔ جس کے پانی میں دنبوں کے سروں کے برابر خوشبودار کافور

بکھرے ہوئے تھے۔ آپ کو منظر پسند آیا تو آپ اس میں داخل ہوئے غسل فرمایا اور اپنے کپڑے دھوئے پھر نہر سے باہر تشریف لائے اور اپنے کپڑے خشک ہونے کے لیے ڈال دیئے اور خود واپس پانی میں چلے گئے یہاں تک کہ کپڑے خشک ہوئے تو آپ نے باہر آکر پہن لیے۔ پھر آپ سرخ چٹان کی طرف بڑھے جو کہ نہر کی بالائی جانب تھی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے وہاں دیکھا کہ دو آدمی قبر کھود رہے ہیں۔ آپ ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: کیا میں آپ کی مدد کروں؟ وہ بولے کیوں نہیں۔ آپ نیچے اترے اور کھدائی شروع کر دی۔ آپ نے ان سے فرمایا: کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ جس کی یہ قبر ہے وہ کس کی مثل ہے (یعنی اس کا قد وغیرہ کتنا ہے)؟ وہ بولے جی وہ آپ ہی کی قد و قامت کا ہے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اس قبر میں لیٹ گئے اور مٹی آپ پر برابر ہو گئی اور سوائے رحمت الٰہی کے کسی نے بھی آپ کی قبر کو نہ دیکھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس رحمت کو بھی گونگا بہرا کر دیا۔

حکمت کی باتیں:

﴾4680﴿... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ (اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:) اگر میں میت کا بدبودار ہونا مقرر نہ کرتا تو لوگ اسے گھر پر ہی رکھ لیتے۔ اگر میں کھانے کا خراب ہو جانا مقرر نہ فرماتا تو امرا غریبوں کو محروم رکھ کر اس کو ذخیرہ کر لیتے۔ اگر میں پریشانیوں اور غموں کا ختم ہونا مقرر نہ کرتا تو نہ دنیا کا نظام چلتا اور نہ ہی میری عبادت کی جاتی۔

﴾4681﴿... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا لقمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹے! اہل ذکر اور غافلین کی مثال نور اور اندھیرے کی سی ہے۔

تورات کی چار سطریں:

﴾4682﴿... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے تورات میں پے درپے چار سطریں پڑھیں: (۱)... جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب پڑھی اور یہ گمان کیا کہ وہ اسے نہ بخشے گا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیات سے مذاق کرنے والا ہے (۲)... جس نے کسی مصیبت کی شکایت کی اس نے اپنے ربّ کی شکایت کی (۳)... جو دوسرے کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر افسردہ ہوا وہ اپنے ربّ کی تقسیم پر ناراض ہوا اور (۴)... جس نے کسی مال دار کے لیے عاجزی کی اس کا تہائی دین چلا گیا۔

﴿4683﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے تورات میں پڑھا: جو گھر کمزور لوگوں کی طاقت سے (یعنی ان کا حق مار کر) بنایا گیا اس کا انجام خراب ہو گا اور جو مال حرام طریقے سے جمع کیا گیا اس کا انجام غربت و افلاس ہو گا۔

فرمانبردار اور نافرمان:

﴿4684﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک کتاب میں لکھا ہوا پایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: بے شک میرا بندہ جب میری اطاعت کرتا ہے تو میں اس کے مانگنے سے قبل ہی اس کی دعا قبول کر لیتا ہوں اور سوال کرنے سے پہلے ہی عطا کر دیتا ہوں اور بے شک میرا بندہ جب میری فرمانبرداری کرتا ہے تو چاہے زمین و آسمان کی ساری مخلوق اس کی دشمن ہو جائے میں اس کے لیے راہ نجات نکال دیتا ہوں اور جب میرا بندہ میری نافرمانی کرتا ہے تو اس کے ہاتھوں کو آسمان کے دروازوں سے روک دیتا ہوں (یعنی اس کی دعا قبول نہیں ہوتی) اور اسے خواہشات کے تابع کر دیتا ہوں پھر مخلوق میں سے کوئی بھی چیز اس کی مددگار نہیں ہوتی۔

علمائے بنی اسرائیل پر عتاب:

﴿4685﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے علمائے بنی اسرائیل پر عتاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم دین کے لیے دین نہیں سیکھتے اور نہ علم عمل کرنے کے لیے سیکھتے ہو، آخرت کے عمل پر دنیا میں جھگڑتے ہو، بھیڑ کی کھال پہنتے ہو حالانکہ تمہارے دل بھیڑیوں جیسے ہیں۔ تم اپنی غذا کو ظاہری نجاست سے تو پاک کرتے ہو اور پہاڑوں جیسے حرام نگل جاتے ہو، تم لوگوں پر دین کے احکام پہاڑوں جتنے بھاری کر دیتے ہو لیکن چھنگلی جتنی بھی ان کی مدد نہیں کرتے، تم نمازیں تو لمبی لمبی ادا کرتے ہو اور سفید صاف لباس پہنتے ہو جبکہ یتیموں اور بیواؤں کے مال اپنی اسی سادگی کے پردے میں ہڑپ کر جاتے ہو۔ میری عزت کی قسم! میں تمہیں ایسے فتنے میں مبتلا کروں گا جس میں عقل مند کی رائے اور دانا شخص کی حکمت بھی گم ہو جائے گی۔

سیِّدُنا نوح وداوٗد عَلَیْہِمَا السَّلَام کا خوفِ خدا:

﴿4686﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے موت کے خوف سے 500 سال تک بیویوں سے قربت نہ فرمائی۔

﴿4687﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لغزش صادر ہوئی تو آپ نے بادشاہت چھوڑ دی اور اس قدر روئے کہ آپ پر کپکپاہٹ طاری ہوگئی اور رخساروں پر آنسو بہنے لگے۔

﴿4688﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لغزش واقع ہوئی تو آپ نے عرصہ دراز تک اپنا سر اوپر نہ اٹھایا، فرشتے نے کہا: آپ کا پہلا کام بھی لغزش تھا اور آخری کام بھی لغزش ہے، اپنا سر اٹھالیجئے تب آپ نے اپنا سر اٹھایا مگر اس کے بعد آپ کی پوری زندگی اس طرح گزری کہ جب بھی پانی نوش فرماتے اس میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے آنسو مل جاتے۔ جب بھی کھانا تناول فرماتے اس میں آنسو مل جاتے۔ بستر پر جاتے تو وہ آنسوؤں سے تر ہو جاتا حتّٰی کہ لحاف کے اندر آپ کی موجودگی کا پتا نہ چلتا۔

بھلائی اور رحمتِ الٰہی کی چابی:

﴿4689﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی کے عبادت گزار ہونے پر اس کی تعریف نہیں فرماتا اور جو بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے کوئی بھلائی طلب کرتا ہے یہ اس کی رحمت ہی کے صدقے سے ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نہ تو لوگوں سے بھلائی کی امید لگاتا ہے اور نہ ان کی برائی سے خوف کھاتا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ لوگوں پر لطف و عنایت فقط اپنی رحمت سے فرماتا ہے۔ اگر لوگ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے مکر کریں تو وہ بھی خفیہ تدبیر فرماتا ہے۔ اگر وہ اسے دھوکا دینا چاہیں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کا دھوکا انہی پر پلٹا دیتا ہے۔ اگر وہ اسے جھٹلائیں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کا جھٹلانا انہی پہ لوٹا دیتا ہے۔ اگر لوگ اس سے پیٹھ پھیریں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کی جڑ کاٹ دیتا ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان سے کچھ خوف نہیں رکھتا۔ اگر وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں رجوع لائیں تو قبول فرماتا ہے اور سوائے عاجزی کے کوئی بھی کام ربّ کی رحمت کو لوگوں کی طرف متوجہ نہیں کرتا۔ کوئی

بھی حیلے، مکر، دھوکے بازی، ناراضی یا مشورے کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خیر کے خزانوں سے کچھ نکال نہیں سکتا۔ مگر خیر کی عطا فقط ربّ تعالیٰ کی رحمت سے ہوتی ہے اور جو کوئی حصولِ خیر کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کا راستہ نہیں چنتا تو اس کے علاوہ اس کو کوئی دوسرا دروازہ نہیں ملتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بھلائی اور خیر حاصل کرنے کا ذریعہ اس کی اطاعت ہے اور لوگوں کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنا اور اس کے لیے عاجزی اختیار کرنا ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ پس جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہوتی ہے تو اس کی بارگاہ سے ان کی حاجت روائی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کو نہیں پایا جا سکتا۔ رحمتِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ بندوں کا اس کی عبادت کرنا اور عاجزی اختیار کرنا ہی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اس کی بارگاہ سے ملنے والی ہر بھلائی کا دروازہ ہے اور اس دروازے کی چابی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے عاجزی اختیار کرنا ہے۔ لہٰذا جو یہ چابی لے کر آتا ہے اس کے لیے دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جو بغیر چابی کے دروازہ کھلوانا چاہتا ہے اس کے لیے نہیں کھولا جاتا اور چابی کے بغیر دروازہ کھل بھی کیسے سکتا ہے اور خیر کے سب خزانے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی ملک ہیں اور ان کا دروازہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی چابی عاجزی ہے تو جو اس چابی کی حفاظت کرے گا اور اسے ساتھ لیتا آئے گا تو اس کے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا اور وہ خزانوں میں داخل ہو جائے گا اور جو خزانوں میں داخل ہوں گے ان کے لیے ان کے من کی چاہتیں اور آنکھوں کی راحتیں ہوں گی۔ ان میں وہ امن کے مقام پر اپنی چاہت اور طلب کی ہر شے پائیں گے۔ وہ وہاں سے نہ پھیرے جائیں گے، نہ خوف زدہ ہوں گے، نہ بیمار ہوں گے، نہ بوڑھے ہوں گے اور نہ ان کو موت آئے گی۔ ان کے بخشنے والے مہربان ربّ کی طرف سے بطور مہمان نوازی ان کے لیے ان میں ہمیشہ کی نعمتیں، اجرِ عظیم اور بڑی عزت ہو گی۔

عقل کامل نہیں ہوتی:

﴿4690﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں سب سے افضل عقل ہے اور جب تک آدمی میں یہ دس خصلتیں نہ پائی جائیں تب تک اس کی عقل کامل نہیں ہوتی: (۱)...تکبر سے بری ہونا (۲)...معاملات کو سمجھداری سے انجام دینا (۳)...دنیا سے اتنی ہی مقدار پر قناعت کرنا جو زندہ رہنے کے لیے کافی ہو (۴)...اس سے زائد ہو تو اسے خرچ کر دینا (۵)...عزت و شرف کے مقابلے میں

عاجزی وانکساری پسند ہونا(۶)...عزت کے مقابلے میں ذلت کو پسند کرنا(۷)...طلبِ علم سے اکتاہٹ کا شکار نہ ہونا(۸)...طالب خیر کو دیکھ کر بیزار نہ ہو(۹)...دوسروں کی چھوٹی سی نیکی کو بہت بڑا اور اپنی بڑی سے بڑی نیکی کو چھوٹا سمجھنا اور دسویں خصلت بندے کے تمام معاملات کی اصل ہے اسی کے ذریعے بزرگی کا حصول ہوتا، ذکر بلند ہوتا اور اسی کے ذریعے بندے کو دنیا و آخرت میں کامیابی ملتی ہے۔ عرض کی گئی: وہ کیا ہے؟ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: (۱۰)...وہ دیکھے کہ لوگوں میں اس سے اچھے بھی ہیں اور برے بھی، پس جب اپنے سے اچھوں کو دیکھے تو تمنا کرے کہ کاش! مجھے ان سے ملا دیا جائے اور جب خود سے کم درجہ والوں کو دیکھے تو کہے: شاید یہ نجات پا جائیں اور میں ہلاک ہو جاؤں اور شاید کہ ان کا باطن صاف ستھرا ہو جو مجھ پر ظاہر نہ کیا گیا ہو اور حقیقت میں یہ مجھ سے بہتر ہوں اور ان کے ظاہر کو شاید میرے لیے برا دکھایا گیا ہے۔ یہاں اس کی عقل مکمل ہو جاتی ہے اور زمانے والوں کا سردار بن جاتا ہے اور اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور جنت کی طرف سبقت لے جانے والا ہو گا۔

منافق کی دو علامتیں:

﴿4691﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: اپنی تعریف پسند کرنا اور مذمت کو برا جاننا منافق کی عادات میں سے ہے۔

اس کے گناہ مٹا دو:

﴿4692﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: اے داوٗد! کیا تم جانتے ہو کہ میں اپنے بندوں میں سے کس کے گناہ بخش دیتا ہوں؟ آپ عَلَیْهِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کس کے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اس بندے کے جسے اس کے گناہ یاد آجائیں تو اس کے جسم کا رواں رواں کانپ اٹھے، یہی وہ بندہ ہے جس کے لئے میں اپنے فرشتوں کو حکم دیتا ہوں کہ اس کے گناہ مٹا دیئے جائیں۔

﴿4693﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: دنیا سے بے رغبتی دینی معاملات پر سب سے زیادہ مددگار ہے اور خواہشات کی پیروی سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ مال اور مرتبے کی محبت

خواہشات کی پیروی ہی سے ہے اور یہ محبت تجھے احکامِ الٰہیہ کی خلاف ورزی کی طرف لے جائے گی اور احکامِ الٰہی کی خلاف ورزی غضبِ الٰہی کا سبب ہے اور غضبِ الٰہی سے نجات کی کوئی راہ نہیں۔

ربّ کی لعنت:

﴿4694﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل پر عتاب کیا تو ارشاد فرمایا: جب میری اطاعت کی جاتی ہے تو میں راضی ہوتا ہوں اور جب میں راضی ہوتا ہوں تو برکت دیتا ہوں اور میری برکت کی کوئی انتہا نہیں ہے اور جب میری نافرمانی ہوتی ہے تو میں غضب کرتا ہوں اور جب میں غضب کرتا ہوں تو لعنت کرتا ہوں اور میری لعنت سات نسلوں تک پہنچتی ہے۔

نامِ محمد کی تعظیم کا انعام:

﴿4695﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جو دو سو سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا رہا، جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اسے ٹانگوں سے گھسیٹ کر گندگی کے ڈھیر پہ پھینک دیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ جا کر اس کی نمازِ جنازہ ادا کریں۔ آپ عَلَيْهِ السَّلَام نے عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! بنی اسرائیل کہتے ہیں کہ وہ دو سو سال تک تیری نافرمانی کرتا رہا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: وہ ایسا ہی تھا مگر وہ جب بھی تورات کھولتا اور نامِ محمد (صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو دیکھتا تو اسے چوم کر آنکھوں سے لگاتا اور ان پر درود پڑھتا تھا۔ پس میں نے اس کا یہ عمل قبول کر کے اس کے گناہ معاف کر دیئے ہیں اور 70 جنتی حوروں سے اس کا نکاح کر دیا ہے۔

﴿4696﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ربّ تعالٰی کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ لوگوں کی زبانوں کو مجھے تکلیف دینے سے روک دے تو ربُّ العزت عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی کے لیے ایسا کرنا ہوتا تو اپنے لیے کرتا۔

سیِّدُنا یوسف عَلَيْهِ السَّلَام اور بادشاہ مصر:

﴿4697﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَيْهِ السَّلَام کو بادشاہ مصر کے دربار میں بلایا گیا تو آپ نے اس کے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا: دنیا کی نسبت مجھے میرا دین

ہی کافی ہے اور مخلوق کے مقابل مجھے میرا ربّ کافی ہے، جس کا قرب عزت والا، اس کی ثنا عظیم اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر آپ اندر داخل ہوئے۔ بادشاہ آپ کو دیکھ کر تخت سے اترا اور آپ کو سجدہ کیا[1] اور اپنے ساتھ تخت پر بٹھالیا۔ پھر بولا کہ آج آپ ہمارے پاس امن میں قیام پزیر ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مجھے زمینی خزانوں پہ نگہبان کر دو میں جاننے والا اور حفاظت کرنے والا ہوں۔ یعنی آنے والے قحط کے سالوں میں حفاظت کرنے والا ہوں اور جو میرے پاس آئیں گے ان کی بولیاں جاننے والا ہوں۔

سیِّدُنا یونس عَلَیْہِ السَّلَام مچھلی کے پیٹ میں:

﴿4698﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یونس عَلَیْہِ السَّلَام جب مچھلی کے پیٹ میں گئے تو مچھلی کو حکم ربانی ہوا کہ انہیں نہ تکلیف پہنچائے اور نہ ہی زخمی کرے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا (توضرور قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتا)۔ پھر آپ کی عبادت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اس سے پہلے بھی عبادت گزاروں میں سے تھا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام جب دریا سے باہر آئے تو سو گئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ پر کدو کا پیڑ اگا دیا[2]، جب آپ نے اسے دیکھا کہ وہ آپ پر سایہ کئے ہوئے ہے اور سرسبز وشاداب ہے تو آپ کو بہت اچھا لگا، آپ پھر سو گئے، دوبارہ بیدار ہوئے تو وہ سوکھ چکا تھا، لہٰذا آپ عَلَیْہِ السَّلَام غمگین ہو گئے۔ ارشاد ہوا: تم نے نہ تو اسے پیدا کیا، نہ پانی دیا اور نہ ہی اُگایا پھر بھی غمگین ہو جبکہ میں نے ایک لاکھ سے زائد لوگوں کو پیدا کیا اور ان پر رحمت کی تو تم مشقت میں پڑ گئے۔

کشتی نوح میں جانوروں کی باہمی الفت:

﴿4699﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کو ہر

---

[1]... یہ سجدہ تحیت وتواضع (سلام وعاجزی) کا تھا جو ان کی شریعت میں جائز تھا جیسے کہ ہماری شریعت میں کسی معظم (بزرگ) کی تعظیم کے لئے قیام اور مصافحہ اور دست بوسی جائز ہے۔ سجدۂ عبادت اللہ تعالٰی کے سوا اور کسی کے لئے کبھی جائز نہیں ہوا نہ ہو سکتا ہے کیونکہ یہ شرک ہے اور سجدۂ تحیت و تعظیم بھی ہماری شریعت میں جائز نہیں۔
(تفسیر خزائن العرفان، پ١٣، سورۂ یوسف، تحت الآیہ:١٠٠)

[2]... کدو کی بیل ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے مگر یہ آپ کا معجزہ تھا کہ یہ کدو کا درخت قد والے درختوں کی طرح شاخ رکھتا تھا اور اس کے بڑے بڑے پتوں کے سایہ میں آپ آرام کرتے تھے۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ٢٣، سورۂ صافات، تحت الآیہ:١٤٦)

مخلوق سے دو جوڑے سوار کرنے کا حکم ہوا تو آپ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے ربّ! میں شیر اور گائے، بھیڑیے اور بکری، کبوتر اور بلی کو کیسے ایک ساتھ کروں گا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ان کے درمیان نفرت کس نے ڈالی؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو نے۔ ارشاد فرمایا: میں ہی ان کے درمیان الفت پیدا کر دوں گا یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے کو تکلیف نہ دیں گے۔

سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو نصیحت:

﴿4700﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے پاس تشریف لائے تو فرمایا: اے عطاء! تم پر افسوس ہے کیا میں نہیں جانتا کہ تم اپنا علم لے کر بادشاہوں اور دنیادار لوگوں کے پاس جاتے ہو۔ کیا تم ایسوں کے پاس جاتے ہو جو تم پر اپنے دروازے بند کرتے اور اپنی غربت کا اظہار کرتے اور اپنی مال داری تم سے چھپاتے ہیں اور تم اس ہستی کو چھوڑے بیٹھے ہو، جس نے اپنے دروازے تمہارے لیے کھول رکھے ہیں اور اپنی مالداری تم پر واضح کی ہے اور وہ فرماتا ہے۔

اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ (پ۲۴، المؤمن: ۶۰) ترجمۂ کنزالایمان: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

اے عطاء! افسوس ہے کہ تم تھوڑی سی دنیا پر تو حکمت کے ساتھ راضی رہو مگر تھوڑی سی حکمت کے ساتھ دنیا پر راضی نہ رہو۔ اے عطاء! جتنا تمہیں کفایت کرے اگر وہ تمہیں بے نیاز کر دے تو دنیا کا ادنیٰ حصہ تمہیں کافی ہے اور اگر حسب کفایت دنیا تمہیں بے نیاز نہ کرے تو دنیا کی کوئی چیز تمہیں کافی نہ ہو گی۔ اے عطاء! تمہارا پیٹ سمندروں میں سے ایک سمندر یا وادیوں میں سے ایک وادی ہے جسے قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے۔

اخلاص والا افضل ہے:

﴿4701﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الصمد بن مَعْقِل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: اے ابوعبداللہ! دو آدمی نماز پڑھتے ہیں ان میں سے ایک طویل قیام کرنے والا اور خاموش رہنے والا جبکہ دوسرا طویل سجدے کرنے والا ہے تو ان میں سے افضل کون ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو ان میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے زیادہ اخلاص والا ہو۔

حکایت: ایک راہب اور عابد کا مکالمہ

﴿4702﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ایک عابد (عبادت گزار) کا ایک راہب کے پاس سے گزر ہوا تو اس کے قریب جا کر پوچھا: تم اس گرجا میں کتنے عرصہ سے ہو؟

راہب: 60 سال سے۔

عابد: تم نے یہاں 60 سال تک کس طرح صبر کیا؟

راہب: بس گزر گئے، دنیا گزرنے والی چیز ہے۔

عابد: تم موت کو کس طرح یاد کرتے ہو؟

راہب: میرا خیال ہے جو بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معرفت رکھتا ہے اس کی کوئی گھڑی ذِکْرُ اللہ کے بغیر نہیں گزرتی اور میں جب بھی قدم اٹھاتا ہوں تو مجھے موت کے ڈر سے رکھنے کی امید نہیں ہوتی۔

عابد نے رونا شروع کر دیا تو راہب نے کہا: تیرا جلوت میں (دوسروں کے سامنے) رونے کا یہ حال ہے تو تیری خلوت (تنہائی) کیسی ہو گی؟

عابد: میں وقتِ افطار روتا ہوں تو پینے کے پانی میں آنسو بھی پیتا ہوں، میرا کھانا میرے آنسوؤں سے تر ہو جاتا ہے، جب مجھ پر نیند کا غلبہ ہوتا ہے تو میرا بستر رونے کی وجہ سے بھیگ جاتا ہے۔

راہب: تمہارا ہنسا اور ساتھ ہی بارگاہِ الٰہی میں اپنے گناہ کا اقرار کرنا تمہارے لئے اس رونے سے بہتر ہے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے فخر کرنا شامل ہو۔

عابد: مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔

راہب: دنیا میں شہد کے چھتے کی طرح رہو، اگر کھایا جائے تو اچھا، رکھا جائے تو بھی اچھا اور اگر گرایا جائے تو نہ کسی کا نقصان کرے اور نہ تکلیف دے اور دنیا میں گدھے کی طرح نہ رہنا جس کا مقصد صرف پیٹ بھرنا اور پھر خود کو زمین پر لوٹ پوٹ کرنا ہوتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ایسے مخلص ہو جاؤ جیسے کتا اپنے مالکوں کے لیے وفادار ہوتا ہے، وہ اسے بھوکا بھی رکھتے ہیں دھتکارتے بھی ہیں مگر وہ پھر بھی ان کی حفاظت کرتا ہے۔

راوی فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا طاؤس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے یہ روایت ذکر کی تو رونے لگے اور

فرمایا: ہمارے لیے تو ایک کتا بننا بھی مشکل ہے کہ وہ ہم سے زیادہ اپنے مالک کا وفادار ہوتا ہے جبکہ ہم اپنے مالک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اتنے بھی مخلص نہیں۔

حکایت: راہب اور بہروپیا شیطان

﴿4703﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک راہب حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانۂ مبارکہ میں ایک گرجا میں خلوت نشیں ہوگیا۔ شیطان نے اسے گمراہ کرنا چاہا مگر نہ کر سکا۔ اس نے ہر حربہ استعمال کیا مگر کوئی بھی کارگر نہ ہوا، بالآخر شیطان حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی شکل میں آیا[1] اور راہب کو پکارا: اے راہب میرے پاس آؤ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ راہب بولا: جاؤ مجھے اپنی زندگی میں اضافے کی کوئی خواہش نہیں۔ شیطان نے کہا: میرے پاس آؤ! میں مسیح ہوں۔ راہب بولا: اگر آپ مسیح ہیں تو بھی مجھے آپ سے حاجت نہیں۔ کیا آپ ہی نے ہمیں عبادت کا حکم نہ دیا اور ہمارے ساتھ قیامت کا وعدہ نہ کیا؟ جائیں مجھے آپ سے کوئی کام نہیں۔ بالآخر شیطان لعین وہاں سے چلا گیا اور راہب کا پیچھا چھوڑ دیا۔

شیطان کے تین ہتھیار:

﴿4704﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار شیطان ایک راہب کے پاس اس کے گرجا میں گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا، راہب نے کہا: کون ہے؟ شیطان نے کہا: میں مسیح ہوں۔ راہب نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تو شیطان ہے تو میں ہرگز تیرے ساتھ خلوت اختیار نہ کروں گا اور اگر مسیح ہو تب بھی آج میرا آپ سے کوئی معاملہ نہیں کیونکہ آپ نے اپنے ربّ کا پیغام ہم تک پہنچا دیا اور ہم نے اسے قبول بھی کرلیا، آپ نے ہمارے لیے ایک راستہ مقرر کر دیا اور ہم اسی راستے پر گامزن ہیں لہٰذا چلے جاؤ میں دروازہ نہیں کھولوں گا۔ شیطان نے کہا: تم نے سچ کہا، میں ابلیس ہوں اب کبھی تمہیں گمراہ نہ کروں گا۔ تم جو بات پوچھنا چاہو پوچھو میں تمہیں بتاؤں گا۔ راہب نے کہا: کیا تو سچ کہہ رہا ہے؟ شیطان نے کہا: تم جو بھی پوچھو گے اس کے بارے میں سوائے سچ کے کچھ نہ بولوں گا۔ راہب نے کہا: بتا کہ ابن آدم کی ایسی کونسی عادات ہیں جن پر تجھے یقین ہے کہ تو ان کے ذریعے آدمی کو بہکا سکتا ہے؟ شیطان بولا: تین عادتیں ہیں: جذباتی ہونا، لالچی ہونا اور نشہ کرنا۔

---

[1]... شیطان حضور کی شکل میں نہیں آسکتا آپ کے سوا اور تمام کی شکلوں میں آجاتا ہے۔ (ماخوذ از مراۃ المناجیح، ٦/٢٨٨)

ذکر کی فضیلت:

﴿4705﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: یاالٰہی! جو زبان اور دل سے تیرا ذکر کرتا ہے اس کا اجر کیا ہے؟ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! میں بروزِ قیامت اسے اپنے عرش کے سائے اور اپنی حفاظت میں رکھوں گا۔ حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے مولا! تیرے بندوں میں سے بدبخت کون ہے؟ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: جس کو نصیحت کوئی فائدہ نہ دے اور نہ ہی وہ تنہائی میں میرا ذکر کرے۔

اللہ کے محبوب بندے:

﴿4706﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: یااللہ عَزَّ وَجَلَّ! تجھے تیرے بندوں میں سے محبوب ترین کون ہیں؟ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: مریضوں کی عیادت کرنے والے، بیواؤں سے تعزیت کرنے والے اور جنازوں کے ساتھ چلنے والے۔

ایک عالم سے سوال جواب:

﴿4707﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک عالم نے اپنے سے بڑے عالم سے پوچھا: میں گھر کی تعمیر کس حد تک کروں؟ دوسرے عالم نے جواب دیتے ہوئے کہا: اتنی کہ تجھے دھوپ اور بارش سے بچا لے۔ سائل نے پوچھا: میں کتنا کھانا کھاؤں؟ عالم نے کہا: جس سے بھوک ختم ہو جائے اور پیٹ بھی نہ بھرے۔ سائل نے پوچھا: کتنا لباس پہنوں؟ عالم نے کہا: جتنا حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے پہنا۔ سائل نے پوچھا: کتنا ہنسوں؟ عالم نے کہا: اتنا کہ تیرا چہرہ تو کھِل اٹھے مگر آواز نہ آئے۔ سائل نے پوچھا: کتنا روؤں؟ عالم نے کہا: اتنا کہ تو خوفِ خدا سے رونے سے اکتا نہ جائے۔ سائل نے پوچھا: کتنا عمل چھپاؤں؟ عالم نے کہا: اتنا کہ حریص تیرا ہمنشین نہ بنے اور لوگ تیرے خلاف باتیں نہ کریں۔ مزید کہا: میں نے ایک راہب کو کہتے ہوئے سنا کہ ہر شے کے دو کنارے اور ایک درمیان ہوتا ہے۔ اگر تم ان میں سے ایک کنارے کو پکڑو گے تو دوسرا کنارہ جھک جائے گا اور اگر درمیان سے پکڑو گے تو دونوں کنارے برابر رہیں گے لہٰذا ہر شے میں میانہ روی کو خود پر لازم کر لو۔

زبور شریف کی 30 سطریں:

﴿4708﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الصمد بن معقل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَادِر فرماتے ہیں: میں نے مسجد حرام میں ایک آدمی کو دیکھا جو میرے چچا حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زبور شریف سے نصیحت کا مطالبہ کر رہا ہے۔ چچانے فرمایا: ہاں میں نے زبور شریف کی آخری تیس سطروں میں پڑھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے داؤد! مجھ سے سنو اور میں حق کہتا ہوں: جو مجھے اس حال میں ملے گا کہ مجھ سے محبت کرتا ہو گا تو میں اسے اپنی جنت میں داخل کروں گا۔ اے داؤد! مجھ سے سنو اور میں حق کہتا ہوں: جو مجھے اس حال میں ملے گا کہ میرے عذاب سے خوف رکھتا ہو گا تو میں اسے عذاب نہ دوں گا۔ اے داؤد! مجھ سے سنو اور میں حق کہتا ہوں: جو مجھ سے اس حال میں ملے گا کہ اپنے گناہوں کی وجہ سے مجھ سے حیا کرتا ہو گا تو میں محافظ فرشتوں کو اس کے گناہ بھلا دوں گا (یعنی اس کو بخش دوں گا)۔ اے داؤد! مجھ سے سنو اور میں حق کہتا ہوں: اگر میرا کوئی بندہ مشرق و مغرب کو گناہوں سے بھر دے اور پھر بکری کے دودھ دوہنے کی مقدار جتنا ہی شرمندہ ہو جائے اور مجھ سے ایک ہی بار مغفرت طلب کرے اور اس کے دل میں بھی یہی ہو کہ وہ دوبارہ گناہ نہ کرے گا تو میں آسمان سے زمین پر گرنے والے بارش کے قطرے سے بھی زیادہ جلدی اس کے گناہ مٹا دیتا ہوں۔ اے داؤد! مجھ سے سنو اور میں حق کہتا ہوں: اگر میرا کوئی بندہ صرف ایک ہی نیکی لے کر آئے تو میں اس کے حق میں جنت کا فیصلہ کر دوں گا۔ حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام عرض گزار ہوئے: اگر یہ بات ہے تو جو تیری معرفت رکھتا ہے اسے جائز ہی نہیں کہ تجھ سے اپنی امید توڑ دے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے داؤد! میرے ولیوں کو تھوڑا سا عمل ہی کافی ہے جیسا کہ کھانے میں نمک تھوڑا ہی کافی ہوتا ہے۔ اے داؤد! کیا تم جانتے ہو کہ میں کب ان کو اپنا ولی بناتا ہوں؟ جب ان کا دل شرک سے پاک ہو جائے، ان کے دل سے شک زائل ہو جائے اور ان کا اعتقاد مضبوط ہو جائے کہ جنت اور دوزخ میرے ہی قبضے میں ہیں، میں ہی زندگی و موت دیتا ہوں اور قبروں میں دفن لوگوں کو میں ہی اٹھانے والا ہوں، میں بیوی رکھتا ہوں نہ اولاد۔ پس جب میں ان کو موت دوں اور ان کے پاس تھوڑا سا عمل ہو جس پر وہ یقین رکھتے ہوں تو میں اس تھوڑے کو ان کے لئے زیادہ کر دوں گا۔ اے داؤد! کیا تم جانتے ہو کہ پل صراط پر تیزی سے گزرنے والے کون ہوں گے؟ وہ جو میرے فیصلے پر راضی رہتے ہیں اور ان

کی زبانیں میرے ذکر سے تر رہتی ہیں۔ اے داوٗد! کیا تم جانتے ہو کہ مؤمنین میں سے میرے ہاں کس کا مرتبہ بڑا ہے؟ اس کا جو پاس رکھنے کے بجائے دینے پر خوش ہوتا ہے۔ اے داوٗد! کیا تم جانتے ہو کہ کون سے فقرا افضل ہیں؟ وہ جو میرے فیصلے اور تقسیم سے راضی رہتے ہیں اور جو رزق میں نے ان کو عطا کیا اس پر میرا شکر ادا کرتے اور حمد بیان کرتے ہیں۔ اے داوٗد! کیا تم جانتے ہو کہ مؤمنین میں سے کس کو لمبی عمر عطا کرنا مجھے محبوب ہے؟ اُس کو جس کی کھال لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہتے وقت کانپ اٹھتی ہے، میں اس کو موت دینا اسی طرح ناپسند کرتا ہوں جس طرح باپ اپنے بیٹے کی موت ناپسند کرتا ہے حالانکہ موت ضرور آنی ہے، میں چاہتا ہوں کہ اسے اس گھر کے علاوہ دوسرے گھر میں خوش رکھوں، کیونکہ اس گھر (یعنی دنیا) کی نعمتیں تو آزمائش اور اس کی آسانیاں بھی شدت ہیں۔ دنیا کی نعمتوں کے تو دشمن ہیں اور ان کے فتنے خون کے ساتھ گردش کرتے ہیں ان سے امن نہیں، اسی لیے میں اپنے ولیوں کو جنت بھیجنے میں جلدی کرتا ہوں اگر ایسا نہ ہوتا تو (حضرت) آدم (عَلَیْہِ السَّلَام) اور ان کی مومن اولاد صور پھونکے جانے تک فوت نہ ہوتے۔

اے داوٗد! جو تم اپنے دل میں سوچ رہے ہو میں وہ جانتا ہوں، تم یہ سوچ رہے ہو کہ میں نے نیک بندوں کو موت دے کر ان کی عبادت کو منقطع کر دیا۔ اے داوٗد! کیا تم جانتے نہیں کہ میں مومن کی چھوٹی چھوٹی تکلیفوں پر بھی مدد کرتا ہوں تو موت جو کہ سب سے بڑی مصیبت ہے اس پر مدد کیوں نہ کروں گا۔ تم مومن کے پاکیزہ جسم کو زمین کی تہوں میں بھی دیکھو گے میں جب تک چاہوں گا عرصہ دراز تک اسے یوں ہی رکھوں گا تاکہ اس کے سبب اس کے اجر میں اضافہ ہو اور اسے قیامت تک اپنے عمل کا اچھا بدلہ ملے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: الٰہی! تیرے لئے ہی تمام تعریفیں ہیں اسی وجہ سے تو نے خود کو اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن فرمایا ہے۔ اے اللہ! جو تیری رضا کی خاطر کسی مصیبت زدہ غمگین کی تعزیت کرے اس کا کیا اجر ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اس کا بدلہ یہ ہے کہ میں اسے ایمان کی چادر پہناؤں گا اور پھر کبھی نہ اتاروں گا۔ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام عرض گزار ہوئے: اے اللہ! جو تیری رضا کے لیے جنازے کے ساتھ چلے اس کا کیا اجر ہے؟ ارشاد ہوا: اس کا اجر یہ ہے کہ جس دن وہ مرے گا میرے فرشتے اسے گھیر لیں گے اور میں اس کی روح پر رحمت بھیجوں گا۔ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے پھر عرض کی: اے اللہ! تیری رضا کی خاطر بیواؤں

اور یتیموں کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والے کا کیا اجر ہے؟ ارشاد فرمایا: اس کی جزا یہ ہوگی کہ جس دن میرے عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا اس دن میں اسے اپنے عرش کا سایہ عطا کروں گا۔ حضرتِ سیّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے پھر عرض کی: اے اللہ! جو تیرے خوف سے اتنا روئے کہ اس کے آنسو اس کے گالوں پر بہنے لگیں اس کا کیا بدلہ ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اس کا بدلہ یہ ہے کہ میں اس کا چہرہ جہنم کی آگ پر حرام کر دوں گا۔

نیکیوں اور گناہوں کی علامات:

﴿4709﴾... حضرتِ سیّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر چیز کی علامت ہوتی ہے جس سے وہ چیز پہچانی جاتی ہے۔ یہ علامت اس کے حق میں یا اس کے خلاف گواہی دیتی ہے اور دین کی تین علامات ہیں: (۱)...ایمان (۲)...علم اور (۳)... عمل۔ ایمان کی بھی تین علامات ہیں: (۱)...اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان (۲)... آسمانی کتابوں پر ایمان (۳)...فرشتوں پر ایمان۔ تین علامتیں عمل کی بھی ہیں: (۱)... نماز (۲)...زکوٰۃ اور (۳)... روزہ۔ یونہی علم کی بھی تین علامات ہیں: (۱)...اللہ عَزَّوَجَلَّ کا علم (۲)...اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پسندیدہ اشیا کا علم اور (۳)...اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناپسندیدہ اشیا کا علم۔ بذات خود مشقت میں پڑنے والے کی بھی تین علامات ہیں: (۱)...اپنے سے اعلیٰ سے جھگڑنا (۲)...بغیر علم کے بات کرنا اور (۳)...ایسی شے پانے کی کوشش کرنا جس تک رسائی ممکن نہ ہو۔ ظالم کی بھی تین علامات ہیں: (۱)...اپنے سے اعلیٰ پر ظلم اس کی نافرمانی کے ذریعے (۲)...اپنے سے ادنیٰ پر ظلم اس پر غلبہ کے ذریعے اور (۳)... ظلم کا اظہار اور پھیلاؤ۔ منافق کی بھی تین علامتیں ہیں: (۱)...جب اکیلا ہو تو عمل میں سستی کرے (۲)...جب کوئی پاس ہو تو عمل میں چستی کرے اور (۳)...اپنے تمام کاموں میں تعریف کا حریص ہو۔ حاسد کی بھی تین علامات ہیں: (۱)... محسود (جس سے حسد کیا جائے) کی غیر موجودگی میں غیبت کرے (۲)...اس کی موجودگی میں خوشامد و چاپلوسی کرے اور (۳)...اس کی مصیبت پر خوش ہو۔ فضول خرچی کرنے والے کی بھی تین علامات ہیں: (۱)...وہ چیز خریدتا ہے جس کی اسے ضرورت نہیں (۲)...وہ کھاتا ہے جس کا فائدہ نہیں (۳)...وہ پہنتا ہے جس کے قابل نہیں۔ کاہل (سست) کی تین علامتیں ہیں: (۱)... سستی کرتا ہے یہاں تک کہ انتہائی سست ہو جاتا ہے (۲)... اتنی سستی کرتا ہے کہ عمل ضائع کر دیتا ہے اور (۳)...اس حد تک ضائع کر دیتا ہے کہ گنہگار ہو جاتا ہے۔ غافل کی بھی تین علامتیں ہیں: (۱)... غلطی کرنا (۲)... فضول کاموں میں مصروف ہونا اور (۳)... بھول جانا۔

فقیری سرخ موت ہے:

﴿4710﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تورات میں یہ چار باتیں بھی ہیں: (۱)...جو مشورہ نہیں کرتا ندامت اٹھاتا ہے (۲)...جو مالدار ہوتا ہے خود کو ترجیح دیتا ہے (۳)...فقیری سرخ موت ہے (۴)...جیسا کروگے ویسا بھروگے۔

نیکیاں چھپانے کی انوکھی ترکیب:

﴿4711﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک آدمی اپنے زمانے کے لوگوں میں سب سے افضل تھا، لوگ اس کی زیارت کو آتے اور وہ ان کو وعظ و نصیحت کرتا، ایک دن لوگ اس کے پاس جمع ہوئے تو اس نے کہا: ہم دنیا سے نکالے گئے اور ہم نے نافرمانی کے خوف سے اپنے اہل، اولاد، وطن اور اموال سب کو چھوڑا لیکن مجھے خوف ہے کہ اپنے اہل اور اموال میں رہنے والوں کی بنسبت ہم پر نافرمانی زیادہ غالب ہے، ہم میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ اس کی حاجات پوری ہوں، وہ کچھ خریدے تو اس کے دینی مرتبہ کا لحاظ رکھا جائے، کسی سے ملے تب بھی دینی مرتبہ کی وجہ سے عزت دیا جائے۔ یہ بات پھیلتے پھیلتے بادشاہ تک پہنچ گئی۔ بادشاہ کو یہ بات پسند آئی اور وہ اس شخص کی زیارت کے لیے نکلا۔ ایک آدمی نے اسے بتایا کہ بادشاہ آپ کو سلام کرنے کے لیے آرہا ہے۔ اس شخص نے کہا: وہ کیوں آرہا ہے؟ آدمی بولا: آپ کے وعظ و نصیحت کی وجہ سے۔ وہ شخص بولا: کیا تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ آدمی نے کہا: ایک درخت کے پھل ہیں جس سے آپ افطاری فرماتے ہیں، چنانچہ وہ پھل لائے گئے تو اس شخص نے اپنے سامنے رکھ لیے اور ان میں سے کھانا شروع کر دیا، حالانکہ وہ دن میں روزہ رکھتا تھا۔ بادشاہ اس کے پاس آیا اور سلام کیا۔ اس نے ہلکی سی آواز سے جواب دیا اور کھانے میں مصروف رہا۔ بادشاہ بولا: وہ نیک آدمی کہاں ہے؟ جواب ملا: وہ یہی تو ہے۔ بادشاہ نے کہا: کون! یہ جو کھا رہا ہے؟ جواب ملا: جی حضور۔ بادشاہ بولا: اس بندے کے پاس تو کوئی بھلائی نہیں۔ یہ کہا اور واپس لوٹ گیا۔ اس شخص نے بادشاہ کے جانے پر کہا: تمام تعریفیں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے لیے جس نے تجھے مجھ سے پھیر دیا۔

﴿4712﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک راہب تھا۔ بادشاہ کو اس کے اعلیٰ مرتبے کا علم ہوا تو کہا کہ میں فلاں دن لازمی اس کے پاس جاؤں گا اور اسے سلام عرض کروں گا۔ یہ خبر جلد

ہی راہب تک بھی پہنچ گئی۔ جب وہ دن آیا تو راہب نے سوچا کہ آج بادشاہ آئے گا چنانچہ وہ اپنی عبادت گاہ کے سامنے قربان گاہ میں گیا اور ایک برتن جس میں تیل، چنے اور لوبیا تھا اپنے پاس رکھ لیا، ادھر بادشاہ اتنے لوگوں کے ساتھ اس راہب کے پاس پہنچا کہ کیا میدان کیا پہاڑ سب ہی لوگوں سے بھر گئے۔ راہب نے وہ لوبیا کھانا شروع کر دیا، بڑے بڑے لقمے لیتا تیل میں ڈبوتا اور کھاجاتا اس کے پاس کون آیا ہے کون نہیں کچھ بھی نہیں دیکھ رہا تھا۔ بادشاہ نے کہا: کہاں ہے وہ راہب؟ لوگ بولے: وہ یہی ہے۔ بادشاہ نے راہب سے کہا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ راہب جو کہ کھانے میں مصروف تھا کہنے لگا: میرا حال لوگوں کی طرح ہے۔ بادشاہ نے اپنی سواری کی لگام تھامی اور یہ کہتے ہوئے چل دیا کہ اس میں تو کوئی خیر نہیں۔ جب وہ چلا گیا تو راہب نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے بادشاہ کو مجھ سے اس طرح دور کیا کہ وہ مجھے برا بھلا کہہ رہا تھا۔

اصل بخیل کون ہے؟

﴿4713﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: لوگوں میں سب سے زیادہ دنیا سے منہ پھیرنے والا وہی ہے جو صرف کسبِ حلال پر رضا مند ہو اگرچہ وہ دنیا پر حریصوں کی طرح گرا ہوا ہو۔ لوگوں میں سب سے زیادہ دنیا کی طرف مائل ہونے والا وہ ہے جو اپنے کمائی کے حلال یا حرام ہونے کی کچھ پروا نہ کرتا ہو اگرچہ بظاہر وہ دنیا سے اعراض ہی کرتا ہو۔ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی وہ ہے جو حُقُوقُ اللہ کی ادائیگی میں جلدی کرے اگرچہ اس کے علاوہ دیگر امور میں لوگ اسے بخیل خیال کرتے ہوں اور لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو حُقُوقُ اللہ کی ادائیگی میں بخل کرے اگرچہ اس کے علاوہ دیگر امور میں لوگ اسے سخی خیال کرتے ہوں۔

بہن کے لئے دعا:

﴿4714﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی ایک بہن تھی جس کا نام مریم تھا اس نے ایک دن آپ سے کہا: اے موسٰی! آپ نے حضرتِ سیِّدُنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کی آل میں نکاح کیا کیونکہ آپ کے پاس کچھ مال و اسباب نہ تھا اور آج جب آپ نے کچھ پالیا ہے تو بنی اسرائیل کے قبائل میں نکاح کر لیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میں بنی اسرائیل کے قبائل میں نکاح کیونکر کروں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم!

میں نے جب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کلام کیا ہے مجھے عورتوں کی طرف حاجت نہیں رہی۔ آپ کی بہن نے اپنی بات پر اصرار کیا تو آپ نے ان کے خلاف دعا کر دی جس سے ان کو برص ہو گیا۔ جب آپ نے اپنی بہن کو برص زدہ دیکھا تو آپ کو دکھ ہوا۔ چنانچہ اپنے بھائی حضرتِ ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کو بلا کر فرمایا کہ روزے رکھو۔ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ اور حضرتِ سیِّدُنا ہارون عَلَیْہِمَا السَّلَام نے تین دن لگاتار روزے رکھے، ٹاٹ کا لباس پہنا اور ریت پر لیٹ کر اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرنے لگے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی دعا سے ان کی بہن کی بیماری دور فرما دی۔

چہرے پر نور:

﴿4715﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ہزار مقامات پر کلام فرمایا اور جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کلام کرتے تو آپ کے چہرہ مبارک پر تین دن تک نور چھایا رہتا اور جب سے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہم کلام ہوئے آپ نے عورت کو نہ چھوا (یعنی بیوی سے قربت نہ کی)۔

بارِ نبوت:

﴿4716﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: نبوت کی ذمہ داریاں بہت بھاری اور محنت طلب ہیں انہیں مضبوط شخص ہی اٹھا سکتا ہے اور حضرتِ سیِّدُنا یونس بن متّٰی عَلَیْہِ السَّلَام نیک بندے تھے جب انہیں نبوت سونپی گئی تو گویا وہ اس کے بوجھ تلے دب گئے اور اس کی ذمہ داریوں سے دوسری طرف چلے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ارشاد فرمایا:

فَاصۡبِرۡ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الۡعَزۡمِ مِنَ الرُّسُلِ

ترجمۂ کنزالایمان: تو تم صبر کرو جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا۔

(پ۲۶، الاحقاف: ۳۵)

مزید ارشاد فرمایا:

فَاصۡبِرۡ لِحُکۡمِ رَبِّکَ وَ لَا تَکُنۡ کَصَاحِبِ الۡحُوۡتِ ۘ اِذۡ نَادٰی وَ ہُوَ مَکۡظُوۡمٌ ﴿ؕ۴۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو تم اپنے رب کے حکم کا انتظار کرو اور اس مچھلی والے کی طرح نہ ہونا جب اس حال میں پکارا کہ اس کا دل گھٹ رہا تھا۔

(پ۲۹، القلم: ۴۸)

﴿4717﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہوا کو حکم دیا تو مخلوق میں سے جو کوئی بھی کلام کرتا ہوا اس کی آواز حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے کانوں تک پہنچا دیتی۔ اسی سبب سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے چیونٹی کا کلام سن لیا۔

مصر کی مچھلی:

﴿4718﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس لوگ جمع تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کون سا حکم بہت جلد پورا ہوا؟ کسی نے کہا: بلقیس کے تخت کے بارے میں جب کہ وہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس لایا گیا۔ ایک نے کہا (قیامت کا معاملہ جیسا) کہ ربّ تعالیٰ کا فرمان ہے:

كَلَمۡحِ الۡبَصَرِ اَوۡ هُوَ اَقۡرَبُ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: جیسے ایک پلک کا مارنا بلکہ اس سے بھی قریب۔

(پ۱۴، النحل: ۷۷)

حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تیز ترین امر یہ تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن متّٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کشتی کے کنارے پر تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مصر کے دریائے نیل سے ایک مچھلی بھیجی ایک لمحہ بھی نہ گزرا تھا کہ آپ کشتی کے کنارے سے اس مچھلی کے پیٹ میں پہنچ گئے۔

فضلِ الٰہی:

﴿4719﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے ایک شخص نے 40 سال بیابانوں میں عبادت کی تو اس نے قبولیت کی علامت کو دیکھ لیا، پھر بدکاری سے پیدا ہونے والے ایک شخص نے بھی اسی طرح چالیس سال عبادت کی لیکن اسے ایسا کچھ نظر نہ آیا تو اس نے کہا: اے میرے ربّ! اگر میں نیک عمل کر رہا ہوں اور میرے باپ نے برائی کی ہے تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟ اس کے بعد اسے وہ کچھ نظر آنے لگا جو دوسرے نہ دیکھ سکتے تھے۔

﴿4720﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا و آخرت کی مثال دو سوکنوں کی سی ہے اگر ایک کو راضی کیا جائے تو دوسری ناراض ہو جاتی ہے۔

﴿4721﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شرک کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ لوگوں کا مذاق اڑانا ہے۔

﴿4722﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب انسان روزہ رکھتا ہے تو اس کی آنکھ پھر جاتی ہے اور جب میٹھی چیز سے افطار کرتا ہے تو وہ لوٹ آتی ہے۔

﴿4723﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک عابد کسی دوسرے عابد کے پاس سے گزرا تو پوچھا: کیسے ہو؟ اس نے جواب دیا: مجھے فلاں شخص پر تعجب ہے کہ وہ عبادت میں اتنے بڑے مرتبے پر پہنچ گیا لیکن اس کا جھکاؤ اب بھی دنیا کی طرف ہے۔ پہلے عابد نے جلدی سے کہا: اس پر تعجب نہ کر کہ جھکاؤ دنیا کی طرف ہے بلکہ اس کی استقامت پر تعجب کر۔

مساکین کی رضا میں ربّ کی رضا:

﴿4724﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل جب تنگدستی اور سزا میں جکڑے گئے تو انہوں نے اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا: ہم چاہتے ہیں ہمیں وہ کام پتا چلے جس سے ہمارا ربّ راضی ہو جائے تاکہ ہم وہ کام کریں۔ پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: ان لوگوں کا کہنا ہے کہ ہم چاہتے ہیں ہمیں وہ کام بتایا جائے جس سے ہمارا ربّ راضی ہو تاکہ ہم وہ کام کریں، انہیں بتا دیجئے کہ اگر وہ میری رضا کے طالب ہیں تو مساکین کو راضی کریں کیونکہ جب وہ مساکین کو راضی کریں گے تو میں راضی ہو جاؤں گا اور جب انہیں ناراض کریں گے تو میں بھی ناراض ہوں گا۔

قبر سے بھی تنگ جگہ:

﴿4725﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مردے کو قبر میں اتارا جا رہا تھا اور وہاں حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام بھی اپنے حواریوں کے ساتھ موجود تھے اتنے میں کسی نے قبر کے اندھیرے، وحشت اور تنگی کا ذکر کیا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اس سے پہلے تم میں سے ہر ایک اس سے بھی تنگ جگہ یعنی اپنی ماں کے رحم میں تھا پس اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ قبر کو کشادہ فرمانا چاہے گا کشادہ فرما دے گا۔

خود کو مت آزماؤ:

﴿4726﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُذَیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شیطان نے جب حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو جَبَلِ قُدُس پر دیکھا تو کہا: آپ کا یہ گمان ہے کہ آپ مردوں کو زندہ کرتے ہیں؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: یہی حقیقت ہے۔ شیطان نے کہا: آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کریں وہ اس پہاڑ کو روٹی بنادے۔ آپ نے اس سے فرمایا: کیا تمام لوگ روٹی ہی پر زندہ رہیں گے؟ شیطان نے کہا: اگر آپ یہ کہتے ہیں تو اس پہاڑ سے کود جائیں کیونکہ فرشتے آپ کو پکڑ لیں گے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: میرے ربّ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں خود کو نہ آزماؤں کیونکہ میں اپنی عقل سے نہیں جانتا کہ میرا ربّ مجھے بچائے گا یا نہیں۔

شیطان کے تین جال:

﴿4727﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شیطان شہوت، رغبت اور غصے کے جال لے کر بیابانوں میں عبادت کرنے والے ایک عابد کے درپے ہوا لیکن اس کا کچھ نہ بگاڑ سکا، وہ عابد جب نماز پڑھنے لگا تو شیطان سانپ بن کر اس کے قدموں سے ہوتا ہوا سر تک آ گیا لیکن اس عابد کی یکسوئی میں ذرا فرق نہ آیا جب عابد سجدہ کرنے لگا تو سانپ اس کے سجدے کی جگہ بیٹھ گیا عابد نے سجدہ کرنے کے لیے سر جھکایا تو سانپ نے اپنا منہ کھول دیا تاکہ اس کے سر کو اپنا لقمہ بنالے چنانچہ عابد نے اپنا سر رکھا اور خوب زور سے دبایا حتّٰی کہ سجدے کے لئے زمین پر جم گیا، شیطان نے اس سے کہا: میں تیرا وہی ساتھی ہوں جو تجھے ڈراتا رہا، میں نے شہوت، رغبت اور غصے کے ذریعے تجھ پر وار کیا اور میں ہی درندہ اور سانپ بن کر تیرے سامنے آیا لیکن تیرا کچھ نہ بگاڑ سکا، میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں تیرا دوست بن جاؤں اور آج کے بعد کبھی تیری نماز میں خلل نہ ڈالوں۔ عابد نے شیطان سے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں کبھی تیرے خوف سے خوفزدہ نہیں ہوا اور اُس کا فضل ہے کہ مجھے تیری کوئی حاجت نہیں ہے۔ شیطان نے کہا: تم مجھ سے جو چاہو پوچھ سکتے ہو میں تمہیں بتاؤں گا۔ عابد نے کہا: میں نے کچھ نہیں پوچھنا۔ شیطان بولا: کیا یہ نہیں پوچھو گے کہ تمہارے بعد تمہارے مال کا کیا ہو گا۔ عابد نے کہا: اگر مجھے مال کی فکر ہوتی تو میں اسے چھوڑتا ہی کیوں۔ شیطان بولا: کیا اپنے خاندان والوں کا بھی نہیں پوچھو گے کہ ان میں سے پہلے کون مرے گا؟ عابد نے کہا: میں ان سے پہلے مروں گا۔ شیطان بولا: کیا یہ

بھی نہیں پوچھو گے کہ میں انسان کو کس چیز کے ذریعے گمراہ کرتا ہوں؟ عابد بولا: کیوں نہیں! چل مجھے وہ چیز بتا جس کے ذریعے تجھے گمراہ کرنے کا یقین ہے۔ شیطان نے کہا: تین چیزیں ہیں جو ان میں سے کسی ایک کو بھی برداشت نہیں کرتا میں اس پر غالب آجاتا ہوں: (۱)... لالچ (۲)... جذباتی پن اور (۳)... نشہ، جب کوئی شخص لالچی ہوتا ہے تو ہم اس کے مال کو اس کی نظروں میں گھٹا دیتے اور اسے لوگوں کے مال کا لالچ دلاتے ہیں، جب وہ جذباتی ہوتا ہے تو ہم اس سے ایسے کھیلتے ہیں جیسے بچہ گیند سے کھیلتا ہے، اگر کوئی اپنی دعا سے مردوں کو زندہ کرنے والا ہو تب بھی ہم اس سے مایوس نہیں ہوتے کیونکہ جو عمارت وہ تعمیر کرتا ہے ایک کلمہ (زبان کی غلطی) کی وجہ سے ہمارے لیے گرا دیتا ہے اور جب کوئی نشہ میں ہو تو ہم اسے جہاں چاہتے ہیں لے جاتے ہیں جیسے بکری کے چھوٹے بچے کو کان سے پکڑ کر جہاں چاہو لے جاؤ۔

سات سال قید:

﴿4728﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام سات سال بیماری کی آزمائش میں مبتلا رہے، حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام سات سال قید میں رہے اور بُخْتُ نَصَّر بادشاہ کو سات سال عذاب دیا گیا اور وہ درندوں میں پھنسا رہا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مُہر:

﴿4729﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو رفیق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے درہم و دینار کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ انسان کے گزر بسر کے لئے زمین میں ربُّ العالمین عَزَّوَجَلَّ کی مہریں ہیں، نہ کھائی جاتی ہیں نہ پی جاتی ہیں تم انہیں جہاں بھی لے جاؤ گے تمہاری حاجت پوری ہو گی۔

﴿4730﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بغیر عمل کے دعا مانگنے والے کی مثال بغیر کمان کے تیر پھینکنے والے کی طرح ہے۔

محبت الٰہی:

﴿4731﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دانا کا قول ہے: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ میں جنت پانے کے لیے اس کی عبادت کروں اگر ایسا ہو تو پھر میں اس بُرے نوکر کی طرح

ہو جاؤں گا جسے مزدوری دی جائے تو کام کرتا ہے نہ دی جائے تو نہیں کرتا اور مجھے اس بات پر بھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ میں کبھی جہنم سے بچنے کے لیے اس کی عبادت کروں پھر تو میں اس برے غلام کی طرح ہو جاؤں گا جسے ڈرایا جائے تو کام کرے نہ ڈرایا جائے تو نہ کرے، میں اپنے ربّ سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی شوق اور خوف اس محبت کو نہیں نکال سکتا۔

﴿4732﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا مکحول رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لکھا کہ آپ نے لوگوں کے نزدیک محبت و شرف کے لیے اسلام کا ظاہری علم حاصل کر لیا اب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک محبت اور مقام و مرتبہ کے لیے اسلام کا باطنی علم حاصل کریں اور یاد رکھیں عنقریب ان دونوں محبتوں میں سے کوئی ایک دوسری کو ختم کر دے گی۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک افضل تاجر:

﴿4733﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: اے میرے بیٹے! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کو اپنی تجارت بنالے وہ تجھے دنیا و آخرت میں نفع دے گی، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان کو کشتی بنالے جو اس تجارت کا بوجھ اٹھایا کرے، ربّ تعالیٰ پر توکل کو اس کشتی کا چپو بنالے اس حال میں کہ دنیا تیرا سمندر اور دن اور رات تیری موجیں ہیں اور فرض اعمال تیرا وہ مال تجارت ہے جس سے تجھے نفع کی امید ہے جبکہ نفلی عبادات تیرا تحفہ ہیں جن کے ذریعے تجھے عزت دی جائے گی اور نفلی عبادات کا لالچ ایک ایسی ہوا ہے جو ان پر چلتی ہے تو انہیں دگنا کر دیتی ہے اور نفس کو خواہشات سے روکنا تیری کشتی کے لنگر ہیں جو اسے قابو کرتے ہیں، موت اس کا ساحل ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کا مالک ہے اور اس کے نزدیک سب سے افضل تاجر وہ ہے جس کا سامان اور تحائف (یعنی نفلی عبادات) زیادہ ہوں اور سب سے برا تاجر اس کے نزدیک وہ ہے جس کا سامان تھوڑا اور تحائف معمولی ہوں اور تیری تجارت ایسی ہو جو تجھے نفع دے اور تحائف ایسے ہوں کہ تیری عزت کی جائے۔

عبادت الٰہی:

﴿4734﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اجر پھیلا دیا گیا ہے لیکن بے عمل اس کا مستحق نہیں، تلاش نہ کرنے والا اسے پا نہیں سکتا، اس کی طرف نظر نہ کرنے والا اسے دیکھ نہیں سکتا اور

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت رغبت رکھنے والے کے قریب اور بے رغبت سے دور ہوتی ہے، جو عبادت کا لالچی ہوتا ہے وہ اسے تلاش کر لیتا ہے اور جو اسے ناپسند کرتا ہے وہ اسے حاصل نہیں کر سکتا، عبادت میں جلدی کرنے والے سے کوئی آگے نہیں بڑھ سکتا اور جو سستی کرے وہ عبادت کو پا نہیں سکتا، جو طاعتِ الٰہی کی عزت کرے وہ اسے شرف بخشتی ہے اور جو اسے ضائع کرے اسے ذلیل کرتی ہے کِتابُ اللہ اس کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانا اس پر ابھارتا ہے۔

﴿4735﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مال کی طرح علم بھی سرکشی کا باعث ہے۔

ربّ کا پسندیدہ اور ناپسندیدہ بندہ:

﴿4736﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے ربّ! تجھے کیسا بندہ زیادہ پسند ہے؟ ارشاد فرمایا: اچھی نماز پڑھنے والا مومن۔ عرض کی: اے میرے ربّ! تجھے کیسا بندہ انتہائی ناپسند ہے؟ ارشاد فرمایا: اچھی صورت والا ناشکرا، کسی چیز کی ناشکری کرتا ہے اور کسی پر شکر کرتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ "اے میرے ربّ! تجھے کیسا بندہ سخت ناپسند ہے؟ ارشاد فرمایا: میرا وہ بندہ جو کسی کام میں مجھ سے استخارہ[1] (مشورہ) کرے پھر میں اسے مشورہ دوں تو وہ اس پر راضی نہ ہو۔"

اپنے نفس کو سزا:

﴿4737﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنگلوں، بیابانوں میں گھومنے والا ایک شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کیا کرتا اور خود پر پہلے سے دگنی عبادت لازم کر لیتا چنانچہ شیطان انسانی صورت میں اس کے پاس گیا اور اسے دکھانے کے واسطے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے لگا اور خوب بڑھ چڑھ کر عبادت کرتا جب اس عابد نے اسے دیکھا تو اس کی کوشش اور عبادت سے بہت متاثر ہوا، لہٰذا جب

1... استخارہ کے متعلق مفید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 419 صفحات پر مشتمل شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مشہورِ زمانہ تصنیف "مدنی پنج سورہ" کے صفحہ 280 تا 282 کا مطالعہ کیجئے۔

عابد نماز میں مشغول ہوا تو شیطان نے اس سے کہا: کیوں نہ ہم بستی کی طرف جائیں اور لوگوں میں گھل مل جائیں پھر ان کی طرف سے ملنے والی تکلیفوں پر صبر کریں تو یوں ہمیں زیادہ ثواب ملے گا، عابد نے اس کی بات مان لی اور جیسے ہی اس کے ساتھ چلنے کے لیے اپنی عبادت گاہ سے قدم باہر نکالا ایک فرشتہ آگیا اور کہا: یہ شیطان ہے اور تجھے گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ عابد نے یہ سنتے ہی کہا: میں نے اپنا قدم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی طرف اٹھایا ہے! پس وہیں رکا اور مرتے دم تک وہیں عبادت کرتا رہا۔

حکایت: حفاظتِ دین کی خاطر جان دے دی

﴿4738﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اپنے زمانے کا افضل شخص ایک ایسے بادشاہ کے پاس آیا جو لوگوں کو خنزیر کا گوشت کھانے پر مجبور کرتا تھا، لوگوں کے دلوں میں اُس شخص کی بہت عظمت تھی لیکن اس کے برے انجام کا خوف بھی، بادشاہ کے محافظ نے اس شخص سے کہا: آپ میری بکری کا بچہ مجھے لا دیں میں اسے ذبح کر دوں گا کیونکہ اس کا کھانا تو آپ کے لیے حلال ہی ہے لہٰذا جب بادشاہ آپ کے لیے خنزیر کے گوشت کا حکم دے گا تو میں وہی بکری کا گوشت لے آؤں گا آپ اسے کھا لیجئے گا، یوں اس نے بکری کا بچہ ذبح کر لیا پھر جب بادشاہ نے اس شخص کو بلایا اور اس کے لیے خنزیر کا گوشت لانے کا حکم دیا تو محافظ وہی بکری کا گوشت لے آیا، بادشاہ نے اس شخص کو حکم دیا کہ کھاؤ تو اس نے انکار کر دیا، ادھر محافظ اس کو آنکھ کے اشارے سے کہتا رہا کہ کھا لو، یہ اسی بکری کا گوشت ہے جو تم نے مجھے دی تھی، اس شخص نے گوشت کھانے سے انکار کر دیا تو بادشاہ نے اس کے قتل کا حکم دے دیا، جب درباری اس شخص کو لے کر گئے تو اسی محافظ نے کہا: آپ نے وہ گوشت کیوں نہ کھایا وہ وہی تھا جو آپ میرے پاس لائے تھے کیا آپ یہ سمجھے تھے کہ میں کوئی اور گوشت آپ کے لیے لایا تھا؟ اس نیک شخص نے کہا: مجھے یقین ہے تم بکری ہی کا گوشت لائے تھے لیکن مجھے یہ خوف ہوا کہ اگر میں نے وہ گوشت کھا لیا تو لوگ یہی سمجھیں گے کہ اس نے خنزیر کا گوشت کھایا ہے اور پھر جو بھی وہ ناپاک گوشت کھانا چاہے گا وہ یہی کہے گا کہ فلاں نے بھی کھایا تھا اس طرح میں لوگوں کی گمراہیت کا سبب بن جاؤں گا، یہی وجہ ہے کہ میں نے کھانے سے انکار کیا۔ پھر اس نیک شخص کو قتل کر دیا گیا۔

عہدئے قضا کی بے برکتی:

﴿4739﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: آپ ہمیں ثریا ستارہ دیکھ کر خبریں بتایا کرتے تھے کافی عرصہ سے ایسا نہیں ہوا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب سے میں قاضی بنا ہوں یہ صلاحیت ختم ہو گئی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کہتے ہیں: میں نے یہ بات حضرتِ سیِّدُنا معمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی جب عہدۂ قضا پر فائز ہوئے تو علما نے ان کی فہم و فراست کی تعریف کرنا چھوڑ دی تھی۔

﴿4740﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مصیبت مومن کے لیے ایسی ہے جیسے چوپائے کے لیے پاؤں کی بیڑی۔

﴿4741﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو کسی مصیبت میں مبتلا کیا گیا یقیناً وہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے راستے پر چلایا گیا۔

﴿4742﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک حواری کی کتاب میں پڑھا: جب تجھے آزمائش میں مبتلا کیا جائے یا فرمایا: آزمائش والوں کی راہ پر چلایا جائے تو خود کو خوش نصیب سمجھ کیونکہ یقیناً تجھے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور صالحین کی راہ پر چلایا گیا ہے اور جب تجھے نرمی و آسانی کی راہ پر چلایا جائے تو یقیناً تیرے لیے انبیا اور صالحین کے علاوہ کسی دوسرے کی راہ منتخب گئی ہے۔

مصیبت کو آسانی جانتے:

﴿4743﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن بِرْدَوَیْہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں عرفہ کے دن ابن عامر کے کھجور کے درختوں تلے حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے ساتھ کھڑا تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد سے پوچھا: اے ابوعبد اللہ! حجاج سے کتنی مدت تک خوفزدہ رہے؟ حضرتِ سیِّدُنا سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد نے کہا: میں اپنی بیوی کے پاس سے اس وقت نکلا تھا جب وہ حاملہ تھی اور اس وقت ملا جب اس کے پیٹ کا بچہ میرے

سامنے آیا تو اس کا چہرہ بھر چکا تھا (یعنی وہ بڑا ہو گیا تھا)۔ حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے کہا: بے شک تم سے پہلے والوں کو جب کوئی مصیبت پہنچتی تو وہ اسے آسانی شمار کرتے تھے اور جب کوئی آسانی پہنچتی تو اسے مصیبت شمار کرتے تھے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کا ڈر نہیں:

﴿4744﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنگل میں عبادت کرنے والا ایک شخص اپنے ساتھی کے ساتھ جا رہا تھا، راستے میں ایک شیر شکار کے انتظار میں بیٹھا تھا، ساتھی اس عابد کو تنبیہ کرنے کے لیے شیر شیر پکارنے لگا لیکن عابد نے کوئی توجہ نہ دی اور شیر کے پاس سے گزر گیا، شیر بھی اٹھا اور راستے سے کنارے پر ہو گیا جب وہ ساتھی آگے بڑھ کر اس عابد تک پہنچا تو کہنے لگا: کیا میں نے تمہیں شیر سے ڈرایا نہیں تھا تم پھر بھی چل پڑے۔ عابد نے کہا: تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی چیز سے ڈرتا ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ میں یہ بات دیکھے کہ میں اس کے علاوہ کسی سے ڈرتا ہوں اس سے زیادہ مجھے یہ پسند ہے کہ میرے جسم سے طرح طرح کی بدبوئیں پھیل جائیں۔

رزق میں رکاوٹ:

﴿4745﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیابان میں عبادت کرنے والے ایک شخص اور اس کے ہم نشین کو ہر تین دن میں ایک مرتبہ غیب سے کھانا آیا کرتا تھا ایک مرتبہ ان دونوں کے پاس ایک ہی شخص جتنا کھانا آیا تو اس عابد نے اپنے ہم نشین سے کہا: ہم دونوں میں سے کسی ایک سے کوئی ناپسندیدہ بات صادر ہوئی ہے جس نے ایک کا رزق روک دیا ہے لہٰذا یاد کرو تم نے ایسا کیا کیا ہے؟ ہم نشین بولا: میں نے کچھ نہیں کیا پھر کچھ یاد آیا تو کہنے لگا: ہاں ہاں! ایک مسکین سوالی بن کر ہمارے دروازے پر آیا تھا تو میں نے اس کے لیے دروازہ بند کر دیا تھا۔ عابد نے کہا: یہی تو بات ہے، پھر ان دونوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے معافی مانگی تو پہلے کی طرح دونوں کا رزق آنے لگا۔

جادو، بدشگونی اور کہانت کا وبال:

﴿4746﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ (اللہ

عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے) وہ میرا بندہ نہیں (یعنی اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں) جس نے جادو کیا یا کروایا، کہانت کا عمل کیا یا کروایا(یعنی اپنی اٹکل سے غیب کی خبر بتائی) یا جس نے بدشگونی لی یا بری فال نکلوائی پس جس نے ایسا کیا اسے چاہیے کسی اور کو پکارے بے شک میں ہی اپنی مخلوق کے لیے ہوں اور تمام مخلوق میری ہی ہے۔

﴿4747﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اونٹ کا سوئی کے ناکے میں داخل ہونا امیروں کے جنت میں داخل ہونے سے زیادہ آسان ہے۔

تکبر کی نشانی:

﴿4748﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ تورات شریف میں لکھا ہے: تکبر کی نشانیوں میں سے ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو دعوت دے لیکن وہ قبول نہ کرے، اسے اپنی زندگی کی قسم دے لیکن وہ پوری نہ کرے اور اس کے پاس کھانا لائے تو وہ کہے اچھا نہیں ہے اور جس نے کھانے پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حمد کی یقیناً اس نے اس کھانے کا شکر ادا کرلیا۔

﴿4749﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اچھائی کا بدلہ اچھائی سے نہ دینا بخل ہے۔

﴿4750﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو عبادت میں لگ جاتا ہے اس کی قوت زیادہ ہوتی ہے اور جو سستی کرتا ہے اس کی کمزوری زیادہ ہوتی ہے۔

بری صحبت سے بچو:

﴿4751﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو یہ جان لیتا ہے کہ میرا آگے بھیجا ہوا ہی میرا مال ہے اور جو پیچھے چھوڑ دیا وہ غیر کا مال ہے تو وہ ضرور صدقہ کرتا ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے برسرِ منبر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: مجھ سے تین باتیں اچھی طرح یاد کرلو: پیروی والی خواہش سے بچو، برے ہم نشین سے بچو اور خود پسندی سے بچو۔

﴿4752﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شیطان کو اولادِ آدم میں زیادہ سونے اور زیادہ کھانے والا سب سے زیادہ پسند ہے۔

﴿4753﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک نیک بندے کی برکت سے **اللہ**

عَزَّوَجَلَّ لوگوں کی ایک جماعت کی حفاظت فرماتا ہے۔

شیطان کا پسندیدہ شخص:

﴿4754﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان بھی مقرر ہے جہاں تک کافر کی بات ہے تو شیطان اس کے ساتھ کھانا کھاتا، پانی پیتا اور اس کے بستر پر بھی سوتا ہے اور مومن کے ساتھ جو شیطان ہے وہ موقع کی تلاش میں رہتا ہے جیسے ہی مومن غافل ہوتا یا دھوکے میں آتا ہے شیطان اس پر حملہ کر دیتا ہے اور شیطان کو زیادہ کھانے اور زیادہ سونے والا لوگوں میں سب سے زیادہ پسند ہے۔

بابرکت برتن کی بے ادبی:

﴿4755﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ایک نور عطا فرمایا تو حضرتِ سیِّدُنا ہارون عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: میرے بھائی یہ مجھے تحفے میں دے دو۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے وہ نور ان کو دے دیا پھر حضرتِ سیِّدُنا ہارون عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے دو بیٹے ان کے حوالے کر دیئے۔ بیت المقدس میں ایک برتن رکھا تھا جسے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور ان کے بعد بادشاہ بھی بابرکت سمجھتے تھے، ان دونوں لڑکوں نے اس برتن میں شراب پینا شروع کر دی تو آسمان سے ایک آگ آئی اور ان دونوں کو اچک کر اوپر لے گئی، اس کے سبب حضرتِ سیِّدُنا ہارون عَلَیْہِ السَّلَام آسمان کی طرف منہ کر کے بکھرے بال لیے کھڑے آہ وزاری اور دعا کرنے لگے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ میرے عبادت گزار بندوں میں سے جو میری نافرمانی کرے میں اس کے ساتھ ایسا ہی کرتا ہوں تو سوچو گناہ گاروں میں سے جو میری نافرمانی کرے اس کے ساتھ میرا معاملہ کیسا ہو گا۔

ہوا پر سواری:

﴿4756﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے ایک ہزار گھر تھے سب سے بلندی پر شیشے کا محل اور سب سے نیچے لوہے کا گھر تھا ایک مرتبہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام ہوا پر سوار ہوئے تو آپ کا گزر ایک کاشتکار پر ہوا جو کھیتی باڑی میں مصروف تھا اس نے نظر اٹھا کر دیکھا اور کہا: حضرتِ داود عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد کو بڑا ملک دیا گیا ہے۔ اس کی یہ بات ہوا نے حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام

کے کانوں تک پہنچادی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نیچے اتر کر اس کاشتکار کے پاس آئے اور فرمایا: میں نے تمہاری بات سن لی ہے اور میں اس لیے تمہارے پاس آیا ہوں کہ جس چیز کی تمہیں قدرت نہیں اس کی تمنا مت کرو، تمہارا ایک مرتبہ تسبیح کہنا جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول فرمالے وہ حضرتِ سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد کو جو کچھ دیا گیا ہے اس سے بہتر ہے۔ کاشتکار نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ سے غم کو دور رکھے جس طرح آپ نے میرا غم دور کیا۔

خلیل کیوں بنایا؟

﴿4757﴾... حضرتِ سَیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک آسمانی کتاب میں پڑھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو میں نے تمہیں اپنا خلیل کس وجہ سے بنایا؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے ربّ! میں نہیں جانتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اس لئے کہ تم میرے سامنے نماز میں عاجزی سے کھڑے ہوتے ہیں۔

روحیں حال پوچھتی ہیں:

﴿4758﴾... حضرتِ سَیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چوتھے آسمان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک گھر بنایا ہے جسے بَیْضَاء کہا جاتا ہے، وہاں مؤمنین کی روحیں رہتی ہیں جب دنیا والوں میں سے کوئی مرتا ہے تو وہ روحیں اس سے ملاقات کرتی اور دنیا والوں کے حال احوال پوچھتی ہیں اسی طرح جیسے کوئی پردیسی گھر آئے تو گھر والے اس کا حال چال پوچھتے ہیں۔

﴿4759﴾... حضرتِ سَیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے اپنی خواہش کو اپنے قدموں تلے رکھا شیطان اس کے سائے سے بھی بھاگتا ہے اور جس کی بردباری اس کی خواہش پر غالب آگئی وہی زبردست عالم ہے۔

خالق یارازق ہونے کا اقرار:

﴿4760﴾... حضرتِ سَیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا: اے ابنِ عمران! مجھے میری عزت کی قسم! جس جان کو آپ نے مکا مار کر قتل کیا اگر اس نے دن یارات کے کسی ایک لمحے بھی یہ اقرار کیا ہوتا کہ میں ہی اس کا خالق یارازق ہوں تو اس کے

قتل کے بدلے میں تم پرضرور عتاب فرماتا لیکن میں نے تمہیں وہ قتل معاف کیا صرف اس وجہ سے کہ اس جان نے دن یا رات کے ایک لمحے بھی میرے خالق یا رازق ہونے کا اعتراف نہیں کیا تھا۔

نیکوں کے لئے انعامات:

﴿4761﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: میں جانتا ہوں برداشت کرنے والے میرے لیے جو کچھ برداشت کرتے ہیں اور میری رضا کے طالب جس قدر مشقتیں اٹھاتے ہیں، پس کیسا لگے گا جب وہ میری جنت میں حاضر ہوں گے اور اس کے باغات میں موجیں کریں گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنے اعمال خالص کرنے والوں کو قریبی محبوب (باری تعالیٰ) کی طرف سے نگاہِ رحمت کی خوشخبری ہے۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ میں ان کا عمل بھلا دوں گا؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ میں بڑے فضل والا ہوں جو مجھ سے منہ موڑے میں اس پر بھی کرم کرتا ہوں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جو میری طرف بڑھے میں اس پر فضل وکرم نہ کروں میں کسی پر اتنا غضبناک نہیں ہوتا جتنا اس پر ہوتا ہوں جو گناہ کرے پھر اس گناہ کو میرے عفو وکرم کے مقابل بڑا جانے، اگر میں کسی کو عذاب دینے میں جلدی کرتا اور جلد بازی میری شان ہوتی تو اپنی رحمت سے مایوس ہو جانے والوں کی جلد پکڑ کر لیتا، اگر نیک مؤمنین دیکھ لیں کہ میں انہیں ظالموں کے مقابلے میں کتنا پسند کرتا ہوں اور جن کو ہمیشہ کی جنت عطا کر دی گئی ان کو میں حکم دیتا ہوں کہ میرے فضل وکرم میں شک نہ کریں، میں دَیَّان یعنی ایسا فیصلہ کرنے والا ہوں جس کی نافرمانی جائز نہیں اور جو میری اطاعت کرے اپنی رحمت سے اسے اچھا بدلہ دینے والا ہوں، جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے میں اسے خوفزدہ نہیں کرتا، اگر میرے بندے دیکھ لیں کہ روز قیامت میں محلات کو کیسے بلند کروں گا کہ آنکھیں حیران ہو جائیں گی تو وہ مجھ سے پوچھیں گے: یہ کس کے لیے ہے؟ میں کہوں گا: اس کے لیے جو میری خاطر دنیا سے کنارہ کش ہوا، اپنے اوپر گناہوں کا بوجھ نہ لادا اور نہ میری رحمت سے مایوس ہوا۔ بے شک میں تعریف کا پورا پورا بدلہ دینے والا ہوں لہٰذا میری تعریف کرو۔

ایک بال سے لٹکا مردہ:

﴿4762﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا گزر ایک ایسی بستی پر ہوا جس کے انسان و جن، چرند پرند، تمام چوپائے اور کیڑے مکوڑے مر چکے تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کچھ دیر کھڑے اس کو دیکھتے رہے پھر اپنے حواریوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ہلاک ہوئے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو ایک ساتھ نہ مرتے۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان مردوں کو پکارا: اے بستی والو! ان میں سے ایک نے جواب دیا: لَبَّیْکَ یَا رُوْحَ اللہ یعنی اے روحُ اللہ! ہم حاضر ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہارا گناہ کیا تھا؟ اس نے کہا: ہم شیطان کی پوجا اور دنیا سے محبت کرتے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تمہاری شیطان کی پوجا کیا تھی؟ وہ بولا: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نافرمانوں کی پیروی کرتے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہاری دنیا سے محبت کیسی تھی؟ اس نے کہا: ایسی جیسے بچہ اپنی ماں سے محبت کرتا ہے جب دنیا ہمارے پاس آتی تو ہم خوش ہوتے اور جب چلی جاتی تو ہم غمگین ہوتے۔ ساتھ ہی ہم نے لمبی امیدیں باندھ رکھی تھیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت سے منہ پھیر کر اس کی ناراضی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہارا یہ حال کیسے ہوا؟ اس نے کہا: ہم نے رات خیریت میں گزاری اور صبح ہاویہ میں کی۔ فرمایا: ہاوِیَہ کیا ہے؟ وہ بولا: سِجّین۔ ارشاد فرمایا: سجین کیا ہے؟ اس نے کہا: دنیا کے تمام حصوں جتنا آگ کا ایک انگارہ ہے اس میں ہم سب کی روحیں دفن کر دی گئی ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہارے ساتھی کیوں بات نہیں کر رہے؟ وہ بولا: یہ بات کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ارشاد فرمایا: اس کی وجہ؟ وہ کہنے لگا: ان کے مونہوں میں آگ کی لگامیں ڈال دی گئی ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: پھر تم مجھ سے کیسے بات کر رہے ہو حالانکہ تم بھی تو ان ہی میں ہو؟ اس نے کہا: یقیناً میں ان ہی میں ہوں لیکن میرا وہ حال نہیں جو ان کا ہے جب مصیبت آئی تو ان کے ساتھ مجھے بھی گھیر لیا اور اب میں ہاویہ میں ایک بال سے لٹکا ہوا ہوں، میں نہیں جانتا کہ مجھے آگ میں گرا دیا جائے گا یا پھر میں نجات پا لوں گا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے حواریوں سے ارشاد فرمایا: میں سچ کہتا ہوں جو کی روٹی کھانا، صاف ستھرا پانی پینا اور کوڑا دانوں پر کتوں کے ساتھ سونا دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے یقیناً کافی ہے۔

نافرمان احمق ہوتا ہے:

﴿4763﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ثواب ملنا مقدر کر دیا گیا ہے مگر بے عمل

اس کا حقدار نہیں، جو اس کی تلاش نہیں کرتا وہ بھی حاصل نہیں کر سکتا اور جو اس کی طرف نظر نہیں کرتا وہ اجر وثواب کو دیکھ بھی نہیں سکتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت رغبت رکھنے والے سے قریب اور منہ پھیرنے والے سے دور ہے، جو عبادت کا لالچی ہو وہ اس کے پیچھے جاتا ہے اور جو اسے ناپسند کرے وہ عبادت کا ذائقہ نہیں چکھ سکتا، عبادت کی کوشش کرنے والا اور سستی کرکے اس سے پیچھے رہنے والا برابر نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اسے بزرگی دیتی ہے جو اس کی عزت کرے اور جو اسے ضائع کرے اسے ذلیل کرتی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب اس کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان اس پر ابھارتا ہے اور بردبار شخص کی زبان سے حکمت کی بات اسے مزین کرتی ہے اور کوئی بھی شخص اس وقت تک بردبار نہیں ہو سکتا جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانبردار نہ ہو جائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی احمق ہی کرتا ہے اور جس طرح دن کی روشنی سورج ہی سے مکمل ہوتی ہے اور رات کی پہچان پورا سورج ڈوبنے کے بعد ہی ہوتی ہے یونہی بردباری ربّ تعالٰی کی فرمانبرداری ہی سے مکمل ہوتی ہے اور بردبار شخص ربّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہیں کرتا اور جس طرح پرندہ دو پروں سے اڑتا ہے اور جس کے پر نہ ہوں وہ طاقت پرواز نہیں رکھتا یونہی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے عمل نہیں کرتا وہ اس کا فرمانبردار نہیں اور جو فرمانبردار نہیں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے عمل کی طاقت بھی نہیں رکھ سکتا اور جس طرح آگ پانی میں نہیں ٹھہر سکتی کہ فوراً بجھ جاتی ہے یونہی عمل میں ریاکاری اسے برباد کر دیتی ہے۔ جس طرح زانیہ کا حاملہ ہونا اس کے زنا کے راز کو فاش کرکے اسے ذلیل ورسوا کر دیتا ہے یونہی جب کوئی اپنے ساتھی کو اچھی بات کہہ کر دھوکا دے اور جو کہے وہ نہ کرے تو اس کا برا عمل بھی اسے رسوا کر دیتا ہے۔ جس طرح چور کے پاس سے برآمد ہونے والا چوری کا مال چور کے عذر کو جھٹلا دیتا ہے یونہی قاریِ قرآن جب گناہ کرتا ہے تو اس کا گناہ واضح کر دیتا ہے کہ اس نے رضائے الٰہی کی خاطر تلاوتِ قرآن نہیں کی۔

عبادت گزار کے لئے خوشخبری:

﴿4764﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے ایک بار آلِ داؤد کو دی گئی خوش آوازی کے تذکرہ میں فرمایا: خوشخبری ہے اس کے لیے جو نہ خطاکاروں کے راستے پر چلتا ہے نہ نکموں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے بلکہ اپنے ربّ تعالٰی کی عبادت میں لگا رہتا ہے اس کی مثال اس درخت کی طرح ہے جو اپنے تنے پر کھڑا ہے اور اس میں

موجود پانی پھلوں کے موسم میں اس کے پھل بڑھاتا ہے اور پھلوں کا موسم نہ ہو تب بھی وہ ہرا بھرا رہتا ہے۔

﴿4765﴾... (الف) حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب قیامت قائم ہو گی تو پتھر عورتوں کی طرح چیخیں گے اور ہر چھوٹا بڑا خاردار درخت خون کے آنسو روئے گا۔

﴿4765﴾... (ب) حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر چیز پہلے چھوٹی سی ظاہر ہوتی ہے پھر بڑی ہوتی ہے سوائے مصیبت کے کہ مصیبت ظاہر ہوتی ہے تو بڑی ہوتی ہے پھر چھوٹی ہو جاتی ہے۔

تاجر کا رزق:

﴿4766﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک سائل نے حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کے دروازے پر صدا لگائی: اے نبوت کے گھر اور رسالت کا سرچشمہ! مجھ پر کچھ صدقہ کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اپنے اہل میں موجود تاجر کے رزق جیسا رزق عطا فرمائے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اسے دو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! بے شک زبور میں ایسا ہی ہے۔

شہرت کا اعتبار:

﴿4767﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو جھوٹا مشہور ہو گیا اس کا سچ قبول نہیں کیا جاتا، جو سچا مشہور ہو گیا اس کی بات پر اعتبار کیا جاتا ہے، جو بغض اور غیبت کی کثرت کرتا ہو اس کی خیر خواہی پر اعتماد نہیں کیا جاتا، جو جھوٹا اور دھوکے باز مشہور ہو گیا اس کی محبت پر بھروسا نہیں کیا جاتا، جو خود کو اپنی حیثیت سے بڑا ظاہر کرے اس کی عزت نہیں کی جاتی اور جو بات دوسروں میں بری سمجھی جاتی ہے وہ اس میں بھی اچھی نہیں سمجھی جائے گی۔

زم زم شریف کی برکات:

﴿4768﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عثمان بن خثیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے یہاں تشریف لائے تو آب زم زم کے سوا نہ کوئی پانی پیا اور نہ کسی اور پانی سے غسل کیا۔ ہم نے کہا: آپ کوئی دوسرا میٹھا پانی استعمال کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا: جب تک میں

یہاں ہوں آب زم زم ہی پیوں گا اور اسی سے وضو کروں گا تمہیں کیا معلوم آب زم زم کیا ہے ؟اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں وہب کی جان ہے! کتابُ اللہ میں ہے کہ یہ کھانے کا کھانا اور بیماریوں کی شفا ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں وہب کی جان ہے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک کتاب میں ہے کہ جو بھی شخص اس پانی کو برکت کی نیت سے خوب سیر ہو کر پیئے اس کی بیماری دور ہو جائے گی اور تندرستی آ جائے گی۔ مزید فرماتے ہیں: زمزم کو دیکھنا عبادت ہے اور اس کو دیکھنے سے خطائیں خوب معاف ہوتی ہیں۔

بادشاہت کا نشہ جلد نہیں اترتا:

﴿4769﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بادشاہ بخت نصر کو مسخ کر کے شیر بنایا گیا تو وہ درندوں کا بادشاہ بن گیا پھر مسخ کر کے گدھ بنایا گیا تو پرندوں کا بادشاہ بن گیا پھر مسخ کر کے بیل بنایا گیا تو چوپایوں کا بادشاہ بن گیا۔ ہر حالت میں اس کی عقل سلامت رہی اور وہ اپنی بادشاہت کو قائم رکھنے کی تدبیر میں لگا رہا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی روح کو اصلی حالت پر لوٹایا تو اس نے توحید الٰہی کا اعلان کیا اور کہا: آسمان کے معبود کے سوا تمام معبود باطل (جھوٹے) ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: کیا بخت نصر ایمان پر مرا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے اہل کتاب کا اس میں اختلاف دیکھا ہے کچھ کہتے ہیں: مرنے سے پہلے ایمان لے آیا تھا اور کچھ کہتے ہیں: اس نے انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام کو شہید کیا، آسمانی کتابوں کو جلایا اور بیت المقدس کی بے حرمتی کی لہٰذا اس کی توبہ قبول نہیں ہوئی[1]۔

زندوں سے بھلائی کرو:

﴿4770﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے اپنے شہر والوں سے تین دن تک کھانا مانگا مگر کسی نے بھی نہ دیا، چوتھے دن وہ مر گیا تو لوگوں نے اسے کفنا کر دفنا دیا اگلی صبح دیکھا گیا کہ اس کا کفن محراب میں موجود ہے اور اس پر لکھا ہوا ہے: جب وہ زندہ تھا تو تم نے اسے قتل کر دیا اور

[1]... قوم عمالقہ کا ایک لڑکا ان کے بت "نصر" کے پاس لاوارث پڑا ہوا ملا چونکہ اس کے باپ کا نام کسی کو نہیں معلوم تھا، اس لئے لوگوں نے اس کا نام بخت نصر (نصر کا بیٹا) رکھ دیا۔ خدا کی شان کہ یہ لڑکا بڑا ہو کر کہراسف بادشاہ کی طرف سے سلطنت بابل پر گورنر مقرر ہو گیا۔ پھر یہ خود دنیا کا بہت بڑا بادشاہ ہو گیا۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۴۷)

جب وہ مر گیا پھر تم نے اس کے ساتھ بھلائی کی۔ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: میں نے وہ بستی دیکھی ہے جس میں اس شخص کا انتقال ہوا وہاں ہر ایک کے ہاں مہمان خانہ موجود ہے لیکن اب نہ وہاں کوئی امیر موجود ہے نہ ہی کوئی فقیر۔ (یعنی ویران پڑی ہے)۔

﴿4771﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: جب تحفہ دروازے سے داخل ہو تو حق روشن دان سے نکل جاتا ہے۔

صرف ''آج'' کی فکر کرو:

﴿4772﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: ایک نبی عَلَيْهِ السَّلَام کا گزر کسی غار میں موجود ایک عابد کے پاس سے ہوا تو اسے سلام کیا: عابد نے سلام کا جواب دیا تو نبی عَلَيْهِ السَّلَام نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! تو یہاں کب سے ہے؟ عابد نے عرض کی: تین سو سال سے۔ انہوں نے پوچھا: تیرا گزر بسر کہاں سے ہوتا ہے؟ عابد نے عرض کی: درخت کے پتوں سے۔ انہوں نے پوچھا: پیتا کہاں سے ہے؟ عابد نے عرض کی: چشموں کے پانی سے۔ انہوں نے پوچھا: موسم سرما میں تو کہاں ہوتا ہے؟ عابد نے عرض کی: اس پہاڑ کے نیچے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: عبادت پر اتنا صبر واستقامت کیسے؟ عابد نے عرض کی: میں کیسے صبر نہ کروں فقط آج کے دن رات ہی تو صبر کرنا ہے گزشتہ کل تو جو ہونا تھا ہو چکا اور آئندہ کل ابھی آیا نہیں ہے۔ چنانچہ نبی عَلَيْهِ السَّلَام کو اس حکمت بھری بات سے بڑا تعجب ہوا کہ ''فقط آج کے دن رات ہی تو صبر کرنا ہے۔''

نصیحت کا انوکھا انداز:

﴿4773﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: ایک شخص نے اپنے شاگرد سے پوچھا: جب تم عورتوں اور چوپایوں کو ایک ساتھ دیکھتے ہو تو ان میں فرق کرتے ہو؟ شاگرد بولا: جی ہاں۔ استاد نے پوچھا: جب تم دیناروں اور کنکریوں کو ایک ساتھ دیکھتے ہو تو ان میں فرق کرتے ہو؟ شاگرد نے کہا: جی ہاں۔ استاد نے کہا: بیٹا! یقیناً تم نے خواہش کو خود سے دور نہیں کیا بلکہ اس کو بچا کر رکھا ہوا ہے۔

دین کے تین کنارے:

﴿4774﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: دین کے تینوں کناروں میں عمل کرو

بے شک دین کے تین کنارے ہیں اور جو شخص تمام نیک اعمال کرنا چاہے اس کے لئے یہ تینوں تمام اعمالِ صالحہ کا مجموعہ ہیں: پہلا کنارہ یہ ہے کہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی صبح وشام بے شمار ظاہری وپوشیدہ، نئی وپرانی اور گزشتہ وآئندہ ملنے والی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لیے عمل کر، پس مومن کو چاہیے کہ ان کا شکر ادا کرنے اور ان کے پورا ہونے کی امید پر عمل کرے۔ دین کا دوسرا کنارہ اُس جنت کی رغبت رکھنا ہے جس کی کوئی نظیر ہے نہ ہی اس کی کوئی قیمت اور بیوقوف ہی اس سے منہ موڑتا ہے۔ تیسرا کنارہ دوزخ ہے کہ تو اس سے چھٹکارے کے لیے عمل کر کیونکہ اس دوزخ پر نہ ہی صبر ہو سکتا ہے نہ کسی میں اس کا عذاب سہنے کی طاقت وقوت ہے اور کوئی مصیبت وغم اس کی مصیبت وغم جیسا نہیں، اس کی خبر بہت بڑی، معاملہ بہت شدید اور اس کی ذلت انتہائی بھیانک ہے۔ اس سے چھٹکارا پانے اور اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگنے سے جاہل، بیوقوف خسارہ اٹھانے والا ہی غافل ہو سکتا ہے یقیناً اس نے دنیا وآخرت دونوں کا گھاٹا اٹھایا اور یہی واضح نقصان ہے۔

جنت کی چابی:

﴿4775﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا گیا: کیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ جنت کی چابی نہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیوں نہیں! لیکن ہر چابی کے دندانے ہوتے ہیں اور جو دندانوں والی چابی لے کر دروازے پر جاتا ہے دروازہ اسی کے لیے کھولا جاتا ہے اور جو بغیر دندانوں والی چابی کے ساتھ جاتا ہے اس کے لیے دروازہ نہیں کھولا جاتا۔

دعا کا اثر:

﴿4776﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بادشاہ کا لڑکا نشے کی حالت میں سوار ہو کر نکلا تو اپنے گھوڑے سے گر پڑا اور گھوڑے نے اسے کچل دیا۔ بادشاہ کو بہت غصہ آیا اور اس نے قسم کھائی کہ ان بستی والوں کو گھوڑوں، ہاتھیوں اور پیادہ فوج سے روندھ ڈالے گا۔ اپنا مقصد پورا کرنے کے لیے اس نے گھوڑوں، ہاتھیوں اور لوگوں کو شراب پلائی اور لوگوں کو حکم دیا: جاؤ اور ہاتھیوں کی مدد سے بستی والوں کو روندھ ڈالو، جب ہاتھی تھک جائیں تو گھوڑے چڑھا دینا اور وہ بھی تھک جائیں تو تم اپنے پیروں سے کچل دینا۔ ادھر جب بستی والوں کو بادشاہ کے ارادے کا علم ہوا تو سب جمع ہو کر بستی سے باہر آئے اور خوب گڑگڑا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگی ابھی

یہ لوگ یہیں تھے کہ آسمان سے ایک گھڑ سوار بادشاہ کے لشکر کے درمیان اترا تو سب ہاتھی بدک کر گھوڑوں پر چڑھ دوڑے اور گھوڑے لوگوں کو کچلنے لگے یوں وہ بادشاہ گھوڑوں، ہاتھیوں اور تمام لوگوں سمیت ہلاک ہو گیا۔

چٹان سے کلام:

﴿4777﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بیت المقدس کی ایک چٹان سے ارشاد فرمایا: میں ضرور تجھ پر اپنا عرش رکھوں گا، ضرور تجھ پر اپنی مخلوق کو جمع کروں گا اور اس دن ضرور داؤد (عَلَیْهِ السَّلَام) گھوڑے پر سوار تجھ پر آئیں گے۔

﴿4778﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: میں اپنے اخلاق کی چھان بین کر رہا ہوں کیونکہ ان میں کوئی ایسی چیز نہیں جو مجھے اچھی لگے۔

﴿4779﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: بعض اوقات میں مغرب کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتا ہوں۔

بھوک مٹانے والا حسن و جمال:

﴿4780﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا نوح عَلَیْهِ السَّلَام اپنے زمانے والوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے لیکن اپنے چہرے پر نقاب ڈالے رہتے، جب کشتی والے بھوک سے تڑپنے لگے تو آپ نے ان کے لیے اپنے چہرے سے نقاب ہٹایا تو سب خوب سیر ہو گئے۔

﴿4781﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْهِ السَّلَام نے اپنے حواریوں سے ارشاد فرمایا: جو تم میں مصیبت پر زیادہ روتا پیٹتا ہے وہ دنیا سے زیادہ محبت کرنے والا ہے۔

اپنے عیبوں کو دیکھو:

﴿4782﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: خوشخبری ہے اس کے لیے جس نے دوسرے کے عیب کی بجائے اپنے عیب کی طرف نظر کی۔ خوشخبری ہے اس کے لیے جس نے مالداری کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے عاجزی کی، کمزور اور محتاج پر مہربانی کی، اپنے جمع شدہ مال کو نافرمانی میں خرچ نہ کیا، اہل علم، بردبار اور دانشمندوں کی مجلس اختیار کی اور اپنی لمبی عمر کے باوجود (بُری) بدعت کی جانب مائل نہ ہوا۔

بلند رتبہ مومن کون؟

﴿4783﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے زبور میں پڑھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا: اے داود! کیا تم جانتے ہو پُل صراط پر سب سے تیزی سے گزرنے والے کون ہوں گے؟ وہ جو میرے فیصلے پر راضی رہے اور ان کی زبانیں میرے ذکر سے تر رہیں۔ کیا تم جانتے ہو کون سے فقرا افضل ہیں؟ وہ جو میرے فیصلے اور تقسیم پر راضی رہے اور میری دی ہوئی نعمت پر میری تعریف کی۔ اے داود! کیا تم جانتے ہو میرے نزدیک کس مومن کا رتبہ بڑا ہے؟ اس کا جو بچائے ہوئے مال کے مقابلے میں خرچ کئے جانے والے مال پر زیادہ خوش ہو۔

50سالہ عبادت کا صلہ:

﴿4784﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے 50 سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی طرف الہام فرمایا کہ بے شک میں نے تیری مغفرت کر دی۔ وہ بولا: یاربّ عَزَّوَجَلَّ! تو نے میری مغفرت کیسے کر دی حالانکہ میں نے تو کوئی گناہ ہی نہیں کیا؟ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی گردن کی ایک رگ کو حکم دیا تو اس نے کام کرنا چھوڑ دیا، اس کی تکلیف سے وہ نہ سو سکتا نہ نماز پڑھ سکتا تھا، جب کچھ سکون ہوا تو سو گیا اسی حالت میں ایک فرشتہ آیا تو اس نے فرشتے سے اس درد کی شکایت کی، فرشتے نے کہا: بے شک تمہارا ربّ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ تمہاری پچاس سال کی عبادت کا صلہ اس درد سے ملنے والا سکون ہے۔

نعمتوں کی اصل:

﴿4785﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمام نعمتوں کی اصل تین ہی نعمتیں ہیں: پہلی اسلام کی نعمت کہ ہر نعمت اسی کا صدقہ ہے دوسری عافیت (یعنی امن) کہ زندگی کا مزہ اسی سے ہے اور تیسری نعمت دولت کہ اس کے بغیر زندگی ادھوری ہے۔

شکر کی عظیم مثال:

﴿4786﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو نابینا ہونے کے ساتھ ساتھ برص اور جذام (کوڑھ کے مرض) میں مبتلا تھا اور کہہ رہا تھا: اللہ کی نعمتوں پر اس کا شکر

ہے، سیِّدُنا وہب رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ ایک شخص تھا وہ کہنے لگا: اب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کونسی نعمت تیرے پاس رہ گئی ہے جس پر تو شکر ادا کر رہا ہے؟ نابینا مریض نے کہا: شہر والوں کی طرف دیکھو کہ ان کی تعداد کتنی زیادہ ہے اور ان میں میرے سوا کوئی بھی ربّ تعالیٰ کو نہیں پہچانتا کیا میں پھر بھی اس کا شکر ادا نہ کروں؟

مومن کی نشانیاں:

﴿4787﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: مومن کسی سے ملتا ہے تو علم حاصل کرنے کے لیے، خاموش رہتا ہے تو سلامت رہنے کے لیے، کلام کرتا ہے تو سمجھانے کے لیے اور تنہائی اختیار کرتا ہے تو پر سکون ہونے کے لیے۔

﴿4788﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مومن غور و فکر کرنے والا، نصیحت پکڑنے والا، سرزنش قبول کرنے والا ہوتا ہے، جب غور و فکر کرتا ہے تو اسے اطمینان و سکون ملتا ہے، نصیحت پکڑتا ہے تو صلہ رحمی کرتا ہے، سرزنش کیا جائے تو گناہ چھوڑ دیتا ہے۔ غربت میں عاجزی کرتا ہے، قناعت کرتا ہے تو اہتمام نہیں کرتا، خواہشات کو چھوڑ کر آزاد ہو جاتا ہے، جو حسد کرے اس سے بھی محبت کرتا ہے، ہر فانی چیز سے منہ موڑ کر اپنی عقل کو کامل کرتا ہے۔ باقی رہنے والے عمل میں راغب ہو کر مقامِ معرفت تک پہنچتا ہے، اس کا دل اس کے غم سے جڑا ہوتا ہے اور اس کا غم بھی غمِ آخرت ہوتا ہے، جب دنیا والے اپنی خوشی پر خوش ہوں تو یہ خوش نہیں ہوتا بلکہ خود پر ہمیشہ رنجیدہ و غمگین ہی رہتا ہے، جب لوگ سو جائیں تو خوش ہوتا ہے اور تلاوتِ قرآن میں مشغول ہو کر اسے اپنے دل میں اتارتا ہے۔ کبھی تو اس کا دل خوف زدہ اور آنکھیں اتنی پر نم ہو جاتی ہیں کہ پوری پوری رات تلاوتِ قرآن میں گزار دیتا ہے اور پورا دن گوشہ نشین ہو کر اپنے گناہوں پر فکر مند ہوتا اور اپنی نیکیوں کو چھوٹا سمجھنے لگتا ہے۔ قیامت کے دن اسے تمام مخلوق کے سامنے پکار کر کہا جائے گا: اے عزت والے! اٹھ اور جنت میں داخل ہو جا۔

پتھر کی نصیحت آمیز تحریر:

﴿4789﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو زکریا تیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللهِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ خلیفہ سلیمان بن عبد الملک مسجد حرام میں بیٹھا تھا کہ اس کے پاس ایک منقش پتھر لایا گیا، اس نے کہا: کسی پڑھنے والے کو لے آؤ۔ چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بلایا گیا تو آپ نے اس پتھر پر لکھا ہوا پڑھا: اے ابن آدم! اگر تو دیکھ لے کہ تیری موت تک کتنا وقت باقی ہے تو ضرور لمبی امیدوں سے کنارہ کر کے اپنے عمل کو بڑھائے گا، تیری حرص اور کوششیں کم ہو جائیں گی اور اگر تیرے قدم پھسل گئے تو کل بروز قیامت تجھے ندامت ہوگی، تیرے گھر والے اور پڑوسی تجھے قبر کے حوالے کر دیں گے، والدین اور رشتے دار دور ہو جائیں گے، اولاد چھوڑ دے گی پھر نہ تو دنیا کی طرف لوٹ کر آسکے گا اور نہ ہی نیکیوں میں اضافہ کر سکے گا لہٰذا حسرت و ندامت طاری ہونے سے پہلے ہی روزِ قیامت کے لئے تیاری کر لے۔ یہ سن کر خلیفہ سلیمان بن عبد الملک خوب رویا۔

﴿4790﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب لوگ تمہیں نیک کہیں تو اس وقت تمہارے لیے ہلاکت ہے۔

پوشیدہ عمل کا فائدہ:

﴿4791﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بھتیجے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بیٹے! بالکل تنہائی میں اخلاص کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو وہ سب کے سامنے تیری عبادت کی تصدیق فرمائے گا کیونکہ جس نے کوئی بھلائی کی اور وہ پوشیدگی سے ربّ تعالیٰ تک پہنچ گئی تو یقیناً وہ اپنے درست ٹھکانے پر پہنچ گئی اور جس نے کوئی ایسا نیک عمل کیا جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی مطلع نہیں تو یقیناً اس پر وہی مطلع ہوا جو اسے کافی ہے اور عمل کرنے والے نے اپنا عمل اس کے سپرد کر دیا جو اس کا اجر ضائع نہیں فرمائے گا، لہٰذا تم جو بھی نیک عمل کرو جو صرف ربّ تعالیٰ کو معلوم ہو تو اس کے ضائع ہونے کا خوف ہرگز مت کرنا اور ناانصافی یا نقصان کا خوف بھی مت کرنا اور یہ بھی ہرگز مت سوچنا کہ علانیہ عمل پوشیدہ سے زیادہ کامیاب ہے کیونکہ علانیہ عمل کا تعلق پوشیدہ عمل کے ساتھ ایسے ہی ہے جیسے درخت کے پتوں کا درخت کے پانی کے ساتھ، علانیہ عمل پتّا ہے اور پوشیدہ عمل اس کا پانی، اگر درخت کا پانی خراب ہو جائے تو اس کے پتے اور خوشبو بلکہ پورا درخت ہی برباد ہو جاتا ہے اور اگر وہ پانی درست ہو تو درخت، اس کے پتے اور اس کا پھل درست رہتا ہے، پس درخت بھی اس وقت تک تروتازہ اور نفع بخش رہے گا جب تک اس کے اندر نظر نہ آنے والا پانی رہے گا۔ یونہی دین بھی اس وقت تک سلامت رہے گا جب تک پوشیدہ عمل کا پانی

اسے ملتا رہے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سب کے سامنے اس کی تصدیق فرمائے گا، بے شک علانیہ عمل، پوشیدہ نیک عمل کے ساتھ ایسے ہی فائدہ دیتا ہے جیسے درخت کا پانی اس کی شاخوں کی درستی کا فائدہ دیتا ہے اگرچہ وہ شاخیں اس پانی سے پہلے بھی موجود تھیں لیکن ان کا پھلنا پھولنا درخت کو مزید خوبصورت بنا دیتا ہے، یونہی اگرچہ پوشیدہ عمل دین کا بادشاہ ہے لیکن اس کے ساتھ علانیہ کامل جانا دین کو مزید آراستہ و پیراستہ بنا دیتا ہے اور علانیہ عمل کا یہ فائدہ اس وقت ہے جب بندۂ مومن اس سے صرف رضائے الٰہی کا قصد کرے۔

کفر کی چار بنیادیں:

﴿4792﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حکمت میں پڑھا کہ کفر کی چار بنیادیں ہیں: (۱)...غصہ (۲)...شہوت (۳)...لالچ اور (۴)...خوف۔

دردناک پکڑ:

﴿4793﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: جب تم مجھے پکارو تو خوب ڈر و خوف میں مبتلا ہو جاؤ، اپنے چہرے کو مٹی کے ساتھ ملا لو اور اپنے مکمل چہرے اور بدن کے ساتھ مجھے سجدہ کرو اور جب مجھ سے مانگو تو خوف اور کانپتے دل کے ساتھ مانگو اور پوری زندگی مجھ سے ڈرتے رہو، جاہل کو میری نعمتیں بتاؤ اور میرے بندوں سے کہہ دو: جس گمراہی میں پڑے ہو اسی میں نہ پڑے رہنا کیونکہ میری پکڑ بڑی دردناک ہے۔

﴿4794﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اٹھارہ ہزار جہان ہیں اور دنیا ان میں سے ایک جہان ہے اور یہ ویرانے میں ایک عمارت اور صحرا میں ایک خیمے کی مثل ہے۔

بے عمل طالب علم:

﴿4795﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک کتاب میں پڑھا: اے اِبنِ آدم! اس میں تیرے لیے کوئی بھلائی نہیں کہ جو تو نہ جانتا تھا وہ جان گیا اور جو جان گیا اس پر عمل نہ کیا، ایسے کی مثال تو اس شخص کی طرح ہے جس نے لکڑیاں جمع کر کے ان کا ایک گٹھا باندھا جب اٹھانے لگا تو اٹھا نہ

سکا اور اس کے ساتھ ایک گٹھا اور ملا دیا۔

﴿4796﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دوزخیوں کو کپڑے پہنائے گئے حالانکہ ان کے لئے ننگا ہونا ہی بہتر تھا اور انہیں زندگی دی گئی حالانکہ ان کے لئے موت ہی بہتر تھی۔

مالدار خطرے میں:

﴿4797﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر کوئی محتاج کسی مالدار سے سوال کرے اور وہ اسے نہ دے تو میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ جب وہ تیری بارگاہ میں دعا کرے تو قبول نہ فرما اور جب تجھ سے کچھ مانگے تو عطا نہ فرما۔

﴿4798﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسکینوں کے ساتھ احسان کرو کیونکہ کل قیامت میں ان کی حکومت ہوگی۔

بے عمل عالم کی مثال:

﴿4799﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے علم سیکھا لیکن عمل نہ کیا اس کی مثال اس طبیب کی طرح ہے جس کے پاس دوا موجود ہے لیکن اس کے ذریعے علاج نہیں کرتا۔

چغل خور شیطان کا ایلچی ہے:

﴿4800﴾... حضرتِ سیِّدُنا فضل بن ابو عیاش عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب کے آزاد کردہ غلام عنبر کہتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ایک شخص آیا اور کہا: میں فلاں شخص کے پاس سے گزرا تو وہ آپ کو گالیاں دے رہا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو غصہ آگیا اور فرمایا: شیطان کو تیرے سوا کوئی اور ایلچی نہیں ملا۔ ابھی میں وہیں تھا کہ وہ گالی دینے والا شخص آیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سلام کیا، آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا، ہاتھ بڑھا کر مصافحہ کیا اور اسے اپنے پاس بٹھالیا۔

﴿4801﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک کتاب میں پڑھا: اے ابنِ آدم! تو اپنے دین کی فکر کر تیرا رزق تو عنقریب تجھے مل ہی جائے گا۔

سیِّدُنا وھب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ درج ذیل صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے حدیث روایت کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس، حضرتِ سیِّدُنا جابر، حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر، حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل، ان کے بھائی اور حضرتِ سیِّدُنا طاؤس رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرنے والے تابعینِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار، حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن رفیع، حضرتِ سیِّدُنا وہب بن کَیسان، حضرتِ سیِّدُنا زید بن اسلم، حضرتِ سیِّدُنا موسٰی بن عُقبہ، حضرتِ سیِّدُنا عطا بن سائب، حضرتِ سیِّدُنا عمار دُہنی، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن جحادہ اور حضرتِ سیِّدُنا ابان بن ابو عَیَّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

﴿4802﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو دیہات میں رہا وہ سخت دل ہو گیا، جو شکار کے پیچھے رہا وہ غافل ہو گیا اور جو بادشاہ کے پاس پہنچا وہ فتنہ میں پڑا۔[1]

﴿4803﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ محبوب خدا، شفیعِ روزِ جزا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنی محرم سے بدکاری کرے وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔[2]

﴿4804﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں رحم کرنے اور جنگ کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں، تاجر اور کاشتکار بنا کر نہیں بھیجا گیا، سنو! اس امت کے شریر لوگ تاجر اور کاشتکار ہیں سوائے ان کے جنہوں نے اپنے اوپر تنگی کی۔[3]

شانِ صدّیق و فاروق:

﴿4805﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ سرورِ ذیشان، راحت قلب و جاں صَلَّی

1... ابو داود، کتاب الصید، باب فی اتباع الصید، ۳/۱۵۱، حدیث: ۲۸۵۹

2... معجم کبیر، ۱۱/۴۸، حدیث: ۱۱۰۳۱

3... کنز العمال، کتاب الجهاد من قسم الاقوال، الباب الاول، ۴/ ۱۲۱، حدیث: ۱۰۴۹۶

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چند لوگوں کو شہروں کی طرف روانہ فرمایا تاکہ وہ لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں، ایک صحابی نے عرض کی: اگر آپ ابو بکر و عمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کو روانہ فرما دیں تو...! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں ابو بکر و عمر سے بے پروا نہیں کیونکہ ابو بکر و عمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کا مرتبہ اسلام میں ایسا ہے جیسا انسان کے لیے آنکھ اور کان کا۔[1]

عشق و وفا کا حیرت انگیز منظر:

﴿4806﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا ابن عباس اور حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ سورت نازل ہوئی:

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُۙ(۱) وَ رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًاۙ(۲) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا۠(۳) (پ۳۰، النصر: ۱تا۳)

ترجمۂ کنزالایمان: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

تو مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے جبریل میری وفات کا اعلان ہو چکا، حضرتِ سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: آنے والا پل آپ کے لیے گزرے ہوئے سے بہتر ہے اور عنقریب آپ کو آپ کا ربّ عَزَّوَجَلَّ اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اذان دینے کا حکم دیا، چنانچہ مہاجرین اور انصار مسجد نبوی میں جمع ہو گئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں نماز پڑھائی پھر منبر پر جلوہ فرما ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کے بعد ایک ایسا خطبہ دیا جس سے دل کانپ اٹھے اور آنکھوں سے اشک رواں ہو گئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمہارے لیے کیسا نبی ہوں؟ عرض کی گئی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے آپ اچھے نبی ہیں، باپ کی طرح مہربان، ناصح بھائی کی طرح شفیق، آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیغامات کا حق ادا کیا اور اس کی وحی ہم تک پہنچا دی، آپ نے ہمیں حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعے اپنے رب کے

[1]... تاریخ ابن عساکر، الرقم ۳۳۹۸، عبد اللہ ویقال عتیق بن عثمان، ۳۰/ ۱۱۴، حدیث: ۶۱۲۲

راستے کی طرف دعوت دی، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو اس سے افضل جزا عطا فرمائے جو کسی امت کی طرف سے اس نے کسی نبی کو دی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: اے گروہِ مسلمین! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم اور تم پر اپنے حق کا واسطہ دے کر کہتا ہوں: میری طرف سے کسی پر کوئی زیادتی ہوگئی ہو تو کھڑا ہو جائے اور قیامت میں بدلہ لینے کے بجائے مجھ سے یہیں بدلہ لے لے۔ کوئی ایک بھی کھڑا نہ ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوبارہ یہی قسم دی پھر بھی کوئی کھڑا نہ ہوا تو تیسری بار قسم دیتے ہوئے اس بات کو دہرایا کہ میری طرف سے کسی پر کوئی زیادتی ہوگئی ہو تو کھڑا ہو جائے اور قیامت میں بدلہ لینے کے بجائے مجھ سے یہیں بدلہ لے لے۔ چنانچہ عکاشہ نامی ایک ضعیف العمر شخص کھڑے ہوئے اور لوگوں کو ہٹاتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے جا پہنچے اور عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! اگر آپ نے باربار قسم نہ دی ہوتی تو میری مجال ہی نہیں تھی کہ میں کسی چیز کے بدلے کے لیے آپ کے سامنے آتا۔ میں آپ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی مدد کی اور ہمیں فتح عطا فرمائی۔ جب ہم واپس آرہے تھے تو میری اونٹنی آپ کی اونٹنی کے برابر آگئی، میں اپنی اونٹنی سے اتر کر آپ کے قریب ہوا تاکہ آپ کے قدم مبارک پر بوسہ دوں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چھڑی بلند کی اور میرے پہلو پر ماری، میں نہیں جانتا کہ آپ نے ایسا جان بوجھ کر کیا یا آپ کا ارادہ اونٹنی کو مارنے کا تھا؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے جلال سے پناہ میں لیتا کہ اللہ کا رسول تمہیں جان بوجھ کر مارے۔ اے بلال! فاطمہ کے گھر جاؤ اور وہی پتلی چھڑی لے آؤ۔ چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے ہاتھ سر پر رکھے مسجد سے نکلے اور یہ کہتے جاتے: یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں جو خود اپنا قصاص دے رہے ہیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا: اے رسولُ اللہ کی صاحبزادی! مجھے وہ پتلی چھڑی دے دو۔ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: بلال نہ ہی آج یوم عرفہ ہے اور نہ ہی کوئی غزوہ پھر میرے باباجان چھڑی کا کیا کریں گے؟ حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ عرض کرنے لگے: کیا آپ کو معلوم نہیں آج آپ کے باباجان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا کر رہے رہیں! بے شک حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دین پہنچا دیا ہے، دنیا کو چھوڑ رہے ہیں

اور آج اپنی طرف سے بدلہ دے رہے ہیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: اے بلال! آخر ایسا کون ہے جس نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بدلہ لینا گوارا کر لیا؟ اے بلال! اگر یہ بات ہے تو حسن اور حسین کو کہو اس شخص کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور وہ ان سے بدلہ لے لے وہ دنوں اسے حضور سے بدلہ لینے سے باز رکھیں گے۔ چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مسجد پہنچے اور وہ چھڑی حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پیش کر دی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ عکاشہ کے حوالے کر دی، یہ دیکھ کر حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر و عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا آگے بڑھے اور کہا: اے عکاشہ! لو ہم تمہارے سامنے ہیں جو انتقام لینا ہے ہم سے لے لو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بدلہ نہ لو۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! ہٹ جاؤ اور اے عمر! تم بھی ہٹ جاؤ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ تم دونوں کے مقام و مرتبہ کو خوب جانتا ہے۔ اتنے میں حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے عکاشہ! میرے سامنے میری زندگی میں تم پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ چھڑی مارو مجھے یہ ہرگز برداشت نہیں، یہ رہی میری پیٹھ اور یہ رہا میرا پیٹ اپنے ہاتھ سے مجھے سو کوڑے مار لو اور مجھ سے انتقام لے لو لیکن پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بدلہ نہ لینا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے علی! اپنی جگہ بیٹھ جاؤ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے مرتبے اور نیت کو خوب جانتا ہے۔ اتنے میں نوجوانانِ جنت کے سردار حضرتِ سیِّدُنا امام حسن و حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے عکاشہ! کیا تم نہیں جانتے ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے ہیں اور ہم سے بدلہ لینا گویا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بدلہ لینا ہے لہٰذا ہم سے بدلہ لو۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! بیٹھ جاؤ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے اس مقام کو خوب جانتا ہے۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا عکاشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرمایا: اے عکاشہ! اگر تم مارنا چاہتے ہو تو مارو۔

حضرتِ عکاشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: جس وقت آپ نے مجھے مارا تھا اس وقت میرے پیٹ پر کپڑا نہیں تھا۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیٹ مبارک سے کپڑا اٹھا دیا، یہ دیکھ کر مسلمانوں کی

چیخیں نکل گئیں اور کہنے لگے: ارے! عکاشہ کو دیکھتے ہو یہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک پیٹ پر مارے گا؟ جب حضرتِ سیِّدُنا عکاشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک پیٹ کی سفیدی کو دیکھا گویا مصری کی ڈلی ہو تو فوراً حضور عَلَیْہِ السَّلَام سے چمٹ گئے اور بطن مبارک کا بوسہ لیتے ہوئے عرض گزار ہوئے: میرے ماں باپ آپ پر قربان! بھلا کون ہے جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بدلہ لینے کا سوچ سکے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چاہو تو بدلہ لے لو اور چاہو تو معاف کر دو۔ حضرتِ سیِّدُنا عکاشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: میں نے آپ کو معاف کیا یہ امید کرتے ہوئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزِ قیامت مجھے معاف فرمائے گا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میرے جنت کے رفیق کو دیکھنا چاہے وہ اس بوڑھے کو دیکھ لے۔ پس لوگ کھڑے ہوئے اور حضرتِ سیِّدُنا عکاشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی پیشانی چومنے لگے اور یہ کہتے جاتے: تمہیں مبارک ہو! تمہیں مبارک ہو! تم تو بلند درجات اور حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہم نشینی کے شرف کو پہنچ گئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دن سے اٹھارہ دن تک بیمار رہے اور لوگ آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہوتے رہے۔

رفیقِ اعلیٰ کی طرف سفر:

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیر کے دن پیدا ہوئے، پیر کے دن اعلان نبوت کیا اور پیر ہی کے دن وصال فرمایا، جب اتوار کا دن آیا تو آپ کا مرض شدت اختیار کر گیا۔ آپ نے حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اذان کا حکم دیا وہ اذان دینے کے بعد دروازے پر کھڑے ہو کر کہنے لگے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ وَ رَحْمَۃُ اللہِ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، نماز! پیارے آقا نے اپنے غلام کی آواز سن لی لیکن حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: اے بلال! حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شدید بیمار ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مسجد میں چلے گئے جب صبح کی سفیدی پھوٹنے لگی تو حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: اللہ کی قسم! جب تک میرے آقا حکم نہ فرما دیں میں نماز نہیں پڑھوں گا، چنانچہ دوبارہ درِ دولت پر حاضر ہو کر عرض کی: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ وَ رَحْمَۃُ اللہِ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، نماز! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے غلام کی صدا سن کر ارشاد فرمایا: اے بلال! اللہ کے رسول شدید بیمار ہیں، مسجد جاؤ اور ابو بکر کو حکم دو کہ

لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ دونوں ہاتھ سر پر رکھے واپس مڑے اور یہ کہتے جاتے: ہائے اللہ مدد فرما، میری امید ٹوٹ گئی، میری کمر ٹوٹ گئی، کاش! میری ماں نے مجھے جنا ہی نہ ہوتا، اگر میں پیدا ہو بھی گیا تھا تو کاش! مجھے یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا، پھر کہنے لگے: اے ابو بکر سنتے ہو! حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بہت نرم دل تھے آگے بڑھے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جگہ کو خالی پا کر برداشت نہ کر سکے اور بے ہوش ہو کر گر پڑے، مسلمانوں کی چیخیں نکل گئیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ چیخ وپکار سنی تو ارشاد فرمایا: یہ کیسی چیخ وپکار ہے؟ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو نہ پا کر صحابہ کی چیخیں نکل گئی ہیں۔ چنانچہ

آپ نے حضرتِ علی اور حضرتِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو بلایا اور ان کے سہارے تشریف لے جا کر دو مختصر رکعتیں پڑھائیں پھر اپنا نور برساتا رخ روشن حضراتِ صحابۂ کرام کی طرف پھیرا اور ارشاد فرمایا: میں تمہیں سپردِ خدا کرتا ہوں تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے امید اور اس کی امان میں ہو۔ میرے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارا نگہبان ہے، اے مسلمانو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا اور میرے بعد اس کی اطاعت کرنا تم پر لازم ہے، میں دنیا سے پردہ کرنے والا ہوں، یہ دن آخرت کا پہلا اور دنیا کا آخری دن ہو گا۔ پھر جب پیر کا دن آیا تو بیماری شدت اختیار کر گئی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا کہ نیچے اترو میرے حبیب حضرت محمد مصطفٰے، احمد مجتبیٰ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پاس سب سے اچھی صورت میں حاضری دو اور ان کی روح قبض کرنے میں سب سے زیادہ آسانی کرنا۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نیچے اترے اور ایک اعرابی کی صورت میں دروازے پر کھڑے ہو کر کہا: اے نبوت کے گھر، رسالت کا سرچشمہ اور فرشتوں کے میزبانو! تم پر سلام ہو، کیا میں اندر آجاؤں؟ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کہا: اس شخص کو جواب دیں۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! تیرا آنا سبب رحمت ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے اجر دے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو اپنی ذات میں مشغول ہیں (یعنی شدید بیمار ہیں)۔ حضرتِ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے دوبارہ ندا دی تو سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا: فاطمہ! اس شخص کو جواب دیں۔ چنانچہ سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! تیرا آنا سبب رحمت ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے اجر دے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو اپنی ذات میں مشغول ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے تیسری مرتبہ کہا: اے نبوت کے گھر، رسالت کا سرچشمہ اور فرشتوں کے میزبانو! تم پر سلام ہو، کیا میں اندر آجاؤں؟ میرا اندر آنا ضروری ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کی آواز سن لی اور فرمایا: فاطمہ دروازے پر کون ہے؟ عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کوئی شخص ہے جو اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے ہم نے اسے دو بار جواب بھی دیا ہے لیکن جب اس نے تیسری مرتبہ ندا دی تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور سانسیں پھول گئیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: فاطمہ! جانتی ہو دروازے پر کون ہے؟ یہ لذتوں کو گرانے والا، جماعتوں کو توڑنے والا، میاں بیوی میں جدائی ڈالنے والا، اولاد کو یتیم کرنے والا، گھروں کو ویران اور قبرستان کو آباد کرنے والا موت کا فرشتہ ہے، اے ملک الموت! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے آجاؤ۔ چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ملکوت الموت! دیدار کرنے آئے ہو یا روح قبض کرنے؟ عرض کی: دیدار کرنے بھی اور روح لے جانے بھی، مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حکم دیا ہے کہ آپ کی اجازت کے بغیر اندر داخل نہ ہوں اگر آپ اجازت دے دیں تو ٹھیک ورنہ میں واپس ربّ تعالٰی کی بارگاہ میں لوٹ جاؤں۔ ارشاد فرمایا: اے ملک الموت میرے دوست جبریل کو کہاں چھوڑ آئے ہو؟ عرض کی: میں ان کو آسمانِ دنیا میں چھوڑ آیا ہوں وہاں ملائکہ ان سے آپ کے معاملے میں تعزیت کر رہے ہیں۔ ایک لمحہ بھی نہ گزرا تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آئے اور آپ کے سرہانے بیٹھ گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے جبریل! یہ وقت دنیا سے رخصتی کا ہے ذرا مجھے ان انعامات کی خوشخبری تو سناؤ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں میرے لیے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یا حبیبَ اللہ! آپ کو خوشخبری ہو میں اس حال میں آیا ہوں کہ تمام آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں، فرشتے صفیں بنا کر پھولوں اور سلاموں کے نذرانے لیے خوش آمدید کہنے کھڑے ہیں اور آپ کی روحِ پرنور پر سلام بھیج رہے ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے وجہ کریم کے لیے ہیں۔ اے جبریل! اور خوشخبری دو۔ حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: آپ کو خوشخبری ہو کہ جنتوں کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں، اس کی نہریں جھل تھل کر رہی ہیں، درخت جھلملا رہے ہیں اور اس کی حوریں سج

سنور کر آپ کی مبارک روح کا انتظار کر رہی ہیں۔ ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے وجہ کریم کے لیے ہیں۔اے جبریل! اور خوشخبری دو۔ عرض کی: روز قیامت آپ سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہیں اور سب سے پہلے آپ ہی کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمام تعریفیں میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے وجہ کریم کے لیے ہیں۔ اے جبریل! مزید خوشخبری دو۔ حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے دوست! آپ کس چیز کے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اپنے رنج وغم کے بارے میں کہ میرے بعد تلاوتِ قرآن کرنے والوں کا کون ہو گا؟ رمضان کے روزے رکھنے والوں کی دیکھ بھال کون کرے گا؟ بیتُ اللہ کا حج کرنے والوں کا خیال کون رکھے گا؟ اور میرے بعد میری لاڈلی امت کا پرسان حال کون ہو گا؟ حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے اللہ کے محبوب! آپ کے لیے خوشخبری ہے کہ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: اے محمد! جب تک آپ اور آپ کی امت جنت میں داخل نہ ہو جائے تمام انبیا اور تمام امتوں پر جنت حرام ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پھر تو میں راضی وخوش ہوں، اے ملک الموت! جس کام سے آئے تھے وہ کر گزریے۔ حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: جب آپ پردہ فرما جائیں تو آپ کو غسل کون دے، آپ کو کس میں کفن دیا جائے، کون آپ کی نماز جنازہ پڑھائے اور قبر انور میں کون اتارے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اے علی! تم اور ابن عباس مجھے غسل دینا اور تمہارے ساتھ تیسرے جبریل ہوں گے، جب مجھے غسل دے چکو تو تین نئے کپڑوں میں کفن دینا اور جبریل عَلَیْہِ السَّلَام میرے لیے جنت سے حنوط (خوشبو) لائیں گے، جب تم مجھے چارپائی پر رکھ دو تو اسے اٹھا کر مسجد میں رکھ دینا اور سب باہر چلے جانا، سب سے پہلے ربّ عَزَّوَجَلَّ اپنے عرش کے اوپر سے مجھ پر دورد بھیجے گا، پھر جبرائیل پھر میکائیل پھر اسرافیل اور پھر تمام فرشتے گروہ در گروہ درود بھیجیں گے پھر تم لوگ آجانا اور صفیں بنا کر درود پڑھنا اور کوئی ایک بھی آگے نہ آئے (یعنی کوئی امام نہ بنے)۔

روزِ قیامت حضور کہاں ملیں گے؟

آپ کی نورِ نظر، لختِ جگر حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: آج تو جدائی کا دن ہے اب میں آپ سے کب ملوں گی؟ ارشاد فرمایا: اے میری بیٹی! اب تم قیامت میں میرے حوض پر مجھ سے

ملاقات کروگی میں وہاں اپنے امتیوں کو سیراب کررہا ہوں گا۔ عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ کو حوض پر نہ پاؤں تو؟ ارشاد فرمایا: پھر تم میزان پر آجانا میں وہاں اپنی امت کی شفاعت کررہا ہوں گا۔ عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ کو وہاں بھی نہ پاؤں تو؟ ارشاد فرمایا: پل صراط پر آجانا میں وہاں دعا کررہا ہوں گا: اے میرے ربّ! میری امت کو دوزخ سے سلامت رکھ۔ اتنے میں حضرتِ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام آگے بڑھے اور روح نکالنا شروع کی جب روح مبارک گھٹنوں تک پہنچی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان مبارک سے آہ نکلی جب ناف تک پہنچی تو آپ نے وَاکَرَبَاہُ یعنی ہائے تکلیف فرمایا تو آپ کی لختِ جگر حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: باباجان! آج آپ کی تکلیف میری تکلیف ہے۔ جب روح مبارک سینے تک پہنچی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے جبریل! موت کی کڑواہٹ بہت شدید ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا رخ پھیر لیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے جبریل! کیا میری طرف دیکھنے کو ناپسند کررہے ہو؟ حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے دوست! بھلا کس میں اتنی تاب ہے کہ آپ کو موت کی سختیوں میں دیکھ سکے۔۔؟

حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی تجہیز و تکفین:

جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی روح مبارک پرواز کرگئی تو حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کو غسل دیا، حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا پانی ڈال رہے تھے اور حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ساتھ موجود تھے، پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تین نئے کپڑوں میں کفن دیا گیا پھر چارپائی پر مسجد لے جایا گیا اور سب لوگ باہر نکل گئے سب سے پہلے ربّ تعالیٰ نے آپ پر درود بھیجا پھر حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل پھر سیِّدُنا میکائیل پھر سیِّدُنا اسرافیل اور پھر تمام فرشتے گروہ در گروہ حاضر ہوتے اور درود و سلام بھیجتے۔ حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم نے مسجد میں ہچکیوں کی آواز سنی لیکن کوئی شخص نظر نہ آیا پھر کسی ہاتف غیبی نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! اندر داخل ہو جاؤ اور اپنے نبی کی نماز جنازہ پڑھو، چنانچہ ہم اندر گئے اور صفیں بنا کر کھڑے ہو گئے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں یہی حکم دیا تھا، پھر ہم نے حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہی اور حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ

ہی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نمازِ جنازہ ادا کی (یعنی درود پڑھتے رہے) ہم میں سے کوئی بھی (امامت کے لیے) آگے نہیں بڑھا۔ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس اور حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ قبرِ انور میں داخل ہوئے اور یوں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تدفین عمل میں آئی۔ جب لوگ واپس پلٹے تو حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ زَہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: اے حسن کے بابا! آپ نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دفنا دیا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا شدتِ غم میں ڈوبے ہوئے کہنے لگیں: آپ لوگوں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مٹی ڈالنا کیسے گوارا کر لیا؟ کیا آپ لوگوں کے دلوں میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے کوئی مہربانی نہیں آئی؟ کیا وہ بھلائی کی باتیں سکھانے والے نہ تھے؟ حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے تسلی دیتے ہوئے کہا: اے فاطمہ! کیوں نہیں، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فیصلہ اٹل ہے اسے کون ٹال سکتا ہے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا رونے لگیں اور کہنے لگیں: بابا جان! وہ جبریل جو آسمان سے آپ کے پاس وحی لایا کرتے تھے آج تو ہم ان کے آنے جانے سے بھی محروم ہوگئے۔[1]

تصویریں مٹا دو:

﴿4807﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ فتحِ مکہ کے موقع پر حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو وادی بطحا میں حکم دیا کہ جاؤ اور کعبہ میں جتنی تصویریں ہیں سب کو مٹا دو۔ چنانچہ جب تمام تصویریں مٹا دی گئیں تو پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کعبۃ اللہ شریف میں داخل ہوئے۔[2]

منافق کی موت:

﴿4808﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ہم مکہ و مدینہ کے درمیان جہاد میں مشغول تھے کہ اتنے میں شدید آندھی چلی جس نے لوگوں کو ریت میں دھنسا دیا، اس

---

1 ...معجم کبیر، ۳/ ۵۸، حدیث ۲۶۷۶، بتغیر قلیل

2 ...دلائل النبوۃ للبیھقی، باب دخول النبی مکۃ...الخ، ۵/ ۷۳، حدیث: ۲۳

وقت حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ھٰذَا لِمَوْتِ مُنَافِقٍ یعنی: یہ آندھی منافق کی موت کی نشانی ہے۔“ جب ہم مدینے پہنچے تو ہمیں پتا چلا کہ اس دن ایک بہت بڑا منافق مرا تھا۔[1]

﴿4809-10﴾... حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وادی رقیم کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین افراد ایک غار میں تھے کہ پہاڑ کا تودہ اس غار کے دہانے پر گر گیا (اور غار کا منہ بند ہوگیا)۔[2]

70 پردے:

﴿4811﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک یہودی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آسمانوں کے علاوہ اپنی کسی اور مخلوق سے پردہ اختیار کیا ہوا ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور ان فرشتوں کے درمیان جو عرش کے گرد ہیں نور کے 70 پردے ہیں، پھر 70 پردے آگ کے، پھر 70 پردے اندھیرے کے، پھر 70 پردے دبیز ریشم کے، پھر 70 باریک ریشم کے، پھر 70 سفید موتیوں کے، پھر 70 آگ اور نور کی ملی جلی روشنی کے، پھر 70 برف کے، پھر 70 پانی کے، پھر 70 بادلوں کے، پھر 70 ٹھنڈک کے اور پھر 70 پردے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظمت کے ہیں جنہیں بیان ہی نہیں کیا جا سکتا۔ وہ یہودی عرض گزار ہوا: مجھے بتائیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قریب تر کون سا فرشتہ ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے یہودی! جو میں کہوں گا اس پر یقین کرے گا؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: سب سے قریب اسرافیل پھر جبرائیل پھر میکائیل اور پھر ملک الموت عَلَیْہِمُ السَّلَام ہیں۔[3]

روزانہ ایک لاکھ نیکیاں:

﴿4812﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ مدینے تاجدار، شفیعِ روزِ شمار

1... مسند احمد، مسند جابر بن عبداللہ، ۵/ ۱۰۵، حدیث: ۱۴۶۸۲، بتغیر قلیل

2... مسند احمد، مسند کوفیین، حدیث نعمان بن بشیر، ۶/ ۳۸۷، حدیث: ۱۸۴۴۵،

3... معجم اوسط، ۶/ ۳۲۹، حدیث: ۸۹۴۲

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے حرم میں اپنی کمان کو اس لیے تیار کیا کہ کعبے کے دشمن کو قتل کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے روزانہ ایک لاکھ نیکیاں عطا فرماتا ہے یہاں تک کے دشمن سے سامنا ہو جائے۔[1]

مانگنے میں اصرار نہ کرو:

﴾4813﴿... حضرتِ سیِّدُنا معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مانگنے میں پیچھے مت پڑ جایا کرو، خدا کی قسم! تم میں سے جو بھی مجھ سے کچھ مانگتا ہے میں اسی چیز سے اس کی مانگ پوری کر دیتا ہوں حالانکہ اس کا مانگنا مجھے پسند نہیں پھر بھی جو میں دیتا ہوں اس میں مانگنے والے کے لیے برکت ہوتی ہے۔[2]

فراستِ مومن:

﴾4814﴿... حضرتِ سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: اِحْذَرُوْا دَعْوَةَ الْمُؤْمِنِ وَفِرَاسَتَهٗ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ وَيَنْظُرُ بِالتَّوْفِيْقِ یعنی: مومن کی بددعا اور فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور اور اس کی توفیق سے دیکھتا ہے۔[3]

صدقے کا انعام:

﴾4815﴿... حضرتِ سیِّدُنا فضالہ بن عبید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ شافعِ محشر، ساقیِ کوثر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: صَدَقہ سائل کے ہاتھ میں جانے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دستِ قدرت میں جاتا ہے اس کے بدلے اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا میں رُسوائی کے 70 دروازے بند فرما دیتا ہے ان میں جُذام، بَرص اور دیگر بُری بیماریاں بھی ہیں اور صدقہ دینے والے کے لیے آخرت کا انعام اس کے علاوہ ہے۔[4]

1... کنز العمال، کتاب الفضائل، الباب السابع، ۱۲/ ۹۵، حدیث: ۳۴۷۰۳، بتغیر قلیل

2... مسلم، کتاب الزکاة، باب النھی عن المسئلة، حدیث: ۱۰۳۸، ص ۵۱۶

3... مسند الفردوس، ۱/ ۶۱، حدیث: ۲۵۶

4... معجم کبیر، ۹/ ۱۰۹، حدیث: ۸۵۷۱، موقوفاً عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

تاریخ بغداد، الرقم: ۴۳۲۶، حارث بن نعمان الاکفانی، ۸/ ۲۰۴، مختصراً عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ

اژدھے کے منہ میں ہاتھ ڈالنا:

﴿4816﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہارا اژدھے کے منہ میں کہنی تک ہاتھ ڈالنا ایسے شخص سے مانگنے سے بہتر ہے جس کے پاس پہلے کچھ نہ تھا پھر آ گیا۔[1]

حضرتِ سَیِّدُنا مَیْمُون بن مِهْران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان

تابعینِ کرام میں سے ایک انتہائی عقل مند بزرگ حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بھی ہیں آپ عمدہ سیرت اور سادہ طبیعت کے حامل ہیں۔

بحث نہ کرو:

﴿4817﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: عالم اور جاہل دونوں سے بحث ومباحثہ نہ کرو کیونکہ اگر عالم سے کرو گے تو وہ اپنا علم تم سے روک لے گا اور جاہل سے کرو گے تو وہ تم پر غصہ ہو گا۔

﴿4818﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: کیا وجہ ہے کہ آپ کا کوئی دوست آپ سے متنفر ہو کر جدا نہیں ہوا؟ فرمایا: کیونکہ نہ میں اس سے بحث کرتا ہوں اور نہ ہی اسے کسی بات کا نشانہ بناتا ہوں۔

﴿4819﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے صاحبزادے حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون بن مہران رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے والد نفلی نماز روزہ کی کثرت تو نہیں کرتے تھے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی ان کو سخت ناپسند تھی۔

کلامِ الٰہی کا اثر:

﴿4820﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے صاحبزادے حضرتِ سیِّدُنا عمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ

1... کنز العمال، کتاب الزکاۃ، الفصل الثانی فی اداب طلب الحاجۃ، ۶/ ۲۲۰، حدیث: ۱۶۸۰۰

تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں والد صاحب کو لے کر بصرہ کی ایک گلی میں گیا تو وہاں پر ایک پانی کا نالہ بہہ رہا تھا والد صاحب اس کو پار نہ کر سکے لہٰذا میں اس پر الٹا لیٹ گیا اور والد صاحب میری پیٹھ پر قدم رکھ کے پار ہو گئے پھر میں اٹھا ان کا ہاتھ پکڑا اور ہم حضرت حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر کی طرف چل پڑے وہاں پہنچ کر میں نے ان کا دروازہ بجایا تو اندر سے ایک کنیز آئی اور پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے کہا: یہ حضرت میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان ہیں حضرتِ سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملنا چاہتے ہیں۔ وہ بولی: وہی میمون بن مہران جو عمر بن عبد العزیز کے قلمدان تھے؟ میں نے کہا: ہاں۔ وہ بولی: ارے او بدنصیب! اس برے زمانے تک کیوں زندہ ہے، یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے تو حضرتِ سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان کی آواز سن کر باہر آگئے دونوں گلے ملے پھر اندر چلے گئے، حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے کہا: اے ابو سعید! میرے دل میں سختی آگئی ہے اسے نرم کرو۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی اور یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

اَفَرَءَیْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِیْنَ ﴿۲۰۵﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یُمَتَّعُوْنَ ﴿۲۰۷﴾ (پ۱۹، الشعرآء: ۲۰۵تا۲۰۷)

ترجمۂ کنزالایمان: بھلا دیکھو تو اگر کچھ برس ہم انہیں برتنے دیں پھر آئے اُن پر وہ جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے ہیں تو کیا کام آئے گا اُن کے وہ جو برتتے تھے۔

میں نے دیکھا کہ والد صاحب گر پڑے اور ذبح ہونے والی بکری کی طرح کافی دیر تک ایڑیاں رگڑتے رہے پھر افاقہ ہوا تو وہ کنیز آئی اور بولی: آپ لوگوں نے ان بزرگ کو تھکا دیا ہے لہٰذا اب اٹھو اور چلے جاؤ، میں نے والد صاحب کا ہاتھ پکڑا اور ان کو لے کر باہر نکل آیا، پھر میں نے عرض کی: ابا حضور! یہ ہیں حسن میں تو ان کو بہت بڑا بزرگ سمجھتا تھا۔ ابا حضور نے میرے سینے پر ایک گھونسا مارا اور فرمایا: بیٹا! اگر تو نے اس آیت کو دل سے سمجھا ہوتا تو اس کی چوٹ ابھی تک تیرے دل میں باقی رہتی۔

فضول خرچی سے بچو:

﴿4821﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: مجھے یہ ہرگز پسند نہیں کہ میں کھیل کود میں ایک درہم خرچ کروں اور اس کے بدلے مجھے ایک ہزار ملیں، جو ایسا کرے مجھے اس پر اس آیت کا خوف ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّشۡتَرِیۡ لَهۡوَ الۡحَدِیۡثِ لِیُضِلَّ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ۖ وَّ یَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِیۡنٌ ﴿۶﴾ (پ۲۱، لقمٰن:۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اُسے ہنسی بنالیں ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

بیکار لوگ:

﴿4822﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب جانے کے لیے اٹھا تو انہوں نے فرمایا: جب یہ اور ان جیسے لوگ چلے جائیں گے تو صرف بیکار لوگ ہی رہ جائیں گے۔

﴿4823﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: دنیا میں دو ہی لوگوں کے لیے بہتری ہے: توبہ کرنے والے کے لیے اور بلندیِ درجات کے واسطے عمل کرنے والے کے لیے۔

﴿4824﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: اگر علما اور قُرّا ٹھیک ہو جائیں تو لوگ ضرور ٹھیک ہو جائیں گے۔

﴿4825﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعۡمَلُ الظّٰلِمُوۡنَ ؕ (پ۱۳، ابراھیم:۴۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہرگز اللہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس میں ظالموں کے لیے وعید اور مظلوم کے لیے دادرسی ہے۔

﴿4826﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان فرامین باری تعالیٰ: اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتۡ مِرۡصَادًا ﴿۲۱﴾ ۙ [1] اور اِنَّ رَبَّكَ لَبِالۡمِرۡصَادِ ﴿۱۴﴾ ؕ [2] کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ان دونوں نظروں کے لیے کوئی سفارش پیش کرو۔

عِلمِ حدیث کی جستجو کرو:

﴿4827﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: بے شک یہ قرآن کثیر لوگوں کے

---

❶... ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جہنم تاک میں ہے۔ (پ۳۰، النبا:۲۱)

❷... ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارے رب کی نظر سے کچھ غائب نہیں۔ (پ۳۰، الفجر:۱۴)

سینوں میں محفوظ ہے لہٰذا تم احادیث کی جستجو میں رہو، کچھ لوگ دنیاوی مال ومتاع کے حصول کے لیے علم حدیث کی تلاش میں رہتے ہیں، بعض کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ ان کی طرف اشارہ کیا جائے، کچھ لوگ دوسروں سے بحث ومباحثہ کرنے کی خاطر سیکھتے ہیں اور ان سب میں بہتر وہ شخص ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کے لیے عِلمِ حدیث حاصل کرے۔

قرآن بھی جہنم میں گرادیتا ہے:

﴿4828﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: جو قرآن پاک کی پیروی کرے تو قرآن اس کی راہنمائی کرتا ہے یہاں تک کہ جنت میں پہنچا دیتا ہے اور جو قرآن پاک کو پس پشت ڈال دے تو قرآن اس کے پیچھے لگ جاتا ہے یہاں تک کہ اسے جہنم میں گرادیتا ہے۔

﴿4829﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اپنا مقام ومرتبہ جاننا چاہتا ہے وہ اپنے اعمال کو دیکھے کیونکہ وہ جیسے اعمال کررہا ہے ویسا ہی ہے۔

نفع بخش تجارت:

﴿4830﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ایک مہاجر نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، اس نے بہت جلدی میں نماز پڑھی تو مہاجر نے اسے برا بھلا کہا، اس شخص نے کہا: مجھے اپنی نفع بخش تجارت یاد آگئی تھی، مہاجر نے کہا: اس سے بڑی نفع بخش تجارت تو تم نے ضائع کردی۔

﴿4831﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: کسی شخص کو حلال اس وقت تک نہیں ملتا جب تک وہ اپنے اور حرام کے مابین حلال کو آڑ نہ بنالے۔

تین باتوں سے بچو:

﴿4832﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: تین باتوں سے اپنی آزمائش کبھی نہ کرنا: بادشاہ کے پاس مت جانا اگرچہ تم یہ کہو کہ میں تو اسے اطاعت الٰہی کی طرف بلاؤں گا، عورت کے پاس مت جانا اگرچہ تم یہ کہو کہ میں تو اسے قرآن پاک سکھاؤں گا، خواہش پرستوں کی بات سننے کے لیے اپنے

کان اُدھر مت لگانا کیونکہ تم نہیں جانتے کہ ان کی کون سی بات تمہارے دل سے چپک جائے۔

﴿4833﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: بادشاہ کو اپنا تعارف نہ کراؤ اور نہ اسے جو بادشاہ سے تعارف کروائے۔

﴿4834﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: موجودہ زمانے میں مجھے اپنا قومی خزانے پر امین مقرر کیا جانا عورت پر امین مقرر کیے جانے سے زیادہ پسند ہے۔

جب اپنے متعلق برائی سنیں تو کیا کریں؟

﴿4835﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: مجھے جب بھی کسی شخص کی طرف سے کوئی ناپسندیدہ بات پہنچی تو میں نے اس کی چھان بین کرنے کے بجائے اسی سے پوچھنا زیادہ مناسب جانا، اگر اس نے کہہ دیا کہ ”میں نے ایسا نہیں کہا“ تو اس کا یہ کہنا مجھے اس کے خلاف آٹھ گواہوں سے زیادہ اچھا لگا اور اگر کہا کہ ”میں نے ایسا کہا ہے“ اور پھر معذرت بھی نہ کی تو جتنا وہ مجھے اچھا لگتا تھا اتنا ہی برا لگنے لگا۔ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو فرماتے سنا: جب بھی مجھے میرے کسی بھائی کی طرف سے کوئی ناپسندیدہ بات پہنچی تو میں نے اسے تین مراتب پر رکھا: اگر وہ مجھ سے بڑا ہے تو میں نے اس کی قدر و منزلت پہچان لی، اگر میرے برابر کا ہے تو اس پر مہربانی کی اور اگر چھوٹا ہے تو پرواہ نہیں کی، میرا یہ طریقہ اپنے لیے ہے جو اس سے ہٹ کر چلنا چاہے تو بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی زمین بہت بڑی ہے۔

﴿4836﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَبان بن ابو راشد قُشَیْرِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں جب میں سفر پر جانے کا ارادہ کرتا تو الوداع کہنے کے لیے پہلے حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے پاس آتا آپ مجھے دو ہی جملے فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنا اور لالچ اور غصہ تمہیں بدلنے نہ پائیں۔

علما کی محفل اختیار کرو:

﴿4837﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: علما ہر شہر میں میرا گمشدہ مال اور میرا مقصود ہیں، میں علما کی محفل میں اپنے دل کی اصلاح پاتا ہوں۔

﴿4838﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سُوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ

رَحمَۃُ الْمَنَّان سے ملا تو میں نہ کہا: حَیَّاكَ الله یعنی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی عمر دراز کرے۔ تو انہوں نے فرمایا: یہ تو جوانوں کا سلام ہے، تم لفظِ سلام کے ساتھ سلام کیا کرو۔

نوکری میں بھلائی نہیں:

﴿4839﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں پسند کرتا ہوں کہ میری ایک آنکھ کی بینائی چلی جائے اور ایک کی ٹھیک رہے جس سے میں فائدہ اٹھاؤں لیکن میں کسی کی نوکری نہ کروں، کہا گیا: خلیفۂ وقت حضرتِ عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، عمر بن عبد العزیز کی بھی نہیں، نوکری میں کوئی بھلائی نہیں چاہے عمر بن عبد العزیز کی ہو یا کسی اور کی۔

﴿4840﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں نے جب بھی اپنے قول کو اپنے فعل پر پیش کیا تو ضمیر کو اعتراض کرنے والا ہی پایا۔

خیر خواہ کون؟

﴿4841﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن بُرقان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان نے مجھ سے فرمایا: اے جعفر! میری بری بات میرے سامنے کہو کیونکہ کوئی بھی شخص اپنے بھائی کا خیر خواہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک اس کی برائی اسے نہ بتائے۔

﴿4842﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿۳﴾ (پ۲۷، الواقعۃ:۳) ترجمۂ کنزالایمان: کسی کو پست کرنے والی کسی کو بلندی دینے والی۔

اس کی تفسیر کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: (قیامت) بہتوں کو پست کرے گی اور بہتوں کو بلند کرے گی۔

مالداروں کا لباس:

﴿4843﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان کے ایک دوست کہتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان کے ساتھ جا رہا تھا اور اس وقت مجھ پر کتان (السی) کا لباس تھا، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں نہیں معلوم کہ کتان یا تو مالدار پہنتے ہیں یا پھر شہرت پسند لوگ۔

خون بھی رائیگاں جائے:

﴿4844﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: سب سے پہلا شخص جو خود سوار تھا اور لوگ اس کے ساتھ پیدل چل رہے تھے وہ حضرت اَشعث بن قیس کِندی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے، میں نے صحابہ کا دور پایا ہے وہ جب ایک شخص کو سوار اور ایک کو اس کے ساتھ پیدل دیکھتے تو فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ایسی ہلاکت دے کہ اس کا خون بھی رائیگاں جائے۔

﴿4845﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: مجھے اتنا بھی پسند نہیں کہ "بابِ رَها" سے "حَران" تک کی جگہ پانچ درہم میں مجھے مل جائے۔

مزید فرماتے ہیں: ایک بزرگ نے فرمایا: اپنے گھر میں بیٹھ جا، دروازہ بند کر دے پھر دیکھ کہ کیا تیرا رزق تیرے پاس آئے گا؟ ہاں خدا کی قسم! ایسا کرنے والے کو حضرتِ سیِّدَتُنا مریم اور حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِمَا السَّلَام کے یقین کی طرح یقین ہو اور وہ اپنا دروازہ بند کر کے پردے گرا دے (تو رزق ضرور آئے گا)۔ حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: ہم میں سے ہر شخص کمائی کی کوشش کرے اور صرف حلال کمائے پھر مالی واجبات زکوٰۃ وغیرہ ادا کرے تو نہ وہ مالداروں کا محتاج ہوگا نہ فقرا کو کوئی حاجت رہے گی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ (پ۲۳، الزمر: ۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

اس کی تفسیر میں حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی جنت کے بالا خانے۔

﴿4846﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: اے نوجوانو! اپنی جوانی اور چستی میں اپنی قوت وطاقت کو اطاعتِ الٰہی میں صَرف کرو اور اے بوڑھو! اب کس چیز کا انتظار ہے؟

زندگی کا ایک درہم:

﴿4847﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: : مجھے اپنی زندگی میں ایک درہم صدقہ کرنا اس سے زیادہ پسند ہے کہ میرے مرنے کے بعد کوئی میری طرف سے سو درہم صدقہ کرے۔

﴿4848﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ذکر تو دو ہی ہیں: ایک زبان سے اللہ کا ذکر کرنا اور دوسرا اس سے بھی افضل کہ جب بندہ گناہ کرنے لگے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرلے (تاکہ بچ جائے)۔

تین باتوں میں سب برابر:

﴿4849﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: تین باتوں میں مسلمان اور کافر برابر ہیں: (۱)...امانت رکھوانے والے کو اس کی امانت واپس کرنا چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر (۲)...والدین سے حسن سلوک کرنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا٘ (پ۲۱، لقمٰن: ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے۔

(۳)...وعدہ وفا کرنا چاہے مسلمان سے کیا ہو یا کافر سے۔

﴿4850﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: اگر ہم کرائے کے گدھوں (نفسانی خواہشات) پر سوار نہ ہوتے تو ضرور آلِ فلاں اور آلِ شام کو سلام کرتے۔

﴿4851﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں نے ایسے شخص کو بھی دیکھا ہے جس نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے خوف کی وجہ سے اپنی آنکھیں کبھی آسمان کی طرف نہیں اٹھائیں۔

﴿4852﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: حجاج بن یوسف نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو بلوایا، حجاج آپ کے بارے میں کوئی ارادہ کرچکا تھا چنانچہ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے تو حجاج کے سامنے کھڑے ہو کر فرمایا: اے حجاج! تمہارے اور آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے درمیان کتنے آباء واجداد تھے؟ حجاج بولا: بہت زیادہ۔ آپ نے فرمایا: وہ سب کہاں ہیں؟ حجاج نے کہا: مر گئے۔ اتنا کہہ کر حجاج نے اپنا سر جھکا لیا اور حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تشریف لے گئے۔

حاکموں والا اسلام:

﴿4853﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سلیمان بن عبد الملک یا ہشام میں سے کسی ایک کے گھر

میں گئے اور سلام کیا مگر حاکموں والا سلام نہ کیا اور فرمایا: امیر المؤمنین! آپ یہ نہ سمجھیے گا کہ میں لاعلم ہوں بلکہ خلیفہ کو حاکموں والا سلام اس وقت کیا جاتا ہے جب وہ لوگوں کے فیصلے کرنے کے لیے دربار میں بیٹھا ہو۔

دین و دنیا قائم نہیں رہتے:

﴿4854﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے الجزیرہ کا قاضی مقرر کیا تو آپ نے استعفیٰ پیش کر دیا جس میں لکھا تھا: آپ نے میرے ذمے وہ کام لگا دیا ہے جس کی مجھ میں طاقت ہی نہیں، میں نرم دل کمزور بوڑھا ہوں بھلا میں کیسے لوگوں کے درمیان فیصلہ کر سکتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے جواباً لکھا: جو خراج آسانی سے آجائے لے لو اور جو مقدمہ تمہارے سامنے پیش ہو فیصلہ کر دو اور جب کسی معاملے میں شش و پنج کا شکار ہو تو میری طرف روانہ کر دو کیونکہ لوگوں پر جب کوئی بات شاق گزرتی ہے تو اسے چھوڑ دیتے ہیں پھر نہ دین قائم رہتا ہے نہ دنیا۔

﴿4855﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: غلام کو ہر غلطی پر سزا دو نہ مارو لیکن اسے یہ باور کروا دو کہ اگر اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی تو تم اس نافرمانی پر اسے سزا دو گے اور اسے وہ خطائیں یاد کراؤ جو اس نے تمہارے حق میں کی ہیں۔

سمجھدار لوگ:

﴿4856﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: سمجھدار لوگوں کی کمی نہیں ہے، سمجھدار شخص اس وقت تک اپنے معاملے کی طرف نہیں بڑھتا جب تک وہ لوگوں کو نہ دیکھ لے کہ انہیں کس چیز کا حکم دیا گیا ہے اور وہ کس طرح دنیا پر مرے جا رہے ہیں پھر وہ کہتا ہے: یہ سب تو ان اونٹوں کی طرح ہیں جنہیں صرف اپنے پیٹ کی فکر ہوتی ہے، پھر جب ان کی غفلت کو دیکھتا اور اپنے بارے میں غور و فکر کرتا ہے تو کہتا ہے: بخدا! ان کا شر دیکھ کر میں خود کو بھی ایک اونٹ ہی سمجھتا ہوں۔

مومن کا دل مثلِ آئینہ ہے:

﴿4857﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: بندہ جب ایک گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے اگر وہ توبہ کر لے تو مٹا دیا جاتا ہے، مومن کا دل تو آئینے کی طرح صاف

ستھرا ہوتا ہے کہ شیطان جہاں سے بھی حملہ کرنا چاہے مومن اسے دیکھ لیتا ہے اور جو لگاتار گناہوں میں پڑا رہے تو ہر ہر گناہ کے بدلے ایک ایک سیاہ نکتہ دل پر لگتا رہتا ہے یہاں تک کہ دل سیاہ ہو جاتا ہے پھر وہ یہ بھی نہیں دیکھ سکتا کہ شیطان کہاں سے آرہا ہے۔

متقی بننے کا نسخہ:

﴿4858﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: کوئی بھی شخص اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا جب تک اپنے کاروباری شراکت دار سے بھی زیادہ اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے یہاں تک کہ وہ جان لے کہ اس کا کھانا کہاں سے ہے؟ پہننا کہاں سے ہے؟ اور پینا کہاں سے ہے؟ آیا یہ سب حلال سے ہے یا حرام سے؟

مال کی تین صفات:

﴿4859﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡمَنَّان فرماتے تھے: مال کی تین خصلتیں ہیں: جو ایک میں کامیاب ہو گیا تو دوسری دو میں پھنس جانے کا خوف ہے جو دوسے نکل گیا تو تیسری میں پڑنے کا ڈر ہے پہلی خصلت یہ ہے کہ مال کی بنیاد حلال ہو لہٰذا تم حلال کمائی ہی کرنا اس میں کامیاب ہو جاؤ تو اس مال سے مالی حقوق ادا کرنا اور اس میں بھی کامیاب ہو جاؤ تو پھر نہ فضول خرچی کرنا اور نہ ہی ہاتھ تنگ کرنا۔ حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن بُرقان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن کہتے ہیں: میں نے ان سے یہ بھی سنا کہ سب سے آسان روزہ کھانا پینا چھوڑ دینا ہے۔

نصیحتیں:

﴿4860﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡمَنَّان فرماتے ہیں: کوئی بھی شخص چاہے نبی ہو یا غیر نبی بہترین بھلائی کو صبر ہی کے ذریعے پہنچتا ہے۔

﴿4861﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡمَنَّان فرماتے ہیں: ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا: جب تک آپ لوگوں میں موجود ہیں لوگ بھلائی پر رہیں گے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: جب تک لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہیں گے بھلائی پر رہیں گے۔

﴿4862﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡمَنَّان فرمایا کرتے تھے: دنیا میٹھی اور سبز باغ ہے جسے خواہشات اور شیطان نے گھیر رکھا ہے، دشمن موجود اور بہت چالاک ہے، دنیا کا معاملہ درپیش ہے اور

آخرت کے معاملے میں کچھ ہی دیر ہے۔

دین کے ریاکار:

﴿4863﴾... حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شہروں میں طاعون کی وبا پھیلی تو میں نے بذریعہ مکتوب ان کے خاندان کی خیریت دریافت کی حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب میں لکھا: مجھے آپ کا مکتوب پہنچ گیا ہے، میرے اہل وعیال اور خاص لوگوں میں سے 17 کا انتقال ہو چکا ہے، مصیبتوں کا آنا مجھے پسند نہیں اور جب وہ چلی جائیں تب بھی مجھے کوئی خوشی نہیں ہوتی، تم کتابُ اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھو کیونکہ لوگوں نے اسے بھلا دیا اور لوگوں کے قصے کہانیوں کو اپنا لیا ہے اور ہاں! دین کے ریاکاروں سے بچتے رہنا۔

کاش! بیٹا مر جائے:

﴿4864﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں اپنے والد صاحب کے ساتھ طوافِ کعبہ کر رہا تھا کہ وہاں ایک بزرگ آئے والد صاحب نے آگے بڑھ کر انہیں گلے لگا لیا ان کے ساتھ میری عمر کا ایک نوجوان بھی تھا، والد صاحب نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: میرا بیٹا ہے۔ والد صاحب نے پوچھا: آپ اس سے کتنے راضی ہیں؟ انہوں نے کہا: اے ابو ایوب! میں نے بھلائی کی تمام باتیں اس میں دیکھی ہیں سوائے ایک کے۔ والد محترم نے پوچھا: وہ کیا؟ انہوں نے کہا: میں چاہتا ہوں یہ مر جائے اور پھر اس پر مجھے اجر دیا جائے (یعنی میں صبر کروں اور اجر پاؤں)۔ پھر ہم ان سے جدا ہوئے تو میں نے عرض کیا: ابا جان! یہ بزرگ کون تھے؟ فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا مکحول رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے۔

راہب نے سچ کہا:

﴿4865﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ایک راہب حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس آیا تو آپ نے اس سے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم ہر وقت روتے رہتے ہو اس کی کیا وجہ ہے؟ راہب بولا: یا امیر المؤمنین! بخدا! میں نے ایسے لوگوں کا دور پایا ہے جو اپنے دین پر

کسی چیز کو ترجیح نہیں دیتے تھے اور آج یہ حال ہے کہ لوگ دنیا سے زیادہ کسی چیز کو اہمیت نہیں دیتے پس میں سمجھ گیا کہ آج کے دور میں نیک اور بد دونوں کے لیے موت ہی بہتر ہے۔ جب وہ چلا گیا تو حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: اے ابو ایوب! راہب نے سچ کہا ہے۔

﴿4866﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: فاسق شخص درندے کی طرح ہے اگر تم نے اسے زخمی کر کے اس کا راستہ چھوڑ دیا تو یقیناً تم نے مسلمانوں کے لیے ایک درندہ آزاد چھوڑ دیا۔

تین بہترین اقوال:

﴿4867﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: جو یہ دیکھ کر خوش ہونا چاہے کہ کل اس کا مقام و مرتبہ کیا ہو گا تو وہ دنیا میں اپنے عمل کو دیکھ لے جیسا عمل ہو گا ویسا ہی مرتبہ ہو گا۔

﴿4868﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: جب محبت ثابت ہو جائے تو طویل انتظار میں کوئی حرج نہیں۔

﴿4869﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان تم قرض خواہ کو اپنے پیٹ یا پیٹھ سے ہلکا مت جانو۔

اون کا جبہ:

﴿4870﴾... حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو مَرزوق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کو کپڑوں کے نیچے اون کا جبہ پہنے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا: یہ کیا؟ فرمایا: ہاں! اس کا کسی کو بتانا نہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ عار نہیں دلاتا:

﴿4871﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: جو پوشیدہ گناہ کرے وہ پوشیدہ توبہ کرے اور جو علانیہ گناہ کرے وہ علانیہ توبہ کرے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ معاف فرماتا ہے عار نہیں دلاتا جبکہ لوگ عار دلاتے ہیں معاف نہیں کرتے۔

﴿4872﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: بدترین لوگ عیب نکالنے والے ہوتے ہیں اور کَتان (اَلسی کا لباس) مالدار یا سرکش ہی پہنتا ہے۔

بوجھ ہلکا کرو:

﴿4873﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: اے ابنِ آدم! اپنی پیٹھ کا بوجھ ہلکا کر کیونکہ تیری پیٹھ یہ سب سہنے کی طاقت نہیں رکھتی جو تونے اس پر لاد رکھا ہے کہ کسی پر ظلم کیا، کسی کا مال کھایا اور کسی کو گالی دی یہ سارا بوجھ تونے اپنی پیٹھ پر لادا ہوا ہے لہٰذا اسے ہلکا کر۔ مزید فرماتے ہیں: تمہارے اعمال بہت تھوڑے ہیں لہٰذا اس تھوڑے کو ہی خالص کر لو۔ مزید فرماتے ہیں: جب لوگوں کی ہلاکت کا وقت آجائے تو وہ اپنی مجلسوں میں گناہ کرتے ہیں۔

﴿4874﴾... ایک دن حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ (پ۲۳، یٰس: ۵۹) ترجمۂ کنزالایمان: اور آج الگ پھٹ جاؤ اے مجرمو۔

پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر رقت طاری ہوگئی حتّٰی کہ رو پڑے پھر فرمایا: مخلوق نے اس سے زیادہ تھکانے والا کلام کبھی نہ سنا ہوگا۔

چار کے متعلق کلام نہ کرو:

﴿4875﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: چار کے بارے میں گفتگو مت کرنا (یعنی پیچھے نہ پڑ جانا): (۱)...امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم (۲)...امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (۳)...تقدیر اور (۴)...ستارے۔

﴿4876﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہر ایسی خواہش سے بچو جسے اسلامی نہ کہا جاتا ہو۔

مسلمانوں کا فخر:

﴿4877﴾... حضرتِ سیِّدُنا فُرات بن سائب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: آپ کے نزدیک حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر و عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا افضل ہیں یا حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم؟ یہ سنتے ہی آپ پر کپکپی طاری ہوگئی حتّٰی کے ہاتھ سے لاٹھی بھی گر گئی، پھر فرمایا: میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ میں ایسے زمانے تک زندہ رہوں گا جس میں کسی کو ان دونوں (شیخین

کریمین) کے برابر کہا جائے گا، ان کی تو کیا بات ہے وہ دونوں اسلام کی بنیاد اور مسلمانوں کا فخر تھے۔ میں نے کہا: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پہلے اسلام لائے تھے یا امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ؟ آپ نے فرمایا: بخدا! حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تو اس زمانے میں ہی ایمان لے آئے تھے جب بحیرہ راہب کے پاس سے آپ کا گزر ہوا تھا اور ایسا ہی اختلاف آپ کے اور اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اَوَّلُ الْاِسلام ہونے میں بھی کیا گیا جبکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نکاح اس واقعے کے بعد ہوا تھا اور یہ سب حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی پیدائش سے بھی پہلے کی بات ہے۔

سیِّدُنا مَیمون بن مِہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے احادیث روایت کی ہیں۔

آدابِ سفر:

﴿4878﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پھل دینے والے درخت کے نیچے اور بہتی نہر کے کنارے تنہا شخص کے پڑاؤ ڈالنے کو منع فرمایا ہے۔[1]

چغلی اور غیبت:

﴿4879﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چغل خوری، غیبت کرنے اور غیبت سننے سے منع فرمایا ہے۔[2]

شانِ شیخین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا:

﴿81-4880﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو کسی کام سے بھیجنے کا ارادہ فرمایا، اس وقت حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

---

1 ...معجم اوسط، ۲/ ۳۰، حدیث: ۲۳۹۲

2 ...معجم اوسط، ۲/ ۳۱، حدیث: ۲۳۹۳ ...... مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب ما جاء فی الغیبۃ والنمیمۃ، ۸/ ۱۷۲، حدیث: ۱۳۱۲۲

عنہ آپ کی دائیں جانب اور حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بائیں جانب بیٹھے تھے، حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: آپ ان دونوں کو کیوں نہیں بھیج رہے؟ ارشاد فرمایا: کَیْفَ اَبْعَثُہُمَا وَھُمَا مِنْ ھٰذَا الدِّیْنِ بِمَنْزِلَۃِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ مِنَ الرَّاْسِ یعنی میں ان دونوں کو کیسے بھیج دوں یہ دونوں دین اسلام کے لیے اتنے ہی ضروری ہیں جتنے کان اور آنکھ سر کے لیے۔[1]

حضور نے میقات مقرر فرمائے:

﴿4882﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اہل مدینہ کے لیے ذُوالْحُلَیْفَہ، اہل یمن کے لیے یَلَمْلَمْ، اہل شام کے لیے جُحْفَہ اور اہل طائف کے لیے قَرن کو میقات مقرر فرمایا۔ مجھے دیگر صحابۂ کرام نے بتایا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اہل عراق کے لیے ذاتِ عِرق کو میقات مقرر فرمایا ہے۔[2]

داڑھی منڈوانا مونچھیں بڑھانا:

﴿4883﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: نورِ مُعَظَّم، شافعِ اعظم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجوسیوں کے بارے میں بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا: اِنَّھُمْ یُوَفِّرُوْنَ سِبَالَھُمْ وَیَحْلِقُوْنَ لِحَاھُمْ یعنی یہ لوگ مونچھیں بڑھاتے اور داڑھیاں منڈواتے ہیں۔ اس حدیث کے راوی حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنی مونچھیں ایسے کاٹتے تھے جیسے ہم بکریوں کی اون اتارتے ہیں۔[3]

﴿4884﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جس کے مال کو چھینا جا رہا ہو اور وہ اسے بچانے کی مزاحمت کرتے ہوئے قتل ہو جائے تو شہید ہے۔[4]

﴿4885﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: نبی آخر الزماں، شہنشاہِ کون و مکاں صَلَّی اللہُ

1... تاریخ ابن عساکر، الرقم: ۵۲۰۶، عمر بن الخطاب، ۶۸/۴۴، حدیث: ۹۴۶۹

2... مسند ابی یعلی، مسند جابر بن عبد اللہ، ۲/ ۳۴۰، حدیث: ۲۲۱۹، عن جابر رضی اللہ عنہ

3... سنن الکبری للبیہقی، کتاب الطہارۃ، باب کیف الاخذ من الشارب، ۱/ ۲۳۴، حدیث: ۶۹۶

4... ترمذی، کتاب الدیات، باب ما جاء فی من قتل... الخ، ۳/ ۱۱۱، حدیث: ۱۴۲۵، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قَلَّ مَا یُوْجَدُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دِرْھَمٌ مِنْ حَلَالٍ اَوْ اَخٌ یُوْثَقُ بِہٖ یعنی آخری زمانے میں حلال کے درہم اور قابل بھروسا بھائی بہت تھوڑے ہوں گے۔[1]

سب سے بُرا مال:

﴿4886﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا روایت کرتے ہیں کہ آقائے دوجہاں، رحمت عالمیاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: شَرُّ الْمَالِ فِی اٰخِرِ الزَّمَانِ الْمَمَالِیْكُ یعنی آخری زمانے میں سب سے برا مال غلام ہوں گے (یعنی انسانوں کی تجارت ہو گی)۔[2]

﴿4887﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ رحمت عالم، نور مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ یعنی مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور سے دیکھتا ہے۔[3]

زمین وآسمان میں امانت دار:

﴿4888﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا کہ میں نے حضور شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آپ کے متعلق فرماتے سنا: اَنْتَ اَمِیْنٌ فِیْ اَھْلِ السَّمَاءِ اَمِیْنٌ فِیْ اَھْلِ الْاَرْضِ یعنی تم زمین وآسمان والوں میں امانت دار ہو۔[4]

طلاق سے رجوع:

﴿4889﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں: میں نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے دی جب یہ بات بارگاہِ رسالت میں پہنچی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے لیے حکم دیا کہ

1... تاریخ ابن عساکر، الرقم: ۵۵۷۹، الفتح بن شخرف... الخ، ۴۸/ ۲۲۹، حدیث: ۱۰۴۰۶

2... کنز العمال، کتاب الصحبة من قسم الاقوال، الباب الرابع، ۹/ ۳۷، حدیث: ۲۵۰۹۶

3... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة الحجر، ۵/ ۸۸، حدیث: ۳۱۳۸، عن ابی سعید الخدری

تفسیر القرطبی، سورة الحجر، ۷/ ۵۲۸، حدیث: ۲۱۲۵۱

4... مستدرك حاکم، کتاب معرفة الصحابة، باب ذکر مناقب عبد الرحمٰن بن عوف، ۴/ ۳۶۶، حدیث: ۵۴۰۵

بیوی سے رجوع کر لوں لیکن جب تک پاک نہ ہو جائے جماع نہ کروں اور جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو چاہوں تو طلاق دے دوں چاہوں تو روک لوں۔(1)

﴿4890﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پچھنا لگوایا اس وقت آپ حالتِ احرام میں روزے سے تھے۔(2)

درندوں اور پرندوں میں حرام کی پہچان:

﴿4891﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَکُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ یعنی نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام چیر پھاڑ کرنے والے درندوں اور پنجوں سے شکار کرنے والے پرندوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔(3)

رافضی مشرک ہیں:

﴿4892﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: نبی آخر الزماں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جنہیں ''رافِضَہ'' کہا جائے گا وہ لوگ اسلام سے نکل چکے ہوں گے پھر بھی اس کا نام لیں گے ان سے جہاد کرنا کیونکہ وہ مشرک ہیں۔(4)

﴿4893﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں اور حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ رسالت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے علی! عنقریب میری امت میں کچھ لوگ ہم اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کریں گے ان کا لقب ''رافِضَہ'' ہو گا تم ان سے جنگ کرنا کیونکہ وہ مشرک ہیں۔(5)

1... بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الطلاق، ۳/ ۳۵۷، حدیث: ۴۹۰۸

مصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الطلاق، باب ما قالوا فی طلاق السنۃ...الخ، ۴/ ۴، حدیث: ۲

2... ابو داؤد، کتاب الصوم، باب فی الرخصۃ فی ذالک، ۲/ ۴۵۲، حدیث: ۲۳۷۳

3... ترمذی، کتاب الاطعمۃ، باب ماجاء فی کراھیۃ...الخ، ۳/ ۱۵۲، حدیث: ۱۴۸۳ بتغیر قلیل

4... مسند ابی یعلی، مسند ابن عباس، ۲/ ۵۰۱، حدیث: ۲۵۷۹

5... معجم کبیر، ۱۲/ ۱۸۷، حدیث: ۱۲۹۹۸

گستاخ کی سزا:

﴿4894﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھڑے تھے اور ارشاد فرمارہے تھے: بے شک روزِ قیامت لوگوں میں شدید ترین عذاب اس کو ہوگا جس نے انبیا کو برا کہا، پھر اس کو جس نے میرے صحابہ کو برا کہا اور پھر اس کو جس نے مسلمانوں کو برا کہا۔[1]

جنازے کی چار تکبیریں:

﴿4895﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں ایک جنازہ حاضر کیا گیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں اور ارشاد فرمایا: ”فرشتوں نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام پر چار تکبیریں کہیں تھیں۔“ پھر اس کے بعد امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے جنازے میں اور حضرتِ صُہَیْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جنازے میں چار چار تکبیریں کہیں۔[2]

﴿4896﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: بعض اوقات میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کپڑوں سے منی کھرچ لیتی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسی میں نماز ادا فرماتے۔[3]

روتا ہوا دوزخ میں:

﴿4897﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: مَنْ اَذْنَبَ وَھُوَ یَضْحَكُ دَخَلَ النَّارَ وَھُوَ یَبْکِیْ یعنی جو ہنس ہنس کر گناہ کرتا ہے وہ روتا ہوا دوزخ میں جائے گا۔[4]

1... کنز العمال، کتاب الاخلاق من قسم الاقوال، الباب الثانی، ۳/ ۲۴۲، حدیث: ۸۱۲۸

2... مستدرک حاکم، کتاب الجنائز، باب التکبیر علی الجنائز اربعًا، ۱/ ۷۲۳، حدیث: ۱۴۶۳، ۱۴۶۴

تاریخ ابن عساکر، الرقم: ۵۷۸، آدم نبی اللہ، ۷/ ۴۵۸، حدیث: ۲۰۵۸، ۲۰۵۹

3... ترمذی، ابواب الطھارۃ، باب ما جاء فی المنی یصیب الثوب، ۱/ ۱۶۲، حدیث: ۱۱۶، دون ”وھو قائم یصلی“

کنز العمال، کتاب الطھارۃ من قسم الافعال، ۹/ ۲۳۳، حدیث: ۲۷۲۹۶

4... مسند الفردوس، ۲/ ۲۹۶، حدیث: ۶۲۱۹

علما اور حکمران:

﴿4898﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم، نور مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو قسم کے لوگ جب دُرُست ہوں تو سب لوگ درست ہوتے ہیں اور جب وہ خراب ہوں تو سب خراب ہوتے ہیں ایک علما اور دوسرے حکمران۔[1]

سورۂ کافرون کی فضیلت:

﴿4899﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ عالمِ ماکان وَمَا یَکُوْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ بتاؤں جو تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک ٹھہرانے سے باز رکھیں! سوتے وقت قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَۙ(۱) (یعنی مکمل سورت) پڑھا کرو۔[2]

فرشتے قریب نہیں آتے:

﴿4900﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، مالکِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین طرح کے لوگوں کی نماز اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول نہیں فرماتا اور نہ ہی فرشتے ان کے قریب جاتے ہیں: (۱)...نشے والا کہ جب تک نشے سے باہر نہ آجائے (۲)...جنبی کہ جب تک غسل کرکے نماز نہ پڑھ لے اور (۳)...خود کو زعفران سے رنگنے والا حتّٰی کہ اسے دھو کر خود کو صاف نہ کر لے۔[3]

حضرت سیِّدُنا یزید بن اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف بہت رجوع کرنے والے اور خوب عبادت گزار تھے۔

صلہ رحمی کرنے والی:

﴿4901﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہ

1... مسند الفردوس، ۲/ ۲۸، حدیث: ۳۶۰۰

2... معجم کبیر، ۱۲/ ۱۸۶، حدیث: ۱۲۹۹۳

3... مسند البزار، مسند بریدۃ بن الحصیب، ۱۰/ ۳۲۱، حدیث: ۴۴۴۶ بتغیر قلیل

تَعَالٰی عَنْہَا مکہ سے تشریف لا رہی تھیں۔ میں اور ان کا بھانجا یعنی حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیٹا ان سے ملے، اس سے پہلے ہم مدینے کے ایک باغ میں گئے تھے جہاں ہمیں کچھ چوٹیں آئیں تھیں اور یہ بات آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تک پہنچ چکی تھی آپ اپنے بھانجے کی طرف بڑھیں اور اسے ڈانٹا پھر میری طرف متوجہ ہوئیں اور انتہائی عمدہ نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہاں بھیجا حتّٰی کہ اپنے نبی کے گھر میں تمہیں جگہ دی۔ وَاللہ! میمونہ چلی گئیں اور تمہاری لگام تمہارے ہی کندھے پر ڈال دی (یعنی تمہیں آزاد چھوڑ دیا)، یقیناً وہ بہت زیادہ خوف خدا رکھنے والی اور بہت صلہ رحمی کرنے والی تھیں۔

نصیحت کا طریقہ:

﴿4902﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شامی شخص کافی بہادر تھا اور اپنی بہادری کی وجہ سے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نظر میں ایک مقام رکھتا تھا، کافی عرصہ تک جب وہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس نہ آیا تو آپ نے اس کے متعلق پوچھا، آپ کو بتایا گیا کہ وہ اب شراب کے نشے میں رہنے لگا ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے کاتب کو بلایا اور فرمایا: لکھو! عمر بن خطاب کی جانب سے فلاں کی طرف، تم پر سلام ہو، میں تمہارے ساتھ اللہ کی نعمت پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ گناہوں کو بخشنے والا، توبہ قبول فرمانے والا، شدید پکڑ کرنے والا اور خوب مہربان بھی ہے اس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں اور اسی کے طرف لوٹنا ہے۔ پھر آپ نے دعا کی اور پاس بیٹھے لوگوں نے آمین کہی اور سب نے یہ دعا کی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل کو پھیر دے اور وہ توبہ تائب ہو جائے۔ جب وہ مکتوب اس شخص کے پاس پہنچا تو اس نے پڑھنا شروع کیا اور کہتا جاتا: گناہوں کو بخشنے والا! یقیناً میرے ربّ نے مجھ سے بخشش کا وعدہ کیا ہے، وہ توبہ قبول فرمانے والا ہے اس کی پکڑ شدید ہے یقیناً اس نے مجھے اپنے عذاب سے بچا لیا ہے، وہ بہت مہربان ہے اور مہربانی تو بھلائی ہی بھلائی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف پھرنا ہے۔ وہ شخص یہی کہتا رہتا اور خود پر روتا رہتا، اس نے شراب سے بھی سچی پکی توبہ کر لی، جب یہ بات امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: جب تم اپنے کسی بھائی کو بھٹکتا ہوا دیکھو تو اسی طرح اس کا راستہ روکو اور اسے نصیحت کرو اور اس کے حق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرو کہ وہ اسے توبہ کی توفیق دے۔

چاند زمین پر اتاروں گا:

﴿4903﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے زمانہ جاہلیت میں شراب پی اور نشہ میں مدہوش ہو کر چاند کے پیچھے پڑ گیا اور قسم کھالی کہ اسے نیچے اتار کر رہوں گا، اس کام کے لیے اس نے چھلانگ لگائی اور اوندھے منہ گر پڑا جس سے اس کا چہرہ زخمی ہو گیا وہ اسی طرح کرتے کرتے سو گیا، جب صبح ہوئی تو اپنے گھر والوں سے پوچھا: میرا یہ حال کیسے ہوا؟ انہوں نے کہا: تم نے قسم کھائی تھی کہ چاند کو ضرور نیچے اتاروگے پھر تم نے چھلانگ لگائی تو منہ کے بل گر پڑے اور تمہارا یہ حال ہو گیا جو تم خود دیکھ رہے ہو۔ اس نے کہا: شراب نے مجھے اتنا چڑھا دیا کہ میں چاند کو زمین پر اتاروں؟ خدا کی قسم! اب کبھی بھی شراب نہیں پیوں گا۔

﴿4904﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام حسین بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جب کوفہ کی طرف روانہ ہونے لگے تو حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کو ایک مکتوب لکھا: اما بعد! بے شک اہل کوفہ آپ کو پریشان کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں اور جو چیز پریشان کی جائے وہ سلامت نہیں رہتی، میں آپ کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ چاہتا ہوں کہ کہیں آپ آسمانی بجلی سے فائدہ اٹھانے والے یا سراب کے طرف بڑھنے والے کی طرح نہ ہو جائیں، صبر کیجئے گا بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یقین نہ رکھنے والے آپ کو ہرگز کمزور نہ کریں۔

سیِّدُنا یزید بن اصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ، سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ اور سیِّدَتُنا میمونہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے بالمشافہ احادیث روایت کرتے ہیں۔

﴿4905﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: عَبْدِیْ عِنْدَ ظَنِّهٖ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا دَعَانِیْ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میرا بندہ اپنے گمان کے مطابق میرے قریب ہوتا ہے اور جب وہ مجھے پکارے تو میں اس کے پاس ہی ہوتا ہوں۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ دل دیکھتا ہے:

﴿4906﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم، نور مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

1... بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ (ویحذرکم اللہ نفسہ)، ۴/ ۵۴۱، حدیث: ۷۴۰۵، بتغیر قلیل

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللہَ تَعَالٰی لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ اِنَّمَا یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ یعنی بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کی طرف نظر نہیں فرماتا بلکہ وہ تمہارے دل اور تمہارے اعمال دیکھتا ہے۔[1]

محتاجی کا خوف نہیں:

﴿4907﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ شفیعِ محشر، ساقیِ کوثر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: امیری زیادہ مال واسباب سے نہیں بلکہ امیری تو دل کی ہے اور اللہ کی قسم! مجھے تم پر غلطی کا خوف نہیں لیکن میں تمہارے جان بوجھ کر (گناہ کرنے) کا خوف رکھتا ہوں اور مجھے تم پر محتاجی کا خوف نہیں لیکن کثرت سے مال جمع کرنے کا خوف ہے۔[2]

قیامت کی چند نشانیاں:

﴿4908﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (قیامت کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا: فتنے ظاہر ہوں گے اور ہَرْج زیادہ ہو جائے گا۔ عرض کی گئی: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہَرْج سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: قتل عام ہونا اور علم کا اٹھ جانا۔ جب یہ بات امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سنی تو فرمایا: علم کے اٹھ جانے سے مراد کوئی چیز نہیں ہے جو لوگوں کے سینوں سے نکال لی جائے بلکہ اس سے مراد علما کا ختم ہو جانا ہے۔[3]

کبھی پلک نہیں جھپکی:

﴿4909﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

1... مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تحریم ظلم المسلم... الخ، ص۱۳۸۷، حدیث: ۲۵۶۴

2... بخاری، کتاب الرقاق، باب الغنی غنی النفس، ۴/ ۲۳۳، حدیث: ۶۴۴۶

مسند احمد، مسند ابی ھریرة، ۳/ ۱۷۸، حدیث: ۸۰۸۰، بتقدم وتأخر

3... بخاری، کتاب الفتن، باب ظهور الفتن، ۴/ ۴۳۱، حدیث: ۷۰۶۱، ۷۰۶۲، بتغیر

مسند الحارث، کتاب الایمان، باب ذهاب العلم، ۱/ ۲۰۳، حدیث: ۶۳

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صور پھونکنے والے فرشتے کو جب سے صور پھونکنے پر مقرر کیا گیا ہے اس وقت سے اس نے پلک نہیں جھپکی وہ نظریں جمائے عرش کی طرف دیکھ رہا ہے اس خوف سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اسے حکم دیا جائے اور پلک جھپکنے جتنی دیر ہو جائے اس کی آنکھیں گویا دو روشن ستارے ہیں۔(1)

﴿4910﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ صاحبِ جود وسخا، جنابِ احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو نظر آجاتا ہے لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر بھول جاتا ہے۔(2)

صرف اللہ چاہے:

﴿4911﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں یوں عرض کی: جو **اللہ** چاہے اور جو آپ چاہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا شریک ٹھہرادیا؟ (یوں کہو) جو صرف **اللہ** چاہے(3)۔(4)

شرک، جادو اور کینہ سے بچو:

﴿4912﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص میں ان تین باتوں میں سے ایک بھی نہ ہو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کے علاوہ جو چاہتا

1... العظمۃ لابی شیخ، صفۃ اسرافیل علیہ السلام، ص ۱۴۵، حدیث: ۳۹۳

2... مسند الفردوس، ۲/ ۴۸۷، حدیث: ۸۳۶۱، دون "متعرضًا" ...... الادب المفرد، باب البغی، ص ۱۲۸، حدیث: ۶۰۵

3... مفسرِ شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 423** پر اسی مفہوم کی ایک حدیث مبارکہ "یہ نہ کہو کہ چاہا **اللہ** نے اور چاہا **محمد** نے (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور کہو کہ صرف مَا شَآءَ اللہ" کے تحت فرماتے ہیں: یہ فرمان عالی انتہائی انکسار و تواضع سے ہے کہ ہماری مشیت کا ذکر **اللہ** کی مشیت کے ساتھ "ثُمَّ" سے بھی نہ کرو صرف مَا شَآءَ اللہ کہو۔ خیال رہے کہ قرآن کریم میں بہت جگہ حضور کا نام شریف رب کے نام سے ملایا گیا ہے دیکھو: اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ۔ لہٰذا یہ حدیث یا ضعیف ہے یا ان آیات سے منسوخ ہے یا استحباب کے بیان کے لیے ہے یا اظہار تواضع وانکسار کے لیے ہے بہر حال اس ملانے میں شرعًا گناہ نہیں۔

4... مستدرک حاکم، کتاب الایمان و النذور، باب تسبیح دیک رجلاہ...الخ، ۵/ ۴۲۳، حدیث: ۷۸۸۵، بتغیر، عن قتیلۃ بن صیفی الادب المفرد، باب قول الرجل ما شاء اللہ وشئت، ص ۲۱۵، حدیث: ۸۰۴

ہے معاف فرما دیتا ہے (۱)... جو اس حال میں مرا کہ اس نے کسی چیز کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک نہ ٹھہرایا (۲)... نہ جادوگر تھا نہ جادوگر کے پیچھے گیا اور (۳)... نہ ہی اپنے بھائی سے کینہ رکھا۔[1]

﴿4913﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں: سرکارِ دوعالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بھی چیز تہبند، سوکھی روٹی، دیوار کے سائے اور پانی کے گھڑے سے زیادہ ہو اس کا حساب ہو گا، یا فرمایا: قیامت کے دن اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔[2]

باپ کی طرف سے حج:

﴿4914﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: کیا میں اپنے والد کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں، اگر تم اس کی بھلائی میں اضافہ نہیں کر سکتے تو برائی میں بھی نہ کرو۔[3]

﴿4915﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سجدہ فرماتے (تو اتنی کشادگی ہوتی) کہ اگر بکری کا بچہ نیچے سے گزرنا چاہتا تو ضرور گزر جاتا۔[4]

سجدے کا طریقہ:

﴿4916﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سجدہ کرتے تو اس قدر کشادگی فرماتے کہ پیچھے سے بغل کی سفیدی دیکھی جا سکتی تھی[5]۔[6]

1... الادب المفرد، باب الشحناء، ص۱۲۳، حدیث: ۴۱۸

2... مسند الفردوس، ۲/ ۳۳۰، حدیث: ۲۷۰۴ عن ابی امامۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ

شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/ ۲۹۳، حدیث: ۱۰۳۵۷، عن ابی امامۃ

3... ابن ماجہ، کتاب الحج، باب الحج عن المیت، ۳/ ۴۱۴، حدیث: ۲۹۰۴

4... مسند شافعی، باب ومن کتاب الاختلاف علی وعبد اللّٰہ، ص۳۸۸

5... اس طرح کے چادر اوڑھے نماز پڑھتے تو چادر کچھ سرک جاتی اور بغل نظر آجاتی اور اگر قمیص میں نماز پڑھتے تو بغل کی سفیدی کی جگہ نظر آجاتی اس طرح کہ اگر کپڑا نہ ہوتا تو بغل دیکھ لی جاتی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۸۱)

6... مسلم، کتاب الصلوۃ، باب ما یجمع صفۃ الصلوۃ... الخ، ص۲۵۵، حدیث: ۴۹۷

حضرت سیِّدُنا شَقیق بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

تابعینِ کرام میں سے ایک حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل شقیق بن سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں جنہیں محبتِ الٰہی کی دیوانگی اور کثرت عبادت نے لاغر و کمزور کر دیا۔

ربّ عَزَّوَجَلَّ کا خوف:

﴿4917﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَہَّاب فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب اپنے گھر میں نماز پڑھتے تو روتے روتے آپ کی ہچکیاں بندھ جاتیں، اگر ان کے سامنے ساری دنیا رکھ دی جاتی اور کہا جاتا کہ کسی ایک کے سامنے ہی ایسا کرلیں تو وہ کبھی نہ کرتے۔

﴿4918﴾... حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر میں وعظ کیا کرتے تھے اور حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پرندوں کی طرح پھڑ پھڑاتے تھے۔

﴿4919﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا کہ جب آپ رونے کی آواز سنتے تو رونے لگ جاتے۔

رحمتِ الٰہی:

﴿4920﴾... حضرتِ سیِّدُنا معرف بن واصل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل شقیق بن سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مخلوق سے قریب ہونے کا ذکر چھڑ گیا، حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! تو مجھ سے ایک بالشت قریب ہو میں ایک ہاتھ تیرے قریب ہو جاؤں گا، تو ایک ہاتھ مجھ سے قریب ہو میں ایک فرلانگ تیرے قریب ہو جاؤں گا، تو میری طرف چل میں تیری طرف دوڑوں گا۔ (مراد ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہے)۔

کسی اور سے ڈرنے میں حیا آتی ہے:

﴿4921﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم ایک تاریک رات میں ایک جھاڑی کے پاس سے گزرے تو وہاں ایک شخص کو سوتے پایا، اس کا گھوڑا اس کے سرہانے بندھا گھاس کھانے

میں مصروف تھا، ہم نے اس شخص کو جگایا اور کہا: تم ایسی جگہ سو رہے ہو؟ اس نے سر اٹھایا اور کہا: مجھے عرش والے سے حیا آتی ہے کہ وہ مجھے اپنے سوا کسی سے ڈرتا ہوا دیکھے۔ اس نے پھر سر رکھا اور سو گیا۔

﴿4922﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا وظیفہ دو ہزار درہم تھا جب آپ گھر سے کہیں جاتے تو گھر والوں کے لیے سال بھر کی ضرورت کے مطابق رکھ دیتے اور باقی سب صدقہ کر دیتے تھے۔

آگ کے کانٹے:

﴿4923﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا وائل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو کبھی بھی ادھر ادھر متوجہ ہوتے نہیں دیکھا اور نہ ہی کبھی کسی جانور کو برا بھلا کہتے سنا، ہاں ایک مرتبہ حجاج کی بات ہوئی تو آپ نے کہا: اے اللہ! حجاج کو آگ کے کانٹے کھلا جن سے نہ وہ موٹا ہو اور نہ کبھی اس کی بھوک مٹے۔ پھر اپنی اس بات کی تلافی کے لیے کہا: اے اللہ! اگر یہ تجھے پسند ہو تو۔ میں نے کہا: آپ حجاج کو مستثنیٰ کر رہے ہیں؟ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ہم اس بات کو بھی گناہ شمار کرتے ہیں۔

کسی کو گالی مت دو:

﴿4924﴾... حضرتِ سیِّدُنا زِبرِقان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے پاس بیٹھا تھا، اس وقت میں حجاج کو برا بھلا کہنے اور اس کی برائیاں بیان کرنے لگا تو حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: اسے گالی مت دو، تمہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے اس نے کہا ہو: اے اللہ! مجھے بخش دے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے بخش دیا ہو۔

رجوع کرنے والا:

﴿4925﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه جب حضرتِ ربیع بن خُثَیم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو دیکھتے تو فرماتے: عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری دو اور جب حضرتِ ابو وائل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو دیکھتے تو فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رجوع کرنے والا۔

ربّ تعالیٰ کو ثواب کی حاجت نہیں:

﴿4926﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطا رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه

کسی شخص کے یہ کہنے کو ناپسند کرتے تھے کہ ''اے اللہ! مجھے جہنم سے آزاد فرما'' کیونکہ آزاد تو وہ کرتا ہے جسے ثواب کی امید ہو اور یہ کہنا بھی ناپسند کرتے تھے کہ ''اے اللہ! مجھ پر جنت صدقہ فرما'' کیونکہ صدقہ بھی ثواب ہی کی امید پر کیا جاتا ہے (اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کسی ثواب کی کوئی حاجت نہیں)۔

﴿4927﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سجدے کی حالت میں دیکھا کہ آپ کہہ رہے ہیں: اے میرے ربّ! مجھے بخش دے، اے میرے ربّ! مجھے معاف فرما، اگر تو مجھے معاف کر دے تو یہ تیرے فضل سے مجھ پر احسان ہو گا اور اگر تو مجھے عذاب دے تو ظالم بھی نہیں اور نہ تیرے سوا کوئی جائے پناہ ہے۔ پھر آپ اتنی زور سے رونے لگے کہ آپ کی سسکیوں کی آواز مسجد کے باہر بھی سنی جا سکتی تھی۔

بُرائی پر برائی:

﴿4928﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ مَسْرُوق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر کے ساتھ عُبَیدُ اللہ بن زیاد کے پاس بصرہ گیا اس وقت اس کے سامنے اصفہانی خراج کے تیس لاکھ چاندی کے سکے (درہم) پڑے ہوئے تھے، اس نے مجھ سے کہا: اے ابو وائل! جو شخص اتنا مال چھوڑ کر مرے اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے کہا: اگر یہ سب مال ظلم و دھوکا دہی سے حاصل کیا گیا ہو تو تب کیسا ہے؟ وہ بولا: پھر تو برائی پر برائی ہے۔ پھر مجھ سے کہنے لگا: جب تم کوفہ آؤ تو میرے پاس بھی آنا میں تمہارے ساتھ بھلائی کروں گا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں وہاں سے لوٹا تو سوچا اس بارے میں حضرتِ علقمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مشورہ کرنا چاہیے۔ چنانچہ میں ان کے پاس چلا گیا اور کہا: میں ابنِ زیاد کے پاس گیا تھا اس نے مجھ سے ایسا ایسا کہا ہے آپ اس بارے میں کیا مشورہ دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اگر تم میرے پاس آنے سے پہلے اس کے پاس کوفہ چلے جاتے تو پھر میں تمہیں کوئی مشورہ نہ دیتا اب چونکہ تم پہلے ہی میرے پاس آگئے ہو تو مجھ پر حق ہے کہ تمہیں نصیحت کروں، خدا کی قسم! مجھے یہ بات ہرگز خوش نہیں کرتی کہ میرے پاس دو ہزار ہوں اور میں مزید دو ہزار کے لیے لوگوں کو مجبور کروں، میں نے کہا: اے ابو شبل! ایسا کیوں؟ انہوں نے فرمایا: کیونکہ مجھے خوف ہے کہ جتنا لوگوں سے لیا جاتا ہے وہ اس

سے بھی زیادہ واپس لے لیتے ہیں۔

سرکاری عہدہ ناپسند ہے:

﴿4929﴾... ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا اور بتایا کہ آپ کے بیٹے کو بازار کا عامل مقرر کر دیا گیا ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس کے بجائے تم اس کی موت کی خبر لے کر آتے تو مجھے زیادہ خوشی ہوتی کیونکہ میں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ کوئی حکومتی عامل میرے گھر میں داخل ہو۔

کُناسہ کے قاضی:

﴿4930﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیٹے کا نام یحییٰ تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی کنیز بَرَکہ کو فرماتے: جب یحییٰ کوئی چیز لائے تو اس سے مت لینا اور جب میرے دوستوں میں سے کوئی کچھ لائے تو لے لینا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیٹے یحییٰ کوفہ کے ایک علاقے کناسہ کے قاضی تھے۔

﴿4931﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اہل بیت اپنے دستر خوان پر غریبوں کے لیے اپنا کھانا مباح کر دیا کرتے تھے۔

﴿4932﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بانسوں کا ایک چھپرا تھا جس میں آپ اپنے گھوڑے کے ساتھ رہتے تھے جب جہاد پر جاتے تو اسے توڑ کر صدقہ کر دیتے اور جب لوٹتے تو دوبارہ بنا لیتے۔

﴿4933﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ دعا کی: اے اللہ! اگر تو نے ہمیں اپنے ہاں بدبخت لکھا ہے تو اسے مٹا کر خوش بخت لکھ دے اور اگر خوش بخت لکھا ہے تو ہمیں اسی میں باقی رکھ، بے شک تو جو چاہتا ہے مٹاتا اور باقی رکھتا ہے اور اصل علم تیرے ہی پاس ہے۔

34 سجدے:

﴿4934﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ اَسْوَد بن ہلال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گیا تو ان سے کہا: کاش! ہم یادِ ماضی بن چکے ہوتے، انہوں نے کہا: آپ نے کتنی بری بات کہی ہے، کیا میں ہر دن و رات میں 34 سجدے نہیں کرتا۔

نماز اچھا دوست ہے:

﴾4935﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ اسود بن ہلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: میں چاہتا ہوں آپ ایک سال پہلے ہی انتقال کر چکے ہوتے۔ انہوں نے فرمایا: میرا ایک دوست ہے جو تم سے بھی اچھا ہے لہٰذا میں مہینے بھر کی زندگی کو بھی برا نہیں سمجھتا، میں روزانہ ڈیڑھ سو بلکہ اس سے دگنی نمازیں پڑھتا ہوں۔ یا فرمایا: سات سو سے بھی زیادہ پڑھتا ہوں۔

﴾4936﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا اسود بن ہلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ان کی عیادت کرنے گیا تو میں نے کہا: میں چاہ رہا تھا مجھے آپ کے مرنے کی خبر دی جائے۔ انہوں نے فرمایا: میرا ایک دوست ہے جو تم سے اچھا ہے، وہ ہے ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں جن کا ثواب 50 کے برابر ہیں۔

رحمتِ الٰہی سے حسن ظن:

﴾4937﴿... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مؤمنوں کو دوزخ میں ڈالے گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تیری عمر کی قسم! [1] جہنم کو بھرنے کے لیے تو مؤمنین کے علاوہ اور بہت ہیں۔

ربّ عَزَّوَجَلَّ کا کرم:

﴾4938﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بروز قیامت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے دستِ قدرت سے بندے کی پردہ پوشی فرمائے گا پھر فرمائے گا: کیا تو جانتا ہے؟ کیا تو جانتا ہے؟ بندہ عرض کرے گا: ہاں۔ ربّ تعالٰی فرمائے گا: میں نے تجھے بخش دیا۔

1... لَعَمْرُكَ (تیری عمر کی قسم) قسم شرعی نہیں، وہ تو صرف خدا کے نام کی ہوتی ہے بلکہ قسم لغوی ہے جیسے رب تعالٰی فرماتا ہے: وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾ (پ۳۰، التین: ۱) انجیر اور زیتون کی قسم۔ لہٰذا یہ اس حدیث کے خلاف نہیں جس میں ارشاد ہوا کہ غیر خدا کی قسم نہ کھاؤ۔ (مراۃ المناجیح، ۴/ ۳۳۷)

قُرَّاء کس کے مشابہ؟

﴿4939﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھ سے حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم جانتے ہو ہمارے دور کے قُرَّاء کس کے مشابہ ہیں؟ میں نے پوچھا: کس کے؟ فرمایا: اس شخص کے جو اپنی بکری کو خوب موٹا کرے پھر جب اسے ذبح کرنا چاہے تو اسے کمزور اور گوشت کو خراب پائے۔ یا پھر اس شخص کے مشابہ ہیں جو دراہم کے سکے اپنی تھیلی میں جمع کرتا پھرے جب انہیں نکال کر توڑے تو وہ نرا تانبا نکلے۔

﴿4940﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے دور کے قُرَّاء کی مثال موٹی تازی اون والی بکریوں کی طرح ہے کہ جب ان میں سے ایک کو ٹٹول کر دیکھا گیا تو مریل نکلی جب دوسری کو ٹٹولا تو وہ بھی ایسی ہی نکلی پھر اس (پالنے والے) نے کہا: آج پورا دن ہی تجھ پر افسوس ہے۔

میرا ایک بیٹا ہو:

﴿4941﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک لاکھ درہم کے مقابلے میں یہ زیادہ پسند ہے کہ میرا ایک بیٹا ہو اور وہ راہِ خدا میں جہاد کرے۔

﴿4942﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے سلیمان! ہمارا ربّ کتنا اچھا ہے، اگر ہم اس کی اطاعت کریں تو وہ ہمیں محروم نہیں کرتا۔

قرآنِ پاک کی زینت:

﴿4943﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس سے سونے سے آراستہ کیا ہوا قرآن پاک کا نسخہ لیے گزرا تو آپ نے فرمایا: سب سے خوبصورت چیز جس سے قرآن پاک کو مزین کیا جا سکتا ہے وہ اس کی تلاوت کا حق ادا کرنا ہے۔

﴿4944﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ (پ۶، المائدۃ: ۳۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی نیک اعمال اختیار کرو۔

﴿4945﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: ہر بستی میں ایک شخص ایسا ہوتا ہے جس کی برکت سے بستی والوں سے بلائیں دور ہوتی ہیں اور مجھے قوی امید ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان ہی بابرکت لوگوں میں سے ہیں۔

﴿4946﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کبھی بھی ادھر ادھر متوجہ ہوتے نہیں دیکھا اور نہ ہی کبھی کسی سے یہ کہتے سنا کہ تمہاری شام کیسی گزری، تمہاری صبح کیسی رہی۔

سیِّدُنا شقیق بن سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جن جَلِیْلُ الْقَدْر اور مشہور و معروف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بالمشافہ اَحادیث بیان فرماتے ہیں ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود، حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی اَشْعَری، حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ، حضرتِ سیِّدُنا خَبَّاب بن اَرَت، حضرتِ سیِّدُنا ابو مسعود، حضرتِ سیِّدُنا اُسامہ بن زید، حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی، حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء، حضرتِ سیِّدُنا بَراء بن عازب، حضرتِ سیِّدُنا سہل بن حُنَیف، حضرتِ سیِّدُنا کَعب بن عُجْرہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا جریر بَجَلی، حضرتِ سیِّدُنا قیس بن ابو غَرَزہ، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ اور اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

اور جن بزرگ تابعین سے آپ احادیث روایت کرتے ہیں ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا مسروق بن اَجدَع، حضرتِ سیِّدُنا سلمان بن ربیعہ، حضرتِ سیِّدُنا علقمہ بن قیس اور حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن شُرَحْبِیل رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

متاخرین بزرگوں میں سے جو حضرات حضرتِ سیِّدُنا شقیق بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اکثر روایات لیتے ہیں ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا اعمش، حضرتِ سیِّدُنا منصور، حضرتِ سیِّدُنا حماد بن ابو سلیمان، حضرتِ سیِّدُنا عاصم بن بَہدَلہ، حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن مِقْسَم، حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت، حضرتِ سیِّدُنا زید بن حارث، حضرتِ سیِّدُنا حُصَین بن عبد الرحمٰن، حضرتِ سیِّدُنا سلمہ بن کُہَیل، حضرتِ سیِّدُنا حَکَم بن عُتَیْبَہ،

حضرتِ سیِّدُنا عَبْدَہ بن ابو لُبابہ، حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن مُرَّہ، حضرتِ سیِّدُنا واصل اَحدَب، حضرتِ سیِّدُنا علاء بن خالد، حضرتِ سیِّدُنا مسلم بن بَطِین، حضرتِ سیِّدُنا مُعَلّٰی بن عُرفان اور حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سُوقہ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام۔

التحیات یوں پڑھو:

﴿4947-48﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: جب ہم پیارے آقا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے پیچھے نماز ادا کرتے تو ہم کہتے: اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ دُوْنَ عِبَادِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ، یعنی بندوں کے مقابلے میں اللہ پر سلام ہو، سلام ہو جبریل و میکائیل پر، سلام ہو فلاں پر۔ آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم ایسے مت کہو بلکہ یوں کہو: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ یعنی تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ کیونکہ جب تم ایسے کہو گے تو زمین و آسمان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر نیک بندے تک سلام پہنچ جائے گا۔ (پھر یوں کہو:) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔[1]

آدابِ گفتگو:

﴿4949﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں کہ کریم و مہربان آقا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِذَا کُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا یَتَنَاجَی اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ فَاِنَّ ذٰلِكَ یُحْزِنُهٗ یعنی جب تم تین ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس طرح تیسرا غمگین ہو گا۔[2]

﴿4950﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کوہِ صفا پر چڑھے، اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا: اے زبان! اچھی بات کر فائدے میں رہے گی اور بری بات سے باز رہ ندامت سے بچی رہے گی۔ پھر فرمایا: میں

1... بخاری، کتاب الاستیذان، باب السلام اسم من اسماء اللّٰہ تعالی، ۴/ ۱۶۶، حدیث: ۶۲۳۰ بتغیر قلیل

2... بخاری، کتاب الاستیذان، باب اذا کانوا اکثر من ثلاثة...الخ، ۴/ ۱۸۵، حدیث: ۶۲۹۰، بتغیر

نے نبی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: اِبْنِ آدم کے اکثر گناہ زبان ہی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔[1]

دین کی سمجھ بوجھ:

﴿4951﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: نبی اکرم، رحمت عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَيُلْهِمْهُ رُشْدَهٗ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ اور اس کا درست راستہ الہام فرماتا ہے۔[2]

﴿4952﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: شہنشاہ مدینہ، قرار قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا اور یہ کہ وہ کس نیت سے اٹھایا تھا۔[3]

صحابہ کو برا نہ کہو:

﴿4953﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو انہیں برا نہ کہو جب ستاروں کی بات ہو تو رک جاؤ اور جب تقدیر کی بات ہو تو خاموش رہو۔[4]

قرآن کی شفاعت:

﴿4954﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قرآن شفاعت کرنے والا ہے اس کی شفاعت قبول ہے اور ایسا جھگڑنے والا ہے جس کی مانی جائے گی جس نے اس کو آگے رکھا یہ اسے جنت میں لے جائے گا اور جس نے

1... معجم کبیر، ١٠/ ١٩٧، حدیث: ١٠٤٤٦

2... بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین، ١/ ٤٢، حدیث: ٧١، دون "ویلھمہ رشدہ" عن معاویۃ رضی اللہ عنہ
مسند بزار، مسند عبد اللہ بن مسعود، اعمش عن ابی وائل، ٥/ ١١٧، حدیث: ١٧٠٠

3... تاریخ ابن عساکر، الرقم: ٢٨٧، احمد بن نصر بن محمد... الخ، ٦/ ٥٣، حدیث: ١٤٠٥

4... معجم کبیر، ١٠/ ١٩٨، حدیث: ١٠٤٤٨

اسے پس پشت ڈال دیا یہ اسے جہنم میں پھینک دے گا۔[1]

سخی سے در گزر کرو:

﴿4955﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نَبِیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سخی کی غلطی سے درگزر کرو کیونکہ وہ جب بھی لغزش کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔[2]

﴿4956﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: شَفِیعِ محشر، ساقیِ کوثر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَشِبْرٌ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا یعنی: جنت میں سے ایک بالشت بھر دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔[3]

لوگوں کی شفاعت:

﴿4957﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی:

لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ ؕ (پ۲۲، فاطر: ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: تاکہ ان کے ثواب انہیں بھرپور دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے۔

پھر ارشاد فرمایا: ان کا ثواب یہ ہے کہ انہیں جنت میں داخل کرے گا۔ اور "اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے" اس سے مراد ان لوگوں کے لئے شفاعت ہے جن پر جہنم واجب ہو چکا اور ان کی شفاعت وہ لوگ کریں گے جن کے ساتھ دنیا میں انہوں نے بھلائی کی تھی۔[4]

اہم سوال و جواب:

﴿4958﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم بارگاہ رسالت میں بیٹھے تھے کہ

1... مصنف عبد الرزاق، کتاب فضائل القرآن، باب تعلیم القرآن وفضلہ، ۳/ ۲۲۹، حدیث: ۶۰۳۰ بتغیر قلیل

2... معجم اوسط، ۴/ ۲۰۰، حدیث: ۵۷۱۰

3... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب صفۃ الجنۃ، ۴/ ۵۳۴، حدیث: ۴۳۲۹، بتغیر قلیل، عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

4... معجم کبیر، ۱۰/ ۲۰۱، حدیث: ۱۰۴۶۲، بتغیر قلیل ...... معجم اوسط، ۴/ ۲۱۸، حدیث: ۵۷۷۰

اتنے میں ایک سوار آیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس پہنچ کر سواری سے اترا اور عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نو میل کی مسافت سے آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں، اپنی سواری کو تھکا دیا، رات بھر جاگتا رہا اور دن بھر پیاسا رہا، میں آپ سے ان دو باتوں کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں جنہوں نے مجھے سونے سے باز رکھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: زَیْدُ الْخَیْل۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلکہ اب تم زیدُ الْخَیْر ہو۔ پوچھو اس سے پہلے بھی بہت سے مشکل مسائل پوچھے جاچکے ہیں۔ اس نے عرض کی: جس شخص کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ بھلائی کا ارادہ کرے اور جس کے بارے میں نہ کرے اس میں ربّ تعالیٰ کی نشانی کیا ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: تم نے صبح کیسی کی؟ اس نے کہا: میں نے اس حال میں صبح کی کہ بھلائی اور بھلائی کرنے والوں کو پسند کرتا تھا، اگر وہ بھلائی میں نے کرلی تو مجھے ثواب کا یقین ہو گیا اور اگر نہ کرسکا تو اس کے لیے غمگین رہا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یہی نشانی ہے اس شخص میں جس سے ربّ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے اور جس کے لیے بھلائی کا ارادہ نہیں فرمایا اس میں نشانی یہ ہے کہ اگر وہ تمہارے لیے بھلائی کے علاوہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا تو اسے تمہارے لیے آسان کردیتا پھر وہ یہ پروا بھی نہ فرماتا کہ تم کس جگہ ہلاک ہوتے ہو۔[1]

﴿4959﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: سرکارِ دو جہاں، سرورِ ذیشاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ مسجدوں میں حلقے بنا کر بیٹھیں گے اور ان کا مقصود دنیا ہی ہو گی تم ان کے ساتھ مت بیٹھنا کیونکہ انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کوئی سروکار نہیں۔[2]

خواہشات کے پیروکار:

﴿4960﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہو گا جو آسودہ حالوں کو عزت دیں گے عبادت

1...معجم کبیر، ١٠/ ٢٠٢، حدیث: ١٠٤٦٤، بتغیر قلیل

کنز العمال، کتاب الفراسة من قسم الاقوال، ١١/ ٤٨، حدیث: ٣٠٨٠٦، بتغیر قلیل

2...معجم کبیر، ١٠/ ١٩٨، حدیث: ١٠٤٥٢، بتغیر قلیل

گزاروں کو ہلکا جانیں گے، قرآن میں سے جو ان کی خواہشات کے موافق ہو اسی پر عمل کریں گے اور جو خواہشات کے خلاف ہو اسے چھوڑ دیں گے پس اس وقت قرآن پاک کے بعض حصے کو مان لیں گے اور بعض کا انکار کر بیٹھیں گے، اس کی کوشش کریں گے جو بغیر کوشش کے مل جاتا ہے یعنی مقدر و مقرر اور اٹل رزق جو ان کے نصیب کا ہے اور اس چیز کی کوشش نہیں کریں گے جو بغیر کوشش کے ملتی ہی نہیں یعنی بھرپور ثواب، مقبول کوشش اور ایسی تجارت جس میں گھاٹا نہیں۔[1]

حج و عمرہ ایک ساتھ کرو:

﴿4961﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، سردارِ مکہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حج و عمرا ایک ساتھ کرو کیونکہ یہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو ایسے دور کر دیتے ہیں جیسے بھٹی سونے، چاندی اور لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے اور مقبول حج کا ثواب تو جنت ہی ہے۔[2]

ایک بہترین دعا:

﴿4962﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: مُعلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں یہ کلمات سکھایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا یعنی اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت پیدا فرما، ہمارے درمیان صلح پیدا فرما، ہمیں سلامتی کے راستوں کی ہدایت عطا فرما، ہمیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال دے اور ہمیں ظاہری و باطنی گناہوں سے بچا اور ہمارے لیے ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں، ہمارے دلوں، ہماری بیویوں اور ہماری اولاد میں برکت عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو بہت توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے اور ہمیں اپنی نعمتوں کا

1... معجم کبیر، ۱۰/ ۱۹۳، حدیث: ۱۰۴۳۲، بتغیر قلیل

2... ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی ثواب الحج والعمرة، ۲/ ۲۱۸، حدیث: ۸۱۰

شکر گزار، ان کی تعریف کرنے والا اور ان کے قابل بنا اور انہیں ہم پر مکمل فرما۔[1]

روحیں محبت کرتی ہیں:

﴿4963﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: حضور سیِّد عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَۃٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْھَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْھَا اخْتَلَفَ یعنی روحیں مخلوط لشکر ہیں ان میں سے جو جان پہچان رکھتی ہیں وہ محبت کرتی ہیں اور جو اجنبی رہ چکی ہیں وہ الگ رہتی ہیں[2]۔[3]

﴿4964﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور تاجدارِ مدینہ، سلطانِ مکہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک قوم کی کوڑی (کچرا کنڈی) پر تشریف لائے تو کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔[4]

1... مستدرك حاكم، كتاب الامامة وصلوة الجماعة، باب الدعاء المباركة، ١/ ٥٤٩، حديث: ١٠١٦، بتغير قليل

2... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ584 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی انسانی روحیں بدنوں میں آنے سے پہلے آپس میں مخلوط تھیں اس طرح کہ سعید روحیں ایک گروہ تھیں اور شقی روحیں دوسرا گروہ مگر سعید آپس میں مخلوط تھیں اور شقی آپس میں مخلوط۔ جب یہ روحیں بدنوں میں آئیں تو ہر روح کو اس روح سے الفت ہوگئی جس کے ساتھ پہلے خلط ملط رہ چکی ہے اگرچہ دنیا میں مختلف زمانوں مختلف زمینوں میں رہیں۔ جو روحیں وہاں عالَمِ اَرْوَاح میں الگ الگ تھیں کہ یہ روح ایک زمرہ کی تھی وہ روح دوسرے زمرہ کی وہ بدن میں آنے کے بعد اگرچہ ایک جگہ رہیں مگر ان میں الفت نہ ہوگی نفرت ہوگی:

نارِیاں مَر ناریاں را طالِب اَنْد ۔۔۔ نُورِیاں مَر نُوریاں را جاذِب اَنْد

کَنْعان حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کا بیٹا ہو کر الگ رہا، بلقیس یمن میں رہتے ہوئے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہونچ گئی، ابو جہل مکہ میں رہتے ہوئے حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے دور رہا، اویس قرنی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی) دور رہتے ہوئے حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے قریب ہو رہے۔ بُعدِ دار اور قُربِ مزار کچھ نہیں۔

3... بخاری، كتاب احاديث الانبياء، باب الارواح جنود مجندة، ٢/ ٤١٣، حديث: ٣٣٣٦، عن عائشة رضي الله عنه

معجم اوسط، ٤/ ٦٣، حديث: ٥٢٢٠

4... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ270 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یا تو وہاں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی کیونکہ کوڑی پر ہر جگہ نجاست ہی ہوتی ہے یا پاؤں شریف میں زخم یا پیٹھ میں درد تھا جس کے لیے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مفید تھا۔ اطبا کہتے ہیں کھڑے ہو کر انگارے پر پیشاب کرنا ستر بیماریوں کا علاج ہے۔ خیال رہے کہ اس موقعہ پر سرکار اونچی جگہ کھڑے ہوئے ہوں گے جس سے پیشاب کے چھینٹوں سے محفوظ رہے ہوں گے۔

حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ ”پھر آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہاں سے ہٹے آپ کو پانی پیش کیا گیا تو آپ نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔“[1]

منافق کا رونا:

﴿4965﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بُكَاءُ الْمُؤْمِنِ فِيْ قَلْبِهٖ وَبُكَاءُ الْمُنَافِقِ مِنْ هَامَتِهٖ یعنی مومن کا رونا دل میں ہوتا ہے اور منافق کا رونا چہرے سے ہی ہوتا ہے۔[2]

زنا کے نقصانات:

﴿4966﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، مالکِ جنت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زنا سے بچو کیونکہ اس میں چھ بری باتیں ہیں تین دنیا میں اور تین آخرت میں، دنیا کی تین یہ ہیں: (۱)...زنا چہرے کی رونق ختم کر دیتا (۲)...محتاجی لاتا اور (۳)...رزق میں کمی کرتا ہے۔ آخرت کی تین یہ ہیں: (۱)...اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کو دعوت دیتا ہے (۲)...حساب و کتاب برے طریقے سے ہو گا اور (۳)...ہمیشہ جہنم میں رہنا پڑے گا۔[3]

بے عمل کے لئے ہلاکت:

﴿4967﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ نبوّت، شہنشاہِ رسالت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وَيْلٌ لِّمَنْ لَا يَعْلَمُ وَوَيْلٌ لِّمَنْ عَلِمَ ثُمَّ لَا يَعْمَلُ یعنی ہلاکت ہے اس کے لیے جو علم حاصل نہیں کرتا اور ہلاکت ہے اس کے لیے جو حاصل تو کرتا ہے پھر عمل نہیں کرتا۔[4]

---

[1]... بخاری، کتاب الوضوء، باب البول قائما وقاعدا، ۱/ ۹۸، حدیث: ۲۲۴

مصنف عبد الرزاق، کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفیین، ۱/ ۱۵۲، حدیث: ۷۵۱

[2]... معجم صغیر، ۱/ ۲۶۳، حدیث: ۷۴۶

[3]... معجم اوسط، ۵/ ۲۰۹، حدیث: ۷۰۹۲، بتغیر عن ابن عباس رَضِیَ اللهُ عَنْہ

[4]... کنز العمال، کتاب العلم من قسم الاقوال، الباب الثانی، ۱۰/ ۸۲، حدیث: ۲۹۰۳۶

قیامت کی نشانی:

﴿4968﴾... حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ اور حضرتِ سیّدُنا ابو موسیٰ اَشْعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ صادق وامین آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت سے کچھ عرصہ پہلے کا زمانہ ایسا ہوگا کہ اس میں جہالت چھا جائے گی، علم اٹھا لیا جائے گا اور اس میں ہَرج کی کثرت ہوگی اور ہرج ''قتل'' کو کہتے ہیں۔[1]

عاشقانِ رسول کو خوشخبری:

﴿4969﴾... حضرتِ سیّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔[2]

﴿4970﴾... حضرتِ سیّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم، نور مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ان درہم و دینار نے تم سے پہلے والوں کو ہلاک کیا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ تمہیں بھی ہلاکت میں ڈالنے والے ہیں۔[3]

بے عمل واعظ کو عذاب:

﴿4971﴾... حضرتِ سیّدُنا اسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ شافعِ محشر، ساقیٔ کوثر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: روزِ قیامت ایک واعظ کو لایا جایا گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا وہ وہاں اپنی آنتوں کو ایسے لیے پھرے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے، اس سے کہا جائے گا: کیا تو نیکی کا حکم دیتا اور برائی سے منع نہ کرتا تھا؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں! لیکن میں خود عمل نہیں کرتا تھا۔[4]

1... بخاری، کتاب الفتن، باب ظھور الفتن، ۴/ ۴۳۲، حدیث: ۷۰۶۲، ۷۰۶۳

2... بخاری، کتاب الادب، باب علامة حب اللہ... الخ، ۴/ ۱۴۷، حدیث: ۶۱۶۸، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

3... معجم کبیر، ۱۰/ ۹۵، حدیث: ۱۰۰۶۹، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

4... بخاری، کتاب الفتن، باب الفتنة التی تموج کموج البحر، ۴/ ۴۴۳، حدیث: ۷۰۹۸، بتغیر

حضرت سیِّدُنا خَیْثَمَہ بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان

حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان بھی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ دوستوں کی خوب خیر خواہی اور مہمان نوازی کرنے والے، نعمتوں پر بھروسا کرنے والے اور حُصُولِ نعمت کے خواہشمند تھے۔

منقول ہے: باقی رہنے والے بدلے کے لیے فانی سامان سے کنارہ کش ہو جانا تصوف ہے۔

﴿4972﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان کو وراثت میں دو لاکھ درہم ملے تو آپ نے سب کے سب فقرا اور فقہا پر تقسیم کر دیئے۔

آپ کی خیر خواہی:

﴿4973﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کھجور و گھی کا حلوہ اور عمدہ کھانا بناتے پھر حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی اور ہمیں دعوت دیتے پھر فرماتے: مجھے اس کی خواہش نہیں، آپ لوگ اسے کھایئے یہ میں نے صرف آپ ہی کے لیے بنایا ہے۔

﴿4974﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چارپائی کے نیچے ایک ٹوکری ہوتی جس میں کھجور اور گھی کا حلوہ ہوتا، جب قُرَّاء کرام اور آپ کے دوست آتے تو آپ وہ ٹوکری نکال کر ان کے سامنے رکھ دیتے۔

﴿4975﴾... حضرتِ سیِّدُنا اعمش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب ہم حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان کے پاس جاتے تو آپ اپنی چارپائی کے نیچے سے ایک ٹوکری نکالتے اور فرماتے: آپ سب کھایئے، خدا کی قسم! مجھے اس کی کوئی خواہش نہیں یہ میں نے صرف آپ لوگوں کے لیے ہی بنایا ہے۔

دوستوں سے حسن سلوک:

﴿4976﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض اوقات ہم حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جاتے تو آپ اپنی چارپائی کے نیچے سے ایک ٹوکری نکالتے جس میں گھی اور کھجور کا حلوہ اور فالودہ ہوتا پھر فرماتے: مجھے اس کی کوئی خواہش نہیں، آپ لوگ کھایئے یہ میں نے آپ کے لیے ہی بنایا ہے، آپ ایک تھیلی میں درہم رکھا کرتے تھے اور فراخ دست بھی تھے، جب آپ کے پاس کوئی دوست آتا اور

اس کی قمیص یا چادر کہیں سے پھٹی ہوتی یا کوئی فقر وغیرہ ظاہر ہوتا تو جب وہ واپس جانے کے لیے دروازے سے باہر نکلتا تو آپ دوسرے دروازے سے اس کے پیچھے نکل جاتے اس سے ملتے اور کچھ درہم دے کر فرماتے: قمیص خرید لینا، چادر خرید لینا، اپنی کوئی ضرورت پوری کر لینا۔

﴿4977﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی پر سفید لباس دیکھا تو اس کے متعلق پوچھ لیا، انہوں نے کہا: یہ مجھے حضرت خیثمہ نے پہنایا ہے۔

﴿4978﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب مسجد آتے تو ان کی جیب میں چند تھیلیاں ہوتیں (جن میں درہم ہوتے)، اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھ جاتے اور جب کسی دوست کی قمیص یا چادر پھٹی ہوئی دیکھتے تو جب وہ مسجد سے نکلنے لگتا تو آپ دوسرے دروازے سے نکل کر اس کے سامنے پہنچ جاتے اور اسے تھیلی دیتے ہوئے کہتے: میرے بھائی! یہ تھیلی لے لو اس سے چادر خرید لینا، قمیص خرید لینا۔

درہم کی تھیلی:

﴿4979﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَلاء بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دراہم کی تھیلیاں اپنے پاس رکھا کرتے تھے اور کافی خوشحال بھی تھے۔ آپ مسجد میں بیٹھ جایا کرتے اور جب اپنے کسی دوست کو پھٹے ہوئے یا پرانے کپڑوں میں دیکھتے تو اس کے پاس جا کر ایک تھیلی اسے دے دیتے۔

غلام خرید کر دے دیا:

﴿4980﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا مسیب بن رافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاں بچے کی پیدائش ہوئی تو آپ نے ان کی زوجہ کو چھ سو درہم میں ایک غلام خرید کر دے دیا۔

﴿4981﴾... حضرتِ سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ مسیب بن رافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ہر مہینے 50 درہم دیتے تھے اور انہیں ایک غلام بھی خرید کر دے رکھا تھا۔

سال میں دو مرتبہ موت:

﴿4982-83﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے

فرمایا: میں ایک ایسے شخص کے گھر کو جانتا ہوں جو تمنا کرتا ہے کہ سال میں دو مرتبہ موت آئے۔ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے وہ شخص آپ ہی ہیں اور اپنے بارے میں ہی فرما رہے ہیں۔

بڑی خرابی کیا ہے؟

﴿4984﴾... ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے ملے تو پوچھا: آپ موت کو کتنا پسند کرتے ہیں؟ حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے کہا: میں موت کو پسند ہی نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا: یہی تو تمہارے اندر بڑی خرابی ہے۔

﴿4985﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس شخص پر رشک کرتے تھے جو کسی نیک عمل مثلاً: حج، عمرہ، جہاد یا ماہِ رمضان کے روزے کی حالت میں انتقال کر جائے۔

ہر تین دن میں ختم قرآن:

﴿4986﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں کسی کو نہیں معلوم تھا کہ آپ کی تلاوت قرآن کیسی ہے حتّٰی کہ آپ بیمار ہوئے تو آپ کی بیوی آپ کے پاس آکر بیٹھیں اور رونے لگیں، آپ نے فرمایا: کیوں روتی ہو؟ موت تو آنی ہی ہے۔ آپ کی زوجہ نے کہا: آپ کے بعد مجھ پر سب مرد حرام ہیں (یعنی میں شادی نہیں کروں گی)۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں تم سے یہ سب کچھ نہیں چاہتا، مجھے تو بس اپنے بھائی محمد بن عبد الرحمٰن کا خوف ہے کیونکہ وہ شراب پیتا ہے اور فاسق آدمی ہے، مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ وہ میرے مرنے کے بعد میرے گھر میں شراب پیئے جبکہ میں نے یہاں ہر تین دن میں ایک ختم قرآن کیا ہے۔

﴿4987﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر تین دن میں ایک ختم قرآن کیا کرتے تھے۔

صدقہ کرنے کا شوق:

﴿4988﴾... ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ نے خادمہ سے کہا: مشکیزہ پانی بھرنے والے کو دے دو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم لوگ اس پانی بھرنے والے کو کتنی اجرت دیتے ہو؟

زوجہ نے کہا: ڈیڑھ دانق یا دو دانق۔ آپ نے فرمایا: پانی میں لے آتا ہوں۔ چنانچہ آپ مشکیزہ بھر لائے اور فرمانے لگے: تم نے اس کی جتنی اجرت پانی بھرنے والے کو دینی تھی اتنی کوئی مسکین آئے تو اسے دے دینا۔

﴿4989﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مشکیزہ پھٹ گیا، آپ اسے لے کر موچی کے پاس گئے تو اس نے اسے سینے کے بدلے ایک صاع کھجوریں مانگیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مشکیزہ خود ہی سی لیا اور ایک صاع کھجوریں صدقہ کر دیں۔

تم زیادہ عزیز ہو:

﴿4990﴾... حضرتِ سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بلایا، جب میں ان کے گھر گیا تو وہاں جبے اور دستار والے لوگوں کا قافلہ دیکھ کر میرا دل جلا لہٰذا میں واپس آگیا، اس کے بعد جب حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے: تم آئے کیوں نہیں؟ میں نے کہا: میں آیا تھا لیکن دستار، جبوں والوں کو دیکھ کر میرا دل جلا تو میں واپس چلا گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! تم مجھے ان سے زیادہ عزیز ہو۔ مزید فرماتے ہیں: جب ہم حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جاتے تو وہ اپنی چارپائی کے نیچے سے ٹوکری نکال کر ہمارے سامنے رکھ دیتے اور فرماتے: یہ کھاؤ، وَاللہ! مجھے اس کی کوئی خواہش نہیں یہ میں نے صرف تمہارے لیے ہی بنایا ہے۔

﴿4991﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وصیت فرمائی کہ مجھے مسلمان فقرا کے قبرستان میں دفن کرنا۔

﴿4992﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! مومن کبھی بھی منافق سے محبت نہیں کرتا۔

﴿4993﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم قرآن پاک میں پڑھتے ہو: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنی اے ایمان والو!۔ تورات میں اس کی جگہ یوں فرمایا گیا ہے: یٰۤاَیُّهَا الْمَسٰكِیْنُ یعنی اے مسکینو!۔

منافق محبت نہیں کرتا:

﴿4994﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کچھ لوگ حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ کو تکلیف دیا کرتے تھے، ایک دن حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ لوگ مجھے تکلیف دیتے ہیں حالانکہ بخدا! ان میں سے جب بھی کسی نے مجھے اپنے کسی کام کے لیے بلایا تو میں نے اس کا کام کیا اور پھر بھی اگر انہیں کوئی تکلیف پہنچے گی تو میں اسے دور کرنے ضرور جاؤں گا، میں جانتا ہوں یہ لوگ مجھے کالے کتے سے بھی زیادہ ناپسند کرتے ہیں مگر یاد رکھو! منافق کبھی بھی مومن سے محبت نہیں کرتا۔

عبادت کے لئے فارغ ہو جا:

﴿4995﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تورات میں لکھا ہے: اے اِبْنِ آدم! میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا۔ حضرتِ سیِّدُنا فضیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ اضافہ کیا کہ ''میری عبادت کی طرف بڑھ میں تیرے دل کو غنا سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی دور کر دوں گا اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے دل کو فکروں میں مشغول کر دوں گا اور تیری محتاجی بھی دور نہیں کروں گا۔''

شیطان پر غلبہ:

﴿4996﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فرمایا کرتے کہ شیطان کہتا ہے: انسان مجھ پر کیسے غلبہ پا سکتا ہے حالانکہ جب وہ خوش ہوتا ہے تو میں اس کے دل میں ہوتا ہوں اور جب وہ غصے میں ہو تو میں اس کے سر میں گھس جاتا ہوں۔

﴿4997﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: شیطان اس وقت تک انسان پر غالب نہیں آسکتا جب تک انسان یہ تین کام نہ کرے: (۱)... غیر کا مال ہتھیا لینا (۲)... غیر کا حق روک لینا اور (۳)... مال کو غیر حق میں خرچ کرنا۔

مال جمع نہ کرنا:

﴿4998﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی بن مریم اور حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن زکریا عَلَیْہِمَا السَّلَام خالہ زاد بھائی تھے، حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام اُون اور حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام پَشم کا لباس پہنا کرتے تھے، ان دونوں میں سے کسی کے پاس بھی کوئی دینار تھا نہ درہم، کوئی غلام نہ کوئی

باندی اور نہ ہی کوئی ٹھکانا تھا، جہاں رات ہوتی وہیں بسر کر لیتے اور جب جدا ہونے لگتے تو حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کہتے: مجھے نصیحت کیجئے، وہ فرماتے: غصہ نہ کرنا۔ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کہتے: یہ تو مجھ سے نہیں ہو سکے گا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے: مال ذخیرہ نہ کرنا۔ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کہتے: ہاں اس کی کوشش میں کر سکتا ہوں۔

﴿4999﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان کو انسان سے کئی گھروں تک دور پھینک دیتا ہے۔

﴿5000﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مومن کے لیے خوشخبری ہے کہ اولاد کی صورت میں کس طرح اس کی حفاظت کی جاتی ہے۔

شہد سے میٹھی چیز:

﴿5001﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: وہ کونسی چیز ہے جو تنگی اور فراخی دونوں میں خوب پھولتی ہے؟ اور کونسی چیز ہے جو تنگی اور فراخی دونوں میں کمزور ہو جاتی ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو تنگی اور فراخی دونوں میں پھولے (خوش رہے) وہ ہے مومن کہ جب اسے دیا جاتا ہے تو شکر کرتا ہے اور جب آزمائش میں مبتلا کیا جائے تو صبر کرتا ہے اور تنگی و فراخی دونوں میں کمزور ہونے والا کافر ہے کہ جب دیا جائے تو شکر نہیں کرتا اور جب مصیبت میں مبتلا ہو تو صبر نہیں کرتا اور ایک چیز جو شہد سے زیادہ میٹھی ہے اور اس کی مٹھاس کبھی نہیں جائے گی وہ ہے محبت جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کے درمیان رکھی ہے۔

مومن پر دنیا تنگ کیوں؟

﴿5002﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: فرشتے بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! تو نے اپنے مومن بندے سے دنیا کو لپیٹ لیا اور اسے آزمائشوں میں مبتلا کر دیا، رب تعالیٰ دوسرے فرشتوں سے فرماتا ہے: انہیں میرے اس بندے کا ثواب دکھاؤ۔ پس جب وہ اس کا ثواب دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں: یارب! دنیا کی تکالیف تو اس کے لیے کوئی ضرر ہی نہیں۔ پھر عرض کرتے ہیں: یارب! تو نے اپنے کافر بندے سے بلاؤں کو پھیر دیا اور اس کے لیے دنیا کو کشادہ کر دیا۔ رب تعالیٰ دوسرے فرشتوں کو حکم فرماتا

ہے: انہیں اس کافر کو دیا جانے والا عذاب دکھاؤ، چنانچہ جب وہ اس کا عذاب دیکھ لیتے ہیں تو عرض کرتے ہیں: یارب! دنیا میں اس نے جو بھی پایا اسے تو اس کا کوئی نفع نہیں۔

﴿5003﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: ہم نے زندگی کی ہر نرمی اور آسانی کا تجربہ کیا ہے اور سب سے کمتر ہی کو کافی پایا ہے۔

موت کی جگہ معین ہے:

﴿5004﴾... حضرتِ سیِّدُنا شہر بن حَوْشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئے اور آپ کے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص کو مسلسل دیکھتے رہے پھر باہر چلے گئے، اس شخص نے حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: یہ کون تھے؟ آپ نے فرمایا: یہ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام تھے۔ اس نے کہا: میں نے ان کی طرف دیکھا تو وہ مجھے یوں دیکھ رہے تھے جیسے مجھے ہی لینے آئے ہوں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اب تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ ان سے مجھے بچالیں اور ہوا کو حکم دیں کہ وہ مجھے ہِند کے کسی دُور دراز علاقہ میں پہنچادے۔ حکم سنتے ہی ہوا نے اسے ہند پہنچادیا، حضرتِ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام جب دوبارہ آئے تو سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: تم میرے قریب بیٹھے شخص کو مسلسل کیوں دیکھ رہے تھے؟ انہوں نے عرض کی: مجھے اس پر حیرانگی ہو رہی تھی کہ مجھے حکم یہ ملا تھا کہ کچھ دیر بعد اس کی رُوح ہند میں قبض کروں حالانکہ وہ آپ کے پاس بیٹھا تھا۔

مرنے والوں کی فہرست:

﴿5005﴾... حضرتِ سیِّدُنا خَیْثَمَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دوست تھے۔ ایک مرتبہ حاضر ہوئے تو حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: آخر کیا بات ہے کہ تم ایک گھر میں آتے ہو تو سب کی روح قبض کر لیتے ہو اور ان کے پڑوسیوں میں سے ایک کی بھی روح قبض نہیں کرتے؟ حضرتِ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اس بات کو میں آپ سے زیادہ نہیں جانتا کہ کس کی روح قبض کرنی ہے، میں تو عرش کے نیچے ہوتا ہوں پس وہاں مجھے ایک فہرست دی جاتی ہے جس میں مرنے والوں کے نام ہوتے ہیں۔

خوشخبری کس کے لئے؟

﴿5006﴾... حضرتِ سیِّدُنا خَیْثَمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک عورت حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس سے یہ کہتی ہوئی گزری: خوشخبری ہے! خوشخبری ہے اس پیٹ کے لیے جس نے آپ کو اٹھایا اور اس چھاتی کے لیے جس نے آپ کو دودھ پلایا۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: بلکہ خوشخبری اس کے لیے ہے جس نے کتابُ اللہ کو پڑھا اور اس کے احکام پر چلا۔

مالدار جنت میں نہیں جائے گا:

﴿5007﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے حواریوں میں سے ایک مالدار شخص کو حکم دیا کہ اپنے مال سے صدقہ کرو، اسے یہ بات پسند نہ آئی چنانچہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: مالدار جنت میں نہیں جائے گا (یعنی وہ مالدار جو اپنے مال کا حق ادا نہیں کرتا)۔

ایک لمحے میں بچے بوڑھے ہو جائیں گے:

﴿5008﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبَاۨ ﴿۱۷﴾ (پ۲۹، المزمل:۱۷) ترجمۂ کنزالایمان: اس دن سے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔

اس کی تفسیر میں حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا: ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے جہنم میں جائیں گے پس اسی خوف سے بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔

﴿5009﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور ہمارے دیگر اصحاب نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شیطان کو خود پر جری مت کرے۔

﴿5010﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب تو کوئی چیز مانگے اور وہ تجھے مل جائے تو اس دن اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جنت مانگ لے ہو سکتا ہے وہ دن تیرے لیے قبولیت کا ہو۔

دو ہی شخص پسند تھے:

﴿5011﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے کوفہ میں سب سے زیادہ دو ہی شخص پسند تھے

ایک حضرتِ سیِّدُنا خَیثمہ اور دوسرے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا۔

﴿5012﴾... حضرتِ سیِّدُنا نُعیم بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا خَیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جنازے میں حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا کہ آپ دونوں ہاتھ سر پر رکھے رو رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں: ہائے! ہماری زندگی، ہائے! ہماری زندگی۔

نیک ہم نشین:

﴿14-5013﴾... حضرتِ سیِّدُنا خَیثمہ بن ابو سَبْرہ جُعْفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں مدینے گیا تو میں نے دعا کی: اے اللہ! مجھے نیک ہم نشین عطا فرما۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: میں نے دعا کی: اے اللہ! مجھے سچا ہم نشین عطا فرما۔ لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو میرا ہم نشین بنا دیا، میں ان کے پاس بیٹھا اور عرض کی: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی تھی کہ مجھے سچا ہم نشین عطا فرما لہٰذا اس نے آپ کو میرا ہم نشین بنایا ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے عرض کی: بھلائی اور علم کی تلاش میں کوفہ سے آیا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تم مجھ سے پوچھنے آئے ہو حالانکہ تمہارے پاس صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے بہترین علما بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد امیر المؤمنین حضرت علی بن ابو طالب بھی موجود ہیں، تم میں مستجاب الدعوات حضرت سعد بن مالک ہیں، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تکیہ اٹھانے والے حضرت عبد اللہ بن مسعود موجود ہیں، تم میں حضرت حذیفہ بن یمان ہیں جو کہ حضور کے راز دار ہیں، تم میں حضرت عمار بن یاسر ہیں جن کے حق میں شیطان سے پناہ کا اعلان اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زبانِ رسول پر جاری فرمایا اور تم میں حضرت سلمان فارسی بھی ہیں جو دو کتابوں (کا علم رکھنے) والے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: دو کتابوں سے مراد انجیل اور قرآن پاک ہیں۔

﴿5015﴾... حضرتِ سیِّدُنا خَیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں تیرہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملا ہوں میں نے ان میں سے ایک کو بھی نہیں دیکھا جس نے خضاب استعمال کیا ہو۔

حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے چند بزرگ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا زمانہ پایا اور جن سے احادیث لیں ان میں حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو بن عاص، حضرتِ سیِّدُنا عدی بن حاتم اور حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سر فہرست ہیں۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی بزرگ تابعین سے بھی روایات بیان کیں ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سُوَید بن غَفَلہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو عَطِیّہ مالک بن عامر ہَمْدانی، حضرتِ سیِّدُنا ابو حذیفہ سَلَمہ بن صُہَیب اور حضرتِ سیِّدُنا قیس بن مَروان رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام۔

جن ائمۂ دین اور تابعین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن نے حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایات بیان کی ہیں ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش، حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصَرِّف، حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعْتَمِر، حضرتِ سیِّدُنا عاصم بن بَہْدَلہ اور حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مُرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن۔

سیِّدُنا خَیْثَمَہ بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کی مرویات

﴿5016﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نمازِ عشا کے بعد گفتگو کرنا صرف مسافر یا نمازی کے لیے جائز ہے [1]۔[2]

رنج و غم کی وجہ:

﴿5017﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی مول لے کر کسی کو ہرگز راضی مت کرنا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل پر کسی اور کی تعریف ہرگز مت کرنا، جو چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں نہ دے اس پر کسی کو ملامت مت کرنا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رزق کو نہ کسی لالچی کا لالچ تم تک پہنچا سکتا ہے اور نہ کسی ناپسند کرنے والے کی ناپسندیگی

1... نمازِ عشاء سے پہلے سونا اور بعد نمازِ عشاء دنیا کی باتیں کرنا، قصے کہانی کہنا سننا مکروہ ہے، ضروری باتیں اور تلاوتِ قرآن مجید اور ذکر اور دینی مسائل اور صالحین کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں، یوہیں طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک ذکرِ الٰہی کے سوا ہر بات مکروہ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱،۳/ ۴۵۳)

2... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۱۷، حدیث: ۳۶۰۳

تم سے روک سکتی ہے، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے عدل وانصاف سے راحت اور خوشی کو رضا ویقین میں اور رنج وغم کو شک اور ناراضی میں رکھا ہے۔(1)

دلوں کی فطرت:

﴿5018﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسن بن عمار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو خبر ملی کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کی مذمت کی ہے تو انہوں نے امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف کپڑوں کا ایک جوڑا بھیج دیا۔ چنانچہ اب یہ ان کی تعریف کرنے لگے کسی نے کہا: حضور! پہلے آپ نے ان کی مذمت کی اور اب تعریف کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دلوں کی فطرت ہے کہ جو ان پر احسان کرے اس سے محبت کرتے ہیں اور جو ان سے برائی کرے اس سے نفرت کرتے ہیں۔(2)

سب سے سخت عذاب:

﴿5019﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مظہر نور خدا، جناب احمد مجتبٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروز قیامت سب سے سخت عذاب اس شخص کو ہو گا جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا جسے نبی نے قتل کیا، پھر ظالم حکمران کو اور تصویر بنانے والوں کو۔(3)

نوکر کو اس کا حق دو:

﴿5020﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصَرِّف اور حضرتِ سیِّدُنا خَیْثَمَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں آپ کا مقرر کردہ وکیل (منشی) آیا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے فرمایا: کیا تم نے غلام کو اس کا خرچ دے دیا؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ (اور اسے خرچ دو) کیونکہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا

(1)...معجم کبیر، ١٠/ ٢١٥، حدیث: ١٠٥١٤، دون "الشك"

(2)...مسند الشهاب، ١/ ٣٥٠، حدیث: ٥٩٩

(3)...معجم کبیر، ١٠/ ٢١٦، حدیث: ١٠٥١٥

ہے: كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يَحْبِسَ عَلٰى مَنْ يَمْلِكُ قُوْتَهٗ یعنی آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ جس کا خرچ اس کے ذمے ہے اسے روک لے۔[1]

جنت میں داخلے کا طریقہ:

﴾5021﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے جہنم سے دور کیا جانا اور جنت میں داخل کیا جانا خوش کرے اسے چاہیے کہ جب اسے موت آئے تو وہ یہ گواہی دینے والا ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس کے بندے اور رسول ہیں اور لوگوں کے ساتھ اس طرح پیش آئے جس طرح اپنے ساتھ پیش آنا پسند کرتا ہے۔[2]

ایک مہینے میں ختم قرآن:

﴾5022﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے ارشاد فرمایا: ایک مہینے میں قرآن پاک ختم کرو۔ میں نے عرض کی: مجھے اس سے جلدی پر بھی قوت ہے۔ ارشاد فرمایا: تو تین دن میں ختم قرآن کر لیا کرو۔[3]

چار لوگوں سے قرآن پڑھو:

﴾5023﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں اس دن سے ابھی تک حضرتِ عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے محبت کرتا ہوں جب سے حضور نبی رحمت، شَفِیْعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام پہلے لیتے ہوئے ارشاد فرمایا: چار لوگوں سے قرآن پڑھو: اِبْنِ اُمِّ عَبْد (یعنی عبد اللہ بن مسعود)، اُبَیّ بن کَعْب، مُعاذ بن جبل اور ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم سے (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان)۔[4]

1... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الفضل النفقۃ علی العیال... الخ، ص ۴۹۹، حدیث: ۹۹۶

2... ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب ما یکون من الفتن، ۴/ ۳۳۲، حدیث: ۳۹۵۶، بتغیر
معجم اوسط، ۳/ ۳۲۷، حدیث: ۴۷۴۱

3... ابو داؤد، کتاب شہر رمضان، باب فی کم یقرء القرآن، ۲/ ۷۸، حدیث: ۱۳۹۱

4... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب سالم مولی ابی حذیفۃ رضی اللہ عنہ، ۲/ ۵۴۸، حدیث: ۳۷۵۸

آخرت کا ثواب و عذاب:

﴿5024﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فرشتے بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں: اے ہمارے ربّ! تو نے اپنے مومن بندے سے دنیا کو لپیٹ لیا اور اسے آزمائشوں میں مبتلا کر دیا حالانکہ وہ تجھ پر ایمان رکھتا ہے، ربّ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: اس مومن کے اجر و ثواب سے پردے ہٹا دو۔ پس جب وہ اس کا اجر و ثواب دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں: یاربّ! دنیا کی تکالیف تو اس کے لیے کوئی ضرر ہی نہیں۔ پھر عرض کرتے ہیں: یاربّ عَزَّوَجَلَّ! تو نے اپنے کافر بندے سے بلاؤں کو پھیر دیا اور اس کے لیے دنیا کو کشادہ کر دیا حالانکہ وہ تیرا انکار کرتا ہے۔ ربّ تعالٰی حکم فرماتا ہے: اس کے عذاب سے پردے ہٹا دو۔ چنانچہ جب وہ اس کا عذاب دیکھتے ہیں تو عرض کرتے ہیں: یاالٰہی! دنیا میں اس نے جو بھی پایا اسے اس کا کوئی فائدہ ہی نہیں۔[1]

اس حدیث کے ایک راوی حضرتِ سیِّدُنا محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن نُمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: میں کئی بار حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس بارے میں پوچھ چکا ہوں لیکن انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان نہیں کی بلکہ فرمایا: جب سوال زیادہ ہو تو انکار بھی زیادہ ہوتا ہے۔

﴿5025﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مؤذن اذان دیتا ہے اور کچھ لوگ نماز قائم کرتے ہیں مگر وہ ایمان والے نہیں (اس سے مراد منافقین ہیں کیونکہ ان کے دل ایمان سے خالی ہوتے ہیں)۔[2]

ریاکار کی تباہی:

﴿5026﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ غریبوں کے غم گسار، بےکسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کو اپنا عمل سنائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی

1... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، خیثمۃ بن عبد الرحمٰن، ۸/ ۲۳۲، حدیث: ۲، دون "وقد کفر بك"

2... جمع الجوامع، حرف الیاء من قسم الاقوال، ۹/ ۲۰۵، حدیث: ۲۸۲۳۸

مخلوق کو سنا دے گا اور اسے ذلیل حقیر اور جھوٹا کر دے گا۔[1]

صدقہ کی اہمیت:

﴿5027﴾... حضرتِ سیِّدُنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ساقیِ کوثر، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر کوئی اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے اس طرح گفتگو کرے گا کہ اس کے اور تمہارے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا، بندہ اپنے دائیں نظر کرے گا تو اپنا عمل دیکھے گا اور سامنے نظر کرے گا تو دوزخ دیکھے گا۔ پھر ارشاد فرمایا: آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے ہو۔[2]

﴿5028﴾... حضرتِ سیِّدُنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ یعنی: آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے ہو۔[3]

آنے والے کو جگہ دو:

﴿5029﴾... حضرتِ سیِّدُنا عدی بن حاتم طائی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں جب بھی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے لیے جگہ کشادہ فرمائی ایک مرتبہ میں آپ کے کاشانہ اقدس پر حاضر ہوا تو گھر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بھرا ہوا تھا، جیسے ہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے دیکھا میرے لیے جگہ بنائی حتّٰی کہ میں آپ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔[4]

ریاکار کا انجام:

﴿31-5030﴾... حضرتِ سیِّدُنا عدی بن حاتم طائی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ شہنشاہِ کون ومکاں، رحمتِ عالمیاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنت کی طرف جانے کا

1... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن عاص، ۲/ ۶۹۱، حدیث: ۷۰۱۷

2... بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، ۲/ ۴۹۹، حدیث: ۳۵۹۵، بتغیر

بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب عزوجل یوم القیامة... الخ، ۴/ ۵۷۸، حدیث: ۷۵۱۲

3... بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، ۲/ ۴۹۹، حدیث: ۳۵۹۵

4... شعب الایمان، باب فی مقاربة اهل... الخ، فصل فی قیام المرء لصاحبه، ۶/ ۴۶۷، حدیث: ۸۹۳۱

حکم ہو گا جب وہ قریب ہو کر اسے دیکھیں گے، اس کی خوشبو سونگھیں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنتیوں کے لیے جو نعمتیں تیار کر رکھی ہیں انہیں دیکھیں گے تو پکار کر کہا جائے گا: انہیں واپس پھیر دو ان کے لیے اس میں کوئی حصہ نہیں۔ چنانچہ وہ اتنے حسرت زدہ ہو کر واپس پلٹیں گے کہ ان سے پہلے کوئی اتنی حسرت سے واپس نہ ہوا ہو گا، پھر عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ! اگر تو اپنی جنت اور اس میں اپنے دوستوں کے لیے تیار کیے جانے والے انعامات واکرامات دکھانے سے پہلے ہی ہمیں دوزخ میں ڈال دیتا تو ہمیں اتنا دکھ نہ ہوتا۔ ربّ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میں نے جو کیا ہے تمہارے لیے میرا ارادہ بھی یہی تھا کیونکہ جب تم تنہا ہوتے تھے تو میرے سامنے بڑے بڑے گناہ کرتے تھے اور جب لوگوں سے ملتے تو نہایت عاجزی سے ملتے میرے لیے جو کچھ تمہارے دلوں میں تھا اس کے برخلاف لوگوں کو دکھاتے، تم لوگوں سے ڈرتے تھے اور مجھ سے نہ ڈرتے تھے، تم نے لوگوں کو بڑا جانا اور مجھے بڑا نہ جانا، تم نے لوگوں کی خاطر (گناہ) چھوڑے اور میری خاطر نہ چھوڑے آج میں تمہیں جنت سے محرومی کے ساتھ ساتھ سب سے دردناک عذاب چکھاؤں گا۔[1]

شبہات سے بچو:

﴿5032﴾... حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں پس جو انہیں چھوڑ دے گا وہ حرام کو زیادہ چھوڑنے والا ہو گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ اشیا ایک ممنوعہ چراگاہ ہے اور جو چراگاہ کے گرد چرائے ہو سکتا ہے وہ چراگاہ میں جا پڑے۔[2]

بہترین لوگ:

﴿5033﴾... حضرتِ سیِّدُنا نعمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کہتے ہیں: حضور سید عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر وہ جو ان کے بعد ہیں پھر وہ جو ان کے بعد ہیں پھر وہ جو ان

---

1 ... معجم کبیر، ۱۷/ ۸۵، حدیث: ۱۱۹

2 ... مسلم، کتاب المساقاة، باب اخذ الحلال وترك الشبهات، ص ۸۶۲، حدیث: ۱۵۹۹، بتغیر
معجم ابن العربی، ۱۵۶/۱، حدیث: ۲۶۰

کے بعد ہیں اور جو ان کے بعد آئیں گے ان کی قَسمیں ان کی گواہی پر اور گواہی قسموں پر سبقت کرے گی۔[1]

مسلمان کی مثال:

﴿5034-35﴾... حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پیارے مصطفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی مثال شخصِ واحد (ایک جسم) کی طرح ہے کہ جب اس کے سر میں درد ہو تو پورے جسم میں درد ہوتا ہے اور جب آنکھ میں تکلیف ہو تو پورا جسم ہی تکلیف میں ہوتا ہے۔[2]

حضرت سیّدُنا ابو عائشہ حارث بن سُوَیْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو عائشہ حارث بن سوید تمیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی بھی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ اپنے وقت کے انتہائی پابند اور لہو ولعب کرنے والوں سے کامیابی کے ساتھ دامن بچانے والے تھے۔

﴿5036﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تَیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: اگر بستی کا کوئی شخص آئے اور حضرتِ سیِّدُنا حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوارث کو گالیاں دے پھر تھک کر خاموش ہو جائے تو آپ اٹھ کر اپنی چادر جھاڑیں گے اور گھر میں داخل ہو جائیں گے۔

بہترین شخص:

﴿5037﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے والد فرماتے ہیں: 70 تمیمی افراد نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صحبت اختیار کی اور حضرتِ سیِّدُنا حارث بن سوید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان سب میں بہترین شخص تھے۔

1... بخاری، کتاب الشھادات، باب لا یشھد علی شھادۃ...الخ، ۲/ ۱۹۳، حدیث: ۲۶۵۱، بتغیر قلیل، عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
مسند احمد، مسند کوفیین، حدیث نعمان بن بشیر، ۶/ ۳۷۲، حدیث: ۱۸۳۷۶

2... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تراحم المؤمنین...الخ، ص۱۳۶۹، حدیث: ۲۵۸۶

یہ شمار بہت سخت ہے:

﴿5038﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایسے 70 بزرگوں سے ملا ہوں جو حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صحبت میں رہے ہیں ان میں سب سے چھوٹے سیِّدُنا حارث بن سُوَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے میں نے ان کو ایک مرتبہ سورۂ زلزال پڑھتے ہوئے سنا جب آپ نے آخری آیات:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۞ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۞ (پ۳۰، الزلزال: ۷، ۸)

ترجمۂ کنز الایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

تلاوت کیں تو فرمایا: یقیناً یہ شمار بہت سخت ہے۔

﴿5039﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا حارث بن سوید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کوئی برا بھلا کہتا تو آپ یہ آیت پڑھتے:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۞ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۞ (پ۳۰، الزلزال: ۷، ۸)

ترجمۂ کنز الایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

پھر فرماتے: یہ سب شمار کیا جائے گا۔

قولِ صحابی کی پاسداری:

﴿5040﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید بن حَبَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: مختار ثقفی نے اہل کوفہ کے چار چار افراد کو جمع کیا تاکہ وہ ایک مہر بند دستاویز کو پڑھیں اور جو اس میں لکھا ہے اس پر مختار کی بیعت کریں، میں نے سوچا دیکھتا ہوں کہ حضرتِ سیِّدُنا حارث بن سوید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیا کرتے ہیں جب مجھے بلایا گیا اس وقت آپ لوگوں کے درمیان موجود تھے چنانچہ میں چلتا ہوا ان کے پاس جا پہنچا اور پوچھا: اے ابو عائشہ! آپ جانتے ہیں اس دستاویز میں کیا لکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا: دور ہو جاؤ، کیونکہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے سنا ہے کہ میں ایسی بات کہنا کبھی نہیں چھوڑوں گا جس کے کہنے پر میں دو کوڑوں سے بچ جاؤں۔

﴿5041﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حیان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کے والد بیان کرتے ہیں کہ ایک دن مختار نے تمام

لوگوں کو جمع کیا کہ ایک مہر بند دستاویز کو پڑھیں اور اس پر مختار کی بیعت کریں، کوئی بھی نہ جانتا تھا کہ اس میں کیا لکھا ہے، چنانچہ سب لوگ جانے لگے تو میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا، سب آگے پیچھے بھاگ رہے تھے اتنے میں حضرتِ سیِّدُنا حارث بن سوید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر میری نظر پڑی کہ آپ سب لوگوں سے آگے آگے ہیں، ایک شخص نے ان سے کہا: اے ابو عائشہ! میں نے کسی کو بھی آپ کی طرح آگے بڑھتے ہوئے نہیں دیکھا وہ بھی ایک ایسی مہر بند دستاویز کے لیے جس کے بارے میں معلوم ہی نہیں کہ اس میں کفر لکھا ہے یا جادو؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ارے بھائی چھوڑو رہنے دو، کیونکہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا ہے کہ کوئی بھی ایسی بات جسے بادشاہ کے سامنے کہنے پر مجھ سے ایک کوڑا دور ہو جائے تو میں ضرور اس کے سامنے وہ بات کہوں گا۔

﴿5042-43﴾... حضرت حارث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان جب کھانا کھاتے تو دعا کرتے: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں جس نے محنت اور بہترین رزق کو میرے لیے کافی کیا۔

سیِّدُنا حارث بن سوید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

کانٹا چبھنے پر بھی گناہ معاف:

﴿5044﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شدید بیمار تھے میں نے آپ کو چھوا تو عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کو تو شدید بخار ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے تمہارے دو مردوں کے برابر بخار آتا ہے۔ میں نے عرض کی: یہ اس وجہ سے کہ آپ کے لیے دگنا اجر ہو جائے۔ ارشاد فرمایا: ہاں یہی بات ہے۔ پھر فرمایا: مومن کو کانٹا چبھے بلکہ اس سے بھی کم کوئی تکلیف پہنچے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گناہ ایسے جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔[1]

پہلوان کون؟

﴿5045﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

[1]... بخاری، کتاب المرضی، باب اشد الناس... الخ، ۴/ ۵، حدیث: ۵۶۴۸، بتغیر قلیل

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی ایسا ہے جسے اپنے وارثوں کا مال اپنے مال سے زیادہ پسند ہو؟ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم میں ایسا کوئی نہیں جو اپنے مال سے زیادہ وارثوں کے مال سے محبت کرتا ہو۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں کوئی ایسا ہے جو اپنے مال سے زیادہ وارثوں کے مال کو پسند کرتا ہے تو سن لے کہ اس نے اپنے مال سے جو آگے بھیجا وہی اس کا مال ہے اور جو پیچھے چھوڑ دیا وہ وارثوں کا مال ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: تم پہلوان کسے کہتے ہو؟ عرض کی گئی: اس کو جسے کوئی پچھاڑ نہ سکے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھے۔ پھر ارشاد فرمایا: تم رَقُوب کسے کہتے ہو؟ ہم نے عرض کی: وہ مصیبت زدہ جس کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو۔ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ رقوب وہ ہے جس نے (آخرت میں پیشوائی کے لیے) کوئی اولاد آگے نہ بھیجی ہو۔[1]

توبہ پر خوشی:

﴿5046﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللہَ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ عَبْدِہٖ مِنْ اَحَدِکُمْ یَسْقُطُ عَلٰی بَعِیْرِہٖ وَقَدْ اَضَلَّہٗ بِاَرْضٍ فَلَاۃٍ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کسی کا اونٹ جنگل میں گم ہونے کے بعد دوبارہ اسے مل جائے۔[2]

دو بہترین فرامین:

﴿5047﴾... حضرتِ سیِّدُنا حارث بن سوید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں دو حدیثیں بیان فرمائیں، ایک فرمانِ رسول اور دوسرا ان کا اپنا فرمان۔ ان کا اپنا فرمان یہ ہے کہ مومن اپنے گناہوں کو ایسے خیال کرتا ہے گویا وہ ایک پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور اسے ڈر ہے کہ یہ مجھ پر گر جائے گا اور کافر اپنے گناہوں کو ایسے دیکھتا ہے جیسے ناک پر سے مکھی گزری ہو اور حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ

---

1 ...مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ٢/ ٢٣، حدیث: ٣٦٢٦

مسلم، کتاب البر وصلۃ الرحم، باب فضل من یملک نفسہ... الخ، ص ١٤٠٦، حدیث: ٢٦٠٨، بتغیر قلیل

2 ...بخاری، کتاب الدعوات، باب التوبۃ، ٤/ ١٩١، حدیث: ٦٣٠٩، عن انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنی خوشی اس شخص کو ہوتی ہے جو پُر خطر منزل پر ٹھہرتا ہے اور اس کے پاس ایک سواری بھی ہے جس کے اوپر کھانے پینے کی چیزیں ہیں چنانچہ وہ سر رکھ کر سو جاتا ہے اور جب بیدار ہوتا ہے تو سواری کہیں جاچکی ہوتی ہے وہ اسے تلاش کرنے لگتا ہے حتّٰی کہ پیاس یا بھوک کی شدت اسے تڑپاتی ہے وہ کہتا ہے: میں اپنی جگہ پر لوٹ جاتا ہوں اور وہیں سو جاتا ہوں، چنانچہ وہ اپنی جگہ لوٹتا ہے اور سر رکھ کر سو جاتا ہے جب جاگتا ہے تو اس کی سواری کھانے پینے کے سامان سمیت اس کے پاس موجود ہوتی ہے۔[1]

پوری قوم کی پکڑ:

﴿5048﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے: جب کوئی شخص کسی قوم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرے جبکہ قوم کے لوگ تعداد و مرتبہ میں اس سے زیادہ ہوں اور پھر بھی وہ اس شخص کے معاملے میں چشم پوشی سے کام لیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سب کی پکڑ فرمائے گا۔[2]

سورہ یٰس کی فضیلت:

﴿5049﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ قَرَءَ یٰسٓ فِیْ لَیْلَۃٍ اَصْبَحَ مَغْفُوْرًا لَّہٗ یعنی جس نے رات میں یٰس پڑھی وہ صبح بخشا ہوا ہو گا۔[3]

ابلیس کی امید:

﴿5050﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: لوگوں کی شفاعت ہوتی رہے گی

1... بخاری، کتاب الدعوات، باب التوبۃ، ۴/ ۱۹۰، حدیث: ۶۳۰۸، بتغیر قلیل

2... ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر، ۴/ ۳۶۲، حدیث: ۴۰۰۹، عن جریر بن عبد اللہ
مسند الشامیین، ۲/ ۲۷۸، حدیث: ۱۳۳۷

3... دارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فی فضل یٰس، ۲/ ۵۴۹، حدیث: ۳۴۱۷، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

اور وہ جہنم سے نکالے جاتے رہیں گے یہاں تک کہ شیطانوں کا سردار ابلیس بھی یہ امید لگا بیٹھے گا کہ شاید اسے بھی شفاعت مل جائے۔[1]

﴿5051﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: مظہرِ نورِ خدا، جناب محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُبَّاء اور مُزَفَّت[2] کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔[3]

فرض قبول نہ نفل:

﴿5052﴾... حضرتِ سیِّدُنا حارث بن سوید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے پوچھا گیا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عام لوگوں سے ہٹ کر آپ کو کسی چیز کے ساتھ خاص کرتے تھے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہمیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی ایسی چیز کے ساتھ خاص نہیں فرمایا جس کے ساتھ لوگوں کو خاص نہ کیا گیا ہو، سوائے اس چیز کے جو میری تلوار کے دستے سے لٹک رہی ہے۔ (آپ کی تلوار کے دستے کے ساتھ ایک پرچہ تھا) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ پرچہ نکالا اس میں اونٹوں کی عمروں کے بارے میں کچھ درج تھا اور یہ بھی لکھا تھا کہ ثَوْر (پہاڑ) اور عَیْر (پہاڑ) کے درمیان مدینہ طیبہ حَرَم ہے جس نے اس میں کوئی بری بات جاری کی یا کسی بدعتی کو ٹھکانا دیا تو اس پر اللہ کی، تمام فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، بروزِ قیامت نہ اس کا فرض قبول کیا جائے گا نہ نفل۔[4]

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا حارث بن سوید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر خیر اور عظمتِ شان بیان کی پھر

1... معجم کبیر، ١٠/ ٢١٥، حدیث: ١٠٥١٣

2... اہل عرب شراب کے بڑے عادی تھے جب اسلام میں شراب حرام کی گئی تو شراب بنانے، رکھنے، پینے کے برتنوں کا استعمال بھی حرام کر دیا گیا تاکہ یہ برتن دیکھ کر لوگوں کو شراب یاد نہ آوے اور لوگ پھر سے شراب نہ پینے لگیں بعد میں ان برتنوں کی ممانعت کی حدیث منسوخ ہو گئی۔ دباء: پختہ کدو جو لمبا ہوتا ہے اسے کھکھل کر دیا جاتا تھا اور اس سے جگ کی جگہ کام لیتے تھے۔ مزفت: یعنی زفت لگا ہوا روغنی پیالہ، شراب پینے کا پیالہ جس میں تار کول لگا ہوتا تھا۔ (ماخوذ از مراۃ المناجیح، ٦/ ٨٣)

3... بخاری، کتاب الاشربۃ، باب ترخیص النبی... الخ، ٣/ ٥٨٤، حدیث: ٥٥٩٤

4... مسند احمد، مسند علی بن ابی طالب، ١/ ٣١٨، حدیث: ١٢٩٧

فرمایا: کوفہ میں ان سے بہترین سند حدیث کسی کی نہیں۔ مزید فرمایا: اب میرے اور حضرت یحییٰ بن مَعین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کے علاوہ کوئی بھی ایسا نہیں رہا جو ان کی سند سے حدیث بیان کرے، پھر آپ نے حضرتِ سیِّدُنا حارث بن سوید کی ان مرویات کا ذکر کیا جو امام اعمش نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی کی سند سے بیان کیں۔

﴿5053﴾... حضرتِ سیِّدُنا حارث بن سوید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو فرماتے سنا: حج کرلو، اس سے پہلے کہ حج نہ کر سکو، میں گویا کہ اس گنجے حبشی کو دیکھ رہا ہوں جس کے ہاتھ میں کدال ہے اور وہ کعبہ شریف کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے۔[1] میں نے امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: یہ بات آپ اپنی رائے سے فرما رہے ہیں یا پھر حضور عالَم ماکان و مَایَکُون صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑا اور سانس کو جاری کیا یہ میں نے تمہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی سے سنی ہے۔[2]

حضرت سیِّدُنا حارث بن قیس جُعْفِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی

تابعینِ کرام میں سے ایک حضرتِ سیِّدُنا حارث بن قیس جعفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی بھی ہیں۔

﴿5054﴾... حضرتِ سیِّدُنا حارث بن قیس جعفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جب تو آخرت کے معاملے میں لگا ہو تو اسی میں ڈٹا رہ اور جب دنیا کے معاملے میں ہو تو جلدی سے ختم کر، جب تو کسی نیک کام کا ارادہ کرے تو تاخیر مت کر اور جب تو نماز پڑھ رہا ہو اور شیطان تیرے پاس آکر کہے کہ تو ریاکار ہے تو نماز کو اور لمبا کر دے۔

1... یعنی بہت پست قد دبلا پتلا کمزور شخص حبشہ کے لشکر میں ہو گا جو مکہ معظمہ پر غالب آنے کے بعد کعبہ معظمہ ڈھادیگا۔ یہ واقعہ قیامت کے قریب ہو گا جس کے بعد دنیا برباد ہو جائے گی اور قیامت آجائے گی، کیونکہ دنیا کی آبادی کعبہ معظمہ سے وابستہ ہے جب تک یہ قائم ہے دنیا قائم ہے یہ گرا اور برباد ہوا کہ دنیا گئی۔ (مراۃ المناجیح، ۴/ ۲۰۳)

2... سنن الکبری للبیھقی، کتاب الحج، باب ما یستحب من تعجیل... الخ، ۴/ ۵۵۶، حدیث: ۸۶۹۸

حضرت سیّدُنا شُرَیح بن حارث کِنْدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی

حضرتِ سیِّدُنا قاضی ابو اُمَیَّہ شریح بن حارث کندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی بھی تابعی بزرگ ہیں، آپ حالتِ تسلیم ورضا میں رہتے اور اپنے نفس کا خوب محاسبہ کرتے تھے۔

منقول ہے: باقی رہنے والی کے لیے تڑپنے اور گزرے لمحات پر آہیں بھرنے کا نام تصوف ہے۔

﴿5055﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریح بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَارِث فرماتے ہیں: ظالموں نے جس کی بھی حق تلفی کی عنقریب اس کا حق جان لیں گے، ظالم عذاب کا منتظر ہے اور مظلوم مدد کے انتظار میں ہے۔

بھلائی کا وعدہ:

﴿5056﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاؤں میں تکلیف ہو گئی چنانچہ آپ نے اس پر شہد کی مالش کی اور دھوپ میں بیٹھ گئے، جب عیادت کرنے والے آپ کے پاس آئے تو پوچھا: کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بہتر ہے۔ لوگوں نے کہا: طبیب (ڈاکٹر) کو دکھایا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں میں ایسا کر چکا ہوں۔ لوگ پھر گویا ہوئے: طبیب نے کیا کہا؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔

رضائے الٰہی پر راضی:

﴿5057﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریح بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَارِث کے انگوٹھے میں ایک پھوڑا نکل گیا، لوگوں نے کہا: بہتر ہے کہ طبیب کو دکھا دیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: طبیب ہی نے تو یہ نکالا ہے۔

﴿5058﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَبْدَہ بن ابو لُبابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور مروان کے درمیان نو سال تک جنگ رہی لیکن حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نہ کسی سے خبر گیری لی نہ کسی کو دی (یعنی اس طرف دھیان ہی نہیں دیا)۔

﴿5059﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنگ رہی لیکن میں نے کبھی اس کے متعلق نہیں پوچھا۔ ایک شخص کہنے لگا: اگر میں آپ کے جیسا ہوتا تو مجھے اپنے مرنے کی بھی پروا نہ ہوتی کہ کب مرتا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو میرے دل میں ہے اس کے ہوتے ہوئے یہ کیسے ہو سکتا تھا۔

﴿5060﴾... حضرتِ سیِّدُنا شقیق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جنگ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: نہ اس کے متعلق میں نے کسی سے پوچھا نہ کسی کو کچھ بتایا اور میں نے کسی بھی مسلمان اور کسی بھی عہد کرنے والے کے ساتھ ایک درہم و دینار کا بھی ظلم نہیں کیا۔ میں نے کہا: اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو ضرور مرنا پسند کرتا۔ آپ نے اپنے دل کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: اس کے ساتھ کس طرح؟

جنگ سے کنارہ کشی:

﴿5061﴾... حضرتِ سیِّدُنا شقیق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے میں نے اس کے متعلق نہ کسی سے کچھ پوچھا ہے نہ کسی کو کچھ بتایا ہے۔ میں نے کہا: اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو مرنا پسند کرتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو میرے سینے میں ہے اس کے ہوتے ہوئے کیسے مرتے؟ دونوں گروہ جو آمنے سامنے تھے ان میں سے ہر ایک مجھے دوسرے سے زیادہ محبوب ہے۔

﴿5062﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن برقان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ابن زبیر کے زمانے میں ہونے والی جنگ کے متعلق بات کرتے ہوئے فرمایا: میں نے اس کے متعلق نہ کسی سے کچھ پوچھا ہے نہ کسی کو کچھ بتایا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ بھی فرمایا: مجھے خوف ہے کہ شاید میری نجات نہ ہو۔

﴿5063﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریح بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَارِث فرمایا کرتے تھے: ہمارے ساتھ کناسہ (کوفہ کے ایک مقام) کی طرف چلو تاکہ اونٹ کی تخلیق میں غور و فکر کریں۔

فارغ رہنے والوں کو نصیحت:

﴿5064﴾... حضرتِ سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کھیل کود میں مصروف لوگوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: یہ کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ابو اُمامہ! ہم فارغ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: فارغ شخص کو اس کا حکم تو نہیں دیا گیا۔

قاضی کی حاضر جوابی:

﴿5065﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد اللہ سالم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے پاس موجود تھا کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: کہاں ہیں آپ؟ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: تمہارے اور اس دیوار کے درمیان (یعنی تمہارے سامنے)۔ اس شخص نے کہا: میں ملک شام سے آیا ہوں۔آپ نے فرمایا: کافی دور ہے۔ اس نے کہا: میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تم دونوں میں محبت اور نیک اولاد عطا فرمائے۔ اس نے کہا: میں نے اسے ایک گھر دینے کی شرط بھی رکھی تھی۔آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: شرط کا پورا کرنا ضروری ہے۔اس نے کہا: ہمارے درمیان فیصلہ کیجئے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: وہ تو میں کر چکا۔

علما کی صحبت سے علم بڑھتا ہے:

﴿5066﴾... حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے کہا گیا: اس قدر علم آپ کو کیسے ملا؟ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: علما کی صحبت سے، میں ان سے علم لیتا بھی تھا اور دیتا بھی تھا۔

عرب کے بڑے قاضی:

﴿5067﴾... حضرتِ سیِّدُنا ھُبَیْرَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے فرمایا: اے لوگو! تمہارے فقہا میرے پاس آتے ہیں، وہ مجھ سے سوال کرتے ہیں اور میں ان سے کرتا ہوں۔ دوسرے دن ہم امیر المؤمنین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کے پاس گئے حتّٰی کہ صحن بھر گیا، پھر آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه لوگوں سے سوال کرتے اور لوگ آپ سے سوال کرتے، آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه انہیں ان کے جوابات دیتے رہے یہاں تک کہ دوپہر ہو گئی اور لوگ تھک گئے صرف حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه دو زانو بیٹھے رہے آپ سے جو بھی پوچھا جاتا آپ جواب دے دیتے اور آپ بھی جس چیز کے بارے میں پوچھتے امیر المؤمنین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه آپ کو جواب بتا دیتے حتّٰی کہ امیر المؤمنین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: اے شریح! کھڑے ہو جاؤ تم عرب کے سب سے بڑے قاضی ہو۔

فیصلے کا انوکھا انداز:

﴿5068﴾... حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک بچے کی نانی اور ماں بچے کے بارے میں فیصلہ کروانے آئیں، ہر ایک کا یہ دعوٰی تھا کہ میں اس بچے کی زیادہ حقدار ہوں چنانچہ نانی کہنے لگی:

اَبَا اُمَیَّۃَ اَتَیْنَاكَ وَاَنْتَ الْمَرْءُ نَاْتِیْہِ

اَتَاكَ اِبْنٌ وَاُمَّاہُ وَ کِلْتَانِ تُفَدِّیْہِ

فَلَوْ کُنْتِ تَاَیَّمْتِ لَمَا نَازَعْتُكِ فِیْہِ

تَزَوَّجْتِ فَھَاتِیْہِ وَلَا یُذْھَبُ بِكِ التِّیْہِ

اَلَا یَا اَیُّھَا الْقَاضِیْ فَھٰذِیْ قِصَّتِیْ فِیْہِ

ترجمہ: اے ابو امیہ! ہم آپ کے پاس آئی ہیں اور آپ جیسے شخص کے پاس ہمیں آنا بھی چاہیے ایک بیٹا اور اس کی دو مائیں آپ کے سامنے حاضر ہیں اور دونوں ہی اس بیٹے پر جان قربان کرتی ہیں، (عورت کو مخاطب کر کے کہا) اگر تو بیوہ ہی رہتی تو میں اس بچے کے لیے تیرے خلاف ہرگز مقدمہ نہ کرتی اب چونکہ تو نے دوسری شادی کر لی ہے لہٰذا یہ بچہ مجھے دے دے اور تجھے کسی قسم کا غرور نہیں ہونا چاہیے، جناب قاضی صاحب! اس بچے کے بارے میں میرا یہی بیان ہے۔

ماں کہنے لگی:

اَلَا اَیُّھَا الْقَاضِیْ قَدْ قَالَتْ لَكَ الْجَدَّہْ

قَوْلًا فَاسْتَمِعْ مِنِّیْ وَ لَا تُنْظِرَنِّیْ رَدَّہْ

تَعَزّٰی النَّفْسُ عَنِ ابْنِیْ وَکَبِدِیْ حَمَلَتْ کَبِدَہْ

فَلَمَّا صَارَ فِیْ حِجْرِیْ یَتِیْمًا ضَائِعًا وَحْدَہْ

تَزَوَّجْتُ رَجَاءَ الْخَیْرِ مَنْ یَّکْفِیْنِیْ فَقْدَہْ

وَمَنْ یَّظْھَرُ لِیَ الْوُدَّ وَمَنْ یُّحْسِنُ لِیْ رِفْدَہْ

ترجمہ: جناب قاضی صاحب! آپ نے نانی کی بات سن لی اب میری عرض بھی سنیں اور بچہ مجھے دینے میں ذرا تاخیر نہ فرمائیں، میرا دل مجھے بچے کے متعلق دلاسا دے رہا ہے کیونکہ میرے خون جگر سے اس کی نشو و نما ہوئی، جب وہ میری گود

میں آیا تو یتیم، بے سہارا، تنہا تھا، میں نے بھلائی کی امید پر اُس شخص سے شادی کی جو مجھے کمی محسوس نہ ہونے دے، میرے لیے اپنی محبت کا اظہار کرے اور مجھے اچھا تحفہ دے۔

حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:

قَدْ سَمِعَ الْقَاضِیْ مَا قُلْتُمَا وَعَلَی الْقَاضِیْ جَهْدٌ اِنْ عَقَل

قَالَ لِلْجَدَّةِ بِیْنِیْ بِالصَّبِیّ وَخُذِیْ اِبْنَكِ مِنْ ذَاتِ الْعِلَل

اِنَّهَا لَوْ صَبَرَتْ كَانَ لَهَا قَبْلَ دَعْوَاهَا یُبْغِیْهَا الْبَدَل

ترجمہ: قاضی نے تم دونوں کی بات سن لی ہے اور اگر وہ عقل مند ہے تو اس پر کوشش کرنا بھی لازم ہے۔ قاضی، نانی سے کہتا ہے: اس حیل وحجت کرنے والی سے اپنے بیٹے کو لے کر الگ ہو جا۔ اگر وہ اپنے اس دعوے سے پہلے جس نے فیصلے کو بدل دیا صبر کرتی تو فیصلہ اسی کے حق میں ہوتا۔ لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نانی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔[1]

﴿5069﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص کے خلاف اسی کے اعتراف جرم پر فیصلہ دیا تو اس نے کہا: اے ابو امیہ! آپ نے بغیر گواہی کے میرے خلاف فیصلہ سنا دیا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے تمہاری خالہ کی بہن کے بیٹے نے گواہی دی ہے (یعنی خود تم نے اعتراف کیا ہے)۔

مفت کا چارہ:

﴿5070﴾... حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مکھی کھانے والی بکری کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: یہ تو مفت کا چارہ ہے اور اس بکری کا دودھ پاک ہے۔

﴿5071﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حیان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کہتے ہیں: میرے والد نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پالتو بلا مر گیا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ اسے گھر کے صحن میں دفنا دو، میں نے دفنا دیا، اس کو پھینکنے کی کوئی عوامی جگہ نہ تھی لہٰذا مسلمانوں کو تکلیف سے بچانے کے لیے گھر ہی میں دفن کروا دیا۔

﴿5072﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک شخص نے کہا: میں آپ سے عہد کرنا چاہتا ہوں

---

[1]... ماں اگر نہ ہو یا پرورش کی اہل نہ ہو یا انکار کر دیا یا اجنبی سے نکاح کیا تو اب حق پرورش نانی کے لیے ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۸، ۲/ ۲۵۴) مزید تفصیل کے لیے مذکورہ مقام کے صفحہ 252 تا 258 کا مطالعہ فرمائیں۔

کیونکہ آپ کا معاملہ زیادہ محفوظ ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرا خیال ہے تم دوسروں پر تو نعمت الٰہی کو پہچانتے ہو لیکن جو خود تمہاری ذات میں ہے اس سے غافل ہو۔

طاعون سے مت بھاگو:

﴿5073﴾... حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے طاعون کی وبا کی وجہ سے بھاگے ہوئے اپنے ایک بھائی کو مکتوب لکھا: امابعد! تم اور وہ جگہ جس میں تم ہو اس ذات کی نگاہ میں ہے جس کا مطلوب اسے عاجز نہیں کر سکتا اور بھاگنے والا اس سے چھوٹ نہیں سکتا اور وہ جگہ جسے تم پیچھے چھوڑ گئے ہو وہاں سب ہی لوگ مبتلائے طاعون نہیں ہوئے اور نہ ہی ان کے دنوں کو راتوں میں بدلا، تم اور وہ سب ایک ہی فرش پر ہو اور یہ چراگاہ قدرت والے سے ضرور قریب ہے۔ والسلام

فیصلہ کرنے کا طریقہ:

﴿5074﴾... حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے میری طرف مکتوب بھیجا: ''جب تمہارے پاس کوئی ایسا معاملہ آئے جس کا حکم کتابُ اللہ میں پاؤ تو اسی سے فیصلہ کرنا اور لوگ تمہیں ہر گز فتنہ میں نہ ڈالیں، اگر کوئی ایسا معاملہ آئے جو کتابُ اللہ اور سنتِ رسول میں نہ پاؤ تو لوگوں کے اجماع کو دیکھ کر اسی کے مطابق فیصلہ کرنا۔''

ایمان کی مضبوطی اور زوال:

﴿5075﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ساتھ کوفہ کے ایک بازار میں گیا، وہاں ایک قصہ گو قصے بیان کر رہا تھا امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اس کے پاس رک گئے اور فرمایا: اے قصہ گو! تو قصے بیان کر رہا ہے اور ہم لوگ زمانہ نبوی کے قریب ہیں، میں تجھ سے ایک سوال کرتا ہوں اگر تو نے جواب دے دیا تو ٹھیک ورنہ میں تجھے سزا دوں گا۔ قصہ گو نے عرض کی! یاامیر المؤمنین! آپ جو چاہیں پوچھ لیں۔ آپ نے فرمایا: ایمان کی مضبوطی اور اس کا زوال کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: ایمان کو مضبوط کرنے والی چیز تقویٰ و پرہیز گاری ہے اور ایمان کو ختم کرنے والی چیز لالچ

ہے۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تجھ جیسے شخص کو قصے بیان کرنے کی اجازت ہے۔

نعمتِ الٰہی کو یاد کر:

﴿5076﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَصمعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بڑا مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تو غیر کے اندر پائی جانے والی نعمت کو تو یاد کر رہا ہے جبکہ اپنے اندر پائی جانے والی نعمت کو بھول گیا۔ اس نے کہا: خدا کی قسم! آپ کا یہ مقام دیکھ کر میں آپ سے حسد کرنے لگ جاؤں گا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ تجھے کوئی فائدہ دے گا اور نہ مجھے کوئی نقصان۔

﴿5077﴾... حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب بھی دو افراد ملتے ہیں تو ان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو سلام میں پہل کرے۔

فیصلہ تو یہی ہے:

﴿5078﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص سے خیارِ رؤیت کی شرط پر گھوڑا خریدا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ گھوڑا ساتھ لے کر چلے تو وہ تھک گیا، واپس آئے اور گھوڑے والے سے فرمایا: اپنے گھوڑا واپس لو۔ اس نے کہا: نہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میرے اور اپنے درمیان کسی کو قاضی چن لو۔ اس نے کہا: شریح فیصلہ کریں گے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: کون شریح؟ اس نے کہا: شریح عراقی۔ چنانچہ دونوں حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس پہنچے اور اپنا اپنا مدعا بیان کیا۔ حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: یا امیر المؤمنین! جیسے لیا تھا ویسے ہی واپس کر دیجئے، یا پھر یہ کہا کہ جتنے کا لیا تھا اتنے واپس لے لیجئے۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: فیصلہ تو یہی ہے، آپ کوفہ چلے جائیں۔ یہ پہلا دن تھا جب امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جانا تھا۔

استاد کو پیغام:

﴿5079﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اولاد میں سے ایک شخص نے بیان کیا کہ

حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک بیٹا تھا جو پڑھنے کے بجائے کتے لڑواتا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قلم دوات منگوائی اور اس کے استاد کو لکھا:

تَرَكَ الصَّلَاةَ لِاَكْلُبٍ يَسْعٰى بِهَا　　طَلَبَ الْهِرَاشِ مَعَ الْغُوَاةِ الرُّجَّسِ

فَاِذَا اَتَاكَ فَعِضَّهُ بِمُلَامَةٍ　　وَعِظْهُ مَوْعِظَةَ الْاَدِيْبِ الْاَكْيَسِ

فَاِذَا هَمَمْتَ بِضَرْبِهٖ فَبِدُرَّةٍ　　فَاِذَا ضَرَبْتَ بِهَا ثَلَاثًا فَاحْبِسِ

وَاعْلَمْ بِاَنَّكَ مَا اَتَيْتَ فَنَفْسُهُ　　مَعَ مَا تَجَرَّعَنِيْ اَعَزُّ الْاَنْفُسِ

ترجمہ: اس نے کتوں کے ساتھ دوڑنے کے لیے نماز چھوڑ دی ہے، گمراہ ناپاک لوگوں کے ساتھ مل کر کتے لڑواتا ہے۔ جب وہ آپ کے پاس آئے تو اسے ملامت کیجئے گا اور عقلمند استاد کی طرح نصیحت کیجئے گا۔ جب مارنے کا ارادے کریں تو درے سے ماریے گا اور جب تین مار چکیں تو بس کر دیجئے گا اور یاد رکھیئے! جو بھی آپ کریں گے یہ آپ ہی کی طرف سے ہو گا حالانکہ سب سے عزیز جان نے مجھے غصے کے گھونٹ پینے پر مجبور کیا ہے۔

سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جن بدری صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بالمشافہ احادیث روایت کی ہیں ان میں حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب اور حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابو طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی ہیں۔

میں ان سے بری ہوں:

﴿5080﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! وہ جنہوں نے دین میں نئی نئی راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہو گئے وہ اس امت کے بدعتی، خواہشات کی پیروی کرنے والے اور گمراہ لوگ ہوں گے۔ اے عائشہ! ہر گناہ گار کے لیے توبہ ہے سوائے بدعتیوں اور خواہش پرستوں کے، میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری[1]۔[2]

---

[1]... بدعت کے معنٰی، اس کی اقسام واحکام جاننے کے لئے مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مشہور ومعروف تصنیف "جاء الحق" سے بدعت کے باب کا مطالعہ کیجئے۔

[2]... السنۃ لابن ابی عاصم، ذکر اھواء المذمومۃ...الخ، ص۹، حدیث: ۴

بارہ اوقیہ مہر:

﴿5081﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: خبر دار عورتوں کے حق مہر بہت زیادہ نہ رکھو کیونکہ اگر یہ بات دنیاوی یا اخروی طور پر باعث عزت ہوتی تو حضور نبی اکرم، رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے اہل بیت اس بات کے زیادہ حقدار تھے حالانکہ آپ نے اپنی کسی زوجہ اور کسی بیٹی کا حق مہر بارہ اوقیہ (یعنی 480 درہم کے وزن) سے زیادہ نہیں رکھا[1]۔[2]

﴿5082﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم قتل کر دیئے جاؤ گے حتّٰی کہ تم ان لوگوں میں بھوسی کی طرح رہ جاؤ گے جن کے وعدے ٹوٹ چکے اور امانتیں ضائع ہو گئیں۔ کسی نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس وقت ہم کیا کریں؟ ارشاد فرمایا: جو جانتے ہو اس پر عمل کرنا اور جو ناپسند ہو اسے چھوڑ دینا اور اَحَد اَحَد کہنا (یعنی توحید الٰہی کا اعلان کرنا) اور (یوں دعا کرنا اے اللہ!) جو ہم پر ظلم کرے اس کے خلاف ہماری مدد فرما اور جو ہم سے بغاوت کرے اس کے خلاف ہماری کفایت فرما۔[3]

فرشتوں جیسا نوجوان:

﴿5083﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے کئی بدری صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے یہ حدیث بیان کی ان میں سے ایک امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہیں جو فرماتے

1... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 5، صفحہ 68** پر فرماتے ہیں: رب تعالیٰ کا فرمان: اٰتَیۡتُمۡ اِحۡدٰہُنَّ قِنۡطَارًا (پ۴، النسآء: ۲۰) (ترجمۂ کنز الایمان: اور اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو۔) بیان جواز کے لیے ہے اور جناب عمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کا فرمان بیان استحباب کے لیے لہٰذا یہ فرمان قرآن کریم کے خلاف نہیں یا یہاں زیادہ مہر مقرر نہ کرنے کا ذکر ہے اور قرآن مجید میں زیادہ مہر جو ادا کر دیا جائے واپس نہ لینے کا ذکر لہٰذا دونوں میں تعارض نہیں۔

امہات المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ) کا مہر پانچ سو درہم سے زائد نہ تھا اور حضرتِ بتول زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مہر اقدس چار سو مثقال (ڈیڑھ سو تولہ) چاندی تھا۔ (فتاوٰی رضویہ، ۱۲/ ۱۳۵، ۱۳۶ ملتقطاً)

2... ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب صداق النساء، ۲/ ۴۳۱، حدیث: ۱۸۸۷، بتغیر قلیل

3... معجم اوسط، ۴/ ۳۶۳، حدیث: ۶۲۵۲

ہیں کہ حضور سیّد عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بھی جوان دنیا کی لذت وخواہش کو چھوڑ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں لگ جاتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے 72 صدّیقین کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میرے لیے اپنی خواہش کو چھوڑنے والے اور اپنی جوانی کو میرے لیے خرچ کرنے والے جوان! تو میرے نزدیک ایک فرشتہ کی طرح ہے۔

عقل مندوں کی فضیلت:

﴿5084﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ شافعِ محشر، ساقیِ کوثر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْجَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ دَرَجَةً لِاَهْلِ الْعَقْلِ وَدَرَجَةٌ لِسَائِرِ النَّاسِ الَّذِيْنَ هُمْ دُوْنَهُمْ یعنی جنت کے سو درجات ہیں ان میں سے 99 عقل والوں کے لیے ہیں اور ایک درجہ باقی تمام لوگوں کے لیے۔[1]

یہودی کا قبولِ اسلام:

﴿5085﴾... حضرتِ سیّدُنا ابراہیم بن یزید تیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم نے فرمایا: امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی زرہ گر گئی تھی اور اسے ایک یہودی نے اٹھا لیا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہودی کے ہاتھ میں اپنی زرہ پہچان لی اور فرمایا: یہ میری زرہ ہے جو میرے گندمی رنگ کے اونٹ سے گر گئی تھی۔ یہودی بولا: یہ میری ہے اور میرے ہی ہاتھ میں ہے۔ پھر یہودی نے آپ سے کہا: ہمارے درمیان مسلمانوں کا قاضی فیصلہ کرے گا۔ چنانچہ دونوں سیّدُنا شریح رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے، جب آپ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کو دیکھا تو اپنی جگہ سے اٹھ کر آگے بڑھے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھایا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر میرا مقابل کوئی مسلمان ہوتا تو میں ضرور مجلس میں اس کے برابر ہی بیٹھتا لیکن میں نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے کہ "نشت گاہ میں ان (یعنی کفار) کے برابر نہ بیٹھو اور انہیں تنگ راستے کی طرف

[1]... مسند الفردوس، ١ / ٣٣٢، حدیث: ٢٤٢٤

مجبور کر دو اگر وہ تمہیں گالی دیں تو انہیں مارو اور اگر وہ ماریں تو تم انہیں قتل کر دو۔"

پھر قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: یا امیر المؤمنین! آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میری زرہ میرے ایک گندمی رنگ کے اونٹ سے گر گئی تھی جو کہ اس یہودی نے اٹھالی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے یہودی! تم کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا: یہ زرہ میری ہے اور میرے ہاتھ میں ہے۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: یاامیر المؤمنین! خدا کی قسم! آپ نے بالکل سچ فرمایا وہ زرہ آپ ہی کی ہے لیکن دو گواہ بھی ضروری ہیں۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے غلام قنبر اور اپنے صاحبزادے حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلایا تو ان دونوں نے گواہی دی کہ یہ زرہ آپ ہی کی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: آپ کے غلام کی گواہی تو ہم قبول کر لیتے ہیں لیکن آپ کے صاحبزادے کی گواہی آپ کے حق میں قابلِ قبول نہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تمہاری ماں تم سے محروم ہو، کیا تم نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے نہیں سنا کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔[1] قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: جی بالکل سنا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: کیا تمہیں جنتی جوانوں کے سردار کی گواہی کافی نہیں لگتی؟ اللہ کی قسم! میں تمہیں (کوفہ کا علاقہ) بانقیا بھیج دوں گا جہاں تمہیں چالیس دن تک فیصلے کرنے پڑیں گے۔ پھر امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہودی سے فرمایا: زرہ لے لو۔ یہودی کہنے لگا: مسلمانوں کا امیر میرے ساتھ مسلمانوں ہی کے قاضی کے پاس آیا، قاضی نے امیر کے خلاف فیصلہ دیا تو امیر نے بھی قبول کر لیا، امیر المؤمنین! آپ نے سچ کہا، خدا کی قسم! یہ زرہ آپ ہی کی ہے جو آپ کے اونٹ سے گری تو میں نے اٹھالی تھی، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ کے رسول ہیں۔ چنانچہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ زرہ اسی کو دے دی اور 900 درہم بھی دیئے۔ وہ شخص جنگ صفین میں آپ کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوا۔[2]

---

1 ... ترمذی، کتاب المناقب، باب ابی محمد الحسن... الخ، ۵/ ۴۲۶، حدیث: ۳۷۹۳، عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

2 ... سنن الکبری للبیہقی، کتاب اداب القاضی، باب انساف الخصمین... الخ، ۱۰/ ۲۳۰، حدیث: ۲۰۴۶۵ بتغیر

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا تھا: یہ زرہ بھی تیری ہوئی، یہ گھوڑا بھی تیرا ہوا اور 900 درہم بھی اس کے لیے مقرر کر دیئے، وہ شخص ہمیشہ آپ کے ساتھ رہا حتّٰی کہ جنگ صفین میں شہید ہوا۔

﴿5086﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جنگ کا ارادہ کیا تو اپنی زرہ کو گم پایا، یہاں تک کہ جب جنگ ختم ہو گئی اور آپ کوفہ واپس آئے تو وہ زرہ ایک یہودی کے ہاتھ میں نظر آئی جو اسے بازار میں بیچ رہا تھا، چنانچہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے فرمایا: او یہودی! یہ زرہ تو میری ہے نہ میں نے اسے بیچا تھا اور نہ ہی کسی کو تحفہ دی تھی۔ یہودی بولا: یہ میری زرہ ہے اور میرے ہاتھ میں ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہمارا فیصلہ قاضی کے پاس ہوگا۔ چنانچہ دونوں حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پہلو میں بیٹھ گئے جبکہ یہودی آپ کے سامنے بیٹھ گیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر کوئی مسلمان میرا فریق ہوتا تو میں ضرور اس کے ساتھ ہی بیٹھتا لیکن میں نے حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے کہ "انہیں (کفار کو) ذلیل کرو جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں ذلیل کیا ہے۔" حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہنے لگے: یا امیر المؤمنین! آپ اپنا مدعا بیان فرمائیے۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمانے لگے: ہاں، یہ یہودی کے ہاتھ میں جو زرہ ہے یہ میری ہے میں نے نہ اسے بیچا تھا نہ کسی کو تحفہ دی تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہودی تیرا کیا دعویٰ ہے؟ یہودی بولا: یہ میری زرہ ہے اور میرے ہاتھ میں ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: یا امیر المؤمنین! آپ گواہ پیش کیجئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہاں، قنبر اور حسن دونوں گواہی دیں گے کہ یہ زرہ میری ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہنے لگے: بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں قبول نہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: کیا ایک جنتی شخص کی گواہی قبول نہیں؟ میں نے حضور ساقی کوثر، شافع محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ "حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔"[1] (حضرتِ

1... ترمذی، کتاب المناقب، باب ابی محمد الحسن... الخ، ۵/ ۴۲۶، حدیث: ۳۷۹۳، عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گواہ نہ ہونے کے سبب فیصلہ یہودی کے حق میں دیا تو) یہودی نے کہا: مسلمانوں کا امیر میرے ساتھ مسلمانوں ہی کے قاضی کے پاس آیا اور قاضی نے امیر کے خلاف فیصلہ دیا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ سچا دین ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ **اللہ** کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) **اللہ** کے رسول ہیں اور یہ زرہ آپ ہی کی ہے، آپ اپنے گندمی اونٹ پر سوار تھے اور مصروف جنگ تھے کہ رات کے وقت آپ سے یہ زرہ گر گئی تو میں نے اٹھالی۔ چنانچہ وہ ایمان لے آیا اور امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ نہروان کے خارجیوں کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گیا۔[1]

بندے پر ربّ کا کرم:

﴿5087﴾... حضرتِ سیّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مقروض کو بلائے گا اور فرمائے گا: اے آدمی! تو نے لوگوں کے حقوق کیوں ضائع کیے اور ان کے مالوں کو کہاں لے گیا تھا؟ بندہ عرض کرے گا: یاربّ! میں نے انہیں خراب نہیں کیا لیکن وہ مال ہلاک ہو گئے یا جل گئے تھے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: میں اس بات کا زیادہ حقدار ہوں کہ آج تیری طرف سے بدلہ دوں۔ چنانچہ اس کی نیکیاں اس کے گناہوں سے بڑھ جائیں گی اور اسے جنت میں جانے کا حکم دے دیا جائے گا۔[2] ایک روایت میں ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ایک چیز منگوا کر اس کی نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دے گا جس سے وہ بھاری ہو جائے گا۔

1... سنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب اداب القاضی، باب انساف الخصمین... الخ، ۱۰/ ۲۳۰، حدیث: ۲۰۴۶۵ بتغیر
تاریخ ابن عساکر، ۴۲/ ۴۸۷، الرقم: ۴۹۳۳ علی بن ابی طالب، بتغیر

2... مسند احمد، حدیث عبد الرحمٰن بن ابی بکر، ۱/ ۴۱۹، ۴۲۰، حدیث: ۱۷۰۷، ۱۷۰۸

حضرت سیّدنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل

حضرتِ سیّدنا ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل بھی تابعی بزرگ ہیں آپ راہِ ہدایت کی پہچان رکھنے والے اور سفرِ آخرت کی تیاری پر کمربستہ رہتے تھے۔

کاش! میں پیدا نہ ہوتا:

﴿5088﴾... حضرتِ سیّدنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیّدنا ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل اپنے بستر پر آئے تو فرمایا: کاش! میری ماں نے مجھے نہ جنا ہوتا۔ آپ کی زوجہ محترمہ کہنے لگیں: کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا؟ آپ کو اسلام کی دولت عطا فرمائی اور فلاں فلاں انعام کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیوں نہیں بات تو یہی ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں یہ خبر دی ہے کہ ہمیں جہنم پر سے گزرنا ہے لیکن یہ بیان نہیں فرمایا کہ ہم اسے پار بھی کر سکیں گے (یا نہیں)۔

﴿5089﴾... حضرتِ سیّدنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل کی زوجہ محترمہ آپ کے متعلق بیان کرتی ہیں کہ آپ جب اپنے بستر پر جاتے تو فرماتے: میری خواہش ہے کہ میں کبھی بھی کچھ نہ ہوتا۔

کھال بننے کی تمنا:

﴿5090-91-92﴾... حضرتِ سیّدنا شقیق بن ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرتِ سیّدنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل کے علاوہ کسی ہمدانیہ عورت نے ایسا بچہ نہیں جنا جس کی کھال بننا مجھے پسند ہو۔ کسی نے کہا: حضرتِ سیّدنا مسروق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! وہ بھی نہیں۔

﴿5093﴾... حضرتِ سیّدنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیّدنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل حضرتِ سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے افضل اصحاب میں سے تھے۔

﴿5094﴾... حضرتِ سیّدنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل فرماتے ہیں: مجھ سے حضرتِ سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اے عمرو!

فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۙ﴿۱۵﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۙ﴿۱۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو قسم ہے ان کی جو الٹے پھریں سیدھے چلیں تھم رہیں۔

(پ۳۰، التکویر: ۱۵، ۱۶)

اس سے کیا مراد ہے؟ میں نے کہا: گائے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میرا بھی یہی خیال ہے۔

علما کے لیے نصیحت:

﴿5095﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُرَّہ بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل فرماتے ہیں: سیِّدُنا سلمان بن ربیعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے وراثت کا ایک مسئلہ پوچھا گیا تو سیِّدُنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل نے ان سے اختلاف کیا چنانچہ سیِّدُنا سلمان بن ربیعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو غصہ آگیا اور آواز بھی بلند ہوگئی، سیِّدُنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل نے کہا: خدا کی قسم! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے بارے میں یہی حکم نازل فرمایا ہے۔ لٰہذا دونوں حضرتِ سیِّدُنا ابوموسٰی اَشْعَری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آئے (اور اپنا اپنا موقف بتایا تو) حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بات وہی درست ہے جو عمرو بن شرحبیل نے کہی ہے اور حضرت سلمان سے فرمایا: جب آپ کو کوئی نصیحت کرے تو آپ کو غصہ نہیں کرنا چاہیے اور عمرو بن شرحبیل سے فرمایا: آپ کو چاہیے تھا آپ پست آواز میں ان کو اپنا موقف بتادیتے۔ یعنی سرگوشی میں مسئلہ حل کردیتے اور ایسے ردنہ کرتے کہ لوگ سنیں۔

﴿5096﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا ابومَیْسَرَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عیادت کرنے آئے تو پوچھا: کیا آپ اشارے سے نماز پڑھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔

جنازے کے پیچھے چلنا:

﴿5097﴾... جب حضرتِ سیِّدُنا ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل کا انتقال ہوا تو حضرتِ سیِّدُنا ابومعمر عبداللہ بن سَخْبَرَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اصحاب! ابومیسرہ کے پیچھے چلو کیونکہ یہ جنازوں کے پیچھے چلنے کو مستحب جانتے تھے۔

﴿5098﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو میسرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وصیت کی تھی کہ ان کا جنازہ حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پڑھائیں۔

ہر دن ایک کام:

﴿5099﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو میسرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ﴿۲۹﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۲۹) ترجمۂ کنزالایمان: اسے ہر دن ایک کام ہے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس کے کاموں میں سے ہے کہ جس کا وقت پورا ہو گیا ہے اسے موت دیتا ہے، ماؤوں کے پیٹ میں جیسی چاہے تصویر بناتا ہے، جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلت دیتا ہے اور قیدیوں کو آزاد کرتا ہے۔

دونوں فریق جنتی ہیں:

﴿5100﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابووائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں ہوں اور سامنے گنبد بنے ہوئے ہیں، میں نے کہا: یہ کس کے لیے ہیں؟ کہا گیا: کَلاع اور حَوْشَب کے لیے کہ وہ دونوں حضرتِ سیِّدُنا مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ جنگ میں شہید ہو گئے تھے۔ میں نے کہا: عمار اور ان کے ساتھی کہاں ہیں؟ کہا گیا: تمہارے سامنے۔ میں نے کہا: انہوں نے تو ایک دوسرے کو قتل کیا تھا۔ جواب ملا: جب وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ملے تو اسے بہت زیادہ بخشنے والا پایا (یعنی وہ معاف کر دیے گئے)۔

بے وضو نماز پڑھنے کا عذاب:

﴿02-5101﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل فرماتے ہیں: ایک شخص کا انتقال ہو گیا جب اسے قبر میں اتارا گیا تو فرشتے اس کے پاس آئے اور کہا: ہم تجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے سو کوڑے ماریں گے۔ اس شخص نے اپنے نماز روزے اور جہاد وغیرہ کا ذکر کیا یہاں تک کہ فرشتے کمی کرتے کرتے دس کوڑوں تک پہنچ گئے، وہ شخص پھر منت سماجت کرنے لگا یہاں تک کہ صرف ایک کوڑا سزا باقی رہ گئی، فرشتوں نے کہا: ہم تجھے ایک کوڑا تو ضرور ماریں گے۔ چنانچہ انہوں نے ایک کوڑا مارا جس سے پوری قبر میں آگ شعلہ زن ہو گئی اور وہ شخص بے ہوش ہو گیا جب ہوش آیا تو کہنے لگا: تم نے مجھے یہ کوڑا کس وجہ سے مارا؟ فرشتوں نے کہا: ایک دن تو سو کر اٹھا اور وضو کئے بغیر ہی نماز پڑھ لی اور تو نے ایک مظلوم کی فریاد بھی سنی جو مدد کے لیے پکار رہا تھا لیکن تو نے اس کی مدد نہیں کی۔

﴿5103﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًاؕ (پ۱۸، المؤمنون:۵۱) ترجمۂ کنزالایمان: اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے کام کرو۔

حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَكِیْل اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام ہیں جو کہ اپنی والدہ ماجدہ کے سوت کاتنے کی کمائی سے کھاتے تھے۔

سیِّدُنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَكِیْل کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَكِیْل امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب، حضرتِ سیِّدُنا عبد الله بن مسعود، حضرتِ سیِّدُنا خَبَّاب بن اَرَت اور دیگر کئی انصار و مہاجرین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن سے بالمشافہ احادیث روایت کرتے ہیں۔

شراب کی حرمت:

﴿05-5104﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَكِیْل حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ جب شراب کی حرمت کا حکم آیا تو حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے عرض کی: اے الله! شراب کے بارے میں ہمارے لیے واضح حکم بیان فرما۔ چنانچہ سورۂ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی:

یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِؕ قُلْ فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ٘ وَ اِثْمُهُمَاۤ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَاؕ (پ۲، البقرۃ:۲۱۹) ترجمۂ کنزالایمان: تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔

لہٰذا حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کو بلا کر ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی گئی تو انہوں نے پھر دعا کی: اے الله! ہمارے لیے شراب کے بارے میں اور واضح حکم بیان فرما۔ چنانچہ سورۂ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى (پ۵، النساء:۴۳) ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ۔

پھر جب بھی حضور نبی پاک صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے مُنادِی نماز کے لیے پکارتے تو کہتے: نشے والے

نماز کے پاس ہر گز نہ آئیں۔ لہٰذا حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلا کر یہ آیت سنائی گئی تو آپ نے پھر دعا کی: اے اللہ! ہمارے لیے شراب کا حکم بالکل واضح فرما دے۔ چنانچہ سورۂ مائدہ کی یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

اِنَّمَا یُرِیۡدُ الشَّیۡطٰنُ اَنۡ یُّوۡقِعَ بَیۡنَکُمُ الۡعَدَاوَۃَ وَ الۡبَغۡضَآءَ فِی الۡخَمۡرِ وَ الۡمَیۡسِرِ وَ یَصُدَّکُمۡ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ وَ عَنِ الصَّلٰوۃِ ۚ فَہَلۡ اَنۡتُمۡ مُّنۡتَہُوۡنَ ﴿۹۱﴾

ترجمۂ کنز الایمان: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے۔

(پ۷، المآئدۃ: ۹۱)

حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی تو آپ نے فرمایا: ہم باز آئے، ہم باز آئے۔

مقامِ ابراہیم جائے نماز کیسے بنا؟

﴿5106﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ ہمارے ربّ تعالٰی کے خلیل کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: کیا ہم اسے جائے نماز نہ بنالیں؟ چنانچہ یہ آیت مبارکہ نازل ہوگئی:

وَ اتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰہٖمَ مُصَلًّی ؕ

ترجمۂ کنز الایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔[1]

(پ۱، البقرۃ: ۱۲۵)

سب سے بڑا گناہ:

﴿5107-08-09﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ اسی نے تجھے پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کی: اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کر دے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ میں نے عرض کی: پھر کون سا گناہ؟ ارشاد فرمایا: یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔

1... ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ البقرۃ، ۴/ ۴۴۷، حدیث: ۲۹۷۰

اتحاف الخیرۃ المھرۃ، کتاب التفسیر، باب سورۃ البقرۃ وفضلھا... الخ، ۸/ ۴۰، حدیث: ۷۵۷۸

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اپنے نبی کی بات کی تصدیق کرتے ہوئے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی:

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا یَزْنُوْنَ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ (پ۱۹، الفرقان: ۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔[1]

اپنا حق ربّ تعالٰی سے مانگو:

﴿5110﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میرے بعد ناجائز ترجیح اور ایسی چیزیں دیکھو گے جنہیں تم ناپسند کرو گے۔ ہم نے عرض کی: آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: تم ان کا حق انہیں دے دو اور اپنا حق اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے مانگو۔[2]

حدیث گھڑنے کا انجام:

﴿5111﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا لِيُضِلَّ بِهٖ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ یعنی جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔[3]

﴿13-5112﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور شافع محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے آئے گا اور عرض کرے گا: یاربّ!

1... بخاری، کتاب الدیات، باب قول اللہ "ومن یقتل مؤمنا...الخ"، ۴/ ۳۵۶، حدیث: ۶۸۶۱
بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ البقرۃ، باب قول اللہ تعالی "فلا تجعلوا اللہ...الخ، ۳/ ۱۶۶، حدیث: ۴۴۷۷
2... بخاری، کتاب الفتن، باب قول النبی "سترون بعدی امورا تنکرونھا، ۴/ ۴۲۹، حدیث: ۷۰۵۲
3... ترمذی، کتاب الفتن عن رسول اللہ، باب ۷۰، ۴/ ۱۱۳، حدیث: ۲۲۶۴، دون "لیضل بہ"
مسند البزار، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۵/ ۲۶۲، حدیث: ۱۸۷۶

اس نے مجھے قتل کیا۔ ربّ تعالیٰ فرمائے گا: تونے اسے کیوں قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا: تاکہ عزت تیرے ہی لیے ہو۔ ربّ تعالیٰ فرمائے گا: عزت تو ہے ہی میرے لیے۔ یونہی ایک اور آدمی دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑے آئے گا اور عرض کرے گا: یاربّ! اس نے مجھے قتل کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: تونے اسے کیوں قتل کیا؟ قاتل کہے گا: فلاں کی عزت کی خاطر۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: عزت اس کے لیے تو نہیں، تو اپنے گناہ کا ٹھکانا دیکھ۔[1]

موت کی تمنا نہ کرو:

﴿5114﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا خَبّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کرنے گیا تو انہوں فرمایا: اگر میں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ ”تم میں سے کوئی بھی موت کی تمنا ہرگز نہ کرے“ تو میں ضرور موت کی تمنا کرتا۔[2]

حضرت سیّدنا عَمرو بن مَیمُون اَوْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی

حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون اَوْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بھی تابعی بزرگ ہیں، یہ مصیبت میں صبر کرنے، ملاقاتِ الٰہی کا شوق رکھنے، اخروی زندگی کے لیے کوشش کرنے اور عبادت میں لگے رہنے والے تھے۔

100حج و عمرے:

﴿5115﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 100 حج و عمرے کیے ہیں اور سیِّدُنا اَسْوَد بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد نے 70 حج و عمرے کیے ہیں۔

موت کی تمنا کا طریقہ:

﴿17-5116﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بَلْج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ

---

1 ...نسائی، کتاب تحریم الدم، باب تعظیم الدم، ص۶۵۳، حدیث: ۴۰۰۳

2 ...بخاری، کتاب المرضی، باب تمنی المریض الموت، ۴/ ۱۳، حدیث: ۵۶۷۱، ۵۶۷۲ ...... معجم کبیر، ۴/ ۷۵، حدیث: ۳۶۹۰

تَعَالٰی عَلَیْہ موت کی تمنا نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ یزید بن ابو مسلم نے آپ کو بلا کر آپ پر اتنی سختیاں کیں کہ یوں لگتا تھا وہ آپ کو چھوڑے گا ہی نہیں لیکن بعد میں اس نے آپ کو چھوڑ دیا تو اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: آج میں موت کی تمنا کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے دعا کی: اے اللہ! مجھے نیکوں کے ساتھ ملا دے اور مجھے بُروں کے ساتھ پیچھے نہ چھوڑ اور مجھے سب سے بہترین نہروں سے سیراب فرما۔

پانچ سے پہلے پانچ کو غنیمت جانو:

﴿5118﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون اودی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضور ساقیِ کوثر، شافِعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا: اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ حَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَشَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ یعنی پانچ کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو(۱)... موت کو زندگی سے پہلے (۲)... فرصت کو مشغولیت سے پہلے (۳)... مالداری کو تنگدستی سے پہلے (۴)... جوانی کو بڑھاپے سے پہلے اور (۵)... تندرستی کو بیماری سے پہلے۔[1]

﴿5119﴾... حضرتِ سیِّدُنا یونُس بن ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یونس بن میمون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے تھے۔

﴿5120﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مسجدیں اللہ کا گھر ہیں اور جس کی زیارت کی جائے اس پر حق ہے کہ زیارت کرنے والے کی مہمان نوازی کرے۔

سایۂ عرش میں رہنے والا:

﴿5121﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف جلدی کی[2] تو عرش کے سائے میں ایک شخص کو دیکھ کر آپ کو اس پر بڑا رشک آیا

---

[1]... مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب ما ذکر عن نبینا فی الزھد، ۸/ ۱۲۷، حدیث: ۱۸

[2]... حضرت موسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب کر کے توریت لینے طور پر تشریف لے گئے پھر کلامِ پروردگار کے شوق میں ان سے آگے بڑھ گئے انہیں پیچھے چھوڑ دیا اور فرمادیا کہ میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ۱۶، سورۂ طٰہٰ، تحت الآیۃ: ۸۳)

اور فرمانے لگے: یقیناً یہ شخص اپنے ربّ کے ہاں بہت عزت والا ہے۔ چنانچہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے اس کا نام پوچھا تو ربّ تعالیٰ نے بتادیا پھر ارشاد ہوا: اب ہم تمہیں اس کا عمل بتاتے ہیں: میں نے لوگوں کو اپنے فضل سے جو کچھ دیا اس پر یہ ان سے حسد نہیں کرتا، چغلی نہیں کرتا اور والدین کی نافرمانی نہیں کرتا۔

آیتِ قرآنی کی تفسیر:

﴿5122﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ كَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَ اَهْلَهَا ؕ (پ۲۶، الفتح: ۲۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اور پرہیز گاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا اور وہ اس کے زیادہ سزاوار اور اس کے اہل تھے۔

اس کی تفسیر میں حضرتِ سیِّدُنا عمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس کلمے سے مراد لَا اِلٰهَ اِلَّا الله ہے۔

﴿5123﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگوں نے لَا اِلٰهَ اِلَّا الله سے بڑھ کر کبھی کوئی کلمہ اپنے منہ سے نہیں نکالا۔ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عِیاض عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: جانتے ہو یہ کلمہ کیا ہے؟ خدا کی قسم! یہی وہ کلمہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے اصحاب پر لازم فرمایا اور یہی حضرات اس کے زیادہ حقدار اور اہل تھے۔

ان مسائل میں نہ پڑو:

﴿5124﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون اودی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: تین مسائل کو چھوڑ دو اور ان کے بارے میں گفتگو نہ کرو: (۱)...تقدیر (۲)...ستارے اور (۳)...امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا۔

﴿5125﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ۚ﴿۷۲﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۷۲)

ترجمۂ کنز الایمان: حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین۔

حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ خیمے اپنی دیواروں اور دروازوں سمیت ایک ہی موتی سے ہوں گے۔

﴿5126﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ (پ۲۷، الواقعۃ:۳۰) ترجمۂ کنز الایمان: اور ہمیشہ کے سائے میں۔

حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ سایہ 70 ہزار سال کی مسافت جتنا ہوگا۔

﴿5127﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے اس سے کوئی خوشی نہیں ہوگی کہ قیامت کے دن میرا معاملہ میرے والدین کے سپرد کر دیا جائے۔

شوقِ عبادت:

﴿5128﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب بوڑھے ہوگئے تو آپ نے اپنے لیے دیوار میں ایک کیل ٹھوک دی، لہٰذا جب لمبی نماز پڑھتے پڑھتے تھک جاتے تو اسے مضبوطی سے پکڑ لیتے یا پھر اس کے ساتھ رسی باندھ کر اس کے سہارے کھڑے ہو جاتے۔

﴿5129﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبید کندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ دعا مانگتے سنا: اے اللہ! میں تجھ سے اسلام و سلامتی، ایمان و اَمان، ہدایت و یقین اور دنیا و آخرت میں اجر کا سوال کرتا ہوں۔

سیِّدُنا عَمرو بن مَیمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جن صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کرتے ہیں ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابوطالب، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ، حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل، حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب اَنصاری اور حضرتِ سیِّدُنا ابو مسعود عُقبہ بن عَمرو عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان۔

ان سے پناہ مانگو:

﴿5130﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ مکی مدنی آقا،

مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے: (۱)...بزدلی سے (۲)...بخل سے (۳)...بری عمر سے[1] (۴)...عذابِ قبر سے اور (۵)...سینوں کے فتنوں سے[2]۔[3]

مشرکین کی مخالفت کرو:

﴾5131﴿... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اس وقت امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس تھا جب آپ نماز فجر کے بعد لوگوں کو جمع فرما رہے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھڑے ہو کر فرمایا: مشرکین سورج نکلنے سے پہلے (مُزْدَلِفَہ سے) واپس نہیں ہوتے تھے اور کہتے تھے: ثَبِیر جلدی چمک جا (ثبیر مزدلفہ میں ایک پہاڑ ہے۔) بے شک رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی مخالفت فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ طلوعِ آفتاب سے پہلے چل پڑے۔[4]

شہادتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ:

﴾5132﴿... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس صبح امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر حملہ ہوا اس وقت میں دوسری صف میں تھا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ہیبت کی وجہ سے ہی میں پہلی صف میں کھڑا نہیں ہوتا تھا، کیونکہ جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نماز پڑھانے لگتے تو پہلی صف کو سیدھا فرماتے اور جب کسی کو آگے پیچھے دیکھتے تو آپ کا درہ اس تک پہنچ جاتا لہٰذا اسی خوف نے مجھے پہلی صف میں کھڑا ہونے سے باز رکھا چنانچہ میں دوسری صف میں ہی کھڑا ہوا تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نماز پڑھانے آئے تو مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا غلام ابولُؤلُؤ سامنے آگیا، اس نے آپ سے قریب ہو کر کچھ کہا اور پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خنجر مار دیا میں نے دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہاتھ کے اشارے سے فرما رہے تھے اس شخص کو پکڑو

1... قتال نہ کر سکنا بزدلی ہے اور مال خرچ نہ کر سکنا بخل اور بری عمر سے مراد بڑھاپے کی وہ حالت ہے جب اعضاء جواب دے جائیں اور انسان اپنے گھر والوں پر بوجھ بن جائے۔ (مراۃ المناجیح، ۴/ ۶۱)

2... برے عقیدے، برے اخلاق، حسد، کینہ وغیرہ سب سینوں کے فتنے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۴/ ۶۱)

3... ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب ما تعوذ منہ رسول اللہ، ۴/ ۲۷۰، حدیث: ۳۸۴۴، بتغیر قلیل

4... بخاری، کتاب الحج، باب متی یدفع من جمع، ۱/ ۵۶۳، حدیث: ۱۶۸۴

اس نے مجھے قتل کر دیا۔ چنانچہ لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی اور ابولؤلؤنے تیرہ افراد کو زخمی کر ڈالا جن میں سے چھ یا سات شہید ہو گئے، لوگ ایک دوسرے پر گر رہے تھے اتنے میں ایک شخص نے ابولؤلؤ کو پیچھے سے دبوچ لیا، کسی نے کہا: اے اللہ کے بندو! سورج طلوع ہونے والا ہے نماز پڑھ لو چنانچہ لوگ دھکم دھکا ہونے لگے اور حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو آگے کر دیا، آپ نے قرآن پاک کی دو مختصر سورتوں اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَؕ۝۱ اور اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُۙ۝۱ کی تلاوت کے ساتھ لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پھر امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اٹھا کر لے جایا گیا تو لوگ آپ کے پاس آنے لگے، آپ نے آواز لگائی: عبد اللہ بن عباس! جایئے اور لوگوں سے پوچھئے کہ کس نے اس کی مدد کی تھی؟ لوگوں نے کہا: اللہ کی پناہ ہمیں اس کے متعلق کچھ معلوم نہ تھا، پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: طبیب کو بلاؤ۔ چنانچہ طبیب کو بلا لیا گیا، اس نے آکر عرض کی: آپ کو کونسا مشروب پسند ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: نبیذ۔ چنانچہ آپ کو نبیذ پلائی گئی تو وہ زخموں کے راستے باہر آگئی۔ لوگ کہنے لگے: یہ پیپ ہے، طبیب کے کہنے پر آپ کو دودھ پلایا گیا تو وہ بھی زخموں کے راستے باہر آگیا۔ طبیب نے کہا: میرے خیال میں آپ کے پاس شام تک کا وقت بھی نہیں ہے لہٰذا جو ذمہ داری ادا کرنی ہے کر لیجئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: عبد اللہ! جاؤ میرے پاس شانے کی وہ ہڈی لاؤ میں نے جس میں وہ بات لکھی ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو وہ خود اس کے متعلق فیصلہ فرما دیتا۔

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: آپ کی طرف سے میں اسے مٹا دوں گا۔ آپ نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! اسے میرے علاوہ کوئی نہیں مٹائے گا۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے ہاتھ سے وہ مٹا دیا۔ اس میں وراثت میں دادا کا حصہ لکھا ہوا تھا۔ پھر فرمایا: علی، عثمان، عبد الرحمٰن بن طلحہ، زبیر اور سعد (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم) کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ ان حضرات کو بلایا گیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: لوگوں میں علی اور عثمان ہی خلافت کے اہل ہیں اور اے علی! ہو سکتا ہے لوگ آپ کو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قرابت داری، داماد ہونے اور اس علم و فقہ کے ذریعے پہچانیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو عطا کیا ہے اور آپ کو خلیفہ بنا لیں تو اس معاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہیے گا۔ پھر فرمایا: اے عثمان! ممکن ہے لوگ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آپ کی رشتہ داری (داماد ہونا) اور آپ کی عزت و شرف کو پہچان کر آپ کو خلیفہ منتخب کر لیں تو آپ

بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈریے گا اور ابو مُعَیط کی اولاد کو لوگوں کی گردنوں پر سوار نہ کیجئے گا۔ اے صُہَیب! آپ تین دن تک لوگوں کو نماز پڑھائیں اور ان مذکورہ حضرات کو ایک گھر میں جمع کر دیں جب یہ حضرات کسی ایک شخص پر اتفاق کر لیں تو جو بھی ان کی مخالفت کرے اس کا سر اڑا دیجئے گا۔ جب سب لوگ باہر چلے گئے تو آپ نے فرمایا: اگر یہ کسی بے سینگ جانور کو بھی منتخب کر لیں تو وہ بھی انہیں درست راستے پر چلائے گا۔ آپ کے صاحبزادے سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: آپ نے یہ کام خود کیوں نہیں کیا؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مجھے یہ پسند نہیں کہ میں زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی خلافت کا بار اٹھائے رکھوں۔

﴿5133﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا سب سے برا عمل یہ ہے کہ وہ اپنی مسجدوں میں سونے کا پانی پھیرنے لگیں گے۔[1][2]

❶... ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعۃ، باب تشدید المساجد، ١/ ٤١٠، حدیث: ٧٤١

❷... یہ اس وقت ہے جب محض تَفَاخُر کے طور پر بغیر کسی فائدہ کے مساجد میں نقش و نگار کیا جائے البتہ بطورِ تعظیم مساجد کو آراستہ کرنا نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے اسی طرح قرآنِ حکیم کو آراستہ کرنا بھی جائز و مندوب ہے۔ چنانچہ، سیِّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ میں ایک مقام پر کچھ یوں رقمطراز ہیں: وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ (پ١٧، الحج: ٣٢) جو الٰہی نشانیوں کی تعظیم کرے تو وہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے۔ وَقَالَ اللہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ (پ١٧، الحج: ٣٠) جو الٰہی آداب کی چیزوں کی تعظیم کرے تو اس کے لئے اس کے رب کے یہاں بہتری ہے۔ اس کی نظیر مصحف شریف کا مُطَلّا و مُذَہَّب کرنا ہے کہ اگرچہ سلف میں نہ تھا، جائز و مستحب ہے کہ دلیلِ تعظیم و ادب ہے۔ در مختار میں ہے: مُصْحَف شریف مطلاّ و مذہَّب کرنا جائز ہے کیونکہ اس میں اس کی تعظیم ہے جیسا کہ مسجد کو منقش کرنے میں۔ یوں ہی مساجد کی آرائش ان کی دیواروں پر سونے چاندی کے نقش و نگار کہ صدرِ اول میں نہ تھے، بلکہ حدیث میں تھا: "تم مسجدوں کی آرائش کرو گے جیسے یہود و نصاریٰ نے آرائش کی۔" مگر اب ظاہری تزک واحتشام ہی قلوبِ عامہ پر اثرِ تعظیم پیدا کرتا ہے لہٰذا ائمۂ دین نے حکمِ جواز دیا۔ تبیین الحقائق میں ہے: گچ اور سونے کے پانی سے مسجد میں نقش بنانا مکروہ نہیں ہے۔ رد المحتار میں ہے: البتہ محراب میں گچ اور سونے کے پانی سے نقش بنانا مکروہ ہے یونہی مسجدوں کے لئے کنگرے بنانا کہ مساجد کے امتیاز اور دور سے ان پر اطلاع کا سبب ہیں، اگرچہ صدرِ اول میں نہ تھے۔ بلکہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا تھا: مسجدیں منڈی بناؤ۔ دوسری حدیث میں ہے: یعنی مسجدیں مُنڈی بناؤ ان میں کنگرے نہ رکھو، اور اپنے شہر اونچے کُنگرے دار بناؤ۔ مگر اب بلا نکیر مسلمانوں میں رائج ہے۔ اور جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ خدا کے یہاں بھی اچھا ہے۔ امام ابن المنیر "شرح جامع صحیح" میں فرماتے ہیں: "یعنی حدیث سے مستنبط کیا گیا ہے کہ مسجدوں کی آرائش مکروہ ہے کہ نمازی کا خیال بٹے گا یا اس لئے کہ مال بیجا خرچ ہو گا، ہاں اگر تعظیمِ مسجد کے طور پر آرائش واقع ...

زبانِ علی سے تعریفِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا:

﴿5134﴾ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: جب صالحین کا ذکر کیا جائے تو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذکر بھی کیا کرو ہم منکر نہیں ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کثیر صحابہ اس بات کے گواہ ہیں کہ ان کی زبان پر اطمینان وسکون جاری ہوتا ہے۔

نصف اہل جنت ہم ہوں گے:

﴿5135﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم تقریباً چالیس افراد ایک خیمہ میں حضور نبی اکرم، شفیعِ اعظم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اہلِ جنت کا چوتھائی حصہ ہونا پسند کرتے ہو؟ عرض کی گئی: جی ہاں۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا تم اہلِ جنت کا تہائی حصہ ہونا پسند کرتے ہو؟ عرض کی گئی: جی ہاں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! مجھے یہ قوی امید ہے کہ جنتیوں میں سے نصف تم ہو گے اور یہ اس لیے کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہو گا اور مشرکین کے مقابلے میں تمہاری تعداد اتنی ہی ہے جتنا سیاہ بیل کے چمڑے میں ایک سفید بال یا سرخ بیل کے چمڑے میں ایک سیاہ بال۔[1]

دعا مانگنے کا طریقہ:

﴿5136﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب دعا مانگتے تو تین بار مانگتے اور جب سوال کرتے تو تین بار سوال کرتے تھے[2]۔[3]

...... ہو اور خرچ بیت المال سے نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں، اور اگر کوئی شخص وصیت کر جائے کہ اس کے مال سے مسجد کی گچ کاری اور اس میں سرخ وزر درنگ کریں تو وصیت نافذ ہو گی کہ لوگوں میں جیسی نئی نئی باتیں پیدا ہوتی گئیں ویسے ہی ان کے لئے فتوے نئے ہوئے کہ اب مسلمانوں، کافروں سب نے اپنے گھروں کی گچکاری اور آرائش شروع کر دی اگر ہم ان بلند عمارتوں کے درمیان جو مسلمین تو مسلمین کافروں کی بھی ہوں گی کچی اینٹ اور نیچی دیواروں کی مسجدیں بنائیں تو نگاہوں میں ان کی بے وقعتی ہو گی۔" (فتاوی رضویہ، ۹/ ۴۹۱)

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب کیف الحشر، ۴/ ۲۵۳، حدیث: ۶۵۲۸

2 ... سوال سے مراد بھی دعا ہی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۱۰۶)

3 ... مسلم، کتاب الجهاد، باب ما لقی النبی... الخ، ص۹۹۰، حدیث: ۱۷۹۴

﴿5137﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان:

یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ (پ۱۳، ابراھیم:۴۸) ترجمۂ کنز الایمان: جس دن بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا۔

کے متعلق حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیان کیا کہ حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ زمین ایسی سفید زمین سے بدل دی جائے گی گویا کہ چاندی ہو جس میں کبھی بھی خونِ ناحق نہ بہایا گیا ہو اور نہ ہی کبھی اس پر کوئی گناہ ہوا ہو۔[1]

علی کا دروازہ کھلا رہے:

﴿5138-39﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دو سوائے علی کے دروازے کے۔[2]

ایمان کی حلاوت:

﴿5140﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ مکہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَجِدَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ فَلْیُحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ یعنی جو شخص حلاوتِ ایمان محسوس کرنا چاہے اسے چاہیے کہ لوگوں سے صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے محبت کرے۔[3]

سورۂ اخلاص کی فضیلت:

﴿5141﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مسعود انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی رات میں تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز نہ آئے یہ بات صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بہت مشکل نظر آئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

1... مستدرک حاکم، کتاب الاھوال، باب تشریح آیۃ "یوم...الخ"، ۵/۷۸۸، حدیث: ۸۷۴۱، موقوفًا

2... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب ۵/ ۴۱۰، حدیث: ۳۷۵۳

3... مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۲۰۶، حدیث: ۱۰۷۴۳

فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ ۙ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ آخر تک ایک تہائی قرآن ہے۔[1]

﴿5142-43﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ (مکمل سورۂ اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے۔[2]

﴿5144﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ہر رات میں تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہے؟ ہمیں بہت مشکل ہوئی کہ کہیں آپ ہمیں وہ حکم نہ دے دیں جس کی ہمیں طاقت نہیں لہٰذا ہم خاموش ہی رہے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: کیا تم عاجز ہو؟ پھر ارشاد فرمایا: جس نے رات میں اَللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ (یعنی سورۂ اخلاص) پڑھی یقیناً اس نے رات میں تہائی قرآن کی تلاوت کی۔[3]

حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن عُتْبَه بن فَرْقَد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد

تابعینِ کرام میں سے ایک مستجاب الدعوات مجاہد و شہید، تلواروں کے سائے میں رہنے والے اور راہِ خدا میں مشقتیں برداشت کرنے والے حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ بن فرقد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد بھی ہیں۔

شہادت کی تمنا پوری ہوئی:

﴿5145﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم جہاد کے لیے نکلے، ہمارے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا مَسْرُوق، حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ اور حضرتِ سیِّدُنا مِعْضَد عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ بھی تھے، جب ہم

1... بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل "قل ھو اللّٰہ احد"، ۳/ ۴۰۷، حدیث: ۵۰۱۵، عن ابی سعید الخدری

معجم کبیر، ۱۷/ ۲۵۵، حدیث: ۷۰۷

2... مسند احمد، مسند الانصار، حدیث ابو ایوب الانصاری، ۹/ ۱۴۰، حدیث: ۲۳۶۰۶

3... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی سورۃ الاخلاص، ۴/ ۴۱۰، حدیث: ۲۹۰۵

معجم کبیر، ۴/ ۱۶۷، حدیث: ۴۰۲۶، ۴۰۲۷

ماسبذان پہنچے جہاں کے امیر حضرت عتبہ بن فرقد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے تو ان کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمیں فرمایا: اگر تم ان کے پاس پڑاؤ کرو گے تو وہ تمہارے لیے ضیافت کا اہتمام کریں گے اور ہو سکتا ہے تم وہاں کسی پر ظلم کر بیٹھو، اگر تم چاہو تو ہم لوگ اس درخت کے سائے میں کچھ دیر ٹھہر جاتے ہیں اور اپنا بچا کچا کھا کر لوٹ جاتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا جب ہم اپنی مقررہ جگہ پر آئے تو حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک سفید جبہ نکال کر پہن لیا اور فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس جبے پر مجھے اپنے خون کا بہنا بہت پسند ہے۔ اتنے میں آپ کو ایک تیر آلگا تو میں نے دیکھا کہ جہاں آپ نے ہاتھ رکھ کر کہا تھا وہاں سے خون بہنے لگا اور آپ شہید ہو گئے۔

﴿5146﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم ایک لشکر میں شریک ہوئے جس میں حضرتِ سیِّدُنا علقمہ، حضرتِ سیِّدُنا یزید بن معاویہ نخعی، حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ اور حضرتِ سیِّدُنا مِعْضَد عِجلی عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ بھی موجود تھے۔ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک نیا سفید جبہ زیب تن کئے ہوئے تھے، فرمانے لگے: کیا ہی اچھا ہو کہ اس جبے پر خون بہے۔ اسی وقت آپ کو ایک پتھر لگا جس سے آپ زخمی ہو گئے اور آپ کے جبے پر خون بہنے لگا، آپ اس زخم سے شہید ہو گئے تو ہم نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دفنا دیا۔

تین دعائیں:

﴿5147﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تین چیزیں مانگی ہیں دو اس نے مجھے عطا فرما دیں اور تیسری کا میں منتظر ہوں، میں نے اس سے دنیا میں فراخی کا سوال کیا تو اب مجھے یہ پروا نہیں ہوتی کہ کتنا مال خرچ کیا اور کتنا باقی رہ گیا، میں نے اس سے نماز پر قوت مانگی تو اس نے مجھے نماز پر قوت عطا فرما دی اور تیسرا سوال میں نے شہادت کا کیا ہے جس کے ملنے کی میں امید لگائے ہوئے ہوں۔

اللہ کے سوار:

﴿5148﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چچا زاد بھائی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ایک خوبصورت چراگاہ میں پڑاؤ کیا تو حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ چراگاہ کتنی خوب ہے، کتنا اچھا ہو کہ ابھی ایک پکارنے والا پکار کر کہے: اے اللہ کے سوارو! سوار ہو جاؤ۔ پس ایک شخص آگے آگے

نکل کھڑا ہو پھر وہ شہید ہو جائے تو اسے اسی چراگاہ میں سپردِ خاک کر دیا جائے۔ آپ کے چچازاد فرماتے ہیں: تھوڑی دیر بھی نہ گزری تھی کہ ایک منادی نے ندا دی: اے اللہ کے سوارو! سوار ہو جاؤ۔ پس حضرتِ سیِّدُنا عمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں میں تیزی سے اٹھے اور آگے بڑھ گئے اتنے میں آپ کے والد حضرت عتبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ آ گئے، ان کو آپ کی خبر دی گئی تو انہوں نے کہا: عَمْرو کو میرے پاس لاؤ، عَمْرو کو میرے پاس لاؤ۔ پھر ایک شخص کو حضرتِ سیِّدُنا عمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پیچھے بھیجا تو اس نے آپ کو شہید پایا، میں نے اس چراگاہ کے علاوہ کسی بھی جگہ کو آپ کے مدفن کے قابل نہ پایا اور حضرت سیِّدُنا عتبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اس دن لوگوں کے ساتھ وہیں موجود تھے۔ ایک روایت یوں بھی ملتی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک زخم لگا تو آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! تو تو چھوٹا ہے۔ پھر فرمایا: مجھے شام تک یہیں رہنے دو اگر میں شام تک زندہ رہا تو مجھے اٹھا لینا۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہیں انتقال فرما گئے۔

70 ہزار درہم راہ خدا میں:

﴿5149﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عتبہ بن فرقد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: کیا تم اپنے بھتیجے کے معاملے میں میری مدد نہیں کرو گے کہ وہ میرا ہاتھ بٹائے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: عمرو! اپنے ابا جان کی پیروی کرو۔ حضرتِ سیِّدُنا عمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہاں بیٹھے حضرتِ سیِّدُنا مِعْضَد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد کی طرف دیکھا تو انہوں نے فرمایا: ان کی بات مت مانو بلکہ نمازیں پڑھو اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کے قریب ہو جاؤ۔ حضرتِ سیِّدُنا عمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گویا ہوئے: ابا حضور! میں تو ایک غلام ہوں اور اپنی آزادی کے لیے عمل کر رہا ہوں۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا عتبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رو پڑے اور کہنے لگے: جانِ پدر! میں تجھ سے دو محبتیں کرتا ہوں ایک محبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے اور ایک وہ محبت جو باپ بیٹے سے کرتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہنے لگے: ابا حضور! آپ نے مجھے 70 ہزار درہم دیئے ہیں اگر آپ وہ لینا چاہتے ہیں تو وہ بھی موجود ہیں ورنہ میرے پاس رہنے دیجئے تاکہ میں انہیں خرچ کر سکوں۔ آپ کے والد نے کہا: تم خرچ کر دو۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سارے کے سارے درہم راہ خدا میں خرچ کر ڈالے۔

چار ہزار درہم اور ایک قدم:

﴿5150﴾... اسماعیل بن عبد الرحمٰن سُدِّی کہتا ہے: حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چار ہزار درہم میں ایک گھوڑا خریدا تو لوگوں نے اتنا مہنگا لینے پر آپ کو بہت ملامت کی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ گھوڑا (جہاد میں) جو بھی قدم دشمن کی طرف بڑھائے گا وہ مجھے چار ہزار درہم سے زیادہ پسند ہے۔

﴿5151﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس روزانہ دو ہی روٹیاں ہوا کرتی تھیں ایک سحری میں کھالیتے تھے اور ایک افطاری میں۔

بادل کا سایہ:

﴿5152﴾... حضرتِ سیِّدُنا خُوط بن رافع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاسِع فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ساتھیوں سے طے کر لیتے تھے کہ یہ ان کی خدمت کریں گے چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک سخت گرم دن بکریاں چرانے نکلے تو آپ کے ایک دوست بھی آپ کے پیچھے آگئے، انہوں نے دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور ایک بادل آپ پر سایہ کئے ہوئے ہے، کہنے لگے: اے عمرو! آپ کو خوشخبری ہو۔ حضرتِ سیِّدُنا عمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے وعدہ لے لیا کہ وہ یہ بات کسی کو نہیں بتائیں گے۔

﴿5153﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز پڑھا کرتے اور درندے دم ہلا ہلا کر آپ کی حفاظت کرتے تھے۔

صرف خوفِ خدا:

﴿5154﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے غلام بیان کرتے ہیں کہ ایک سخت گرمی والے دن ہم بیدار ہوئے تو ہم نے حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو موجود نہ پاکر تلاش کرنا شروع کیا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیں ایک پہاڑ پر نماز پڑھتے ہوئے نظر آئے ہم نے دیکھا کہ بادل آپ پر سایہ کئے ہوئے ہے۔ جب ہم دشمن سے مقابلے کے لیے جاتے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کثرت نماز کی وجہ سے ہم رات کو پہرداری بھی نہیں کرتے تھے اور ایک رات ہم نے شیر کے دھاڑنے کی آواز سنی تو بھاگ گئے لیکن

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی جگہ نماز ہی میں مشغول رہے بعد میں ہم نے ان سے کہا: کیا آپ کو شیر سے ڈر نہیں لگا؟ انہوں نے فرمایا: مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی اور سے ڈروں۔

﴿5155-56﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ساتھیوں کے جانور چراتے یا پانی پلانے گھاٹ پر لے جاتے تو بادل آپ پر سایہ کئے ہوتا تھا۔

حالتِ نماز میں سانپ آگیا:

﴿5157﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک ساتھی تھا جو آپ کے مشابہ تھا اور آپ کے ساتھ ہی رہتا تھا ایک رات آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خیمہ میں تھے کہ سانپ آیا آپ سمجھے میرا ساتھی ہے وہ سانپ آپ کے قریب آگیا حتّٰی کہ آپ کے پیروں میں لپٹ گیا لیکن آپ نماز میں ہی رہے جب آپ سجدہ کرنے لگے تو وہ سجدے کی جگہ جا بیٹھا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے اوپر ہی یا پھر اس کو ہٹا کر سجدہ کیا، جب صبح ہوئی تو آپ کا ساتھی آپ کے پاس آیا اور اس نے بتایا کہ یوں یوں سانپ آیا تھا لیکن آپ اپنی جگہ سے نہ ہٹے ہو سکتا ہے اس نے آپ کو کوئی تکلیف پہنچائی ہو، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کو اپنے پیر پر سانپ کے نشان دکھائے اور بتایا کہ سانپ نے یہ یہ کیا تھا۔

﴿5158﴾... ہِشام دَستُوائی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کے بعد آپ کا ایک دوست آپ کی ہمشیرہ کے پاس گیا اور آپ کے شب و روز کے بارے میں پوچھا، انہوں نے بتایا کہ ایک رات آپ نے نماز میں سورہ حٰمٓ شروع کی جب اس آیت پر پہنچے:

وَ اَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِیْنَ ﳛ (پ۲۴، المؤمن:۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور انہیں ڈراؤ اس نزدیک آنے والی آفت کے دن سے جب دل گلوں کے پاس آجائیں گے غم میں بھرے۔

تو یہی پڑھتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

ساری رات قبرستان میں:

﴿5159﴾... حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ بن عمر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر رات کو قبرستان جاتے اور وہاں کھڑے ہو کر کہتے: اے قبر والو! اعمال نامے

لپیٹ دیئے گئے اور اعمال اٹھالیے گئے۔ پھر اپنے قدموں پر سر جھکائے روتے رہتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی اور واپس آکر نمازِ فجر میں شریک ہو جاتے۔

حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کوفہ کے بزرگ تابعی تھے اور کثرتِ عبادت اور زہد میں مشہور تھے، اسی وجہ سے آپ حدیث روایت نہ کرسکے۔ قاضی ابو احمد عسال کہتے ہیں: آپ سے کوئی بھی سند نہیں ملتی۔

حضرتِ سیِّدُنا ابوزَیْد مِعْضَد عِجْلِی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی

تابعینِ کرام میں سے ہی ایک حضرتِ سیِّدُنا ابو زید معضد عجلی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی بھی ہیں جو کہ انتہائی عبادت گزار، مجاہدِ اسلام اور شہید ہیں۔

﴿5160﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہَمَّام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا مِعْضَد عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الصَّمَد کے پاس گیا تو آپ سجدے میں گرے یہ دعا مانگ رہے تھے: اے اللہ! تھوڑی سی نیند کو میرے لیے کافی کر دے۔ پھر نماز میں مشغول ہو گئے۔

﴿5161﴾... حضرتِ سیِّدُنا معضد عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الصَّمَد نے فرمایا: اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو مجھے اپنے شہد کی مکھی ہونے کی بھی پروا نہیں ہوتی: (۱)... گرمیوں کی دوپہر کی پیاس (۲)... سردیوں کی لمبی راتیں اور (۳)... نمازِ تہجد میں کِتَابُ اللہ کی لذت۔

خون لگے لباس میں نماز:

﴿5162﴾... حضرتِ سیِّدُنا علقمہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: ہم ایک شہر میں جہاد کرنے گئے تو میں نے اپنا ایک کپڑا حضرتِ سیِّدُنا معضد عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الصَّمَد کو دیا جس کا انہوں نے عمامہ باندھ لیا دورانِ جہاد ایک پتھر آپ کے سر میں آلگا اور زخم ہو گیا، آپ اس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے میری طرف دیکھ کر فرمانے لگے: یہ چھوٹا ہے اور بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ چھوٹے میں برکت عطا فرمائے گا (اسی زخم سے آپ شہید ہو گئے)۔ اس عمامے میں خون لگا ہوا تھا جسے میں نے دھویا بھی لیکن نشان نہیں گیا۔ حضرت علقمہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه وہ کپڑا پہن کر نماز پڑھا کرتے

تھے (1) اور فرماتے تھے: مجھے یہ بہت اچھا لگتا ہے کیونکہ اس میں حضرت معضد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خون لگا ہوا ہے۔

﴿5163﴾... حضرتِ سیِّدُنا علقمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چادر پر حضرتِ سیِّدُنا معضد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خون لگ گیا تھا، آپ نے اس کو دھویا لیکن اس کا نشان نہ گیا، آپ اسی میں نماز پڑھتے اور فرماتے: مجھے یہ بہت پسند ہے کیونکہ اس میں حضرتِ سیِّدُنا معضد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد کا خون لگا ہوا ہے۔

خون بہنے کی تمنا:

﴿5164﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم ایک لشکر میں شریک ہوئے جس میں حضرتِ سیِّدُنا علقمہ، حضرتِ سیِّدُنا یزید بن معاویہ نَخَعی، حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ اور حضرتِ سیِّدُنا معضد رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی بھی موجود تھے، حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک نیا سفید جبہ زیب تن کیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا ہی اچھا ہو کہ اس پر خون بہے۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قلعے کی طرف بڑھے تو ایک پتھر آکر لگا جس نے آپ کو زخمی کر دیا اور اس جبے پر خون بہنے لگا آپ شہید ہو گئے تو ہم نے آپ کو سپرد خاک کر دیا پھر حضرتِ سیِّدُنا معضد عجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی آگے بڑھے تو آپ کو ایک پتھر آلگا جس سے آپ زخمی ہو گئے اور اپنے زخم پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمانے لگے: یہ چھوٹا ہے اور یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ چھوٹے میں برکت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شہید ہو گئے تو ہم نے آپ کو بھی وہیں سپرد خاک کر دیا۔

حضرتِ سیِّدُنا حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا معضد عجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کوئی مرفوع متصل حدیث نہیں ملی حالانکہ آپ کثرتِ عبادت میں کافی مشہور تھے۔

---

(1)... نجاست اگر دلدار یعنی گاڑھی ہو جسے نجاست مَرْئِیَّہ کہتے ہیں (جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ) تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے، اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دو ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے۔ اگر نجاست دور ہو گئی مگر اس کا کچھ اثر رنگ یا بو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازم ہے ہاں اگر اس کا اثر بدقت (یعنی دشواری سے) جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں تین مرتبہ دھو لیا پاک ہو گیا، صابون یا کھٹائی یا گرم پانی (یا کسی قسم کے کیمیکل وغیرہ) سے دھونے کی حاجت نہیں۔ (کپڑے پاک کرنے کا طریقہ مع نجاستوں کا بیان، ص ۲۵)

مزید تفصیل کے لیے مذکورہ رسالہ کا مطالعہ فرمائیے۔

حضرتِ سیِّدُنا شُبَیل بن عَوْف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه

حضرتِ سیِّدُنا شبیل بن عوف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه بھی تابعی بزرگ ہیں آپ خوف وخشیت رکھنے والے اور نظر وپیٹ کی حفاظت کرنے والے تھے۔

﴿5165﴾... حضرتِ سیِّدُنا شبیل بن عَوْف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: میرے قدم کبھی بھی طلبِ دنیا کے لیے گرد آلود نہیں ہوئے۔

﴿5166﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُبَیل بن عوف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: میں جنازے کے انتظار یا کسی اور حاجت کے سوا کبھی کسی مجلس میں نہیں بیٹھا۔

﴿5167﴾... حضرتِ سیِّدُنا شبیل بن عوف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: جس نے کسی برائی کو سن کر پھیلا دیا وہ اسی شخص کی طرح ہے جس نے برائی کی ابتدا کی۔

سیِّدُنا شبیل بن عوف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا شبیل بن عوف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه کی کنیت ابو طفیل ہے، آپ نے زمانہ جاہلیت بھی پایا اور قادسیہ کی فتح میں بھی شریک رہے، آپ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب، حضرتِ سیِّدُنا زید بن ارقم، حضرتِ سیِّدُنا ابو جبیرہ انصاری اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث سنی ہیں۔

ایک بڑی خرابی:

﴿5168﴾... حضرتِ سیِّدُنا شبیل بن عوف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: آج تمہارے موذن کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا: ہمارے آزاد کردہ اور موجودہ غلام۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه نے ارشاد فرمایا: یہ بہت بڑی خرابی ہے۔

قیامت قریب ہے:

﴿5169﴾... حضرتِ سیِّدُنا شبیل بن عوف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا ابو جبیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه نے اور ان کو انصار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے یہ حدیث بیان کی کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں اس وقت بھیجا گیا ہوں جب قیامت کی ہوا چلنا شروع ہو چکی تھی مجھے قیامت پر اتنی ہی سبقت ہے جتنی اس (درمیانی انگلی) کو اس (انگشتِ شہادت) پر ہے۔ [1]

﴿5170﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو جبیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: نبی آخرزماں، رحمتِ عالمیاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں اس وقت بھیجا گیا ہوں جب قیامت کی ہوا چلنا شروع ہو چکی تھی۔ [2]

حضرتِ سیِّدُنا مُرَّہ بن شَرَاحِیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل

حضرتِ سیِّدُنا ابو اسماعیل مرہ بن شراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل بھی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبادت گزار، پابندِ تہجد، لہو ولعب سے دور اور اپنی زبان کو بیکار باتوں سے بچانے والے تھے۔

کثرتِ عبادت:

﴿72-5171﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن معین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن نے ایک مرتبہ فرمایا: مرہ بن شراحیل مُرَّۃُ الطَّیِّبُ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کثرت عبادت کی وجہ سے مُرَّۃُ الطَّیِّبُ (یعنی نفیس) کہا جاتا تھا۔

﴿5173﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُصَیْن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا مرہ بن شراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل سے ملنے گئے تو لوگوں سے ان کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے کہا: وہ اپنے اس کمرے میں ہیں جس میں بارہ سال سے عبادت کر رہے ہیں لہٰذا ہم بھی اسی کمرے میں داخل ہو گئے۔

﴿5174﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مرہ بن شراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل کو کثرت عبادت کی وجہ سے مُرَّۃُ الطَّیِّبُ کہا جاتا ہے۔

1... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی قول النبی ''بعثت... الخ''، ۴/ ۹۱، حدیث: ۲۲۲۰، عن مستورد بن شداد الفھری
معجم کبیر، ۲۲/ ۳۹۰، حدیث: ۹۷۱

2... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی قول النبی ''بعثت... الخ''، ۴/ ۹۱، حدیث: ۲۲۲۰، عن مستورد بن شداد الفھری
معجم کبیر، ۲۲/ ۳۹۰، حدیث: ۹۷۱

﴿5175﴾... حضرتِ سیّدُنا عطا بن سائب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیّدُنا مرہ بن شراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل ہر دن ورات میں ایک ہزار رکعت نفل نماز پڑھتے تھے اور تمہیں ان کے کھڑے ہونے کی جگہ ایسے دکھائی دے گی جیسے اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ ہو (یعنی وہاں نماز پڑھ پڑھ کر وہ جگہ بھی گھس چکی ہے)۔

کیل کے سہارے قیام:

﴿5176﴾... حضرتِ سیّدُنا ابو خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کے صاحبزادے فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیّدُنا مرہ بن شراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل کو دیکھا کہ آپ ایک نمدے پر نماز پڑھ رہے ہیں، دیوار میں گڑھی کیل کو تھاما ہوا ہے اور حالتِ قیام میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ثناء اور پھر رکوع اور سجود کر رہے ہیں۔

﴿5177﴾... حضرتِ سیّدُنا علاء بن عبد الکریم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: ہم حضرت مرہ ہمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے پاس گئے تو انہوں نے ہمارا استقبال کیا، ہم نے ان کی پیشانی، ہتھیلیوں، گھٹنوں اور پیروں پر سجدوں کے نشان دیکھے، وہ تھوڑی دیر ہمارے ساتھ بیٹھے پھر تشریف لے گئے، یقیناً وہ بہت زیادہ رکوع و سجود کرتے تھے۔

روزانہ 250 رکعات:

﴿5178﴾... حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیّدُنا مرہ ہمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بوڑھے ہو گئے تو میں نے ان سے پوچھا: اب آپ کتنی نماز پڑھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: پہلے سے آدھی یعنی روزانہ 250 رکعات۔

﴿5179﴾... حضرتِ سیّدُنا ہیثم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: حضرتِ سیّدُنا مرہ ہمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی روزانہ دو سو رکعات پڑھا کرتے تھے۔

روزانہ نوافل میں ایک ختم قرآن:

﴿5180﴾... جب امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خلاف فتنہ برپا ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیّدُنا مرہ ہمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو اس میں محفوظ رکھا۔ آپ نے فرمایا: میں اس فتنہ میں مبتلا نہ ہوا لہٰذا میں ضرور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کروں گا۔ چنانچہ آپ روزانہ 50 رکعات نفل میں ایک ختم قرآن کرنے لگے،

پھر جب حضرتِ سیِّدُنا زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ والا مسئلہ ہوا تو آپ اس میں بھی محفوظ رہے، آپ نے فرمایا: میں اس سے محفوظ رہا ہوں لہٰذا میں ضرور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کروں گا۔ چنانچہ آپ قرآنی سورتوں کی تعداد کے مطابق روزانہ 114 رکعات پڑھتے اور ان میں ایک مرتبہ ختمِ قرآنِ مجید کرتے تھے۔

کسی صورت صحابہ کی توہین نہ ہو:

﴿5181﴾... حضرتِ سیِّدُنا زُبَید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مُرَّہ بن شَراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل سے پوچھا گیا: کیا آپ صفین میں حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے خلاف جنگ میں شریک نہیں ہو رہے؟ تو انہوں نے فرمایا: امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ غزوہ بدر اور اس جیسے دیگر نیک اعمال کے سبب مجھ سے بہت بڑھ کر ہیں اور میں کسی بھی ایسے کام میں شریک ہونے کو ناپسند کرتا ہوں جس میں ان کی توہین ہو۔

﴿5182﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُرہ بن شَراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل فرماتے ہیں: میں تین ہزار افراد کے ساتھ قادِسِیَّہ کی فتح میں شریک ہوا اور ان میں سے میں ہی ایسا تھا جو مسلمانوں کی آپس کی جنگ سے محفوظ رہا تھا اور وہاں موجود ہر شخص مجھ پر رشک کر رہا تھا۔

آقا سے تعلق نہ ٹوٹے:

﴿5183﴾... حضرتِ سیِّدُنا مرہ بن شراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل نے فرمایا: ہر شخص کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کا تعلق ٹوٹے پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ ؕ (پ۸، الانعام: ۱۵۹)

ترجمۂ کنز الایمان: وہ جنہوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہوگئے اے محبوب تمہیں ان سے کچھ علاقہ (تعلق) نہیں۔

﴿5184﴾... حضرتِ سیِّدُنا مرہ بن شراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل نے فرمایا: سنو! بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے

بندے کے لیے جو بھی مصیبت لکھ دی ہے وہ اسے پوری کرے گا اگرچہ وہ بندہ فرمانبردار ہو اور جس بندے کے لیے رزق لکھا ہے وہ اسے پورا دے گا چاہے وہ بندہ اس کا نافرمان ہی کیوں نہ ہو۔

سیِّدُنا مُرَّہ بن شَراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا مرہ بن شراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل نے صدِّیقِ اَوّل و اکبر امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿5185﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ خِبٌّ وَلَا خَائِنٌ یعنی دھوکے باز اور خیانت کرنے والا جنت میں داخل نہ ہو گا۔[1]

دھوکے باز لعنتی ہے:

﴿5186﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا صدیق اَوّل و اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَلْعُوْنٌ مَنْ اَضَلَّ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ اَوْ مَاکَرَہٗ یعنی ملعون ہے وہ شخص جو اپنے مسلمان بھائی کو گمراہ کرے یا اس کے ساتھ دھوکا کرے۔[2]

﴿5187﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ سَیِّئُ الْمَلَکَۃِ وَمَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُسْلِمًا اَوْ غَرَّہٗ یعنی بد اخلاق جنت میں نہ جائے گا اور جس نے مسلمان کو تکلیف یا دھوکا دیا وہ ملعون ہے۔[3]

---

1 ...ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی البخل، ۳/ ۳۸۸، حدیث: ۱۹۷۰، دون ''ولا خائن''

مسند احمد، مسند ابی بکر الصدیق، ۱/ ۲۰، حدیث: ۱۳

2 ...ترمذی، کتاب البر الصلة، باب ماجاء فی الخیانة والغش، ۳/ ۳۷۸، حدیث: ۱۹۴۸ ابتغیر

3 ...ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الاحسان الی الخدم، ۳/ ۳۸۰، حدیث: ۱۹۵۳

ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الخیانة والغش، ۳/ ۳۷۸، حدیث: ۱۹۴۸

بد اخلاق جنت میں نہ جائے گا؟

﴿5188﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سلطانِ دوجہاں، رحمت عالمیاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بد اخلاق جنت میں نہ جائے گا۔ ایک شخص نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ نے ہمیں یہ خبر نہ دی کہ یہ امت تمام امتوں سے زیادہ غلاموں اور یتیموں والی ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، تم ان پر اپنی اولاد کی طرح مہربانی کرو اور انہیں اس سے کھلاؤ جو خود کھاتے ہو۔ اس نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! دنیا میں ہمیں کیا چیز نفع دے گی؟ ارشاد فرمایا: وہ گھوڑا جسے تم پالو تاکہ اس پر اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور ایک غلام تمہیں کافی ہے، جب وہ نماز پڑھے تو وہ تمہارا بھائی ہے، جب وہ نماز پڑھے تو وہ تمہارا بھائی ہے۔[1]

ان تین حدیثوں کو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے صرف حضرتِ سیِّدُنا مرہ بن شراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل نے روایت کیا ہے۔

بدعتی اور اس کا ساتھی لعنتی ہیں:

﴿5189﴾... حضرتِ سیِّدُنا مرہ ہَمْدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک تلوار کے دستے میں سے انگلیوں جتنا ایک پرچہ نکال کر ہمیں سنایا جس میں لکھا تھا: ”ہر نبی کا ایک حرم ہوتا ہے اور میں مدینے کو حرم بناتا ہوں جس نے اس میں کوئی بری بات جاری کی یا کسی بدعتی کو ٹھکانا دیا تو اس پر اللہ کی، تمام فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، بروزِ قیامت نہ اس کا فرض قبول کیا جائے گا نہ نفل۔“[2]

کفار کے گھروں میں آگ:

﴿5190﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ (غزوۂ احزاب کے موقع پر)

1 ...ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الاحسان الی الممالیك، ۴/ ۱۹۹، حدیث: ۳۶۹۱

2 ...بخاری کتاب الجزیۃ والموادعۃ، باب ذمۃ المسلمین...الخ، ۲/ ۳۶۷، حدیث: ۳۱۷۲، بتغیر

تاریخ ابن عساکر، ۲۳/ ۲۱۸، حدیث: ۵۰۴۶، الرقم: ۲۷۶۹، شہر بن حوشب...الخ، بتغیر قلیل، عن ابن عباس

پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: انہوں (کفار) نے ہمیں صلوٰۃِ وسطٰی عصر کی نماز سے روکے رکھا اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قبروں کو یا فرمایا: ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے۔[1]

سونے چاندی سے زیادہ محبوب:

﴿92-5191﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ جناب سیِّدُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے درمیان اخلاق ایسے ہی تقسیم کئے ہیں جیسے تمہارے درمیان تمہارے رزق کو تقسیم فرمایا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا اسے بھی دیتا ہے جسے پسند فرماتا ہے اور اسے بھی جسے ناپسند کرتا ہے لیکن ایمان اسی کو عطا فرماتا ہے جسے پسند کرتا ہے جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے ایمان عطا فرما دیتا ہے، جب تم مال خرچ کرنے میں کنجوس، دشمن سے جہاد کرنے میں بزدل اور راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے میں سست ہو جاؤ تو سُبْحٰنَ اللہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کی کثرت کرو کیونکہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سونے اور چاندی کے دو پہاڑوں سے بھی زیادہ محبوب ہے۔[2]

پلید پلید کو نہیں مٹاتا:

﴿5193﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے درمیان اخلاق ایسے ہی تقسیم کئے ہیں جیسے تمہارے درمیان تمہارے رزق کو تقسیم فرمایا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا اسے بھی دیتا ہے جسے پسند فرماتا ہے اور اسے بھی جسے ناپسند کرتا ہے لیکن دین اسی کو عطا فرماتا ہے جس سے محبت کرتا ہے لہٰذا جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دین عطا کیا یقیناً ربّ تعالٰی نے اس سے محبت کی، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! بندہ مسلمان نہیں ہوتا حتّٰی کہ اس کا دل و زبان سلامت رہے اور مومن نہیں ہوتا حتّٰی کہ اس کا پڑوسی اس کے شر سے امن میں ہو۔ ہم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! شر سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: ظلم و زیادتی کرنا اور یہ نہیں ہو سکتا کہ بندہ مالِ حرام کمائے پھر اس سے خرچ کرے تو اس میں برکت دی جائے اور صدقہ کرے

---

1 ... مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلٰوۃ، باب الدلیل لمن قال... الخ، ص ۳۱۵، ۳۱۶، حدیث: ۶۲۷، ۶۲۸ بتغیر قلیل

2 ... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۳۳، حدیث: ۳۶۷۲ باختصار

تو قبول کیا جائے اور اگر پیچھے بھی چھوڑ دے گا تو اس کے لیے آگ کا توشہ ہو گا، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا بلکہ بھلائی سے برائی کو مٹاتا ہے یقیناً پلید پلید کو نہیں مٹاتا۔[1]

﴿5194-95﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلٰى صَلَاةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلٰى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ یعنی رات کی نماز کو دن کی نماز پر ایسی فضیلت ہے جیسی پوشیدہ صدقے کو علانیہ صدقے پر۔[2]

ربّ تعالیٰ کو خوش کرنے والے:

﴿5196﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہمارا ربّ عَزَّوَجَلَّ دو شخصوں سے بہت خوش ہوتا ہے ایک وہ شخص جو نماز کے لیے اپنے بستر، اپنے پیاروں اور اپنے گھر والوں کے درمیان سے جوش میں کھڑا ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو کہ میرے انعامات میں رغبت اور میرے عذاب کے خوف کی وجہ سے اپنے بستر، اپنے پیاروں اور گھر والوں کے درمیان سے نماز کے لئے جوش مار کر کھڑا ہوا اور ایک وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے تو بھاگ جائے پھر غور کرے کہ میرے لیے اس بھاگنے میں عذاب کتنا ہے اور لوٹنے میں ثواب کتنا ہے۔ چنانچہ وہ لوٹ جائے حتّٰی کہ اس کا خون بہا دیا جائے۔ ربّ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے کو دیکھو میرے ثواب میں رغبت اور میرے عذاب سے خوف کرتے ہوئے لوٹ گیا حتّٰی کہ اس کا خون بہا دیا گیا۔[3]

﴿5197﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگ جہنم میں داخل ہوں گے پھر اپنے اعمال کے سبب اس سے نکلیں گے۔[4]

1... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۳۳، حدیث: ۳۶۷۲

2... معجم کبیر، ۱۰/ ۱۷۹، حدیث: ۱۰۳۸۲

3... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۹۲، حدیث: ۳۹۴۹، بتغیر قلیل

4... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ مریم، ۵/ ۱۰۸، حدیث: ۳۱۷۰

جنتی غمگین جہنمی خوش:

﴿5198﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر جہنمیوں کو کہا جائے کہ تم نے جہنم میں اتنے سال رہنا ہے جتنی دنیا میں کنکریاں ہیں تو وہ ضرور خوش ہو جائیں گے اور اگر جنتیوں سے کہا جائے کہ دنیا میں جتنی کنکریاں ہیں اتنے سال تم جنت میں رہو گے تو ضرور وہ غمگین ہو جائیں گے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ ”لیکن وہ ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہیں گے۔“[1]

حضور کے وصالِ ظاہری کا واقعہ:

﴿5199﴾... حضرتِ سیِّدُنا مرہ ہمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہم اپنی امی جان اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر میں جمع ہوئے، حضور ساقیِ کوثر، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہماری طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، جب وقت جدائی قریب آگیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں اپنے سفر آخرت کی خبر دی اور ارشاد فرمایا: تمہیں خوش آمدید، اللہ تمہیں زندگی دے، اللہ تمہیں متفق رکھے، اللہ تمہاری مدد کرے، اللہ تمہیں بلندی دے، اللہ تمہیں نفع دے، اللہ تمہیں توفیق دے، اللہ تمہیں قبول کرے، اللہ تمہیں ہدایت پر رکھے، اللہ تمہیں سلامت رکھے، میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور تمہارے بارے میں اللہ سے ڈرتا ہوں کہ کہیں تم اللہ کے مقابل اس کے بندوں اور شہروں پر سرکشی نہ کرو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اور تمہیں ارشاد فرمایا ہے:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۸۳﴾ (پ۲۰، القصص: ۸۳)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ آخرت کا گھر ہم اُن کے لیے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور عاقبت پرہیزگاروں ہی کی ہے۔

---

[1] ...معجم کبیر، ۱۰ / ۱۷۹، حدیث: ۱۰۳۸۴

اور یہ بھی فرمایا:

اَلَیۡسَ فِیۡ جَهَنَّمَ مَثۡوًى لِّلۡمُتَكَبِّرِیۡنَ ۝۶۰ (پ۲۴، الزمر: ۶۰) ترجمۂ کنزالایمان: کیا مغرور کا ٹھکانا جہنم میں نہیں۔

ہم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا وقتِ وصال کب ہے؟ ارشاد فرمایا: وقت بہت قریب ہے اور ٹھکانا بارگاہِ خدا، سدرۃ المنتہیٰ، جنت الماوی اور فردوسِ اعلیٰ ہے۔ ہم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو غسل کون دے؟ ارشاد فرمایا: میرے اہل بیت میں سے جو سب سے قریب ہو پھر جو اس کے قریب ہو۔ ہم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم آپ کو کس کپڑے میں کفن دیں؟ ارشاد فرمایا: چاہو تو میرے ان ہی کپڑوں میں یا پھر یمنی یا پھر سفید مصری کپڑوں میں۔ ہم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی نمازِ جنازہ کون پڑھائے؟ یہ کہہ کر ہم رونے لگے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صبر کرو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہاری مغفرت فرمائے اور تمہیں تمہارے نبی کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے جب تم مجھے غسل و کفن دے چکو تو مجھے میری قبر کے پاس رکھ کر کچھ دیر کے لیے میرے پاس سے چلے جانا کیونکہ سب سے پہلے میرے حبیب، میرے خلیل جبریل مجھ پر درود پڑھیں گے پھر میکائیل پھر اسرافیل اور پھر ملک الموت کثیر فرشتوں کے ساتھ، پھر تم اندر آجانا اور مجھ پر درود اور خوب سلام بھیجنا اور آہ و بکا اور چیخ و پکار کرکے مجھے تکلیف مت دینا، سب سے پہلے میرے اہل بیت کے مرد اور پھر عورتیں مجھ پر درود بھیجیں پھر تم سب لوگ، میری طرف سے تم سب پر کثیر سلام ہو اور میرے جو صحابہ موجود نہیں انہیں بھی میرا سلام کہنا اور سنو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ جو اسلام میں داخل ہو اور آج سے لے کر قیامت تک جو بھی میرے دین کی پیروی کرے اس پر میرا سلام ہے۔ ہم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی قبر مبارک میں کون داخل ہو؟ ارشاد فرمایا: میرے اہل بیت کے مرد اُن کثیر فرشتوں کے ساتھ جو تمہیں وہاں سے دیکھ رہے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔[1]

ہم نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چند اصحاب کا ذکر کر دیا ہے اور بعض کا نہیں کیا ان میں سے کچھ یہ بھی ہیں: حضرتِ سیِّدُنا زید بن وَہب، حضرتِ سیِّدُنا سُوَید بن غَفَلہ، حضرتِ سیِّدُنا زِر بن

[1] ...معجم اوسط، ۳/ ۱۰۲، حدیث: ۳۹۹۶، بتغیر قلیل

حُنَیْش، حضرتِ سیِّدُنا کُرْدُوس، حضرتِ سیِّدُنا ابو عمرو شَیْبانی، حضرتِ سیِّدُنا یزید بن معاویہ نَخْعی اور حضرتِ سیِّدُنا ہَمَّام وغیرہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی ہم اختصار کرتے ہوئے ان میں سے ہر ایک کے متعلق ایک یا دو حکایتیں ذکر کریں گے کیونکہ یہ سب علمِ قرآن وعلمِ احکام میں بہت مشہور ہیں اور ان کی شہرت کے لیے ان کے متعلق خبر دینے اوران کے اقوال واحوال کو کثرت سے ذکر کرنے کی حاجت نہیں، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اصحاب کے بارے میں جو کچھ کہا سنا گیا ہے ہم اس میں سے کچھ ذکر کریں گے یقیناً یہ حضرات مختلف شہروں کے چشم وچراغ تھے۔

بستی کے چراغ:

﴿5200-01﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اصحاب اس بستی کے چراغ ہیں۔

﴿5202-03﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اصحاب کے علاوہ کسی بھی گروہ کو اتنا بردبار، اتنا فقیہ اور اس دنیا کو انتہائی ناپسند کرنے والا نہیں دیکھا، اگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نہ ہوتے تو میں اِن حضرات پر کسی کو فضیلت نہ دیتا۔

﴿5204﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم میرے دل کی روشنی ہو۔

فتویٰ دینے والے:

﴿5205﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے یہ چھ اصحاب فتویٰ دیتے اور قرآن پاک پڑھایا کرتے تھے: حضرتِ سیِّدُنا علقمہ بن قیس، حضرتِ سیِّدُنا مسروق، حضرتِ سیِّدُنا عبیدہ سلمانی، حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن شرحبیل اور حضرتِ سیِّدُنا حارث بن قیس رَحِمَہُمُ اللّٰہ۔

جدائی پر کلیجہ جل جاتا:

﴿5206﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف اور حضرتِ سیِّدُنا ابو حصین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا میں سے ایک نے فرمایا: ہم نے ایسے لوگوں کی صحبت پائی ہے جن کے آگے ہماری حیثیت چوروں کی سی تھی۔ ایک نے فرمایا: اگر تم انہیں دیکھ لیتے تو ان کی جدائی سے تمہارا کلیجہ جل جاتا۔

چوروں کی سی حیثیت:

﴿5207﴾... حضرتِ سیِّدُنا نُسَیر بن ذُعْلُوق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بستی میں ایک بزرگ تھے جنہیں عروہ کہا جاتا تھا جب وہ نماز فجر پڑھ لیتے تو "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن" پڑھنے لگتے، ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو فرمانے لگے: میں نے ایسے لوگوں کی صحبت پائی ہے جن کے سامنے ہماری حیثیت چوروں کی سی تھی۔

حضرت سیِّدُنا زید بن وَھْب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

﴿5208﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ قبرستان گیا تو وہاں ایک دیوار کے سائے میں بیٹھ گیا، اتنے میں ایک شخص آیا اور ایک قبر کو درست کر کے میرے پاس آکر بیٹھ گیا، میں نے پوچھا: یہ قبر والا کون ہے؟ اس نے کہا: میرا بھائی۔ میں نے پوچھا: سگا بھائی؟ کہنے لگا: میرا اسلامی بھائی ہے، گزشتہ رات میں نے اسے خواب میں دیکھا تو کہا: ارے فلاں! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن کہ تو زندہ ہے۔ وہ بولا: تم نے تو یہ کلمہ کہہ دیا، کاش! میں بھی یہ کہنے پر قادر ہوتا کہ یہ مجھے دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے محبوب ہے، کیا تم نے نہ دیکھا کہ جب لوگ مجھے دفن کر رہے تھے تو فلاں شخص کھڑا ہوا اور اس نے دو رکعت نماز پڑھی، کاش میں وہ دو رکعت پڑھنے پر قدرت رکھتا کہ یہ مجھے دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے زیادہ محبوب ہے۔ (وہ دو رکعت پڑھنے والے حضرتِ سیِّدُنا زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہی تھے) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ شان تھی کہ جب پڑاؤ کرتے تو عبادت وریاضت کے لیے اور جب سفر کرتے تو جہاد، حج یا عمرے کے لئے۔

آپ کا تقویٰ:

﴿5209﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک لشکر میں نکلا تو ہمارا گزر ایک مالدار کے باغ پر ہوا، لوگوں نے اپنے جانور اس میں چرنے کے لیے چھوڑ دیئے اور میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا، اتنے میں باغ کا مالک میرے پاس آیا اور کہنے لگا: جیسے سب لوگ اپنے جانور چرا

رہے ہیں آپ کیوں نہیں چرا رہے ؟ میں نے کہا: مجھے یہ خوف ہے کہ یہ میرے لئے حلال نہیں۔ اس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ سے جو کام لینا تھا وہ لے لیا، آپ کو ان سب پر نگہبان مقرر کیا۔ میں نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے میں تو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے بیٹھا ہوں۔ اس نے کہا: اگر آپ نہ ہوتے تو یہ سب ہلاک ہو جاتے۔

﴿5210﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کنیز کہتی ہیں: حضرتِ سیِّدُنا زید بن وہب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد حج و عمرہ کے لیے ہر وقت سواری پر کجاوہ تیار رکھتے تھے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا:

﴿5211﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم جہاد کے لیے نکلے تو دیکھا کہ ایک شخص جھاڑی میں سر ڈھانپے لیٹا ہوا ہے، ہم نے اسے متوجہ کیا اور پوچھا: تم اس خوفناک جگہ پر پڑے ہو تمہیں یہاں ڈر نہیں لگتا؟ اس نے کہا: مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اپنے سوا کسی اور کے خوف میں مبتلا دیکھے۔

سیِّدُنا زید بن وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا زید بن وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود، حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر، حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ اور کئی اکابر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

بہترین زمانے والے:

﴿5212﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بہترین زمانے والے وہ ہیں جن کے درمیان میں ہوں پھر دوسرے پھر تیسرے اور پھر چوتھے اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی کسی چیز کی پروا نہیں فرماتا۔[1]

1... ترمذی، کتاب الفتن، باب ۴، ۴/ ۱۳۴، حدیث: ۲۳۰۹، بتغیر، عن عمران بن حصین
معجم اوسط، ۲/ ۳۲۳، حدیث: ۳۴۲۵

﴿5213﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جب کسی سفر میں تین آدمی ہوں تو ایک کو اپنا امیر بنالیں، وہ ایسا امیر ہے جسے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیر بنایا ہے۔[1]

تمہارا قاتل دوزخی ہوگا:

﴿5214﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قریش نے حضرتِ سیِّدُنا عمار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر بہت سختیاں کیں حتّٰی کہ آپ پر چڑھائی کی اور آپ کو بہت زیادہ مارا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ گھر کے ہو کر رہ گئے، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کی عیادت کی پھر واپس تشریف لائے اور منبر پر جلوہ فرما ہو کر فرمایا: میں نے نبی غیب داں، رحمت عالمیاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حضرتِ عمار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرماتے ہوئے سنا کہ "تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا اور تمہارا قاتل دوزخی ہے۔"[2]

سیِّدُنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شان:

﴿5215﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آسمان نے کسی ایسے پر سایہ نہ کیا اور زمین نے کسی ایسے کو نہ اٹھایا جو ابوذر سے زیادہ سچا ہو۔[3]

40 ابدال:

﴿5216﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ساقیِ کوثر، قاسمِ نعمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں ہمیشہ ایسے چالیس افراد رہیں گے جن کا دل ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے دل پر ہوگا، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی برکت سے دنیا والوں سے مصائب دور فرماتا ہے اور ان افراد کو ابدال

1... ابو داؤد، کتاب الجهاد، باب فی قوم... الخ، ۳/ ۵۱، حدیث: ۲۶۰۹، بتغیر قلیل

صحیح ابن خزیمة، کتاب المناسك، باب استحباب تامیر المسافر... الخ، ۴/ ۱۴۱، حدیث: ۲۵۴۱، بتغیر قلیل

2... مسلم، کتاب الفتن، باب لا تقوم الساعة... الخ، ص ۱۵۵۸، حدیث: ۲۹۱۶ دون "قاتلك فی النار" عن ام سلمة

معجم اوسط، ۶/ ۴۱۵، حدیث: ۹۲۵۲، عن عمرو بن العاص

3... ترمذی، کتاب المناسک، باب مناقب ابی ذر الغفاری، ۵/ ۴۴۰، حدیث: ۳۸۲۸، بتغیر قلیل

کہا جاتا ہے، وہ اس مرتبے تک نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے ذریعے نہیں پہنچے۔ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! پھر ان کو یہ مرتبہ کیسے ملا؟ ارشاد فرمایا: سخاوت اور مسلمانوں کو نصیحت کرنے کے سبب۔[1]

﴿5217﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر دو آدمی اسلام میں داخل ہوں اور وہ آپس میں قطع تعلقی کر لیں تو ان میں سے ایک اسلام سے خارج ہو گا جب تک کہ زیادتی کرنے والا رجوع نہ کر لے۔[2]

ایک جیسی دو تحریریں:

﴿5218﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور رحمت عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کراماً کاتبین کسی بندے یا بندی کے پاس آتے ہیں تو ان کے پاس ایک مہر بند کتاب بھی ہوتی ہے، وہ بندہ یا بندی جو بھی کہتے ہیں وہ فرشتے اسے لکھتے ہیں پھر جب وہ اٹھنے لگتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتا ہے: تمہارے پاس جو مہر بند کتاب ہے اسے کھولو۔ چنانچہ وہ اس کے سامنے کتاب کھولتا ہے تو اس کا لکھا اور فرشتوں کا لکھا بالکل ایک جیسا ہوتا ہے اسی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾ (پ۲۶، ق:۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔[3]

﴿5219﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے اہل حجرات! جہنم بھڑکا دی گئی اور فتنے ایسے پھیل گئے گویا اندھیری رات کے ٹکڑے ہوں، خدا کی قسم! جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو ضرور تھوڑے ہنستے اور زیادہ روتے۔[4]

---

1 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۱۸۱، حدیث: ۱۰۳۹۰

2 ...مستدرک حاکم، کتاب الایمان، باب لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ من کنز الجنۃ، ۱/ ۱۷۵، حدیث: ۶۳

3 ...تفسیر قرطبی، پ ۲۶، سورۃ ق، تحت الآیۃ: ۱۸، ۹/ ۱۰

4 ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفتن، باب من کرہ الخروج... الخ، ۸/ ۶۰۴، حدیث: ۸۲، بتغیر قلیل، عن عبید بن عمیر
معجم اوسط، ۵/ ۳۰۳، حدیث: ۷۴۱۳، بتغیر

علی کو دوست رکھو:

﴿5220﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ بن یمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: نبی اکرم، نورِ مُجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو میری زندگی جیسی زندگی، میری وفات جیسی وفات اور اس یاقوتی دستے کو تھامنا پسند کرے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: کُنْ (ہوجا) تو وہ ہوگیا تو اسے چاہیے کہ وہ میرے بعد علی بن ابو طالب کو دوست رکھے۔[1]

40سال نماز پڑھی ہی نہیں:

﴿5221﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ بن یمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص کو نماز میں کوتاہی کرتے دیکھا تو اس سے پوچھا: تم اس طرح کب سے نماز پڑھ رہے ہو؟ اس نے کہا: چالیس سال سے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تم نے چالیس سال سے نماز پڑھی ہی نہیں، اگر تم مرجاتے اور تمہاری نماز کی حالت یہی رہتی تو یقیناً تمہاری موت دینِ محمد پر نہ ہوتی۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بتایا گیا کہ اس شخص نے اپنی نماز اچھی اور کامل کرلی ہے۔

حضرت سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمَیَّہ سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعی بزرگ ہیں اور اذان و نماز آپ کا پسندیدہ عمل تھا جو انتہائی عمر میں بھی جاری رہا اور فتنے بھی آپ کی عقل پر اثر انداز نہ ہوسکے۔

﴿5222-23﴾... حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایک سال چھوٹا ہوں۔ مزید فرماتے ہیں: ہمارے پاس حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصدیق کرنے والے آئے، میں نے ان کے ساتھ نماز بھی پڑھی مگر میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات نہ کرسکا۔

[1]...معجم کبیر، ۵/ ۱۹۴، حدیث: ۵۰۶۷، عن زید ابن ارقم، بتغیر قلیل

﴿5224﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَنَش بن حارث نخعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا کہ آپ مسجد میں ہمارے پاس سے اپنی زوجہ کے ساتھ گزرے اس کا تعلق بنو اسد قبیلہ سے تھا اور اس وقت آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عمر 127 برس تھی۔

116 سال کی عمر میں شادی:

﴿5225﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 116 سال کی عمر میں شادی کی اور آپ ہمیں نمازِ جمعہ پڑھانے کے لئے پیدل آیا کرتے تھے۔

120 سال کی عمر میں نمازِ تراویح کی امامت:

﴿5226﴾... حضرتِ سیِّدُنا ولید بن علی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَلِی فرماتے ہیں: میرے والد نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ماہ رمضان میں ہمیں تراویح پڑھایا کرتے تھے اور اس وقت آپ کی عمر 120 سال کے قریب تھی۔

﴿5227﴾... حضرتِ سیِّدُنا حنش بن حارث عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَارِث بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو 127 برس کی عمر میں مسجد میں نماز پڑھتے اور دعا مانگتے دیکھا۔

﴿5228﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن مسلم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ موذن کے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہنے سے پہلے ہی تکبیر کہہ لیتے تھے۔

﴿5229﴾... حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر مجھ میں بستی والوں کا موذن بننے کی طاقت ہوتی تو ضرور بن جاتا (کیونکہ آپ بہت ضعیف ہو چکے تھے حالانکہ اس سے پہلے اذان دیا کرتے تھے)۔

دوپہر میں اذان:

﴿5230﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن مدرک رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سخت گرمی کی دوپہر میں اذان دی تو حجاج نے سن لی اس وقت وہ اپنی خانقاہ میں تھا کہنے لگا: اس موذن کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لایا گیا تو حجاج نے

پوچھا: اتنی سخت دوپہر میں تمہیں کس چیز نے نماز پر ابھارا؟ آپ نے فرمایا: میں نے یہ نماز (یعنی نمازِ ظہر) امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ساتھ پڑھی ہے۔

روٹی کا ٹکڑا اور نمک:

﴿5231﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بتایا جاتا کہ فلاں کو اتنا اتنا دیا گیا ہے اور فلاں کو قاضی بنا دیا گیا ہے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے: میرے لیے میری روٹی کا ٹکڑا اور نمک کافی ہے۔

عذابِ جہنم کی کیفیت:

﴿5232﴾... حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ جہنمیوں کو عذاب ہی میں رکھنے کا ارادہ فرمائے گا تو ان میں سے ہر ایک کے لیے اس کے برابر کا ایک تابوت آگ سے بنائے گا، پھر ان سب تابوتوں کو آگ کے تالے لگا دے گا، اس کے ہر تختے میں آگ کی کیلیں ہوں گی، پھر اس تابوت کو ایک دوسرے آگ کے تابوت میں رکھ کر تالا لگا دیا جائے گا اور پھر اس تابوت کو بھی آگ کے ایک اور تابوب میں رکھ کر تالے لگا دیئے جائیں گے، پھر ان کے درمیان آگ بھڑکا دی جائے گی تو ہر ایک یہی سمجھے گا کہ صرف میں ہی آگ میں ہوں۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ (پ۲۳، الزمر: ۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: ان کے اوپر آگ کے پہاڑ ہیں اور ان کے نیچے پہاڑ۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اُنہیں آگ ہی بچھونا اور آگ ہی اوڑھنا۔

(پ۸، الاعراف: ۴۱)

خیانت کی تعریف

...اجازتِ شرعی کے بغیر کسی کی امانت میں تصرف کرنا خیانت کہلاتا ہے۔ (عمدۃ القاری، ۱/ ۳۲۸)

سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود، حضرتِ سیِّدُنا بلال اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿5233﴾... حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا ہے کہ وہ تجھے بہت چاہتے تھے۔[1]

ریشمی لباس کا حکم:

﴿35-5234﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مقام جابیہ پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا سوائے دو یا تین یا چار انگل کے[2]۔[3]

حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے حدیث روایت کی ہے جو کہ عقل کی فضیلت کے بارے میں ہے، اسے ہم نے کتاب (کی پہلی جلد) کے مقدمے میں ذکر کر دیا ہے۔

1... نسائی، کتاب مناسک الحج، باب استیلام الحجر الاسود، ص ۴۷۸، حدیث: ۲۹۳۳

2... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 97** پر اس حدیث مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: فتاوی قاضی خاں میں ہے کہ امام اعظم وصاحبین کے نزدیک اگر کسی کپڑے میں چار انگلی تک ریشمی پھول، ریشمی بیل بوٹے ہوں تو مرد کو حلال ہے چار انگل حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے معتبر ہیں جو ہمارے ایک بالشت کے قریب ہیں، یہ چار انگل ایک جگہ کے معتبر ہیں۔ اگر قبا یا اچکن میں میں جگہ جگہ ریشمی بیل بوٹے ہوں کہ ہر ایک ایک بالشت سے کم ہو مگر جب ملاؤ تو بالشت سے زیادہ ہو جائیں وہ حلال ہے کہ ایک جگہ کا اعتبار ہے۔

3... ترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الحریر و الذھب، ۳/ ۲۷۸، حدیث: ۱۷۲۷، دون "لبس"

مسلم، کتاب العلم، باب استحباب تقبیل الحجر، ص ۶۶۲، حدیث: ۱۲۷۱

ہلاکت سے بچنے کا راستہ:

﴿5236﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: آقائے دو جہاں، رحمت عالمیاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عبد اللہ بن مسعود! میں نے عرض کی: لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! پھر ارشاد فرمایا: اے عبد اللہ! میں نے تین مرتبہ عرض کی: لَبَّیْكَ۔ ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو اسلام کی کون سی گرہ زیادہ مضبوط ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: (اللہ عَزَّوَجَلَّ) کے لیے دوستی کرنا، اسی کے لئے محبت کرنا اور اسی کے لئے دشمنی رکھنا۔ پھر ارشاد فرمایا: اے عبد اللہ! میں نے تین مرتبہ عرض کی: لَبَّیْكَ۔ ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو لوگوں میں افضل کون ہیں؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: لوگوں میں افضل وہ ہیں جن کا عمل افضل ہو جبکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ رکھتے ہوں۔ ارشاد فرمایا: اے عبد اللہ! میں نے تین مرتبہ عرض کی: لَبَّیْكَ۔ ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو کون سے لوگ زیادہ علم والے ہیں؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ علم والا وہ شخص ہے جو لوگوں کے اختلاف کے وقت سب سے زیادہ حق کو پہچاننے والا ہو اگرچہ اس کا عمل تھوڑا ہی کیوں نہ ہو، اگرچہ وہ سرین کے بل گھسٹتا ہو۔ ہم سے پہلے لوگ 72 فرقوں میں بٹ گئے تھے جن میں سے صرف تین سلامت رہے باقی سب ہلاک ہو گئے۔ (سلامت رہنے والے یہ تین گروہ تھے) وہ لوگ جنہوں نے باشاہوں کا سامنا کیا اور اپنے اور عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے دین کے لئے ان سے جہاد کیا تو بادشاہوں نے انہیں پکڑ کر قتل کیا اور آروں سے ان کے ٹکڑے کر دیئے۔ وہ فرقہ جن میں نہ بادشاہوں کا سامنا کرنے کی طاقت تھی نہ اپنی قوم میں ٹھہرنے کی سکت تھی چنانچہ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین اور عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے دین کی دعوت دی اور مختلف بستیوں میں خانہ بدوشی اور رہبانیت کو اختیار کر لیا۔ انہی کے بارے میں ربّ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

وَ رَهْبَانِیَّةَ ۨابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَیْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَایَتِهَا ۚ فَاٰتَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَ كَثِیْرٌ

ترجمۂ کنزالایمان: اور راہب بننا تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اُسے نہ

مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ (پ۲۷، الحدید:۲۷) نباہا جیسا اس کے نباہنے کا حق تھا تو ان کے ایمان والوں کو ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور ان میں بہتیرے فاسق ہیں۔

پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر ایمان لایا میری تصدیق کی اور میری پیروی کی تو اس نے اسے نباہنے کا حق ادا کر دیا اور جس نے میری پیروی نہ کی تو وہی لوگ ہلاک ہونے والے ہیں۔[1]

موزوں پر مسح:

﴿5237﴾... حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے موزوں اور عمامہ پر مسح فرمایا[2]۔[3]

❁...❁...❁...❁...❁

حضرت سیِّدُنا ھَمَّام بن حارث نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی

کثرت سے عبادت اور شب بیداری سے لذت حاصل کرنے والے حضرتِ سیِّدُنا حارث بن ہمام نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بھی تابعی بزرگ ہیں۔

نوافل کی کثرت:

﴿5238﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ہمام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صبح کو بالوں میں کنگھا کئے ہوئے نکلے تو ایک شخص نے کہا: حضرت کے بال بتا رہے ہیں کہ یہ ساری رات نہیں سوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کثرت سے نماز پڑھنے والے تھے۔

---

1 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۲۲۰، حدیث: ۱۰۵۳۱، بتغیر قلیل

2 ...خیال رہے کہ نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس موقعہ پر عمامہ شریف پکڑ لیا تھا تاکہ گر نہ جائے، دیکھنے والے سمجھے کہ آپ عمامہ کا بھی مسح کر رہے ہیں اس لئے ایسی روایت کر دی عمامہ پر مسح کرنا قرآن شریف کے خلاف ہے (اللہ) فرماتا ہے: وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ (ترجمۂ کنز الایمان: اور سروں کا مسح کرو۔پ۶، المآئدہ: ۶)، نیز چمڑے اور موٹے سوتی موزوں پر مسح جائز ہے جبکہ بغیر باندھے پنڈلی پر ٹھہرے رہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۲۸۶ ملتقطاً)

3 ...ترمذی، ابواب الطھارۃ، باب ما جاء فی المسح علی الجوربین، ۱/ ۱۵۷، حدیث: ۱۰۱

﴿5239﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ہمام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے مختصر سی نیند سے چاک وچوبند کردے اور رات بھر اپنی عبادت کرنے کی توفیق عطا فرما۔ چنانچہ آپ بیٹھے بیٹھے ہی تھوڑی دیر کی نیند کر لیا کرتے تھے۔

سیِّدُنا ہمام بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَارِث کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا ہمام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود، حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث لی ہیں۔

﴿5240﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مِنَ السُّنَّۃِ یعنی جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے۔[1]

چغلخور جنت میں نہیں جائے گا:

﴿5241﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہمام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کسی نے کہا کہ فلاں شخص بادشاہوں تک باتیں پہنچاتا ہے تو آپ نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ ”لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ یعنی چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔“[2]

میرے بعد کوئی نبی نہیں:

﴿5242-43﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ سیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کَذَّاب اور دَجَّال (انتہائی جھوٹے فریب کار) ہوں گے ان میں سے چار عورتیں بھی ہوں گی اور میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔[3]

بنی اسرائیل تمہارے بھائی ہیں:

﴿5244﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہمام بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَارِث بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ

1... معجم کبیر، ۱۰/ ۲۱۲، حدیث: ۱۰۵۰۱

2... بخاری، کتاب الادب، باب ما یکرہ من النمیمۃ، ۴/ ۱۱۵، حدیث: ۶۰۵۶

3... معجم کبیر، ۳/ ۱۶۹، حدیث: ۳۰۲۶

اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس ایک شخص نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ (پ۶، المائدۃ: ۴۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں۔

توکسی نے کہا: یہ تو بنی اسرائیل کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں! بنی اسرائیل تمہارے بھائی ہی تو ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہارے لیے میٹھا ہو اور ان کے لئے کڑوا، اس کی قسم جس کے قبضہ میں میرے جان ہے! تم ان کے ہر ہر طریقے کو اس طرح اپناؤ گے جیسے ایک تیر دوسرے تیر کے برابر ہوتا ہے۔

حضرت سیّدُنا کُرْدُوْس بن ھانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی

حضرتِ سیّدُنا کردوس بن ہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی یا پھر ابن عَیَّاش ثعلبی یاابن عمرو (ان کے بارے میں اختلاف ہے کیونکہ کردوس نام کے اور بھی تھے بہرحال) یہ قصہ گو مشہور تھے اور تابعینِ کرام کو قصے سنایا کرتے تھے۔

جنت عمل سے ملتی ہے:

﴿5245﴾... حضرتِ سیّدُنا عبداللہ بن ادریس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: میرے چچا نے حضرتِ سیّدُنا کردوس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا: کردوس ہمیں حجاج کے زمانے میں قصے سنایا کرتے تھے ایک مرتبہ کہنے لگے: جنت عمل سے ملتی ہے اپنی رغبت میں ڈر وخوف بھی ملالو، نیک اعمال پر ہمیشگی اختیار کرو اور سلامت دلوں اور نیک اعمال کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور اکثر فرمایا کرتے تھے: جسے ڈر ہوتا ہے وہ رات کے ابتدائی حصہ میں سفر شروع کرتا ہے (اور جو ایسا کرتا ہے وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے)۔

﴿5246﴾... حضرتِ سیّدُنا کردوس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: میں نے انجیل میں لکھا ہوا پایا کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کو اس کی ناپسندیدہ چیز میں مبتلا کرتا ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ دیکھے کہ بندہ اس کے لئے کیسے گڑگڑاتا ہے۔

﴿5247﴾... حضرتِ سیّدُنا کردوس بن عمرو رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو نازل فرمایا: اس

میں یہ بھی ہے کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے کیونکہ وہ اپنے بندے کی آواز سننے کو محبوب رکھتا ہے۔

ہم پیروی کرنے کو تیار ہیں:

﴿5248﴾... حضرتِ سیِّدُنا کردوس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: قریش کے سردار حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس سے گزرے تو اس وقت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حضرتِ صُہَیب اور حضرتِ خَبَّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی موجود تھے، ان سرداروں نے کہا: اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! کیا یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے مقابلے میں احسان کیا ہے؟ اگر آپ انہیں نکال دیں تو ہم آپ کی پیروی کرنے کو تیار ہیں۔ اس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗؕ مَا عَلَیْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَیْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۲﴾ وَ كَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّیَقُوْلُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنْۢ بَیْنِنَاؕ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِیْنَ ﴿۵۳﴾ (پ۷، الانعام: ۵۲، ۵۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے اور یونہی ہم نے ان میں ایک کو دوسرے کے لیے فتنہ بنایا کہ مالدار کافر محتاج مسلمانوں کو دیکھ کر کہیں کیا یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا ہم میں سے کیا اللہ خوب نہیں جانتا حق ماننے والوں کو۔[1]

حرام سے پلنے والا گوشت:

﴿5249﴾... حضرتِ سیِّدُنا کردوس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مدائن میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے لڑکوں کی کمائی کی دیکھ بھال کیا کرو اگر وہ حلال کی ہو تو کھاؤ اور حلال کی نہ ہو تو چھوڑ دو کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

[1] ...معجم کبیر، ۱۰/ ۲۱۷، حدیث: ۱۰۵۲۰

وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: لَیْسَ یَنْبُتُ لَحْمٌ مِنْ سُحْتٍ فَیَدْخُلَ الْجَنَّۃَ یعنی حرام سے پرورش پانے والا گوشت جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔[1]

حضرت سیِّدُنا زِر بن حُبَیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں آپ صبح سویرے رخت سفر باندھنے والے اور محافل میں وعظ و نصیحت کرنے والے تھے، آپ نے علم کے لیے سفر اور اخروی فائدے کے لئے جہاد کیا اور جب حصولِ کمال کی خاطر مشقتیں برداشت کیں تو شرمندگی سے محفوظ اور وصالِ محبوب میں ثابت قدم رہے۔

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات:

﴿5250﴾... حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے کوفہ والوں کے قافلے میں سفر کیا اور خدا کی قسم! مجھے اس سفر پر حضور ساقیِ کوثر، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے انصار و مہاجرین صحابہ کی ملاقات نے برانگیختہ کیا چنانچہ جب میں مدینہ پہنچا تو حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کَعب اور حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عَوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی صحبت کو مضبوطی سے اپنا لیا۔

﴿5251﴾... حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں سفر اختیار کیا اور مجھے اس سفر پر اصحابِ رسول عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی ملاقات کے شوق نے ابھارا چنانچہ میں حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عَسَّال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملا تو عرض کی: کیا آپ نے حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں اور میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ بارہ غزوات میں بھی شریک ہوا ہوں۔

لیلۃ القدر ستائیسویں شب ہے:

﴿5252﴾... حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں مدینے گیا تو مسجد میں داخل

1 ...معجم کبیر، ۱۱/ ۱۷۴، حدیث: ۱۱۵۴۴، بتغیر قلیل

ہوا دیکھا تو سامنے حضرتِ سیِّدُنا ابی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ موجود ہیں، میں ان کے پاس گیا اور کہا: اے ابومُنذِر! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! میرے لیے نرمی فرمایئے۔ کیونکہ آپ کے مزاج میں سختی تھی۔ چنانچہ میں نے کہا: مجھے لیلۃ القدر کے بارے میں بتایئے؟ آپ نے فرمایا: وہ ستائیسویں شب ہے۔ میں نے کہا: اے ابو منذر! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ کو یہ کہاں سے معلوم ہوا؟ فرمایا: اس نشانی سے جو حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں بتائی ہے۔

شبِ قدر کی علامت:

﴿5253﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں چلا حتّٰی کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس پہنچ گیا اور میرا ارادہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے انصار ومہاجرین صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا اُبَیّ بن کعب اور حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی صحبت اختیار کی، حضرتِ سیِّدُنا ابی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مزاج سخت تھا لہٰذا میں نے ان سے عرض کی: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! میرے لیے نرمی فرمایئے کیونکہ میں آپ سے خوب مستفیض ہونا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: تم چاہتے ہو کہ قرآن پاک کی ہر آیت کے متعلق مجھ سے پوچھو۔ میں نے عرض کی: اے ابو منذر! مجھے شب قدر کے بارے میں بتایئے کیونکہ حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تو فرماتے ہیں کہ جو پورا سال قِیَامُ اللَّیْل کرے گا وہ شب قدر کو پائے گا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! ابن مسعود جانتے ہیں کہ شب قدر رمضان میں ہے لیکن انہوں نے اس خوف سے نہیں بتایا کہ کہیں لوگ سست وکاہل نہ ہو جائیں۔ اس ربّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس نے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کتاب نازل فرمائی! شب قدر رمضان ہی میں ہے اور وہ ستائیسویں شب ہے۔ میں نے عرض کی: اے ابو منذر! آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا: اس نشانی کے ذریعے جو حضور سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں بتائی تو ہم نے اسے یاد کر لیا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ وہی ہے۔ میں نے عرض کی: وہ نشانی کیا ہے؟ فرمایا: اس دن سورج طلوع ہو گا لیکن طلوع ہوتے وقت اس کی کرنیں نہیں

ہوں گی حتّٰی کہ وہ بلند ہو جائے گا۔ اس کے راوی حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ستائیسویں شب گوشہ نشین ہو جاتے اور کچھ کھانا وغیرہ نہ کھاتے حتّٰی کہ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو چھت پر چڑھ کر طلوع ہوتے سورج کو دیکھتے تو اس کی کوئی کرن (شعاع) نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ پورا سفید ہو کر بلند ہو جاتا۔

﴿5254﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن ابو سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: اگر مجھے تمہارے بادشاہ کا خوف نہ ہوتا تو ضرور میں اپنے کانوں پر ہاتھ رکھتا پھر تین مرتبہ پکار کر کہتا: سنو! شب قدر رمضان کے آخری سات دنوں میں ہے تین دن اس سے پہلے ہیں اور تین بعد میں، مجھے اس نے خبر دی ہے جس نے مجھ سے جھوٹ نہیں بولا اور اسے جس نے خبر دی ہے اس نے بھی اس سے جھوٹ نہیں کہا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو داود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: یعنی حضرتِ سیِّدُنا ابی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس بات کو بیان کیا ہے (اور دونوں سچے ہیں)۔

فرشتے پر بچھادیتے ہیں:

﴿5255﴾... حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عسال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا: کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا: علم کی تلاش میں آیا ہوں۔ فرمایا: جو بھی شخص اپنے گھر سے علم کی تلاش میں نکلتا ہے فرشتے اس کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔

﴿5256﴾... حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: موزوں پر مسح کا مسئلہ میرے دل میں کھٹک رہا تھا لہٰذا میں صبح سویرے حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عسّال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا وہ اس وقت اپنے گھر میں تھے۔ فرمانے لگے: زر! کیسے آئے؟ علم کی طلب میں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: سنو! جو بھی شخص اپنے گھر سے علم کی تلاش میں نکلتا ہے تو فرشتے اس کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔

120سال عمر:

﴿5257﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا اس وقت آپ کی عمر 120 برس تھی اور بڑھاپے کی وجہ سے دونوں جبڑے کپکپا رہے تھے۔

﴿5258﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بہترین قاری نہیں دیکھا۔

﴿5259﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

﴿5260﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سب لوگوں سے زیادہ عربی دان تھے اور حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ عربی کے متعلق ان سے پوچھا کرتے تھے۔

پوری رات عبادت:

﴿5261﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو پوری شب قدر عبادت میں گزار دیتے اور حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی انہی میں سے ایک ہیں۔

﴿5262﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی اور حضرتِ سیِّدُنا سوید کلبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عبد الملک بن مروان کو ایک نصیحت آموز مکتوب لکھا اس کے آخر میں لکھا تھا: اے امیر المؤمنین! آپ کی ظاہری تندرستی آپ کو لمبی عمر کے لالچ میں مبتلا نہ کر دے، آپ اپنے بارے میں بہتر جانتے ہیں اور اس بات کو یاد کیجئے جو پہلے والوں نے کہی:

اِذَا الرِّجَالُ وَلَدَتْ اَوْلَادُهَا وَبَلِيَتْ مِنْ كِبَرٍ اَجْسَادُهَا

وَجَعَلَتْ اَسْقَامُهَا تَعْتَادُهَا تِلْكَ زُرُوْعٌ قَدْ دَنَا حَصَادُهَا

ترجمہ: جب لوگوں کی اولاد پیدا ہو جائے اور ان کے جسم بڑھاپے کے سبب خستہ حال ہو جائیں اور بیماریاں ان کی عادت بن جائیں تو وہ ایسی کھیتیاں ہیں جن کی کٹائی کا وقت آ پہنچا ہے۔

جب خلیفہ عبد الملک نے یہ مکتوب پڑھا تو رونے لگا حتّٰی کہ اس کے کپڑے کا پہلو تر ہو گیا پھر کہنے لگا: زر نے سچ کہا اگر وہ اس بات کو نہ لکھتے تو ہمارے لیے زیادہ آسانی ہوتی۔

سیِّدُنا زِر بن حبیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خلفائے راشدین عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی صحبت پائی ہے اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابو طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے احادیث بھی سنی ہیں اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے علما یعنی حضرتِ سیِّدُنا ابی بن کعب، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود اور حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے علم کے موتی بھی سمیٹے ہیں۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نصیحتیں:

﴿5263﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے: حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی مرد عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے کیونکہ وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے، جو جنت کے وسط میں جگہ چاہتا ہے وہ جماعت کو لازم پکڑ لے کیونکہ شیطان تنہا شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور دو سے دور ہوتا ہے اور جسے اپنی برائی بری لگے اور نیکی خوش کرے تو وہ مومن ہے۔[1]

سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی فضیلت:

﴿5264-65-66﴾... حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا: قسم ہے اس ذات کی جس نے بیج کو پھاڑا، ہر جاندار کو پیدا کیا اور عظمت کو اپنی چادر بنایا! حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے تاکیداً ارشاد فرمایا: لَا یُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ یعنی تم سے مومن ہی محبت رکھے گا اور منافق ہی دشمنی رکھے گا۔[2]

﴿5267﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک میری بیٹی فاطمہ سے نیک وبد دونوں ہی محبت رکھیں گے اور حضور نے میرے لیے اس بات کی تاکید فرمائی کہ تم سے مومن ہی محبت رکھے

1... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی لزوم الجماعۃ، ۴/ ۶۷، حدیث: ۲۱۷۲

2... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/ ۴۱۲، حدیث: ۳۷۵۷

گا اور منافق ہی دشمنی رکھے گا۔[1]

سیدنا زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی فضیلت:

﴿5268﴾... حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قاتل نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے پاس داخلے کی اجازت مانگی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بخدا! ابن صفیہ کا قاتل ضرور جہنم میں داخل ہو گا بے شک میں نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَحَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ یعنی ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں۔[2]

﴿5269﴾... حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو فرماتے سنا: میں نے فتنے کی آنکھ پھوڑ کر رکھ دی اگر میں نہ ہوتا تو اہل نہر اور اہل جمل قتل نہ ہوتے اور اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ تم عمل کرنا چھوڑ دو گے تو میں تمہیں ضرور وہ بات بتاتا جس کا فیصلہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان پر جاری فرمایا ہے (وہ فیصلہ) ان لوگوں کے لیے ہے جنہوں نے اس راہ ہدایت کو پہچانا جس پر ہم ہیں اور اہل نہر اور اہل جمل کی گمراہی کو دیکھتے ہوئے انہیں قتل کیا۔[3]

﴿5270﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے لیے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ معاف کر دی لہٰذا اس کے علاوہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔[4]

شب قدر کی پہچان:

﴿5271﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: شب قدر (رمضان المبارک کی) ستائیسویں

1 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/ ۴۱۲، حدیث: ۳۷۵۷، بدون "ان ابنتی فاطمۃ... والبر"

2 ...بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب زبیر بن العوام، ۲/ ۵۳۹، حدیث: ۳۷۱۹، عن جابر

3 ...سنن الکبری للنسائی، کتاب الخصائص، باب ثواب من قاتلھم، ۵/ ۱۶۵، حدیث: ۸۵۷۴

4 ...سنن النسائی، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الورق، ص۴۰۷، حدیث: ۲۴۷۴، بتغیر قلیل

شب ہے اس کی پہچان اس نشانی کے ذریعے ہوئی جو حضور نبی رحمت صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ہمیں بتائی تھی اور وہ یہ ہے کہ اس کی صبح سورج ایسا صاف طلوع ہو گا کہ اس کی کوئی شعاع (کرن) نہیں ہو گی۔[1]

پیٹ کو قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے:

﴾5272﴿... حضرتِ سیِّدُنا اُبی بن کعب رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی رحمت، شفیع امت صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے: لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ (یعنی پارہ 30 کی سورۂ بینہ) تلاوت کی پھر فرمایا: بے شک اصل دین اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک دین حنیف ہی ہے، نہ کہ شرک، یہودیت اور نہ ہی نصرانیت اور جو اچھا عمل کرے تو اس کا انکار مت کرو۔ مزید فرمایا: اگر آدمی کے لیے سونے کی ایک وادی ہو تو وہ ضرور دوسری بھی تلاش کرے گا اور اگر اسے دوسری بھی دے دی جائے تو تیسری کی کوشش کرے گا اور ابنِ آدم کا پیٹ تو قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے۔[2]

انتظارِ نماز عبادت ہے:

﴾5273﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ایک رات حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے نمازِ عشا میں تاخیر فرمائی پھر مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ لوگ نماز کا انتظار کر رہے ہیں ارشاد فرمایا: سوائے تمہارے تمام ادیان میں سے کوئی گروہ بھی اس وقت اللہ کی عبادت نہیں کر رہا۔ اس وقت یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

لَیْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآىٕمَةٌ یَّتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَ هُمْ یَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ (پ۴، اٰل عمران: ۱۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: سب ایک سے نہیں کتابیوں میں کچھ وہ ہیں کہ حق پر قائم ہیں اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کی گھڑیوں میں اور سجدہ کرتے ہیں۔[3]

---

1 ...ترمذی، کتاب الصوم، باب، ماجاء فی لیلۃ القدر، ۲/ ۲۰۹، حدیث: ۷۹۳، دون "صافیۃ"
مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۷۲، حدیث: ۳۷۵۷، عن عبد اللہ بن مسعود

2 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب معاذ...الخ، ۵/ ۴۳۶، حدیث: ۳۸۱۸

3 ...سنن الکبری للنسائی، باب "لیسوا سواء من اھل الکتاب"، ۶/ ۳۱۳، حدیث: ۱۱۰۷۳، بتغیر قلیل

﴿5274﴾... حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک رات حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نمازِ عشا کے واسطے مسجد میں تشریف نہ لائے اور اپنے اہلِ خانہ (ازواج یا بیٹیوں) کے پاس رکے رہے حتّٰی کے کافی رات بیت گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے اس وقت ہم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا تھا اور کوئی لیٹا ہوا تھا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خوشخبری دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اہلِ کتاب میں سے کوئی بھی ایسی نماز نہیں پڑھ رہا۔ اس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآىٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: سب ایک سے نہیں کتابیوں میں کچھ وہ ہیں کہ حق پر قائم ہیں اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کی گھڑیوں میں اور سجدہ کرتے ہیں۔[1]

قرآن کی خوب حفاظت کرو:

﴿5275﴾... حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس قرآن کی خوب حفاظت کرو کیونکہ یہ بہت تیزی سے نکل جانے والا ہے، اور یہ لوگوں کے سینوں سے اس اونٹ سے بھی تیزی سے نکل جاتا ہے جس کی رسی کھولی جائے تو وہ اپنی جگہ کی طرف بھاگ کھڑا ہوتا ہے اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ وہ بھلا دیا گیا۔[2]

خلیفۂ اول کا تقرر:

﴿5276﴾... حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب حبیبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پردہ فرمایا تو انصار نے کہا: ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک تم (یعنی مہاجرین) میں سے۔ امیر المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: کیا آقائے دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ابو بکر کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں؟ لہٰذا تم میں سے کون اپنے لیے پسند کرتا ہے کہ وہ ابو بکر سے آگے بڑھے؟ انصار نے کہا: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ابو بکر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے آگے بڑھیں۔[3]

[1] ...معجم الکبیر، ۱۰/ ۱۳۱، حدیث: ۱۰۲۰۹

[2] ...مستدرک حاکم، کتاب فضائل القرآن، باب الامر بتعاهد القران... الخ، ۲/ ۲۵۳، حدیث: ۲۰۷۶

[3] ...سنن الکبری للنسائی، کتاب الامامة والجماعة، باب ذکر الامامة... الخ، ۱/ ۲۷۹، حدیث: ۸۵۳

سادات کی شان:

﴿5277﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ نے اپنی عزت وپاکدامنی کی حفاظت کی لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی اولاد کو آگ پر حرام کر دیا۔[1]

تونگری کیا ہے؟

﴿5278﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا تونگری کیا ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوس ہو جانا۔[2]

﴿5279﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سیِّدِ عالَم، شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہم سے دھوکا کیا وہ ہم میں سے نہیں اور فریبی اور دھوکے باز جہنم میں ہے۔[3]

40 حدیثیں یاد کرنے کی فضیلت:

﴿5280﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے لیے جس نے چالیس حدیثیں یاد کیں جن کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں نفع عطا فرمائے تو اس سے کہا جائے گا: جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔[4]

﴿5281﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: گویا میں موسٰی بن عمران کو اس وادی میں احرام کے دو سفید

---

1 ...مستدرک حاکم، کتاب معرفة الصحابة، باب فاطمة احصنت فرجها... الخ، ۴/ ۱۳۵، حدیث: ۴۷۷۹

2 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۱۳۹، حدیث: ۱۰۲۳۹

3 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۱۳۸، حدیث: ۱۰۲۳۴

4 ...العلل المتناهية لابن الجوزی، ابواب ما يتعلق بالحديث، باب ثواب من حفظ... الخ، ۱/ ۱۱۹، حدیث: ۱۶۲

کپڑوں میں دیکھ رہا ہوں۔[1]

کوئی بھلائی میں کوئی برائی میں:

﴿5282-83﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر نماز کے وقت ایک پکارنے والا بھیجا جاتا ہے پس وہ کہتا ہے: اے لوگو! اٹھو اور جو آگ تم نے اپنے لیے بھڑکائی تھی اسے بجھاؤ۔ چنانچہ لوگ اٹھتے ہیں پھر طہارت کرتے ہیں تو ان کے گناہ جھڑ جاتے ہیں حتّٰی کہ آنکھوں کے بھی پھر وہ نماز پڑھتے ہیں تو دو نمازوں کے درمیاں جو گناہ ہوئے وہ بخش دیے جاتے ہیں جب عصر کی نماز کا وقت آتا ہے پھر ایسا ہی ہوتا ہو، جب مغرب کا وقت ہو جائے پھر ایسا ہی ہوتا ہے اور جب عشا کا وقت آئے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے لہٰذا لوگ اس حال میں سو جاتے ہیں کہ بخشے ہوئے ہوتے ہیں، پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پس کوئی بھلائی میں رات کرتا ہے اور کوئی برائی میں۔[2]

جنتی جوانوں کے سردار:

﴿5284﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ بن یمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھ سے کہا: تم حضور ساقیِ کوثر، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کب ملے تھے؟ میں نے کہا: میں تو فلاں وقت ملا تھا اس کے بعد سے ابھی تک نہیں ملا۔ والدہ صاحبہ نے مجھے بہت سست کہا تو میں نے عرض کی: اچھا اب چھوڑیے میں آج مغرب کی نماز حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ پڑھوں گا اور اپنے اور آپ کے لیے ان سے دعائے مغفرت بھی کرواؤں گا۔ چنانچہ میں وہاں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز مغرب ادا فرما رہے تھے (میں وہیں رہا) حتّٰی کہ نماز عشا بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پڑھائی اور مسجد سے نکلے تو راستے میں ایک شخص آپ سے گفتگو کرنے لگا جسے سن کر میں کچھ دور ہو گیا پھر قریب ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیچھے میری آہٹ سن کر فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کی: حذیفہ۔ ارشاد فرمایا:

---

1 ...مسند ابی یعلی، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۴/ ۳۶۶، حدیث: ۵۰۷۱

2 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۱۴۱، حدیث: ۱۰۲۵۲

حذیفہ کیسے آنا ہوا؟ میں نے اپنا مدعا عرض کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری اور تمہاری ماں کی بخشش فرمائے۔ اے حذیفہ! تم نے مجھ سے گفتگو کرنے والے کو دیکھا؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا: وہ ایک فرشتہ تھا جو آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے میری ملاقات کی اجازت لی اور مجھے خوشخبری دی کہ بے شک حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں اور فاطمہ تمام جنتی عورتوں کی سردار ہے۔[1]

لباس شہرت کی نحوست:

﴿5285﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو لباسِ شہرت پہنتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے اپنی نظر رحمت پھیر لیتا ہے اور اسے لوگوں کی نظروں میں گرا دیتا ہے۔[2]

توبہ کا دروازہ کہاں ہے؟

﴿5286﴾... حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عسال مرادی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کہتے ہیں: میں نے حضور جانِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جانب مغرب توبہ کا ایک دروازہ کھول رکھا ہے جس کی چوڑائی 70 سال کی مسافت ہے وہ اس وقت تک بند نہیں ہو گا جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔[3]

﴿5287﴾... حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عسال مرادی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کہتے ہیں: ہم ایک سفر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے اتنے میں ایک شخص آیا، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس پر نظر پڑی تو ارشاد فرمایا: خاندان کا بُرا بھائی اور بُرا شخص۔ جب وہ قریب ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اس کے قریب ہو گئے پھر وہ اٹھا اور چلا گیا۔ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب آپ نے اس کو دیکھا تو ارشاد فرمایا: خاندان کا بُرا بھائی اور بُرا شخص، پھر آپ اس کے قریب بھی

1... سنن الکبری للنسائی، کتاب المناقب، باب حذیفۃ بن یمان، ۵/ ۸۰، حدیث: ۸۲۹۸، بتغیر قلیل

2... ابن ماجہ، کتاب اللباس، باب من لبس شھرۃ من الثیاب، ۴/ ۱۶۳، حدیث: ۳۶۰۸، بتغیر قلیل

3... کنز العمال، کتاب التوبۃ من قسم الاقوال، ۴/ ۸۸، حدیث: ۱۰۱۹۳

ہو گئے؟ ارشاد فرمایا: وہ منافق تھا، میں اس سے اس کا نفاق دور کر رہا تھا، مجھے یہ خوف ہوا کہ کہیں یہ کسی دوسرے کو خراب نہ کر دے۔(1)

حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سُلَمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی

تابعینِ کرام میں سے ایک روزہ دار و عبادت گزار، عام و خاص کے استاد بلکہ علما کو فیض یاب کرنے والے، بندگی میں فوراً اَلَبَّیْك کہنے والے اور تعلیم و تَعَلُّم میں انتہائی ماہر حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سلمی عبد اللہ بن حَبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں۔

﴿5288﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطا بن سائب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کی حالتِ نزع میں ان کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا: یقیناً میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے امید لگائے ہوئے ہوں بے شک میں نے اس کے لیے 80 رمضان روزے رکھے ہیں۔

40 سال قرآن پڑھایا:

﴿5289﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن حُمَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق سبیعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے چالیس سال مسجد میں قرآن مجید پڑھایا ہے۔

پوری رات نوافل میں:

﴿5290﴾... حضرتِ سیِّدُنا شِمْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے میرا ہاتھ پکڑا اور پوچھا: فرض نماز کے علاوہ کتنے نوافل پڑھتے ہو؟ ربّ تعالیٰ نے جو چاہا وہ میں نے ان کو بتا دیا۔ کہنے لگے: میں بھی تمہاری طرح ہوں نماز عشا پڑھ کر نفل پڑھنے کھڑا ہو جاتا ہوں اور

1... مسند حارث، کتاب الادب، باب فی مداراۃ الناس، ۱/ ۷۹۲، حدیث: ۸۰۰

جب فجر پڑھتا ہوں تو رات نماز شروع کرنے کے وقت جتنا چست تھا اس سے زیادہ تر و تازہ ہوتا ہوں۔

دعا کے بدلے دعا دو:

﴿5291﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطا بن سائب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی مسجد میں کھانا لایا کرتے اور کبھی کبھی مساکین راستے میں ہی ان کے سامنے آجاتے تو وہ وہیں ان کو کھانا کھلا دیتے، مساکین دعا دیتے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو برکت دے تو آپ بھی کہتے: بَارَكَ اللهُ فِيْكُمْ۔ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں برکت دے۔ آپ فرماتے تھے: اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا ہے: جب تم صدقہ کرو اور تمہارے لیے دعا کی جائے تو تم بھی ان کے لیے دعا کرو تاکہ جو تم نے صدقہ کیا ہے اس کا اجر و ثواب باقی رہے۔

﴿5292﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سلمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بے شک فرشتہ صبح سویرے تمہارے پاس ایک رجسٹر کے ساتھ آتا ہے لہٰذا تم اس میں نیکی لکھواؤ کیونکہ جب اس رجسٹر کے شروع اور آخر میں نیکی ہوگی تو امید ہے دو نیکیوں کے درمیان جو خطائیں ہیں وہ معاف کر دی جائیں۔

بد مذہب سے بچو:

﴿5293﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان اپنی مجلس شروع کرتے تو فرماتے: شَقیق ضَبی کے پاس بیٹھنے والا ہماری مجلس میں نہ بیٹھے اور نہ ہی کوئی خارجی اور اَبُو الاَحْوَص کے علاوہ تمام قصہ گو بھی دور ہو جائیں۔

حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: ہم ابو الاحوص کے پاس بیٹھتے تھے، وہ عمدہ گفتگو کرتے تھے۔

﴿5294﴾... ایک مرتبہ شقیق ضبی نے حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی سے کہا: آپ لوگوں کو میرے پاس بیٹھنے سے کیوں منع کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں دینی معاملات میں تمہیں گمراہ سمجھتا ہوں، اب تم بتاؤ تمہارا کیا خیال ہے۔

﴿5295﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کے پاس جایا کرتے تھے اور اس وقت ہم نو عمر لڑکے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے: ابو الاحوص کے علاوہ

کسی قصہ گو کے پاس مت بیٹھنا اور سعد بن عبیدہ اور شقیق کے تو قریب بھی مت جانا البتہ ابو وائل کے پاس جانے میں کوئی حرج نہیں۔ شقیق ضبی بہت برا عقیدہ رکھتا تھا۔

سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفان، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابو طالب، حضرتِ سیِّدُنا ابو مسعود، حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء اور دیگر کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿5296﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: (رکوع میں) اپنے گھٹنوں کو چھوؤ بے شک یہ تمہارے لیے سنت ہے۔

تعلیم قرآن کی فضیلت:

﴿5297﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہ یعنی تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے فرمایا: یہی وہ بات ہے جس نے مجھے یہاں بٹھایا ہوا ہے (یعنی مسجد میں قرآن پاک پڑھانے کے لئے)۔

مراد پانے کا طریقہ:

﴿5298﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن سُلمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں مسجد میں داخل ہوا تو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم منبر پر جلوہ فرما تھے اور فرما رہے تھے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ میری عبادت کرنے والے اپنے امتیوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی عبادت

---

[1]... بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من... الخ، ۳/ ۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷

پر بھروسا نہ کریں کیونکہ بروزِ قیامت میں جس بھی بندے کا حساب لوں گا اور اسے عذاب دینا چاہوں گا تو ضرور عذاب دوں گا اور میری نافرمانی کرنے والے اپنے امتیوں سے کہہ دو کہ وہ خود کو ہلاکت میں نہ ڈالیں بے شک میں بہت بڑا گناہ بھی بخشش دوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں اور کوئی بھی بستی والا، شہر والا، زمین والا اور کوئی بھی خاص وعام مرد وعورت میری پسند کو محبوب رکھے تو میں اس کی پسند اسے عطا کر دیتا ہوں اور کوئی بھی شہر والا، زمین والا اور کوئی بھی خاص وعام مرد وعورت میری پسند کو محبوب رکھے تو میں اس کی پسند اسے عطا کر دوں پھر وہ میری پسند کو چھوڑ کر میری ناپسندیدہ چیز کی طرف پھر جائے تو میں بھی اسے اس کی پسند سے اس کی ناپسند کی طرف پھیر دیتا ہوں اور کوئی بھی بستی والا، شہر والا، زمین والا اور کوئی بھی خاص وعام مرد وعورت میرے ناپسندیدہ طریقے پر ہو تو میں اسے اس کی ناپسند کی طرف پھیر دیتا ہوں پھر وہ میری ناپسند سے میری پسند کی طرف پھر جائے تو میں بھی اسے اس کی ناپسند سے اس کی پسند کی طرف پھیر دیتا ہوں، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں جس نے جادو کیا یا کروایا، کہانت کا عمل کیا یا کروایا (یعنی اپنی اٹکل سے غیب کی خبر بتائی) یا جس نے بدشگونی لی یا بری فال نکلوائی بے شک میں ہی اپنی مخلوق کے لیے ہوں اور تمام مخلوق میری ہی ہے۔[1]

﴿5299﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: ہمیں نماز میں قریب قریب قدم رکھنے (یعنی کندھے سے کندھا ملا کر بغیر فاصلہ کے کھڑے ہونے) کا حکم دیا گیا ہے۔

❀...❀...❀...❀...❀

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے شہزادے اور شہزادیاں

...شہزادے: پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تین شہزادے تھے جن کے اسمائے مُبارَکہ یہ ہیں:

(۱)... حضرت سیِّدُنا قاسم (۲)... حضرت سیِّدُنا ابراہیم (۳)... طَیِّب وطاہِر حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان۔

...شہزادیاں: مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چار شہزادیاں تھیں جن کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں:

(۱)... حضرت سیِّدَتُنا زَیْنَب (۲)... حضرت سیِّدَتُنا رُقَیَّہ (۳)... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ کُلْثُوم (۴)... حضرت سیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ۔ (المواھب اللدنیۃ، الفصل الثانی فی ذکر اولاد الکرام، ۴/ ۳۱۳)

---

[1] ...معجم اوسط، ۳/ ۳۶۱، حدیث: ۴۸۴۴

حضرت سیِّدُنازِیاد بن حُدَیر اَسدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی

تابعینِ کرام میں سے ایک انتہائی امانت و دیانت دار، فقیہ و متقی اور کھرے عمل والے حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن حُدَیر اسلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی ہیں۔

امانت کی قَسَم:

﴿5300﴾... حضرتِ سیِّدُنا خُنَاس بن سُحَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن حُدَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ کناسہ کی طرف سے آرہا تھا دورانِ گفتگو میں نے کہا: امانت کی قسم! یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا زیاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے اور اتنا روئے کہ میں سمجھا شاید میں نے کوئی بہت بڑی بات کہہ دی ہے سو میں نے ان سے عرض کی: کیا میں نے کوئی غلط بات کہہ دی ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہاں! امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ امانت کی قسم کھانے سے سختی سے منع فرمایا کرتے تھے۔

﴿5301﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن عتاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن حُدَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ چل رہا تھا اتنے میں آپ نے ایک شخص کو امانت کی قسم کھاتے سنا، جب میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ رو رہے تھے میں نے کہا: کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: کیا تم نے اس شخص کو امانت کی قسم کھاتے نہیں سنا؟ اگر میری آنتوں کو کھرچا جائے حتّٰی کہ ان سے خون بہنے لگے تو یہ مجھے امانت کی قسم کھانے سے زیادہ پسند ہے۔

زمانہ کیوں برباد ہوتا ہے؟

﴿5302﴾... حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن حُدَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: اے زیاد ٹوٹے پھوٹے گھر میں رہتے ہو یا مکمل گھر میں؟ میں نے عرض کی: مکمل گھر میں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: سنو! عالِم کی لَغزِش، منافق کے جھگڑے اور گمراہ حکمرانوں سے زمانہ برباد ہو جاتا ہے۔

اسلام کو گرانے والی چیزیں:

﴿5303﴾... حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن حُدَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر

بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بار گاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: تم جانتے ہو اسلام کو کیا چیز گراتی ہے؟ پھر فرمایا: عالم کی لغزش، منافق کا قرآن پاک سے جھگڑنا اور گمراہوں کا فیصلہ کرنا۔

کیا تم نے تیاری کرلی؟

﴿5304﴾... حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن حُدَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے: کیا تم نے تیاری کر لی؟ ایک دن ایک شخص نے سنا تو کہا: اس کا مطلب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کی تیاری کر لو۔

﴿5305﴾... حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن حُدَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو لوگ تقوٰی اختیار نہیں کرتے وہ دین کی سمجھ بوجھ نہیں رکھ سکتے۔

﴿5306﴾... حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن حُدَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں لوہے کی طرح مضبوط دین میں ہوں اور اس میں میرے لیے صرف فائدے کی چیزیں ہوں، نہ میں لوگوں سے بات کروں اور نہ لوگ مجھ سے بات کریں یہاں تک کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جاملوں۔

شہادت کا سوال کرو:

﴿5307﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَفْص بن حُمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن حُدَیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَبِیْر نے مجھ سے فرمایا: اپنے کچھ بال کاٹ لو کیونکہ ان میں فتنہ ہے اور ہمیں فرمایا کرتے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے شہادت کا سوال کرو۔ ان سے کہا جاتا: شہادت تو ایک خزانہ ہے۔ تو فرماتے: خازن (یعنی خزانے کے مالک) سے مانگو کیونکہ وہ نہ مانگنے والے سے ناراض ہوتا ہے۔

حضرت سیِّدُنا حفص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن حُدَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: میں فلاں فلاں سفر پر جارہا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: راستے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے رہنا۔

﴿5308﴾... حضرتِ سیِّدُنا حفص بن حمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن حُدَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: مجھے کچھ قرآن سناؤ چنانچہ میں نے یہ آیات تلاوت کیں:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَۙ(۱) وَ وَضَعْنَا عَنْكَ ترجمۂ کنزالایمان: کیا ہم نے تمہارے لیے سینہ کشادہ نہ

وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ﴿۳﴾ (پ٣٠، اَلَمْ نشرح: ا تا ٣)

کیااور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خود کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے اُمِّ زیاد کے لڑکے! رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیٹھ جھکی تھی، اتنا کہا اور ایسے رونے لگے جیسے چھوٹے بچے روتے ہیں۔

سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی تربیت:

﴿5309﴾... حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن حُدَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا اس وقت میں نے سبز رنگ کی شال اوڑھ رکھی تھی اور میری مونچھیں بھی بڑھی ہوئی تھیں میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور سلام کا جواب نہ دیا، میں وہاں سے پلٹا اور ان کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آگیا اور کہا: امیر المؤمنین کو کوئی بات ناگوار گزری ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: میں اس معاملے میں آپ کی مدد کروں گا چنانچہ وہ اپنے والد امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملے اور عرض کی: یا امیر المؤمنین! آپ کے بھائی زیاد بن حُدَیْر نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا؟ امیر المؤمنین نے فرمایا: (اس کی وجہ یہ ہے کہ) میں نے دیکھا کہ ان پر سبز شال ہے اور مونچھیں بھی بڑھی ہوئی ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے واپس آکر مجھے تمام بات بتائی تو میں وہاں سے چلا آیا میرے پاس ایک اور شال تھی میں نے اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک کو تہبند اور ایک کو چادر بنایا اور اسے پہن کر دوبارہ حاضر خدمت ہوا اور امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو سلام کیا تو انہوں نے: وَعَلَیْكَ السَّلَام کہا اور فرمایا: اے زیاد! یہ تمہارے پہلے والے حلیے سے زیادہ اچھا ہے۔

امیر المؤمنین کی مدد:

﴿5310﴾... حضرتِ سیِّدُنا زیاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے اَلُماص کا عامل مقرر کیا تو بنو تَغْلِب جب بھی آتے جاتے میں ان سے عُشر وصول کرتا، ان میں سے ایک شخص امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا اور عرض کی: یا امیر المؤمنین! جب بھی ہم آتے جاتے ہیں آپ

کے عامل زیاد بن حُدَیر ہم سے عشر وصول کرتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں تمہاری مدد کرتا ہوں چنانچہ آپ نے میری طرف حکم لکھ بھیجا کہ سال میں صرف ایک مرتبہ ان سے عشر لیا کرو۔

سیِّدُنا زیاد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا زیاد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایات کی تعداد کم ہے آپ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے احادیث لی ہیں۔

معاہدے کی خاطر جنگ:

﴿5311﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو بنو تغلب کے عیسائیوں سے زبردست جنگ کروں گا اور ان کی اولاد کو قیدی بنالوں گا کیونکہ میں نے ان کے اور حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مابین یہ معاہدہ لکھا تھا کہ وہ اپنی اولاد کو عیسائی نہیں بنائیں گے۔

﴿5312﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رات کو باتیں کرنا صرف مسافر اور نمازی کے لیے جائز ہے[1]۔[2]

❊...❊...❊...❊...❊...❊

1... بعد نمازِ عشا باتیں کرنے کی تین صورتیں ہیں۔ اول: علمی گفتگو کسی سے مسئلہ پوچھنا یا اس کا جواب دینا یا اس کی تحقیق و تفتیش کرنا اس قسم کی گفتگو سونے سے افضل ہے۔ دوم: جھوٹے قصے کہانی کہنا مسخرہ پن اور ہنسی مذاق کی باتیں کرنا یہ مکروہ ہے۔ سوم: مُوانَست کی بات چیت کرنا جیسے میاں بیوی میں یا مہمان سے اس کے اُنس کے لیے کلام کرنا یہ جائز ہے اس قسم کی باتیں کرے تو آخر میں ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو جائے اور تسبیح و استغفار پر کلام کا خاتمہ ہونا چاہیے۔ (بہار شریعت: حصہ ۱۶، ۳/۴۳۶)

2... ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ما جاء من الرخصۃ... الخ، ۱/ ۲۱۵، حدیث: ۱۶۹

حضرت سیِّدُنا ابو عَمْرو زاذان کِنْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی

ناصح اور مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات، زیادہ سے زیادہ ثواب کی کوشش کرنے والے حضرتِ سیِّدُنا ابو عمرو زاذان کندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی تابعی بزرگ ہیں۔

دنیاوی غرض سے تلاوت کرنے کا انجام:

﴿5313﴾... حضرتِ سیِّدُنا زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: جو اس لیے قرآن پڑھے تا کہ لوگوں سے دنیاوی فائدہ حاصل ہو تو وہ بروزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر صرف ہڈیاں ہوں گی جن پر گوشت نہ ہو گا۔

﴿5314﴾... حضرتِ سیِّدُنا زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے ایک دن کہا: اے **اللہ**! مجھے بھوک لگی ہے، اتنا کہنا تھا کہ طاق پر سے چکی کی مثل ایک روٹی آپ پر آگری۔

دیانت داری:

﴿5315﴾... حضرتِ سیِّدُنا زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سوتی کپڑا فروخت کیا کرتے تھے اور جب کوئی گاہک آتا تو کپڑے کا خراب حصہ اسے دکھاتے اور اس سے ایک ہی بھاؤ کرتے۔

﴿5316﴾... حضرتِ سیِّدُنا سالم بن ابو حفصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کپڑا بیچا کرتے تھے جب کپڑا دکھاتے تو اس کا خراب حصہ سامنے کرتے۔

﴿5317﴾... حضرتِ سیِّدُنا زُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کو نماز پڑھتے دیکھا تو وہ ایسے تھے گویا ایک تنا ہے جسے زمین میں گھاڑ دیا گیا ہے۔

﴿5318﴾... حضرتِ سیِّدُنا زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان عید کے دن مختلف راستوں سے گزرتے اور تکبیر کہتے اور **اللہ** کا ذکر کرتے کرتے عید گاہ پہنچ جاتے۔

دین میں مفلس:

﴿5319﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَیزار بن جَرْوَل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: عید کے دن میں حضرتِ سیِّدُنا زاذان

عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان کے ساتھ صحرا (عید گاہ) کی طرف نکلا آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دیکھا کہ حَجّاج بن یوسف کے پردے ہوا سے اڑ رہے ہیں تو فرمانے لگے: **اللہ** کی قسم! یہ مفلس ہے۔ میں نے کہا: آپ ایسا کہہ رہے ہیں حالانکہ اس کے پاس اس جیسے اور بہت ہیں؟ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اپنے دین میں مُفلس ہے۔

﴿5320﴾... **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

وَ اِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ (پ۲۷، الطّور: ۴۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک ظالموں کے لئے اس سے پہلے ایک عذاب ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا زاذان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس عذاب سے مراد عذابِ قبر ہے۔

حضرت سیِّدُنا زادان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا زاذان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان نے ان صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے روایات لی ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود، حضرتِ سیِّدُنا جریر بن عبداللہ بجلی، حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی اور حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم وغیرہ۔

غسلِ جنابت میں احتیاط:

﴿5321﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے غُسلِ جنابت میں ایک بال بھی چھوڑا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے ساتھ ایسا ایسا فرمائے گا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اسی وجہ سے میں نے اپنے سر سے یا فرمایا: بالوں سے دشمنی کرلی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے سر کے بال کُترا کرتے تھے۔[1]

﴿5322﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَعَ کُلِّ شَعْرَۃٍ جَنَابَۃٌ یعنی ہر بال میں جنابت ہوتی ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اسی وجہ سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کرلی۔[2]

---

1 ...مسند ابی داؤد الطیالسی، الجزء الاول، ص۲۵، حدیث: ۱۷۵

2 ...ترمذی، کتاب الطھارۃ، باب ماجاء ان تحت... الخ، ۱/ ۱۲۰، حدیث: ۱۰۶، مختصراً عن ابی ھریرۃ

اتباعِ سنت:

﴿5323﴾...امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے کھڑے ہو کر پانی پیا اور فرمایا: اگر میں کھڑے ہو کر پیوں تو یقیناً میں نے آقائے دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کھڑے ہو کر پیتے دیکھا ہے اور اگر میں بیٹھ کر پیوں تو یقیناً میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بیٹھے ہوئے پیتے دیکھا ہے۔

ہمارا سلام بارگاہِ مصطفٰے میں:

﴿5324-25﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لِلّٰہِ مَلَائِکَۃٌ سَیَّاحُونَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنَنِیْ عَنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین میں سیر کرتے ہیں وہ میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔[1]

حقوق العباد میں شہید کی پکڑ:

﴿5326﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: راہِ خدا میں شہید ہونا تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے سوائے قرض کے کیونکہ یہ روزِ قیامت آدمی سے لیا جائے گا۔ چاہے وہ راہِ خدا کا شہید ہی کیوں نہ ہو۔ اس سے کہا جائے گا: اپنی امانت ادا کرو۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! مجھے اس کی طاقت نہیں، دنیا تو اب میرے پاس رہی نہیں ہے۔ پس حکم ہو گا اسے ہاویہ (جہنم کی وادی) کی طرف لے جاؤ، کتنی بری ہے اس کو جننے والی اور کتنی بری ہے اس کی تربیت کرنے والی۔ چنانچہ اسے ہاویہ میں پھینک دیا جائے گا حتّٰی کہ وہ گرتے گرتے اس کی تہہ میں جا پہنچے گا، پھر اس کی امانت کو جسمانی صورت دی جائے گی وہ اس کو اٹھا کر اوپر کو چڑھے گی حتّٰی کہ جب وہ سمجھے گا کہ اب کامیاب ہونے ہی والا ہوں کہ اتنے میں پاؤں پھسلے گا اور اس امانت کے ساتھ ہی گر پڑے گا اور ہمیشہ (جب تک رب تعالٰی چاہے) ایسے ہی گرتا رہے گا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مزید فرمایا: امانت ہر چیز میں ہوتی ہے، وضو میں، روزے میں، غسلِ جنابت میں اور ان سب میں سخت تر لوگوں کی امانتیں ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملا

---

[1]...معجم کبیر، ۱۰/ ۲۱۹، حدیث:۱۰۵۲۸، دون ''فی''

اور ان سے کہا: کیا آپ نے سنا آپ کے بھائی حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کیا فرمایا ہے؟ یہ کہہ کر ساری بات ان کے گوش گزار کی تو انہوں نے فرمایا: ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سچ کہا، کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا:

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَاۙ (پ۵، النسآء: ۵۸) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو۔

﴿5327﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: حضور سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: راہِ خدا میں شہید ہونا تمام گناہوں کو یا فرمایا: ہر چیز کو مٹا دیتا ہے سوائے امانت کے اور امانت روزے میں بھی ہے اور گفتگو میں بھی اور سب سے سخت تر لوگوں کی دی ہوئی چیزوں کی امانت ہے۔[1]

میدانِ محشر کی رسوائی:

﴿5328﴾... حضرتِ سیِّدُنا زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا تو ریشمی اور یمنی کپڑے بیچنے والے ان کے قریب بیٹھے ہوئے تھے میں نے عرض کی: اے ابوعبد اللہ! میں ایک عجمی شخص ہوں اسی وجہ سے آپ نے ان کو قریب اور مجھے دور کیا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: قریب آجاؤ۔ میں ان کے اتنا قریب ہو گیا کہ ہمارے درمیان اور کوئی نہ رہا، میں نے ان کو فرماتے سنا: بندے یا بندی کے ہاتھ پکڑ کر اسے تمام اگلی پچھلی مخلوق کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا پھر ایک ندا کرنے والا ندا دے گا: یہ فلاں بن فلاں ہے اس پر جس کا حق ہو وہ آکر اپنا حق لے لے۔ پس عورت خوش ہو جائے گی کہ وہ اپنے حق کے لیے اپنے بیٹے، بھائی، باپ یا شوہر کے پاس جائے گی۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

فَلَاۤ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَىٕذٍ وَّ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ(۱۰۱) (پ۱۸، المؤمنون: ۱۰۱) ترجمۂ کنز الایمان: تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے۔

پس اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے سے فرمائے گا: ان سب کو ان کے حقوق دو۔ بندہ عرض کرے گا: اے میرے

---

1 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۲۱۹، حدیث: ۱۰۵۲۷

رب! دنیا فنا ہو چکی اب میں کہاں سے ان کو دوں؟ ربّ تعالیٰ ملائکہ سے فرمائے گا: اس کے نیک اعمال میں سے ہر انسان کو اس کے حق کی مقدار دے دو۔ اگر بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دوست تھا تو اس کی نیکیوں سے رائی کے دانے برابر بچی ہوئی نیکی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام نیکیوں سے دگنا کر دے گا اور وہ بندہ اس کے سبب داخلِ جنت ہو جائے گا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍۚ وَ اِنْ تَكُ حَسَنَةً یُّضٰعِفْهَا وَ یُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِیْمًا۝۴۰ (پ۵، النساء: ۴۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ ایک ذرہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دونی کرتا ہے اور اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتا ہے۔

اور اگر بندہ گناہ گار ہوا تو فرشتے عرض کریں گے: یَااللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں اور طلبگار ابھی بھی باقی ہیں۔ ربّ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا: لوگوں کی برائیاں اس کی برائیوں میں ملا دو اور اسے مارتے ہوئے جہنم میں پھینک دو۔

باپ کا بیٹے سے مطالبہ:

﴿5329﴾... حضرتِ سیِّدُنا زاذان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان کہتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا تو وہاں مجھ سے پہلے ہی ریشم کے بیوپاری بیٹھے ہوئے تھے میں نے کہا: آپ نے لوگوں کو قریب اور مجھے دور کر دیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ پھر خود ہی مجھے اپنے بچھونے پر قریب کر کے بٹھا دیا اور فرمایا: میں نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے: ”بے شک والدین کے لیے بیٹے پر قرض (حق) ہے پس جب قیامت کا دن آئے گا تو وہ اپنے بیٹے سے چمٹ جائیں گے وہ کہے گا: میں تو آپ کا بیٹا ہوں۔ پس وہ تمنا کریں گے کہ کاش! اس سے زیادہ اولاد ہوتی۔“[1]

﴿5330﴾... حضرتِ سیِّدُنا جریر بن عبد اللہ بجلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَیْرِنَا یعنی: بغلی قبر ہمارے لیے ہے

[1]...معجم کبیر، ۱۰/ ۲۱۹، حدیث: ۱۰۵۲۶

اور صندوقی ہمارے غیروں کے لیے ہے[1]۔[2]

مرتے ہی جنتی پھل کھائے:

﴿5331﴾... حضرتِ سیِّدُنا جریر بن عبد اللہ بَجَلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نکلے جب مدینہ سے باہر آئے تو دیکھا کہ ایک سوار ہماری جانب آرہا ہے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری ہی طرف آرہا ہے۔ جب وہ ہمارے قریب آیا تو اس نے سلام کیا ہم نے جواب دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کہاں سے آرہے ہو؟ اس نے کہا: اپنے گھر والوں، اپنی اولاد اور اپنے کنبہ کے پاس سے۔ ارشاد فرمایا: کس لیے آئے ہو؟ اس نے عرض کی: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے۔ ارشاد فرمایا: تمہارے سامنے ہوں۔ اس نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایمان کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: تم یہ گواہی دو کہ **اللہ** کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد **اللہ** کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور کعبہ کا حج کرو۔ اس نے عرض کی: یقیناً میں نے قبول کیا۔ پھر وہ شخص اپنے اونٹ پر واپس مڑا تو اونٹ کا پاؤں کانٹے دار جھاڑی میں پھنس گیا جس سے اونٹ گر پڑا وہ شخص بھی اپنے سر کے بل گرا اور وہیں انتقال کر گیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی ساری ذمہ داری مجھ پر ہے۔ اتنے میں حضرت عَمَّار بن یاسر اور حضرت حُذیفہ بن یَمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اس کی طرف جھکے اسے سیدھا کیا اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ شخص تو انتقال کر گیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے اعراض فرمایا: پھر ان دونوں صحابہ سے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس شخص سے مجھے اعراض کرتے نہیں دیکھا (اس کی وجہ یہ تھی) کہ میں نے دیکھا کہ دو فرشتے اس کے منہ میں جنت کے پھل ڈال رہے ہیں پس میں جان گیا کہ یہ بھوکا بھی تھا پھر

---

1 ... یعنی مسلمانوں کے لیے بغلی قبر بہتر ہے جیسے اہل کتاب وغیرہ صندوقی کو بہتر جانتے ہیں یہ کلام بیانِ استحباب کے لیے ہے نہ کہ بیانِ وجوب کے لیے یا یہ مطلب ہے کہ ہماری قبر اِنْ شَاءَ اللہ لحد ہوگی ہمارے علاوہ بعض امتیوں کی قبریں صندوقی بھی ہوں گی یا ہم گروہ انبیاء کی قبریں لحد ہوئیں، امتوں کے لیے شق بھی ہے یا یہ مطلب ہے کہ ہم مدینہ والوں کی قبریں لحد ہونی چاہییں کیونکہ یہاں کی مٹی پختہ ہے دوسرے لوگوں کے لیے جہاں کی مٹی نرم ہو ٹھہرتی نہ ہو شق مناسب ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۴۹۰)

2 ... سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی استحباب اللحد، ۲/ ۲۴۴، حدیث: ۱۵۵۵

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں ربّ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓىٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ۠ (۸۲) (پ۷، الانعام: ۸۲)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی انہیں کے لیے امان ہے اور وہی راہ پر ہیں۔

پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کی طرف بڑھو۔ چنانچہ ہم اسے اٹھا کر پانی کے پاس لے گئے غسل دیا، خوشبو لگائی، کفن پہنایا اور اٹھا کر قبر کی طرف چل پڑے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور قبر کے کنارے بیٹھ کر ارشاد فرمایا: بغلی قبر بنانا سیدھی نہ بنانا کہ لحد (بغلی قبر) ہمارے لیے ہے اور صندوقی قبر ہمارے غیروں کے لیے[1]۔[2]

﴿5332﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: آقائے دو جہاں، مالکِ کون و مکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی بندہ دنیا میں جب ایک درجہ بلندی چاہتا ہے پھر بلند بھی ہو جاتا ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ آخرت میں اس کا ایک درجہ کم کر دیتا ہے جو اس دنیاوی درجہ سے بڑا ہوتا ہے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَ لَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّ اَكْبَرُ تَفْضِیْلًا (۲۱) (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک آخرت درجوں میں سب سے بڑی اور فضل میں سب سے اعلیٰ۔[3]

عاجزی اختیار کرو:

﴿5333﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میں ایک مسکین عورت کے پاس گئی تو اس نے ایک چیز مجھے تحفہ دینے کو بڑھائی، میں نے بطور رحم دلی اس سے لینا پسند نہ کیا،

1... اس پر تفصیلی حاشیہ روایت: 5330 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

2... مسند احمد، مسند الکوفیین، حدیث جریر بن عبد اللہ، ۷/ ۵۹، حدیث: ۱۹۱۹۷

3... معجم کبیر، ۶/ ۲۳۹، حدیث: ۶۱۰۱

میرے سرتاج، صاحب معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم نے اس سے قبول کیوں نہ کیا اور اس سے بہتر بدلہ کیوں نہ دیا؟ میرا خیال ہے تم نے اسے حقیر سمجھا ہے۔ اے عائشہ! عاجزی اختیار کرو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ عاجزی کرنے والوں کو پسند اور تکبر کرنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

ذکر و شکر میں مشغول رہنے والے حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعی بزرگ ہیں۔

ذِکْرُ اللہ کی فضیلت:

﴾5334﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تک بندے کا دل ذکر کرتا رہے وہ نماز میں ہے اگرچہ وہ بازار میں ہو اور اگر اس کے ساتھ ہونٹ بھی حرکت کر رہے ہوں تو یہ عظیم تر ہے۔

﴾5335﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص راستے میں بیٹھا ہو اور اس کے پاس دیناروں سے بھرا تھیلا ہو اور وہ ہر گزرنے والے شخص کو دینار دے جبکہ دوسری طرف ایک شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے نماز میں مصروف ہو تو اس کا اجر دینار بانٹنے والے سے زیادہ ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھانا:

﴾5336﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں: ایک شخص گزر رہا تھا کہ سجدے میں گرے ایک آدمی کی گردن پر اس کا پاؤں آ گیا اُس نے کہا: تو نے سجدے کی حالت میں میری گردن کو روندھا ہے، خدا کی قسم! اللہ عَزَّوَجَلَّ تیری کبھی مغفرت نہیں فرمائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: تو مجھ پر قسم کھاتا ہے، سن لے میں نے اس کی مغفرت کر دی۔

[1] ... کنز العمال، کتاب الخلافۃ مع الامارۃ من قسم الافعال، الباب الثانی، ۵/ ۳۲۷، حدیث: ۱۴۴۷۸، بتغیر قلیل

صحابۂ کرام کا حسنِ ظن:

﴿5337﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد نے فرمایا: جب تم اپنے مسلمان بھائی کو گناہ کرتے دیکھو تو یہ کہتے ہوئے شیطان کے مددگار نہ بننا کہ اے اللہ اس کو ذلیل کر، اس پر لعنت فرما۔ بلکہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے عافیت کا سوال کرنا، بے شک ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ ہیں ہم کسی کے بارے میں اس وقت تک کچھ نہیں کہتے جب تک یہ نہ جان لیں کہ اس کی موت کس پر ہوئی ہے، اگر اس کا خاتمہ نیک عمل پر ہوا ہو تو ہم جان لیتے ہیں کہ وہ بھلائی کو پہنچا اور اگر اس کا خاتمہ برائی پر ہوا ہو تو ہمیں اس پر خوف ہوتا ہے۔

جنہیں دیکھ کر ربّ مسکرائے:

﴿5338﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ دو شخصوں سے بہت خوش ہوتا ہے ایک وہ شخص جو اپنے ساتھیوں کی مثل گھوڑے پر سوار ہو اور جب دشمن سے سامنا ہو تو سب بھاگ جائیں مگر یہ شخص ثابت قدم رہے، اگر قتل کر دیا جائے تو شہید ہے اور دوسرا وہ شخص جو رات کو اس طرح اٹھے کہ کسی کو اس کی خبر نہ ہو پھر وہ وضو کرے اور حضور نبی پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود پڑھے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی حمد بیان کرے اور تلاوتِ قرآن میں مشغول ہو جائے تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس پر خوش ہوتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: میرے اِس بندے کو دیکھو جسے میرے سوا کوئی نہیں دیکھ رہا۔

نمرود کی موت:

﴿5339﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سرکشوں میں سے ایک سرکش (یعنی نمرود) نے کہا: میں سرکشی سے باز نہیں آؤں گا دیکھتا ہوں کہ آسمانوں میں کون ہے (مجھے روکنے والا)؟ چنانچہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اپنی کمزور ترین مخلوق مچھر کو اس پر مسلّط فرما دیا، وہ مچھر اس کی ناک کے راستے دماغ میں داخل ہوا تو اسے موت آنے لگی، چنانچہ اس نے کہا: میرے سر پر مارو۔ لوگوں نے اس کے سر پر اتنا مارا جس سے اس کا سر

پھٹا اور دماغ بکھر گیا۔[1]

﴿5340﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: لوگوں میں سے کوئی بھی لال، کالا، عجمی ہو یا عربی تقویٰ میں مجھ سے زیادہ ہو تو میں پسند کروں گا کہ اس کی کھال کا ایک حصہ بن جاؤں۔

صالحین کا ذکر:

﴿5341﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے سوال کیا: اے ابو عبد الرحمٰن! رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وصالِ ظاہری فرما چکے اب وہ کہاں ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: وہ جنت میں ہیں۔ انہوں نے پھر سوال کیا: حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی وفات پا چکے اب وہ کہاں ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواب دیا: وہ تو ہر بھلائی کو تلاش کرنے میں جلدی کرنے والے تھے۔ انہوں نے پھر پوچھا: حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی وفات پا چکے اب وہ کہاں ہیں؟ حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواب دیا: جب بھی صالحین کا ذکر کیا جائے تو حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذکر بھی کیا کرو۔

﴿5342﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عادل بادشاہ کی شکایات نہیں ہوتیں جبکہ ظالم بادشاہ کی شکایات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کثرت سے ہوتی ہیں۔

1... نمرود تمام دنیا کا بادشاہ تھا اس کا پایۂ تخت شہر بابل میں تھا اس نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سے مناظرہ کیا تو خائب خاسر ہوا۔ ربّ تعالیٰ نے ظالم نمرود کے پاس شکل انسانی میں ایک فرشتہ بھیجا، جس نے آکر کہا: تیرا رب کہتا ہے تو مجھ پر ایمان لا ہم تیری سلطنت برقرار رکھیں گے۔ وہ بولا رب تو میں ہی ہوں میرا رب کون ہے تین دفعہ یہ واقعہ ہوا تب اس کے لشکریوں پر مچھروں کا عذاب بھیجا گیا۔ مچھروں کی زیادتی کا یہ حال تھا کہ اس سے سورج چھپ گیا تھا۔ زمین پر دھوپ نہ آتی تھی مچھروں نے ان کے خون چوس لئے گوشت چاٹ لئے سو نمرود کے باقی سب کی ہڈیاں ہی باقی رہ گئیں نمرود دیکھتا تھا مگر کچھ نہ کر سکتا تھا پھر ایک مچھر اس کی ناک کے ذریعہ دماغ میں گھس گیا اور چار سو سال تک مغز چاٹتا رہا جب اوپر سے دھمک پہنچتی تو کاٹنا چھوڑ دیتا ورنہ کاٹتا چنانچہ دن رات اس کے سر پر جوتے اور تھپڑ پڑتے تھے۔ اب اس کے دربار کا ادب یہ تھا کہ جو آئے اس کے سر پر جوتا رسید کرے۔ اس سے پہلے چار سو سال بہت آرام سے سلطنت کی اور چار سو برس پٹتا رہا۔ پھر بہزار ذلت مرا اس کی عمر آٹھ سو سال سے کچھ زیادہ ہی ہوئی۔ (تفسیر نعیمی، ۳/۶۱ ملتقطاً)۔

سیِّدُنا ابوعبیدہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تفسیری اقوال

﴾5343﴿...

فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ﴿۵۹﴾ (پ١٦،مریم:٥٩) ترجمۂ کنزالایمان: توعنقریب وہ دوزخ میں غَی کا جنگل پائیں گے۔

غَی سے مراد جہنم کی ایک نہر ہے۔

﴾5344﴿...

وَ لَنُذِیْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ (پ٢١،السجدة:٢١) ترجمۂ کنزالایمان: اور ضرور ہم اُنہیں چکھائیں گے کچھ نزدیک کا عذاب اس بڑے عذاب سے پہلے۔

اس (نزدیک کے عذاب) سے مراد عذابِ قبر ہے۔

﴾5345﴿...

فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ﴿۵۹﴾ (پ١٦،مریم:٥٩) ترجمۂ کنزالایمان: توعنقریب وہ دوزخ میں غَی کا جنگل پائیں گے۔

"غی" جہنم کی ایک وادی ہے جس کا کھانا بہت بد ذائقہ اور گہرائی بہت زیادہ ہے۔

﴾5346﴿...

اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِیْمٌ ﴿۱۱۴﴾ (پ١١،التوبة:١١٤) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک ابراہیم ضرور بہت آہیں بھرنے والا مُتَحَمِّل ہے۔

"اَلْاَوَّاہ" سے مراد "اَلرَّحِیْم" (یعنی مہربان) ہے۔

﴾5347﴿...

اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِیْلُوْنَ ﴿۵۴﴾ (پ١٩،الشعراء:٥٤) ترجمۂ کنزالایمان: کہ یہ لوگ ایک تھوڑی جماعت ہیں۔

وہ لوگ (یعنی وہ بنی اسرائیل جن کی طرف فرعون نے لوگ بھیجے) چھ لاکھ ستّر ہزار تھے۔

شَماتت کی تعریف

...اپنے کسی نسبی یا مسلمان بھائی کے نقصان یا اُس کو پہنچنے والی مصیبت وبلا کو دیکھ کر خوش ہونے کو شَماتت کہتے ہیں۔ (الحدیقة الندیة، ١/ ٦٣١)

سیِّدُنا ابو عبیدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

چار نمازیں ایک ساتھ:

﴿5348﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مشرکوں نے ہمیں ظہر، عصر، مغرب اور عشا کی نمازیں نہ پڑھنے دیں (یعنی ہم جہاد میں مصروف رہے) تو حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اذان و اقامت کا حکم دیا۔ چنانچہ انہوں نے اذان اور اقامت کہی تو ہم نے ظہر پڑھی پھر اقامت کہی تو ہم نے عصر پڑھی پھر اقامت کہی تو ہم نے مغرب پڑھی پھر اقامت کہی تو ہم نے عشا پڑھی پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زمین پر تمہارے سوا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والا کوئی نہیں ہے۔[1]

سانپ بچ گیا:

﴿5349﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: یومِ عرفہ کی رات ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مسجدِ خَیْف میں تھے کہ ایک سانپ نکل آیا تو مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے مارنے کا حکم دیا، سانپ پتھر کے پیچھے سوراخ میں داخل ہو گیا، ہم کھجور کی شاخ میں آگ لگا کر لائے اور اس جگہ سے پتھر کو ہٹایا مگر سانپ کو نہ پایا، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وُقِیَتْ شَرَّکُمْ کَمَا وُقِیتُمْ شَرَّهَا یعنی وہ تمہارے وار سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے۔[2]

جنگ بدر کے قیدی:

﴿5350﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: بدر کے قیدی جب سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے لائے گئے تو آپ نے صحابۂ کرام سے ارشاد فرمایا: تم ان کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: انہوں نے آپ کو مکۂ مکرمہ سے

1... نسائی، کتاب المواقیت، باب کیف یقضی الفائت من الصلوٰۃ، ص ۱۱۰۸، حدیث: ۶۱۹، بتغیر قلیل

2... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۲۹، حدیث: ۳۶۴۹، بتغیر قلیل

نکلنے پر مجبور کیا اور آپ کو جھٹلایا اس لئے ان سب کو قتل کر دیا جائے۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یَا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ایسی وادی میں ہیں جہاں لکڑیوں کی کثرت ہے لہٰذا آگ جلا کر ان سب کو اس میں ڈال دیا جائے۔ حضرتِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (جو کہ ابھی تک اسلام نہ لائے تھے) حضرت عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہنے لگے: اللہ تیری رشتہ داری قطع کرے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یَا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ آپ کی قوم ہے آپ کا خاندان ہے، آپ کے اہل ہیں ان سے در گزر فرمائیں عنقریب اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے سبب ان لوگوں کو آگ سے بچائے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پھر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے حجرہ شریف میں تشریف لے گئے تو کوئی کہنے لگا: حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بات ٹھیک ہے اور کسی نے کہا: حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مشورہ ٹھیک ہے۔ اتنے میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: تمہارا ان دونوں کے بارے میں کیا کہنا ہے؟ کیونکہ ان کی مثال اِن کے اُن بھائیوں کی طرح ہے جو ان سے پہلے تھے، حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی:

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ﴿۲۶﴾ (پ۲۹، نوح: ۲۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ۔

اور حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے یوں دعا کی:

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰۤى اَمْوَالِهِمْ (پ۱۱، یونس: ۸۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے ان کے مال برباد کر دے۔

اور حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے یوں عرض کی:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۱۸﴾

(پ۷، المآئدۃ: ۱۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی غالب حکمت والا۔

اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی صدا یہ تھی:

فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْۚ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۳۶) (پ۱۳، ابراھیم: ۳۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہنا نہ مانا تو بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

اور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو گواہ بناتا ہوں کہ لوگوں کے دل ضرور ربّ تعالیٰ کی گواہی دیں گے حتّٰی کہ نرم سے نرم تر ہو جائیں گے بے شک تم میں بھی کثیر اہل و عیال والے ہیں لہٰذا قیدیوں کے لئے چھٹکارا دو ہی صورتوں میں ہے یا تو فدیہ دیں یا پھر قتل کر دیئے جائیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: سہیل بن بیضاء کے علاوہ کیونکہ میں نے ان کو اسلام کا ذکر کرتے سنا تھا۔ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش ہو گئے اور میں آسمان کی طرف دیکھنے لگا کہ کب مجھ پر پتھر برستے ہیں اس لئے کہ میں نے حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے اپنا قول مقدَّم کیا، حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سہیل بن بیضاء کے علاوہ۔[1]

ابو جہل کا قتل:

﴿5351﴾.... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں نے بدر کے دن حضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے ابو جہل کو قتل کر دیا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! تم نے اسے قتل کر دیا ہے؟ میں نے عرض کی: اس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ پس آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشی میں اضافہ ہو گیا اور ارشاد فرمایا: چلو اس کی طرف۔ چنانچہ ہم اس کی طرف چل پڑے یہاں تک کہ ابو جہل کے سر پر آکھڑے ہوئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے تجھے ذلیل کیا، (پھر فرمایا) یہ اس امت کا فرعون ہے، اس کو قلیب (کنوئیں) کی طرف لے چلو۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے ابو جہل کو اپنی تلوار سے زخمی کیا تھا اور اسے صاف نہیں کیا تھا، پھر میں نے اُسی کی تلوار لے کر اس کا کام تمام کر دیا تھا لہٰذا نبی

[1]... مسند احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۲۴، حدیث: ۳۶۳۲
مسند ابی یعلٰی، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۴/ ۴۱۱، حدیث: ۵۱۶۵

پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا سامان مجھے عطا فرمادیا۔[1]

نابالغ بچے نجات کا سبب:

﴿5352﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور سیِّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: جوبھی مسلمان اپنے تین نابالغ بچے آگے بھیج دے (یعنی ان کا انتقال ہو جائے) تو وہ اس کے لئے آگ سے حفاظت کا مضبوط قلعہ ہوں گے۔ عرض کی گئی: یَا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر دو ہوں تو؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔ حضرتِ ابوذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یَا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! دو بچے تو میں نے بھی آگے بھیج دیئے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔ حضرت ابوالمنذر اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: میں نے تو ایک ہی آگے بھیجا ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگرچہ ایک ہو پھر فرمایا: اِنَّمَا ذَاکَ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی یعنی یہ فضیلت اول صدمے کے وقت (صبر کرنے پر) ہے۔[2]

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کا مطلب:

﴿5353﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرو جیسا حیا کا حق ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یَا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرتے ہیں۔ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایسے نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کا حق یہ ہے کہ تم اپنے سر اور اس کے گرد (یعنی آنکھ، کان، زبان) کی حفاظت کرو، پیٹ اور اس میں جمع ہونے والے رزق کی حفاظت کرو اور موت اور گل سڑ جانے والوں کو یاد کرو۔ جو آخرت کا ارادہ کرتا ہے وہ دنیا کی زینت ترک کر دیتا ہے اور جس نے ایسا کر لیا یقیناً اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ایسی حیا کی جیسا حیا کا حق ہے۔[3]

---

1 ...معجم کبیر، ۹/ ۸۲، حدیث: ۸۴۶۹، ''سلبه'' بدله ''سیفه''

2 ...ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الثواب...الخ، ۲/ ۲۷۲، حدیث: ۱۶۰۶، مسند احمد، مسند عبداللہ بن مسعود، ۲/ ۶، حدیث: ۳۵۵۴

3 ...ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۲۴، ۴/ ۲۰۷، حدیث: ۲۴۶۶

لوگوں پر رحم کرو:

﴿5354﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کوئی کسی آدمی کی طرف نیزہ بڑھائے حتّٰی کہ اس کی نوک حلق پر رکھ دے پھر اگر وہ شخص ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ'' کہے تو اسے چاہیے کہ نیزہ ہٹالے۔[1]

﴿5355﴾... حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔[2]

﴿5356-57﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِرْحَمْ مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکَ مَنْ فِی السَّمَاءِ یعنی تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔[3]

حضرتِ سیِّدُنا یَزید بن شَریک تَیمی اور ان کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم تیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن شریک تیمی اور ان کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بھی تابعی بزرگ ہیں۔

خوفِ آخرت:

﴿5358﴾.... حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے بیان کیا کہ میرے والد حضرتِ سیِّدُنا یزید بن شریک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں بصرہ گیا تو مجھے بیس ہزار کا نفع ہوا مجھے اس سے کوئی خوشی نہ ہوئی اور نہ

1... معجم کبیر، ۱۰/ ۱۵۳، حدیث: ۱۰۲۹۲

2... سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبۃ، ۴/ ۴۹۱، حدیث: ۴۲۵۰

3... مسند ابوداؤد الطیالسی، الجزء الثالث، ص: ۴۴، حدیث: ۳۳۵

ہی دوبارہ بصرہ جانے کا ارادہ کیا کیونکہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے سنا ہے: قیامت کے دن ایک درہم والے کا حساب دو درہم والے کے مقابلے میں ہلکا ہو گا۔

موت کا خوف:

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرتِ سیِّدُنا یزید بن شریک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں لوگوں کی طرح اپنی بیوی کے پاس بیٹھا ہوں اور اچانک موت کا ذکر ہو جائے تو یہ کام (یعنی ہم بستری کرنا) مجھ پر آسمان کو چھونے سے بھی زیادہ بھاری ہو جائے گا۔

دنیا سے بے رغبتی:

﴾5359﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے والد حضرتِ سیِّدُنا یزید بن شریک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ بصرہ گئے تو انہوں نے چار ہزار درہم کا ایک غلام خریدا پھر اسے بیچا تو چار ہزار درہم کا نفع ہوا۔ میں نے عرض کی: ابا جان! اگر آپ واپس بصرہ جا کر اسی طرح کی خرید و فروخت کریں تو اس میں فائدہ ہو گا۔ والد ماجد نے فرمایا: بیٹا! تم ایسا کیوں کہتے ہو؟ خدا کی قسم! مجھے اس سے کوئی خوشی نہیں ہوئی اور نہ ہی میرا دل یہ چاہتا ہے کہ مجھے اس جیسا اور بھی نفع ہو۔

﴾5360﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: میرے والد جب چادر اوڑھتے تو وہ نیچے کی جانب پنڈلیوں تک اور اوپر کی جانب سینے تک ہوتی، میں نے ایک بار عرض کی: ابا جان! آپ ایسی چادر لے لیجئے جو آپ کی اس چادر سے بڑی ہو، تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بیٹا! تم ایسا کیوں کہتے ہو؟ خدا کی قسم! میری حالت تو یہ ہے کہ میں جو بھی لقمہ کھاتا ہوں وہ تمام لوگوں سے بڑھ کر مجھے ناپسند ہے۔

نفس کا محاسبہ:

﴾5361﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: میں نے اپنے آپ کو جہنم پر پیش کیا کہ سخت بھڑکتی آگ میں مجھے طوق پہنا دیا گیا ہے، کھانے کو کانٹے دار تھوہڑ اور پینے کو زَمْہَرِیر (کپکپا دینے والا ٹھنڈا پانی) دیا جا رہا ہے۔ میں نے اپنے نفس سے کہا: اے میرے نفس! تو کیا چاہتا ہے؟ نفس نے جواب دیا: دنیا کی طرف لوٹ جاؤں اور ایسے عمل کروں جن کے ذریعے اس عذاب سے نجات ملے۔ پھر میں نے خود کو جنت

میں محسوس کیا کہ وہاں حوروں کا ساتھ ہے اور مجھے کریب، قنادیز اور ریشم کے ملبوسات پہنائے گئے ہیں۔ میں نے اپنے نفس سے پوچھا! تو کیا چاہتا ہے؟ نفس نے جواب دیا: دنیا کی طرف لوٹ جاؤں اور ایسے عمل کروں جن سے یہ ثواب اور بڑھ جائے۔ تو میں نے کہا: فی الحال تُو دنیا اور امن میں ہی ہے۔

﴿5362﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے فرمایا: میں نے جب بھی اپنے عمل کو اپنے قول پر پیش کیا تو یہی خوف ہوا کہ کہیں میں جھوٹا تو نہیں۔

﴿5363﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ بعض اوقات جب حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی سے عرض کی جاتی: کوئی بات کریں تو جواب دیتے: میری نیت حاضر نہیں ہے۔

﴿5364﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی یوں دعا کیا کرتے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنی کتاب اور اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت کے ذریعے مجھے حق کے راستے میں اختلاف کرنے سے، تیری رضا سے خالی خواہشات کی پیروی کرنے سے، گمراہی کے راستے سے، شبہے والے کاموں سے، دل کے ٹیڑے پن سے، شکوک و شبہات سے اور جھگڑوں سے محفوظ فرما۔

آخرت کا حصہ کم ہو جاتا ہے:

﴿5365﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: کھانے والا جو بھی ایسا لقمہ کھائے جو اسے خوش کرے اور جو بھی ایسا گھونٹ پیئے جو اسے خوش کرے تو اس کے بدلے آخرت میں سے اُس کا اتنا حصہ کم کر دیا جاتا ہے۔

﴿5366﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی سجدہ کرتے تو چڑیاں آکر آپ کی پیٹھ پر بیٹھ جاتیں گویا کہ آپ کسی دیوار کا حصہ ہیں۔

﴿5367﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے فرمایا: تم لوگوں میں کتنے ہی ایسے ہیں جن پر دنیا پیش کی گئی تو وہ اس سے بھاگ گئے اور کتنے ہی ایسے ہیں جن سے پھیری گئی تو وہ اس کے پیچھے لگ گئے۔

آگ کے کپڑے:

﴿5368﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے دورانِ بیان یہ آیت مبارک پڑھی:

فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍؕ ترجمۂ کنزالایمان: تو جو کافر ہوئے ان کے لئے آگ کے کپڑے بیونتے (کاٹے) گئے ہیں۔ (پ۱۷، الحج:۱۹)

پھر فرمایا: پاک ہے وہ ذات جس نے آگ کے بھی کپڑے بنا دیئے۔

﴿5369﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَیَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ (پ۱۳، ابراھیم:۱۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی۔

اس کی تفسیر میں حضرت ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: حتّٰی کہ ہر بال کی جگہ سے موت آئے گی۔ جبکہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بن ہارون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بالوں کے کناروں سے بھی موت آئے گی۔

مفید کلام:

﴿5370﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سے بڑھ کر کوئی بھی اپنی گفتگو سے رضائے الٰہی کی جستجو نہیں رکھتا اور میں ان سے فیض لینے کو پسند کرتا ہوں۔

﴿5371﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے سوا کوئی بھی شخص واقعات و حکایات بیان کرنے سے رضائے الٰہی کا متلاشی نہیں اور میں ان سے فیض لینے کو پسند کرتا ہوں۔

ظالم کے لئے دعا:

﴿3-5372﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَوَّام بن حَوْشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سے بہتر کبھی کوئی شخص نہ دیکھا اور نہ ہی کبھی انھیں نماز و غیر نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے دیکھا اور میں نے ان کو یہ دعا کرتے سنا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! فلاں نے مجھ پر ظلم کیا تو اس پر رحم فرما۔

﴿5374﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝۲۱ (پ۲۹، الدھر:۲۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور انہیں ان کے رب نے ستھری شراب پلائی۔

اس کی تفسیر میں حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ان کی کھالوں سے مشک کی خوشبو جیسا پسینہ نکل رہا ہے۔

﴿5375﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

فِیۡ یَوۡمٍ کَانَ مِقۡدَارُہٗ خَمۡسِیۡنَ اَلۡفَ سَنَۃٍ ۚ﴿۴﴾ (پ۲۹، المعارج:۴)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ عذاب اس دن ہو گا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: مومن پر قیامت کا دن ظہر اور عصر کے درمیانی وقت جتنا ہو گا۔

﴿5376﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: میں خواب میں ایک نہر پر آیا، مجھ سے کہا گیا: پیو اور جسے چاہو پلاؤ یہ تمہارے صبر کا بدلہ ہے اور تم غصہ پینے والوں میں سے تھے۔

دو مہینے تک کچھ نہ کھایا:

﴿5377﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی سے پوچھا: مجھے خبر ملی ہے کہ آپ ایک ایک مہینہ کچھ نہیں کھاتے، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے فرمایا: جی ہاں اور کبھی دو مہینے بھی ایسے گزرتے ہیں۔ پھر فرمایا: چالیس راتیں گزر چکی ہیں جن میں صرف انگور کا ایک دانہ جو اہل خانہ نے مجھے دیا تھا لیکن میں نے اسے بھی منہ میں ڈالتے ہی پھینک دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: کیا آپ ان کی تصدیق کرتے ہیں؟ انہوں نے حیرت سے کہا: تم حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے متعلق ایسا پوچھ رہے ہو؟ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سچ کہا ہے۔

﴿5378﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا: میں نے تیس دن سے کچھ کھایا ہے نہ کچھ پیا ہے سوائے انگور کے اس ایک دانے کے جس پر میرے گھر والوں نے مجھے مجبور کیا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو الحسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شاید انہوں نے یہ بھی فرمایا: حالانکہ مجھے جو چاہیے ہوتا ہے اس سے روکا نہیں جاتا۔

﴿5379﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: مجھ پر کبھی کبھار ایسا مہینہ بھی آتا ہے

کہ پانی کے ایک گھونٹ سے زیادہ نہیں پیتا اور اسی طرح افطار میں بھی۔ حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حیرت سے کہا: ایک مہینہ؟ تو انہوں نے کہا: ہاں اور کبھی دو مہینے بھی۔

﴿5380﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے مجھ سے فرمایا: میں نے ایک مہینے سے کچھ نہیں کھایا۔ میں نے حیرت سے کہا: ایک مہینے سے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اور دو مہینے میں صرف انگور کا ایک گچھا کھایا جو ایک شخص نے مجھے دیا تھا لیکن اس سے بھی میرے پیٹ میں تکلیف ہو گئی۔

بروز قیامت حسرت کرنے والے:

﴿82-5381﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرمایا کرتے تھے: اس شخص سے بڑھ کر حسرت کس کو ہو گی جس کا ایک غلام ہو اور بروز قیامت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اس غلام کا مرتبہ آقا سے بڑا ہو؟ اور اس شخص سے بڑھ کر حسرت کس کو ہو گی جس کو مال ملا لیکن وہ غیر کو اس کا وارث بنا گیا وہ وارث مال کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت والے کاموں میں خرچ کرتا ہے پس اس مال کا اجر تو وارث کے لئے ہو جائے گا اور وبال اس کے لئے جو چھوڑ کر مر گیا؟ اور اس شخص سے بڑھ کر حسرت کس کو ہو گی جس نے کسی نابینا کو دیکھا اور قیامت کے دن اس نابینا کو تو بینائی دے دی گئی اور بینا کو اندھا کر دیا گیا؟ ایک شخص کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے علم دیا اور اس نے علم پر عمل نہ کیا جبکہ اس سے سن کر دوسروں نے اس پر عمل کر لیا اب قیامت کے دن وہ عالم شخص اس عمل کرنے والے کے پاس نفع دیکھے گا تو اس سے بڑھ کر کس کو حسرت ہو گی؟ بے شک تم سے پہلے والے دنیا سے بھاگتے تھے حالانکہ دنیا ان کے قدموں میں تھی یقیناً یہ انہی کا حصہ ہے اور تم دنیا کے پیچھے بھاگتے ہو حالانکہ وہ تم سے منہ پھیر رہی ہے، تمہارے لئے ان باتوں میں سبق ہے لہٰذا اپنے معاملے کا ان لوگوں کے معاملے سے موازنہ کر لو۔

100 مَردوں جتنی طاقت:

﴿5383﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ہر جنتی مرد کو 100 مردوں کے برابر جماع کی طاقت، اتنی ہی خوراک کی طلب اور اتنی ہی خواہش دی جائے گی، جب وہ کھانا کھائے گا اور شراب طہور (پاکیزہ شراب) پئے گا تو اس کے بدن سے مشک کی مانند پسینہ نکلے گا پھر اس کی یہ تمام

خواہش دوبارہ لوٹ آئے گی۔

﴿5384﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: جب تم کسی ایسے مرد کو دیکھو جو تکبیرِ اولیٰ میں سستی کرتا ہو تو اس سے کنارہ کشی کرلو۔

﴿5385﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: جو شخص غمزدہ نہ ہو اسے خوف کرنا چاہیے کہ کہیں جہنمی نہ ہو جائے کیونکہ اہل جنت تو یوں کہتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَؕ ترجمۂ کنزالایمان: سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دور کیا۔ (پ۲۲، فاطر: ۳۴)

اور جسے خوف واندیشہ نہ ہو وہ ڈرے کہ کہیں وہ جنتیوں میں سے خارج تو نہیں کیونکہ اہلِ جنّت تو کہتے ہیں:

اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْۤ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ ﴿۲۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم اس سے پہلے اپنے گھروں میں سہمے ہوئے تھے۔ (پ۲۷، الطور: ۲۶)

﴿5386﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ بندہ وہ ظاہر کرے جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پردہ ڈال رکھا ہے۔

سیِّدُنا ابراهیم بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا ابو اسماعیل ابراہیم بن یزید تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے کئی بزرگوں سے احادیث روایت کیں ہیں البتہ آپ کی اکثر مرویات آپ کے والد اور حضرتِ سیِّدُنا حارث بن سوید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے ہیں۔

مدینہ حرم ہے:

﴿5387﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ہمارے پاس کتابُ اللہ اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس دستاویز کے علاوہ کوئی اور تحریر نہیں، اس میں لکھا ہے: بے شک مدینہ عیر (پہاڑ) سے ثور (پہاڑ) تک حرم ہے تو جو اس میں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے[1] تو

[1]... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 208 پر فرماتے ہیں: بدعتیوں کو مدینہ میں جگہ دینا سخت گناہ ہے کہ اس میں مدینہ منورہ کی بے حرمتی بھی ہے اور دین میں فساد بھی، خیال رہے کہ بدعت ...

اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا نہ نفل قبول کرے گا نہ فرض۔ مزید یہ کہ "جو اپنے مولیٰ کے علاوہ کسی اور کی وِلا اختیار کرے[1] تو اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے نہ نفل قبول کرے گا نہ فرض۔"[2]

﴿5388﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: غروبِ آفتاب کے وقت ہم مسجد میں بارگاہِ رسالت میں بیٹھے تھے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ابو ذر! کیا تم جانتے ہو سورج کہاں غروب ہوتا ہے؟" میں نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "سورج چلتا ہے یہاں تک کہ اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے اور اجازت طلب کرتا ہے تو اس کو اجازت دے دی جاتی ہے اور قریب ہے کہ سورج اجازت طلب کرے اور اس کو اجازت نہ ملے یہاں تک کہ اس کی سفارش کی جائے اور جب سورج کو طویل عرصہ گزر جائے گا تو اس سے کہا جائے گا: "اپنی جگہ سے طلوع ہو۔" اور یہ ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۳۸﴾ (پ۲۳، یٰسٓ: ۳۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے یہ حکم ہے زبردست علم والے کا۔

ایک دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ "پس سورج مغرب سے طلوع ہوگا، یہ وہی وقت ہوگا جس

......وبدعتی سے عقیدہ کی بدعتیں وبدعتی مراد ہیں جیسے رِفض وخوارِج، وہابیت وغیرہ نہ کہ عملی بدعتیں، کہ وہ تو کبھی فرض واجب بھی ہوتی ہیں، جیسے کتبِ حدیث کا جمع کرنا، یا قرآن کریم کے تیس پارے اور علم فقہ وغیرہ، اگرچہ ہر جگہ ہی بدعتیں بری ہیں مگر مدینہ پاک میں زیادہ بری۔

[1]... ولا دو قسم کی ہے ولاء موالات اور ولاء عتاقہ ولاء موالات قوموں کے معائدے کو کہتے ہیں کہ چند قومیں کسی معائدے میں شریک ہو کر ایک دوسرے کے معاوِن ومددگار بن جائیں، ان میں سے ہر ایک بغیر دوسرے ساتھیوں سے مشورہ کیے کسی اور قوم سے معاہدہ نہ کرے کہ اس میں عہد شکنی ہے جو حرام ہے یا یہ مطلب ہے کہ آزاد کردہ غلام اپنے آزاد کرنے والے مولیٰ کا عتاقہ ہے کہ اسے اس غلام کی میراث کا حق پہنچتا ہے، یہ غلام دوسرے کو اپنا مولیٰ نہ بتائے جس کا معتق ہے اسی کا رہے یا یہ مطلب ہے کہ کوئی مسلمان بھائی، بھائی مسلمان کو ستانے کے لیے کافر سے دوستی نہ کرے ورنہ لعنت کا مستحق ہوگا۔ غرضیکہ اس جملہ کی تین شرحیں ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۴/ ۲۰۹)

[2]... بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب حرم المدینۃ، ۱/ ۶۱۶، حدیث: ۱۸۷۰، بتغیر قلیل

کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْۤ اِیْمَانِهَا خَیْرًاؕ قُلِ انْتَظِرُوْۤا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ۝۱۵۸ (پ۸، الانعام: ۱۵۸)

ترجمۂ کنز الایمان: کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لائی تھی یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی تم فرماؤ رستہ دیکھو ہم بھی دیکھتے ہیں۔[1]

سب سے پہلی مسجد:

﴿5389-90-91﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مسجد حرام پھر مسجد اقصیٰ۔“ میں نے عرض کی: ان دونوں کی تعمیر کا درمیانی عرصہ کتنا ہے؟ ارشاد فرمایا: ”چالیس سال اور تم جہاں بھی نماز کا وقت پاؤ تو نماز پڑھو وہی مسجد ہے۔“[2]

﴿5392-93﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے مسجد بنائے اگرچہ پرندے کے گھونسلے برابر تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔[3]

نیکی گناہ کو مٹا دیتی ہے:

﴿5394-95﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ایسا عمل سکھائیے جو مجھے جنت سے قریب اور جہنم سے دور کر دے۔ ارشاد فرمایا: جب تم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً کوئی نیکی کر لو کہ ایک نیکی دس کے برابر ہے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ”لَا اِلٰهَ اِلَّا الله“ نیکیوں میں سے ہے؟ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 ...بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة الشمس والقمر بحسبان، ۲/ ۳۷۸، حدیث: ۳۱۹۹، بتغیر قلیل

2 ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ۱۱، ۲/ ۴۲۷، حدیث: ۳۳۶۶، بتغیر قلیل

3 ...مسند ابو داؤد الطیالسی، الجزء الثانی، ص ۶۲، حدیث: ۴۶۱

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”گناہ کا کفارہ بننے میں یہ سب سے اچھی نیکی ہے۔“[1]

امام کے لئے ضروری نصیحت:

﴿5396﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تَجَوَّزُوْا فِی صَلَاتِکُمْ فَاِنَّہٗ یُصَلِّیْ خَلْفَکُمُ الضَّعِیْفُ وَالْکَبِیْرُ وَذُو الْحَاجَۃِ یعنی اپنی نمازوں میں تخفیف کرو کہ تمہارے پیچھے کمزور، بوڑھے اور کام کاج کرنے والے بھی نماز پڑھتے ہیں۔[2]

﴿5397﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں: میرے والد کبھی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے اور کبھی نہ پڑھتے تو میں نے اپنے والد سے کہا: آپ ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ تو انہوں نے فرمایا: تم نماز میں تخفیف کرتے ہو۔ میں نے عرض کی: پھر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان ”تم میں بوڑھے، کمزور اور حاجت والے بھی ہوتے ہیں“ کا کیا مطلب ہے؟ تو ابا حضور نے فرمایا: میں نے خود حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا ہے لیکن وہ پھر بھی تمہاری نماز سے تین گنا لمبی نماز پڑھاتے تھے[3]۔[4]

کسی غلام کو نہیں ماروں گا:

﴿5398﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مسعود انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے یہ آواز سنی ”ابو مسعود! جان لو“ لیکن غصہ کی وجہ سے میں آواز پہچان نہ پایا حتّٰی کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے قریب تشریف لے آئے آپ کو دیکھتے ہی میرے ہاتھ سے کوڑا

1... الدعاء للطبرانی، باب تاویل قولہ ”من جاء بالحسنۃ“، ص ۴۳۹، حدیث: ۱۴۹۸، دون ”کفوا“

2... بخاری، کتاب الاذان، باب من شکی امامہ اذا طول، ۱/ ۲۵۲، حدیث: ۷۰۴، بتغیر قلیل

3... حضر (حالتِ اقامت) میں جب کہ وقت تنگ نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں طوال مفصل پڑھے اور عصر و عشا میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل اور ان سب صورتوں میں امام و منفرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ **فائدہ:** حجرات سے آخر تک قرآن مجید کی سورتوں کو مفصل کہتے ہیں، اس کے یہ تین حصّے ہیں، سورۂ حجرات سے بروج تک طوال مفصل اور بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل اور لم یکن سے آخر تک قصار مفصل۔ (بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۵۴۶)

4... معجم کبیر، ۱۰/ ۲۱۴، حدیث: ۱۰۵۰۷

گر گیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: "ابو مسعود! جان لو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر اس سے زیادہ قادر ہے جتنا تم اس غلام پر قادر ہو۔" میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا! میں کبھی کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔(1)

تعمیرِ مسجد کی فضیلت:

﴿5399﴾...اُمّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے پرندے کے گھونسلے برابر مسجد بنائے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔(2)

﴿5400﴾...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضور نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے غسل کرواتے اس حال میں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وضو کیا ہوتا تھا اور پھر اسی وضو سے نماز پڑھ لیتے۔

نکاح کی ترغیب:

﴿5401﴾...حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شادی نہ کرنے والے کو ناپسند فرماتے اور سختی سے اس بات سے منع کرتے اور ارشاد فرماتے: تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ یعنی محبت کرنے والی، بچے جننے والی سے شادی کرو بے شک میں تمہاری کثرت کے سبب دیگر امتوں پر (بروزِ قیامت) فخر کروں گا۔(3)

1... مسلم، کتاب الایمان والنذور، باب صحبۃ الممالیک...الخ، ص ۹۰۴، حدیث: ۱۶۵۸، بتغیر قلیل

2... سنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الصلوٰۃ، باب فی کیفیۃ بناء المسجد، ۲/ ۶۱۴، حدیث: ۴۲۹۲

3... ابو داؤد، کتاب النکاح، باب النھی عن التزویج...الخ، ۲/ ۳۱۹، حدیث: ۲۰۵۰، عن معقل بن یسار

مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۳۱۷، حدیث: ۱۲۶۱۳، بتغیر قلیل

حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم بن یزید نَخْعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی

کامل علم رکھنے والے متقی اور ماہر فقیہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن یزید نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی تابعی بزرگ ہیں، آپ تمام علوم کے ماہر اور تکبر کرنے والوں کو نیچا دکھانے والے اور عاجزی کرنے والوں کے لیے نرم خو تھے۔

منقول ہے: عاجزی و انکساری کرنے والوں کو اہمیت دینے اور غرور و تکبر کرنے والوں کو نیچا دکھانے کا نام تصوف ہے۔

جتنا سوال اتنا جواب:

﴿5402﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی شہرت سے بچتے تھے اور ستون کی طرف نہ بیٹھتے تھے اور جب ان سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو اتنا ہی جواب دیتے جتنا پوچھا جاتا۔ ایک چیز کے متعلق ان سے مسئلہ پوچھا گیا تو میں نے کہا: کیا اس مسئلہ میں یہ یہ بات بھی نہیں ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھ سے اس بارے میں سوال نہیں کیا گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیث پرکھنے میں بھی ماہر تھے لہٰذا جب میں اپنے کچھ دوستوں سے کوئی حدیث سنتا تو حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے سامنے پیش کر دیتا تھا۔

﴿5403﴾... حضرتِ سیِّدُنا زبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے جب بھی حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے کوئی مسئلہ پوچھا تو ان کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔

﴿5404﴾... حضرتِ سیِّدُنا منصور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے جب بھی حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے کوئی مسئلہ پوچھا تو ان کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جواب میں فرماتے: ہو سکتا ہے ایسے ہی ہو۔

ہر وقت تلاوتِ قرآن:

﴿5405﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے پاس تھا اور آپ قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہے تھے کہ ایک شخص نے آنے کی اجازت چاہی تو آپ نے قرآنِ پاک کو بند کیا اور فرمایا: اس کو معلوم نہیں ہے کہ میں ہر وقت قرآنِ پاک کی تلاوت کرتا ہوں۔

﴿5406﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو خلیفہ مختار بن ابو عبید نے بلوایا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے چہرے پر تیل لگا کر اور دوا پی کر اپنے آپ کو بیمار ظاہر کیا اور اس کی طرف نہ گئے تو خلیفہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو چھوڑ دیا۔

سب سے بڑے فقیہ:

﴿5407﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر عبد اللہ بن شعیب بن حَبْحاب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا وصال حجاج کے دورِ امارت میں ہوا، سات یا نو افراد نے رات ہی میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی اور دفنا دیا ان میں سے ایک میں بھی تھا، صبح جب میں حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا: تم نے رات حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو دفن کر دیا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: تم نے سب سے بڑے فقیہ کو دفن کیا ہے۔ میں نے عرض کی: حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے بھی بڑے؟ حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ہاں، ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بلکہ اہل بصرہ، اہل کوفہ، اہل شام اور اہل حجاز سے بھی بڑے فقیہ تھے۔

علم میں بھی بڑے تھے:

﴿5408﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن اَشْعَث بن سَوَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا وصال ہو گیا ہے تو آپ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور فرمایا: وہ عمر میں بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ علم میں بھی بڑے تھے۔

﴿5410﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن ابو خالد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی، حضرتِ سیِّدُنا ابو الضُّحٰی، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی اور ہمارے دیگر اصحاب عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ مسجد میں جمع ہو کر ایک دوسرے کو احادیث سناتے تھے۔ جب ان کے پاس کوئی ایسا مسئلہ آجاتا جس کا ان کے پاس کوئی حل نہ ہوتا تو سب کی نظروں کا مرکز حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ہوتے تھے۔

﴿5411﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے جب بھی حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے سامنے کسی حدیث کا ذکر کیا تو ان کے پاس سے اس کے متعلق مزید علم پایا۔

ان کی مثل کوئی نہیں:

﴿5412﴾... حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس وقت حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے وصال کی خبر ملی تو فرمایا: کیا وہ مردِ کامل انتقال کر گیا؟ عرض کی گئی: جی ہاں۔ تو حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: کاش! تم یوں کہتے کہ علم کی موت ہو گئی کیونکہ ان کے بعد ان کی مثل کوئی نہیں ہے۔ میں تمہیں ان کے بارے میں خبر دیتا ہوں کہ وہ فقیہ گھرانے میں پیدا ہوئے تو ان کی فقہ حاصل کی اور ہمارے ساتھ بیٹھے تو ہماری حدیثیں لے کر اپنے گھر کی فقہ میں ملا دیں، ان کی مثل کون ہو سکتا ہے؟ اس سے بڑھ کر تعجب کی بات تو یہ ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ان کو خود پر فضیلت دیتے تھے۔

﴿5413﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن ابو سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جب سوال کیا جاتا تو فرماتے: حضرت ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے موجود ہوتے ہوئے تم مجھ سے سوال کرتے ہو۔

﴿5414﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو موٹے جبے اور سرخ چادر میں دیکھا۔

﴿5415﴾... حضرتِ سیِّدُنا منصور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو سبز رنگ کی سنہری دھاری دار شال اوڑھے دیکھا ویسے آپ اکثر سرخ رنگ کی چادر اوڑھا کرتے تھے۔

﴿5416﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضمرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک شخص سے سنا کہ حماد بن ابو سلیمان بصرہ آیا تو حضرتِ سیِّدُنا فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اون کا لباس پہنے ہوئے اس کے پاس آئے تو حماد نے ان سے کہا: تو اپنی اس نصرانیت کو چھوڑ دے۔ ہم حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا انتظار کر رہے تھے جب وہ تشریف لائے تو ان کا رنگ زرد ہو رہا تھا ان کی حالت سے لگتا تھا گویا کہ ان کے لئے مردار حلال ہو چکا ہے۔ (غالباً شدتِ بھوک کی وجہ سے یہ حالت ہو گئی تھی)

ذرہ برابر بھلائی نہیں:

﴿5417﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: خدا کی قسم! میں نے خواہشات اور اپنی رائے کی پیروی کرنے والوں کی باتوں اور کاموں میں ذرہ برابر بھلائی نہیں دیکھی۔

﴿5418﴾... حضرتِ سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے کبھی بھی حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو کسی شے کے متعلق اپنی رائے سے بات کرتے نہیں دیکھا۔

اقوال زریں:

﴿5419﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حمزہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے عرض کی: آپ میرے امام ہیں اور میں آپ کا پیروکار ہوں، خواہشات کے بارے میں آپ میری راہنمائی فرمائیں۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان میں رائی کے دانے برابر بھی بھلائی نہیں رکھی اور جو پہلی بات دل میں آئے وہی درست ہے۔

﴿5420﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: خواہشات کی پیروی کرنے والوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔

﴿5421﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جھوٹوں سے بچو۔

﴿5422﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: اہلِ رائے مُحَدِّثین کے دشمن ہیں۔

﴿5423﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں نے کبھی کسی سے جھگڑا نہیں کیا۔

﴿5424﴾... فرمانِ باری تعالٰی ہے:

فَاَغْرَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِؕ (پ۶، المآئدۃ: ۱۴)

ترجمۂ کنز الایمان: تو ہم نے ان کے آپس میں قیامت کے دن تک بیر (دشمنی) اور بغض ڈال دیا۔

اس کی تفسیر میں حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ان کے درمیان دین میں لڑائی جھگڑے ڈال دیئے۔

﴿5425﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حمزہ اعور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوفہ میں قیل و قال کی کثرت ہو

گئی تو میں حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے پاس آیا اور عرض کی: اے ابو عمران! آپ دیکھ رہے ہیں کوفہ میں کتنے اختلافات ہو چکے ہیں؟ تو آپ نے افسوس کرتے ہوئے فرمایا: وہ لوگ باریکیوں میں پڑ گئے اور اپنے پاس سے دین میں ایسی باتیں ایجاد کر لیں جو نہ کتابُ اللہ میں ہیں اور نہ ہی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت سے ہیں۔ حتّٰی کہ کہتے ہیں: یہی حق ہے اور جو اس کے خلاف ہے وہ باطل ہے۔ یقیناً انہوں نے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دین کو چھوڑ دیا لہٰذا تم ان سے دور رہو اور ان کو خود سے دور رکھو۔

عاجزی وانکساری:

﴿5426﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میری خواہش ہے کہ میں گونگا ہوتا اگر مجھے کلام سے بچنے کا کوئی راستہ ملتا تو میں کلام نہ کرتا اور جس زمانے میں مجھ جیسا بھی فقیہ ہو جائے یقیناً وہ برا زمانہ ہے۔

﴿5427﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن ابو حمزہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے مجھ سے فرمایا: میں کلام کرتا ہوں اگر میں بچنے کی راہ پاتا تو کلام نہ کرتا، جس زمانے میں مجھ جیسا بھی کوفہ کا فقیہ ہو جائے یقیناً وہ برا زمانہ ہے۔

﴿5428﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: اگر میں اہل قبلہ میں سے کسی کا خون حلال سمجھتا تو ضرور وہ قوم خشبیہ ہوتی[1]۔

﴿5429﴾... حضرت سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے سامنے قوم مرجئہ کا ذکر ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! یہ میرے نزدیک اہل کتاب سے بھی زیادہ بری قوم ہے (مرجئہ گمراہ فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے)۔

افضلیتِ عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ:

﴿5430﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے سامنے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا ذکر ہوا تو ایک شخص نے امیر المؤمنین

[1]... قوم خَشَبِیَّہ، جَھْمِیَّہ کی ایک شاخ ہے اور جَھْمِیَّہ خوارج تھے، ایک قول یہ ہے کہ خشبیہ مختار ثقفی کے ساتھی تھے۔ (تاج العروس، ۱/۴۴۵)

حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر فضیلت دی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر تیرا یہی نظریہ ہے تو ہمارے ساتھ نہ بیٹھ۔

﴿5431﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے زیادہ پسند کرتا ہوں لیکن مجھے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف کسی برائی کی نسبت کرنے سے زیادہ پسند یہ ہے کہ میں آسمان سے نیچے گرا دیا جاؤں۔

﴿5432﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جب تم سے کوئی پوچھے کیا تم مومن ہو؟ تو تم کہو: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اس کے ملائکہ پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔

﴿5433﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی زوجہ ہُنَیدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا فرماتی ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہ رکھتے۔

جھوٹ کی ملاوٹ:

﴿5434﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عَون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اور حضرتِ سیِّدُنا شعیب بن حَبْحَاب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے معذرت کی تو آپ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جس نے کہا تھا: میں نے تیری معذرت کئے بغیر تیرا عذر قبول کیا کیونکہ عذر پیش کرنے والا بعض اوقات عذر میں جھوٹ بھی ملا دیتا ہے۔

خوف وامید:

﴿5435﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اپنی بیماری میں رونے لگے تو لوگوں نے کہا: اے ابو عمران! کیوں رو رہے ہو؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں کیوں نہ رُوؤں جبکہ میں موت کے فرشتے کا منتظر ہوں اور مجھے یہ بھی خبر نہیں کہ وہ مجھے جنت کی خبر دیتا ہے یا جہنم کی۔

﴿5436﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران خیاط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی عیادت کے لئے گئے تو وہ رو رہے تھے ہم نے عرض کی: اے ابو عمران! کیوں رو رہے ہو؟ انہوں

نے فرمایا: میں ملک الموت کا انتظار کر رہا ہوں اور میں نہیں جانتا کہ وہ مجھے جنت کی خبر دیتے ہیں یا جہنم کی۔

﴾5437﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی علمی مذاکرے میں بیٹھتے تھے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سب سے زیادہ خاموش اور فضیلت والے تھے۔

﴾5438﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جمع ہو کر علم، خیر اور فقہ کے مذاکرے کرتے اور پھر جدا ہوتے تو ایک دوسرے سے معافی تلافی کی نوبت نہ آتی۔

﴾5439﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کہا کرتے تھے: اندھیری رات میں مسجد کی طرف جانا جنت کو واجب کرتا ہے۔

﴾5440﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فرمایا کرتے اور یہ امید رکھا کرتے کہ جو مسلمان اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ہاتھ خونِ ناحق سے آلودہ نہ ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے درگزر فرمائے گا اور خونِ ناحق کے سوا باقی گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

استاد کا انتخاب:

﴾5441﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی جب کسی شخص سے علم حاصل کرنے آتے تو اس کی نماز اور عادات واطوار کو دیکھتے پھر علم حاصل کرتے۔

﴾5442﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں جب کسی سے حدیث لیتا ہوں تو پہلے اس کے راویوں کو دیکھتا ہوں پھر حدیث لے لیتا ہوں اور باقی سب کو چھوڑ دیتا ہوں۔

﴾5443﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اطراف الحدیث (حدیث کے اجزاء) کو بیان کرنے میں کوئی حرج نہ جانتے تھے۔

﴾5444﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: روایت رائے کے بغیر اور رائے روایت کے بغیر درست نہیں ہوتی۔

علمِ نجوم:

﴾5445﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی راہنمائی حاصل کرنے کی خاطر چاند ستاروں کا علم

(یعنی علمِ نجوم) سیکھنے کو برا نہیں جانتے تھے[1]۔

﴿5446﴾... حضرت سیّدنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جو شخص اس لئے مجلس لگائے کہ اس کی مجلس میں بیٹھا جائے تو اس کی مجلس میں نہ بیٹھو۔

﴿5447﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے والد فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے تعجب کرتے ہوئے دو مرتبہ فرمایا: آپ کو بھی میری حاجت ہے !!!۔

﴿5448﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حُصَیْن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی بارے میں مسئلہ پوچھنے آیا تو آپ نے فرمایا: تمہیں میرے علاوہ اور کوئی نہ ملا جس سے مسئلہ پوچھتے۔

﴿5449﴾... حضرتِ سیِّدُنا زبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے کوئی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میرے علاوہ تمہیں اپنے گھر میں کوئی نہیں ملا جس سے یہ مسئلہ پوچھ لیتے۔

بلا ضرورت کلام نہ کرتے:

﴿5450﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَشْعَث بن سَوَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں عصر سے مغرب تک حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے پاس بیٹھا رہا مگر انہوں نے کوئی بات نہ کی۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا تو میں نے حضرت حکم اور حماد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو یہ کہتے ہوئے سنا: حضرت ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا۔ انہوں نے اتنا ہی کہا تھا کہ میں نے انہیں اپنا حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھنا اور ان کا کلام نہ کرنا بتایا تو انہوں نے کہا: سن لو! وہ اس وقت تک کلام نہیں کرتے تھے جب تک ان سے سوال نہ کیا جاتا۔

﴿5451﴾... حضرتِ سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ایسا کہنے کو ناپسند فرماتے تھے کہ ”نماز کا وقت ہو گیا ہے۔“

1... علم نجوم فقط اس قدر سیکھنا کہ جس سے جہت قبلہ، اوقات اور راستوں کی پہچان حاصل ہو جائز ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِؕ (پ۷، الانعام: ۹۷) ترجمۂ کنز الایمان: اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے تارے بنائے کہ ان سے راہ پاؤ خشکی اور تری کے اندھیروں میں۔ (مرقاۃ المفاتیح، ۸/۳۶۵)

کفار کو سلام کرنا کیسا؟

﴾5452﴿... حضرتِ سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے پوچھا ایک سرمہ فروش نصرانی گزرتا ہے تو کیا میں اسے سلام کروں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر تجھے اس سے کوئی ضرورت ہے یا تم دونوں میں جان پہچان ہے تو اسے سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں۔[1]

﴾5453﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اصحاب کے پاس جب کوئی شخص آکر اپنے شکار کے متعلق حکم پوچھتا تو وہ فرماتے: تمہارے پاس اس شکار سے پہلے بھی کوئی چیز موجود تھی؟ اگر وہ کہتا: جی ہاں۔ تو وہ فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے انتقام لے گا۔

تلاوتِ قرآن:

﴾5454﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: جب بندہ دن میں قرآنِ پاک کی تلاوت کرتا ہے تو فرشتے شام تک اس پر درود بھیجتے ہیں اور جو رات میں تلاوتِ قرآن کرتا ہے تو فرشتے صبح تک اس پر درود بھیجتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب دن کے اول وقت یا رات کے اول وقت میں ختم قرآن کرنے کو پسند فرماتے تھے اور حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں ایسے قاری کو دیکھنا سخت ناپسند کرتا ہوں جو موٹا ہو اور قرآن پاک بھول جائے۔

شیطان سے حفاظت:

﴾5455﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جو شخص صبح میں دس مرتبہ یہ دعا پڑھے: اَعُوْذُ بِالسَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم یعنی میں شیطان مردود سے سننے جاننے والے کی پناہ مانگتا ہوں۔ وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور جو شام میں یہ دعا پڑھے وہ صبح تک شیطان سے محفوظ رہے گا۔

---

[1]... کفار کو سلام نہ کرے اور وہ سلام کریں تو جواب دے سکتا ہے مگر جواب میں صرف عَلَیْکُمْ کہے۔ کافر کو اگر حاجت کی وجہ سے سلام کیا، مثلاً سلام نہ کرنے میں اس سے اندیشہ ہے تو حرج نہیں اور بقصدِ تعظیم کافر کو ہرگز ہرگز سلام نہ کرے کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۴۶۱ ملتقطاً)

﴿5456﴾... حضرت سیّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ اگر مجھے کہا جائے کہ ان میں سے کسی نے اپنے ناخن پر مسح کیا ہے تو میں اس کی تصدیق نہیں کروں گا۔

﴿5457﴾... حضرتِ سیّدُنا حارث عکلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا ہاتھ پکڑے ہوئے ایک شخص کے بارے میں بات کر رہا تھا کہ میں نے اس کا کوئی عیب ذکر کر دیا جب ہم مسجد کے دروازے پر پہنچے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور فرمایا: جاؤ وضو کرو۔ اسلاف ایسی باتوں کو بیہودہ شمار کرتے تھے۔[1]

﴿5458﴾... حضرتِ سیّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جھوٹ روزے دار کا روزہ توڑ دیتا ہے۔[2]

اسلاف کی جنازوں میں شرکت:

﴿5459﴾... حضرتِ سیّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کسی جنازے میں حاضر ہوتے تو چند دنوں تک غمزدہ رہتے اور یہ غم ان میں واضح طور پر دیکھا جاتا۔

﴿5460﴾... حضرتِ سیّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: غالباً حضرتِ سیّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرمایا کرتے تھے: جب ہم کسی جنازے میں جاتے یا کسی میت کے بارے میں سنتے تو ہم چند دن تک اس کے غم میں مبتلا رہتے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اسے وہ معاملہ درپیش ہوا ہے جو اسے جنت کی طرف لے جائے گا یا پھر دوزخ کی طرف جبکہ تمہارا حال یہ ہے کہ تم اپنے جنازوں میں دنیا کی باتیں کرتے ہو۔

﴿5461﴾... حضرتِ سیّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: اگر بندہ اپنے گناہوں کی طرح اپنی عبادت کو چھپائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی عبادت کو ظاہر فرما دے گا۔

عابد کا خوفِ خدا:

﴿5462﴾... حضرتِ سیّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ایک عابد ایک عورت کے پاس تھا، عابد

1... عرض: وُضو کی حالت میں جھوٹ بولا یا غیبت کی یا فُحش بکا تو وُضو میں کوئی خرابی تو نہیں آتی؟
ارشاد: مُستَحَب یہ ہے کہ پھر وُضو کر لے اگر نماز اسی وُضو سے پڑھ لی خِلافِ مُستَحَب کیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۸۱)

2... جھوٹ، چغلی، غیبت، گالی دینا، بیہودہ بات، کسی کو تکلیف دینا کہ یہ چیزیں ویسے بھی ناجائز و حرام ہیں روزہ میں اور زیادہ حرام اور ان کی وجہ سے روزہ میں کراہت آتی ہے (روزہ ٹوٹتا نہیں)۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۵، ۱/۹۹۶)

نے ارادہ کیا کہ اپنا ہاتھ عورت کی ران پر رکھے لیکن اس نے ہاتھ آگ میں رکھ دیا حتّٰی کہ اس کا ہاتھ جل گیا۔

﴿5463﴾... فرمانِ خداوندی ہے:

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ (پ۲۲، سبا:۵۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور روک کر دی گئی ان میں اور اس میں جسے چاہتے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: جب بھی مجھے یہ آیت یاد آتی ہے تو ٹھنڈے مشروب کی یاد آجاتی ہے۔

رضائے الٰہی:

﴿5464﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے علم حاصل کیا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کو اتنا عطا فرمائے گا جو اس کو کفایت کرے گا۔

﴿5465﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میری ایک عورت سے ملاقات ہوئی تو میں نے اس سے ہاتھ ملانے کا ارادہ کیا چنانچہ میں نے اپنے ہاتھ پر کپڑا ڈال لیا تو اس نے اپنے چہرے سے پردہ ہٹا دیا وہ بہت بوڑھی عورت تھی لہٰذا میں نے اس سے بغیر کوئی چیز حائل کیے ہاتھ ملایا[1]۔

﴿5466﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پسند کرتے تھے کہ عمل میں زیادتی ہی کریں کوئی کمی نہ کریں تاکہ استقامت باقی رہے۔

﴿5467﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو پہلے اپنے لئے کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کون سی دعا اس کے حق میں قبول ہو جائے۔

﴿5468﴾... حضرتِ سیِّدُنا منصور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی انگوٹھی میں ''بِاللہِ وَلَہُ بِحَقٍّ'' کا نقش تھا جو مکھی کی مثل تراشا ہوا تھا۔

﴿5469﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: مسلمانوں میں بہترین عادل وہ ہے جس

---

[1] ...ایسی بوڑھی عورت جو نفسانی یعنی جنسی خواہش نہ رکھتی ہو اس سے مصافحہ کرنے اور اس کے ہاتھ کو مس کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اطمینان خاطر حاصل ہو۔ (فتاوی رضویہ، ۲۲/ ۲۰۶)

کے بارے میں کوئی شک و شبہ نہ ہو۔

﴿5470﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی نے حُلْوان کے امیر کو کھیت میں چلتے دیکھا تو فرمایا: راستے میں ظلم کرنا دین میں ظلم کرنے سے بہتر ہے۔

قیامت کی نشانیاں:

﴿5471﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ایک رات ایسی آئے گی جس میں لوگوں کے سینوں سے قرآنِ پاک اٹھا لیا جائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس سے تمام مؤمنین انتقال کر جائیں گے پھر ایسے لوگ رہ جائیں گے جو نہ سچی بات کریں گے نہ اس کو عام کریں گے، زنا ایسے کریں گے جیسے گدھے جفتی کرتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا نے تو اسے بہت طویل بیان کیا اور یہ ان صحابہ میں سے تھے جو قیامت کے معاملے کو بہت طویل ذکر کرتے تھے، حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا نے فرمایا: وہ لوگ 120 سال تک اسی حالت میں رہیں گے۔

﴿5472﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان جب جمع ہوتے تو اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ ان میں سے کوئی شخص اپنی بہترین حدیث سنائے۔

﴿5473﴾... حضرتِ سیِّدُنا اعمش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: مجھے ایک شخص نے مال دیا اور اس میں سے (اس وقت کے) سو روپے نکال لیے کہ زعفران لے گا۔ میں نے اس بات کا ذکر حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی کے سامنے کیا تو انہوں نے فرمایا: صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان اس قدر دنیا کے طلبگار نہیں تھے۔

اچھی نیت کا اثر:

﴿5474﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ایک شخص ایسی گفتگو کرتا ہے جس پر غصہ آتا ہے لیکن اس کی نیت بھلائی کی ہوتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے لوگوں کے دلوں میں معافی ڈال دیتا ہے حتّٰی کہ لوگ کہتے ہیں: اس کا کلام بھلائی کے لیے ہی ہے اور ایک شخص اچھا کلام کرتا ہے لیکن اس سے بھلائی کا ارادہ نہیں کرتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ لوگوں کے دلوں میں ایک بات ڈال دیتا ہے حتّٰی کہ لوگ کہتے ہیں: اس نے اپنے کلام سے بھلائی کا ارادہ نہیں کیا۔

﴿5475﴾...حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بندہ جو بھی مال خرچ کرتا ہے اس پر اسے اجر ملتا ہے سوائے تعمیراتی کام کے، ہاں اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی کے لیے مسجد تعمیر کرے تو اس پر اجر ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو حمزہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے پوچھا: اگر بندہ بقدرِ ضرورت گھر بنائے تو؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: نہ ثواب ملے گا نہ گناہ۔

صدقے کا جذبہ:

﴿5476﴾...حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: تم سے پہلے وُسْعَت والے لوگوں کے گھروں میں خوشحالی اور لباس میں پیوند کاری ہوتی تھی، جب وہ صدقہ کرنا شروع کرتے تو اپنے گھروں کے دروازے اپنے اوپر بند کر لیتے تھے اگر بچ جاتا تو رشتے داروں پر صدقہ کرتے اگر پھر بھی بچ جاتا تو پڑوسیوں پر صدقہ کرتے اگر پھر بھی بچ جاتا تو یہاں، وہاں صدقہ کر دیتے اور ان کو یہ بات پسند تھی کہ ان کے گھر میں ملاقاتیوں اور مانگنے والوں کے لئے کھجوریں موجود رہیں۔

﴿5477﴾...حضرتِ سیِّدُنا ابو منصور میمون جہنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ اپنے گھروں میں خوشحال ہوتے تھے لیکن پھر بھی ان کے لباس میں پیوند لگے ہوتے تھے۔

﴿5478﴾...حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: تم سے پہلے کے لوگ پھٹے ہوئے لباس میں مہربان دلوں والے تھے۔

﴿5479﴾...حضرت سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: بیت الخلاء میں (دل میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ اوپر کو بلند ہو جاتا ہے[1]۔

﴿5480﴾...حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان قرآنِ پاک کو

---

[1]...پاخانہ کے اندر (یعنی استنجاخانہ میں) اللہ کا ذکر منع ہے کیونکہ وہاں گندگیاں ہیں حضور سوائے اس حالت کے تمام حالات میں ذِکرُ اللہ کرتے تھے۔ (مراۃ المناجیح، ۱/۲۶۸ ملتقطاً)

چھوٹا کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔ سیّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرمایا کرتے: کتابُ اللہ کی تعظیم کرو۔

اعمال کو پوشیدہ رکھو:

﴿5481﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ لوگ (یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کسی غلام کا نام عبدُاللہ رکھنے سے کتراتے تھے یہ خوف کرتے ہوئے کہ یوں وہ آزاد ہو جائے گا اور اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ جن نیک اعمال کو انہوں نے پوشیدہ رکھا ہے انہیں ظاہر کر دیں بایں طور کہ کوئی شخص کہے: میں نے فلاں فلاں کام کیا، میں نے فلاں فلاں چیز بنائی، وہ کسی کو کوئی چیز دیتے تو اتنا کہنے کو بھی ناپسند کرتے کہ میں نے تجھے دے کر بھلائی کی یا یوں کہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے آزاد ہے، وہ لوگ خاموشی سے دے دیتے اور کچھ نہ کہتے تھے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں جب کوئی ایسی بات دیکھتا ہوں جو مجھے ناپسند ہو تو میں اس کی برائی صرف اس لئے نہیں کرتا کہ کہیں میں اس میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔

﴿5482﴾... حضرتِ سیِّدُنا جواب تیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذکر کے وقت کانپتے تھے، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے ان سے کہا: اگر تم اس پر قابو پا سکتے ہو تو مجھے پروا نہیں کہ میں تمہیں کسی گنتی میں شمار نہ کروں اور اگر تم اس پر قابو نہیں پا سکتے تو یقیناً تم نے اپنے سے بہتر کی مخالفت کی۔

سیِّدُنا ابراھیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے منقول تفسیری اقوال

﴿5483﴾... فرامینِ باری تعالٰی اور ان کی تفسیر:

وَیَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ (پ۱۲، ھود: ۱۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور اس پر اللہ کی طرف سے گواہ آئے۔

(گواہ سے مراد) حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔

كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ ترجمۂ کنزالایمان: وہ رات میں کم سویا کرتے۔

(پ۲۶، الذّٰریٰت: ۱۷)

یہاں **یَهْجَعُوْنَ** کے معنٰی ہیں: سونے والے۔

وَ اجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَؕ (پ۱۱، یونس: ۸۷)
ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے گھروں کو نماز کی جگہ کرو اور نماز قائم رکھو۔

یعنی وہ (بنی اسرائیل) خوف زدہ ہوئے تو انھیں حکم دیا گیا کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھیں۔

وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَۘ (۹) (پ۱۸، المؤمنون: ۹)
ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔

یعنی فرض نمازوں پر ہمیشگی کرنے والے۔

وَ لَنُذِیْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ (پ۲۱، السجدۃ: ۲۱)
ترجمۂ کنزالایمان: اور ضرور ہم انہیں چکھائیں گے کچھ نزدیک کا عذاب اس بڑے عذاب سے پہلے۔

یعنی ان اشیاء کے ذریعے جن سے وہ دنیا میں تکلیف میں مبتلا ہوتے تھے۔

طُوْبٰى لَهُمْ وَ حُسْنُ مَاٰبٍ (پ۱۳، الرعد: ۲۹)
ترجمۂ کنزالایمان: ان کو خوشی ہے اور اچھا انجام۔

یعنی وہ بہتر ہوگا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں عطا فرمائے گا۔

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: کہا جاتا ہے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' تمام کلاموں میں دگنا ہے (یعنی یہ ذکر بھی ہے اور شکر بھی)۔

﴿5484﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

كُلَّ كَفَّارٍ عَنِیْدٍۙ (۲۴) (پ۲۶، قٓ: ۲۴)
ترجمۂ کنزالایمان: ہر بڑے ناشکرے ہٹ دھرم کو۔

اس سے مراد حق سے دور ہونے والا ہے۔

﴿5485﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِۚ (۴۶) (پ۲۷، الرحمٰن: ۴۶)
ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔

یہ اس کے لیے ہے جو دنیا میں ڈرے۔

﴿5486﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ ؕ﴿۴﴾ (پ۳۰، البلد: ۴) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا۔

یعنی ماں کے پیٹ ہی سے مشقت میں رہتا۔

﴿5487﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍ ۙ﴿۱۳﴾ (پ۲۹، القلم: ۱۳) ترجمۂ کنزالایمان: دُرُشت خُو اس سب پر طُرَّہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا۔

یہاں "عُتُل" سے مراد فاجر اور "زَنِیْم" سے مراد لوگوں کے ساتھ بداخلاقی کرنے والا ہے۔

﴿5488﴾... حکمِ خداوندی ہے:

وَ لَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَیْمَانِكُمْ ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو۔

(پ۲، البقرۃ: ۲۲۴)

اس سے مراد وہ شخص ہے جو قسم کھائے کہ صلہ رحمی نہیں کرے گا اور رشتہ داروں سے نیکی نہیں کرے گا اور دو لوگوں میں صلح نہیں کروائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اسے اس کی قسم ایسے کاموں سے نہ روکے اسے چاہئے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے دے۔

﴿5489﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ تکبیرِ اولیٰ میں سستی کرتا ہے تو اس سے کنارہ کشی کرلو۔

﴿5490﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا عقیدہ تھا کہ بروزِ قیامت لوگ آدھے دن کی مقدار میں حساب سے فارغ ہو جائیں گے اور کہا جائے گا: یہ جنتی ہیں اور یہ جہنمی ہیں۔

﴿5491﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نزع کی شدّت کو پسند کرتے تھے تاکہ برے اعمال کا کفارہ ہو جائے۔

﴿5492﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی اور حضرتِ سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: بندے کے برا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ دینی یا دنیاوی معاملے میں اس پر انگلیاں اٹھائی جائیں سوائے اس کے جسے

اللہ عَزَّوَجَلَّ محفوظ رکھے اور آپ نے تین بار اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تقویٰ یہاں ہوتا ہے۔

﴿5493﴾... حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص بڑا نیک تھا، پھر اس سے کوئی بدعت یا کوئی گناہ سرزد ہو گیا تو اس کے ساتھیوں نے اسے چھوڑ دیا اور بالکل نظر انداز کر دیا۔ جب یہ بات حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو پہنچی تو فرمایا: اس کا تدارک کرتے اور اس کو سمجھاتے، اس کو چھوڑنا نہیں چاہئے تھا۔

﴿5494﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان دین میں رنگین مزاجی کو ناپسند فرماتے تھے۔

﴿5495﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حجام کے شیشے میں دیکھنا چھچھورا پن ہے۔

سیِّدُنا ابراھیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا ابو عمران ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی ایک جماعت سے ملاقات کی ہے، ان میں سے حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور امہات المؤمنین میں سے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور ان کے علاوہ دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی ہیں جبکہ ان کی اکثر روایات تابعین علما رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے ہیں جن میں حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ، حضرتِ سیِّدُنا اَسْوَد، حضرتِ سیِّدُنا مَسْروق، حضرتِ سیِّدُنا عَبِیدہ سَلْمانی، حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مُعاویہ نخعی، حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن یزید، حضرتِ سیِّدُنا شُریح بن حارث، حضرتِ سیِّدُنا زِر بن حُبَیْش، حضرتِ سیِّدُنا عُبید بن نُضَیلہ، حضرتِ سیِّدُنا وہنی بن نُوَیرہ، حضرتِ سیِّدُنا عابِس بن ربیعہ، حضرتِ سیِّدُنا تمیم بن حَذْلَم، حضرتِ سیِّدُنا سَہْم بن مِنْجاب اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ضِرار اَسَدی رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام شامل ہیں۔

سجدہ سہو کا حکم:

﴿5496﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم نے سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نماز پڑھی اس میں کچھ زیادتی ہوئی یا کچھ کمی جب نماز مکمل ہو گئی تو عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا نماز میں کوئی نئی بات ہوئی ہے؟ آپ صَلَّی اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”نہیں، لیکن کیوں پوچھ رہے ہو؟“ ہم نے وہ معاملہ عرض کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبلے کی جانب مڑے اور دو سجدے کیے پھر ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: ”اگر نماز میں کوئی نئی بات ہوتی تو ضرور تم کو اس کی خبر دیتا لیکن میں تمہاری مثل بشر ہوں میں بھی بھولتا ہوں جس طرح تم بھولتے ہو، تو جب میں بھولوں تو مجھے یاد دلا دیا کرو اور تم میں سے جب کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو جو سب سے بہتر سمجھے اس پر اپنی نماز مکمل کرے پھر سلام پھیر کر دو سجدے کر لے [1]۔“[2]

آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عاجزی:

﴿5497﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چٹائی پر آرام فرما رہے تھے اور چٹائی کا اثر آپ کے جسمِ مبارک پر واضح تھا، میں اس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا آپ ہمیں اس بات کی اجازت دیں گے کہ ہم آپ کے لئے کچھ بچھا دیں تاکہ آپ اس تکلیف سے محفوظ ہو کر اس پر آرام فرمائیں؟ نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے دنیا سے اور دنیا کو مجھ سے کیا کام میں تو دنیا میں اس سوار کی مثل ہوں جو ایک درخت کے سائے میں ٹھہرا اور پھر اسے چھوڑ کر چل دیا۔[3]

﴿5498﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ

---

[1] ... یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب نماز کلام کرنے سے فاسد نہ ہوتی تھی، چونکہ اس سوال وجواب کے باوجود نماز باقی تھی لہذا سجدۂ سہو کر لیا اب ایسا نہیں ہو سکتا۔ سَلَّمَ سے مراد وہی نماز کا سلام ہے جو نماز تمام کرنے کی نیت سے کیا گیا تھا۔ خیال رہے کہ اگر کسی نمازی کو سلام کے بعد اپنی بھول یاد آئے تو فوراً سجدۂ سہو میں گر جائے اور پھر التحیات پڑھ کر سلام پھیرے پہلا سلام سہو کا ہو جائے گا دوسرا نماز کا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۱۴۶)

نوٹ: سجدہ سہو کے تفصیلی احکام جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب **”بہارِ شریعت جلد اول، حصہ 4، صفحہ 708 تا 719“** کا مطالعہ کیجئے۔

[2] ... بخاری، کتاب الصلوۃ، باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان، ۱/ ۱۵۷، حدیث: ۴۰۱، بتغیر قلیل

[3] ... سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب مثل الدنیا، ۴/ ۴۲۶، حدیث: ۴۱۰۹، دون ”مالی وللدنیا“

رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے دنیا سے اور دنیا کو مجھ سے کیا کام میں تو دنیا میں اس سوار کی مثل ہوں جس کو گرم دن میں سایہ دار درخت ملا تو اس نے وہاں آرام کیا اور پھر چھوڑ کر چل دیا۔[1]

سفرِ معراج:

﴿5499﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے بُراق لایا گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے پیچھے سوار ہو گئے براق دونوں کو لے کر چلا، جب وہ کسی پہاڑ کی چڑہائی چڑھتا تو اس کے پاؤں اوپر ہو جاتے اور جب نیچے اترتا تو اس کے ہاتھ اوپر ہو جاتے، وہ ایک بدبودار زمین سے ہوتے ہوئے خوشبودار زمین پر پہنچے تو حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جبریل! ہم بدبودار زمین سے خوشبودار زمین پر آئے ہیں؟ حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: وہ بدبودار جگہ جہنم کی زمین تھی اور یہ جنت کی زمین ہے، حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ہم ایک شخص کے پاس آئے جو نماز پڑھ رہا تھا اس نے کہا: جبریل! یہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: یہ آپ کے بھائی محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ تو انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور مجھے برکت کی دعا دی اور کہا: اپنی امت کے لئے آسانی کا سوال کریں، میں نے پوچھا: جبریل! یہ میرے بھائی کون ہیں؟ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یہ آپ کے بھائی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔ میں نے کہا: وہی بلند آواز اور غصہ والے؟ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ان کا ربّ ان کے طرزِ عمل اور مزاج کی گرمی کو خوب جانتا ہے۔

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: پھر ہم وہاں سے چلے تو میں نے ایک روشن جگہ دیکھی تو جبریل سے پوچھا: جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کہا: یہ آپ کے والد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا درخت ہے، کیا آپ ان سے ملاقات کریں گے؟ میں نے کہا: "ہاں۔" لہٰذا ہم ان سے ملے تو انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور برکت کی دعا دی، پھر ہم بیتُ المقدس اس جگہ گئے جہاں انبیا اپنی سواریاں باندھا کرتے تھے پھر میں بیت المقدس میں

---

1 ...مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۱۴۲، حدیث: ۴۲۰۸

داخل ہوا تو تمام انبیا کو جن کا ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن پاک میں کیا اور جن کا نہیں کیا اس نے میرے لیے جمع فرما دیا، میں نے ان سب کو نماز پڑھائی سوائے حضرت ابراہیم، حضرت موسٰی اور حضرت عیسٰی عَلَیْہِمُ السَّلَام کے۔[1]

مومن کی تین صفات:

﴿5500﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم، نور مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا بِالْفَاحِشِ الْبَذِیءِ یعنی مومن طعنہ مارنے والا، لعنت کرنے والا اور بے حیائی کی باتیں کرنے والا بد کلام نہیں ہوتا۔[2]

﴿5501﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: تمام نبیوں کے سرور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں گدھے جیسی موت کو ناپسند کرتا ہوں۔ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! گدھے کی موت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ناگہانی موت۔[3]

﴿5502﴾... حضرتِ سیِّدُنا علقمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اچھی آواز میں قرآن پڑھتا تھا، حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے بلوایا اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان! ترتیل کے ساتھ قرآن پڑھو بے شک میں نے نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: "حُسْنُ الصَّوْتِ زِيْنَةُ الْقُرْاٰنِ یعنی اچھی آواز قرآن کی زینت ہے۔"[4]

﴿5503﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں تشہد ایسے سکھاتے جیسے قرآن کی سورت سکھاتے ہیں اور ارشاد فرماتے: تشہد سیکھو کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔[5]

﴿5504﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی

1 ...معجم کبیر، ١٠/ ٦٩، حدیث: ٩٩٧٦

2 ...ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی اللعنة، ٣/ ٣٩٣، حدیث: ١٩٨٤

3 ...ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی التشدید عند الموت، ٢/ ٢٩٥، حدیث: ٩٨٢

4 ...معجم کبیر، ١٠/ ٨٢، حدیث: ١٠٠٢٣

5 ...سنن الکبری للبیہقی، کتاب الصلوۃ، باب وجوب التشهد الاخر... الخ، ٢/ ٥٢٨، حدیث: ٣٩٦٣، دون "تعلّموا"

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبر پر جلوہ فرما ہوتے تو ہم اپنا رخ آپ کی طرف کر لیتے۔[1]

﴿5505﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: افضل صدقہ درہم دینا یا سواری پیش کرنا ہے۔[2]

آقا کی نصیحتیں:

﴿5506﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: مجھے تمام نبیوں کے سرور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تاکیداً فرمایا: تم صبح اس طرح کرو کہ تمہارے بالوں میں تیل لگا ہو اور تم نے کنگھی کی ہو اور اس طرح صبح نہ کرو کہ تم پر اداسی ہو اور مسلمانوں میں سے جو تمہیں دعوت دے اس کی دعوت قبول کرو جبکہ گانے باجے کا اہتمام نہ ہو اگر گانے باجے کا اہتمام ہو تو دعوت قبول نہ کرو اور اہل قبلہ میں سے جس کا بھی انتقال ہو جائے اس کا جنازہ پڑھو اگرچہ اس کو سولی دی گئی ہو یا اس کو رجم کیا گیا ہو، زمین بھر گناہوں کے ساتھ تمہارا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملنا یہ اس سے بہتر ہے کہ تم اہل قبلہ میں سے کسی کے خلاف (جھوٹی) گواہی دینے والے ہو۔[3]

﴿5507﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمام مخلوق اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عیال ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک محبوب ترین وہ ہے جو اس کی عیال سے اچھا سلوک کرے۔[4]

زکوٰۃ، صدقہ اور دعا کا فائدہ:

﴿5508﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جناب سَیِّدُ المرسَلین، رحمۃٌ

---

1 ...ترمذی، کتاب الجمعة، باب فی استقبال الامام اذا خطب، ۲/ ۴۴، حدیث: ۵۰۹

2 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۸۴، حدیث: ۱۰۰۲۹

3 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۸۴، حدیث: ۱۰۰۲۸

4 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۸۶، حدیث: ۱۰۰۳۳

لِّلْعٰلَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعے محفوظ کرو، اپنی بیماریوں کا صدقے کے ذریعے علاج کرو اور دعا کے ذریعے بلاؤں کو دور کرو۔[1]

﴿5509﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ فرماتے ہیں: تمام نبیوں کے سرور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مالدار ہونے کے باوجود سوال کرے وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اپنے چہرے کا گوشت نوچ رہا ہوگا، اس شخص کے لئے صدقہ حلال نہیں جس کے پاس 50 درہم یا اتنی مالیت کا سونے کا سامان ہو (یعنی اسے سوال کرنا جائز نہیں)۔[2]

قرض دینے کا اجر:

﴿5510﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا اسود بن یزید رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نخع کے رہنے والے ایک تاجر غلام سے قرض لیا کرتے تھے، جب وہ تاجر غلام آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے پاس آتا تو آپ (اپنے پاس آنے والے تحائف سے) اس کا قرض چکا دیتے ایک مرتبہ وہ غلام قرض واپس لینے آیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ہمیں کچھ مہلت دے دو کیونکہ ان تحائف سے کچھ دیگر حقوق بھی ادا کرنے ہیں؟ اس نے انکار کر دیا چنانچہ آپ نے ہاتھوں ہاتھ 500 درہم اس کو دے دیے۔ اس غلام نے لے کر واپس کرتے ہوئے کہا: چلئے رکھ لیجئے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: میں نے بھی تو تم سے یہی کہا تھا لیکن تم نے تو انکار کر دیا تھا۔ تاجر نے کہا: میں نے آپ کو حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کی روایت سے یہ حدیث پاک بیان کرتے سنا کہ رحمت عالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو دو مرتبہ قرض دے تو ان میں سے ایک کا اجر صدقہ کرنے کی مثل ہے۔"[3] لہٰذا حضرت اسود رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے وہ درہم رکھ لیے۔

نمازِ فجر و عشا کی فضیلت:

﴿5511﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر

1... سنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الجنائز، باب وضع الید علی المریض... الخ، حدیث ۳/ ۵۳۶، حدیث: ۶۵۹۳، بتقدم وتأخر

2... ابن ماجہ، کتاب الزکاۃ، باب من سأل عن ظہر غنی، ۲/ ۴۰۲، حدیث: ۱۸۴۰

مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۱۹۲، حدیث: ۴۴۴۰

3... معجم کبیر، ۱۰/ ۱۲۹، حدیث: ۱۰۲۰۰

ہوا اور عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں نے مدینے کے ایک مقام پر ایک عورت کا علاج کیا جس کی وجہ سے مجھے انزال ہو گیا جبکہ میں نے اسے چھوا بھی نہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر پردہ رکھے گا جب تک تو اپنے آپ پر پردہ رکھے گا۔ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس پر کچھ ارشاد نہ فرمایا۔ پھر وہ شخص وہاں سے کھڑا ہوا اور چل دیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو اس کے پیچھے بھیجا اور اس کو بلوا کر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَۚ(۱۱۴) (پ۱۲، ھود: ۱۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔

عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا یہ اس شخص کے ساتھ خاص ہے یا تمام لوگوں کے لیے ہے؟ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمام لوگوں کے لئے ہے۔[1]

حوضِ کوثر کیسا ہے؟

﴿13-5512﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: مُلَیکہ کے دونوں بیٹے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ہماری ماں اپنے شوہر کی عزت کرتی تھی اور اولاد پر شفقت کرتی تھی، مہمانوں کی مہمان نوازی کرتی تھی سوائے اس کے کہ وہ زمانہ جاہلیت میں انتہائی برا کام کرتی تھی، حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہاری ماں جہنم میں ہے۔ وہ واپس ہوئے اور ان کے چہرے پر اداسی نظر آ رہی تھی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو بلوایا تو وہ واپس آئے اب ان کے چہرے پر خوشی نظر آ رہی تھی اس امید پر کہ شاید کوئی نئی بات ہو گئی ہے۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری والدہ بھی تمہاری والدہ کے ساتھ ہے[2]، تو ایک منافق نے کہا: جو اپنی والدہ کے بارے میں

1...مسلم، کتاب التوبة، باب ان الحسنات... الخ، ص ۱۴۷۷، حدیث: ۲۷۶۳

2...شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیة، جلد 1، صفحہ 314 پر ہے: حافظ ابنِ شاہین عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْمُبِیْن اپنی کتاب ”اَلنَّاسِخ وَالْمَنْسُوْخ“ میں ذکر کرتے ہیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ حَجَّةُ الْوَدَاع کے موقع پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کے لئے گئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی والدہ ماجدہ کو ...

بے اختیار ہیں ہم ان کے نقش قدم پر کیسے چلیں؟ کثرت سے سوال کرنے والے ایک انصاری شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا آپ کے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی یا آپ دونوں کی والدہ کے بارے میں وعدہ کیا ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے سوال ہی نہیں کیا اور میں ضرور قیامت کے دن مقام محمود پر کھڑا ہوں گا۔ انصاری نے عرض کی: مقام محمود کیا ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم سب لوگ ننگے پاؤں ننگ بدن اور بغیر ختنہ کے آؤ گے سب سے پہلے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو کپڑے پہنائے جائیں گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: میرے خلیل کو کپڑے پہناؤ تو ان کو دو سفید چادریں پہنائی جائیں گی اور وہ عرش کے سامنے بیٹھ جائیں گے پھر میرے لئے کپڑے لائے جائیں گے اور میں ان کو پہنوں گا اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی سیدھی جانب ایک مقام پر کھڑا ہوں گا جہاں میرے علاوہ اور کوئی کھڑا نہیں ہو گا اور تمام اولین و آخرین مجھ پر رشک کریں گے اور میری نہر کوثر کو حوض کی طرف کھول دیا جائے گا۔ ایک منافق نے کہا: پانی تو فقط کالی مٹی پر یا کنکریوں پر ہی بہتا ہے۔ انصاری نے عرض کی: اس کی مٹی اور کنکر کیا ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مٹی مشک ہے اور کنکر موتی ہے۔ منافق نے کہا: میں نے تو ایسی بات کبھی نہیں سنی؟ مٹی اور کنکر پر پانی بہے تو اس میں تو جڑیں بھی نکلی ہوتی ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں اس کی جڑ سونے کی ہے۔ منافق نے کہا: میں نے تو ایسی بات کبھی نہیں سنی؟ جڑ کے ساتھ تو پتے اور پھل بھی ہوتے ہیں؟ انصاری نے عرض کی: کیا اس کے پھل

...... زندہ کرنے کی دعا کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں زندہ فرمادیا اور وہ آپ پر ایمان لائیں۔ صفحہ 318 پر ہے: حافظ ابن شاہین، خطیب بغدادی، حافظ اِبْنِ عَساکِر، علامہ سُہَیلی، علامہ مُحِب طَبَری، علامہ ناصر الدِّین بن منیر اور علامہ ابْنِ سیِّدُ النَّاس رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ مُمانعتِ اِستغفار والی روایت اس حدیث سے منسوخ ہے۔ شارح احیاء العلوم علامہ سیِّد محمد بن محمد حسینی مرتَضٰی زَبیدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والِدَیْن کَرِیمین بعدِ وفات زندہ ہو کر آپ پر ایمان لائے، اس راویت کو (دوسری سند کے ساتھ) علامہ سہیلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے "رَوْضُ الْاُنُف" میں اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کیا اور خطیب بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی نے "اَلسَّابِق وَاللَّاحِق" میں اسے ذکر کیا۔ حافظ علامہ سُیُوطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والدین کریمین کے ایمان کے متعلق سات رسائل تصنیف فرمائے اور اس موضوع کے متعلق میرا (یعنی صاحب اتحاف کا) بھی ایک رِسالہ بنام "اَلْاِنْتِصَار لِوَالِدَیِ النَّبِیِّ الْمُخْتَار" ہے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، ۱۰/ ۴۳۳ملخصًا)

ہیں ؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مختلف قسم کے جواہرات اس کے پھل ہیں اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے جو اس سے ایک گھونٹ پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا اور جو اس سے محروم رہا وہ کبھی سیراب نہ ہو گا۔(1)

﴿5514﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کپڑوں سے جنابت کے اثر کو کھرچ دیتی تھی پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کپڑوں میں نماز پڑھتے تھے۔(2)

﴿5515﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: شاہِ مدینہ، قرار قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز پڑھتے ہوئے ٹھنڈ محسوس کی تو ارشاد فرمایا: عائشہ! اپنی چادر مجھ پر ڈال دو۔ میں نے عرض کی: میں حائضہ ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: مجبوری بھی اور بخل بھی، تمہارا حیض تمہارے کپڑوں میں نہیں ہے۔(3)

آقا کا دیوانہ:

﴿5516﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضرہوکرعرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مجھے میری جان سے زیادہ محبوب ہیں، میرے گھر والوں سے زیادہ محبوب ہیں بلکہ آپ مجھے اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں، جب میں اپنے گھر میں ہوں اور آپ کی یاد آجائے تو اس وقت تک قرار نہیں آتا جب تک آپ کو دیکھ نہ لوں، جب میں اپنی موت اور آپ کے وصال کو یاد کرتا ہوں تو میں جانتا لیتا ہوں کہ آپ تو جنت میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ساتھ بلند مقام پر ہوں گے اور اگر میں جنت میں داخل ہو بھی گیا تو پھر بھی مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں آپ کے دیدار سے محروم نہ ہو جاؤں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو کوئی جواب ارشاد نہ فرمایا حتّٰی کہ

1... مسند احمد، مسند عبد اللّٰہ بن مسعود، ۲/ ۵۶، حدیث: ۳۷۸۷

2... مسلم، کتاب الطھارۃ، باب حکم المنی، ص ۱۶۶، حدیث: ۲۸۸

3... مسند ابی یعلی، مسند عائشۃ، ۴/ ۹۱، حدیث: ۴۴۶۸

حضرت جبرئیل امین عَلَیْہِ السَّلَام یہ آیت لے کر حاضر ہوئے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓىٕكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾ (پ۵، النسآء:۶۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔[1]

بیمار کے لئے حضور کی دعائے شفا:

﴿5517﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: تمام نبیوں کے سرور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی بیمار کے پاس تشریف لاتے تو یوں دعا فرماتے: اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا یعنی اے لوگوں کے پالنہار! تکلیف کو دور فرما، شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے اور شفا نہیں مگر تیری شفا، ایسی شفا جو بیماری کا نشان نہیں چھوڑتی۔[2]

❁...❁...❁...❁...❁

حضرتِ سیِّدُنا عَوْن بن عبد اللہ بن عُتْبَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

تابعینِ کرام میں سے ایک بزرگ حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں۔ آپ دل جمعی سے ذکر الٰہی میں مشغول اور حفاظت الٰہی میں رہنے والے، اُمَرا اور متکبرین سے دور رہنے والے، فُقَرا اور مساکین پر نرمی کرنے والے، قدم بقدم صاحب بصیرت اور امیدوں کے دھوکے سے بچنے والے، اپنے نفس پر گریہ کرنے والے، حق کی طرف خوشی خوشی بڑھنے والے اور آخرت کے سفر کے لیے تیزی سے زادِ راہ اکٹھا کرنے والے تھے۔

منقول ہے: کمتر کو چھوڑنے اور برتر کو اختیار کرنے کا نام تصوف ہے۔

---

1 ...معجم اوسط، ۱/ ۱۴۸، حدیث: ۴۷۷

2 ...بخاری، کتاب المرضی، باب دعاء العائد للمریض، ۴/ ۱۴، حدیث: ۵۶۷۵

عمل کا سردار:

﴿5518﴾... حضرتِ سیِّدُنا نوفَل بن ابو فُرات رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: ہر شخص کے عمل کا کوئی سردار ہوتا ہے اور میرے عمل کا سردار اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر ہے۔

﴿5519﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ذکر کی مجالس دلوں کی شِفا ہے۔

ذِکْرُ اللہ کے فضائل:

﴿5520﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر دلوں کا زنگ دور کرتا ہے۔

﴿22-5521﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: غافل رہنے والوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے جنگ سے بھاگنے والوں میں ثابت قدم رہ کر لڑنے والا جبکہ غافل شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والوں میں ایسا ہے جیسے ثابت قدم رہ کر لڑنے والوں میں جنگ سے بھاگنے والا۔

﴿5523﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: غافل رہنے والوں میں ذِکْرُ اللہ کرنے والے شخص کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو شکست کے دہانے پر پہنچے لشکر کو شکست سے بچالے کہ اگر وہ نہ ہوتا تو لشکر ہار جاتا ایسے ہی اگر غافل لوگوں میں ذِکْرُ اللہ کرنے والا نہ ہو تو لوگ ہلاک ہو جائیں۔

﴿5524﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر لوگوں پر کوئی ایسی ساعت آئے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر نہ کیا گیا ہو تو تمام اہل زمین ہلاک ہو جائیں۔

﴿5525﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس آکر ذِکْرُ اللہ کیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ ٹیک لگا کر بیٹھ گئیں تو ان سے کہا گیا: اُمِّ درداء! لگتا ہے ہم نے آپ کو اکتاہٹ میں مبتلا کر دیا ہے؟ وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئیں اور فرمایا: کیا یہ سمجھتے ہو کہ تم نے مجھے اکتاہٹ میں مبتلا کر دیا ہے؟ میں ہر شے میں عبادت تلاش کرتی ہوں اور اہل ذکر کی مجلس سے بڑھ کر میرے دل کی شفا اور میرے نزدیک قابل ترجیح کوئی شے نہیں۔

﴿5526﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بزرگانِ دین ملاقات کرتے اور سوالات کرتے تو ان کا مقصد فقط اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرنا ہوتا تھا۔

﴿5527﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کا نام لے کر پکارتا ہے: اے فلاں! کیا تجھ سے آج کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والا گزرا ہے؟ وہ کہتا ہے: "ہاں۔" تو اسے مبارک باد دیتا ہے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: پہاڑ خیر کی بات تو خوب سنتے ہیں، کیا وہ بھلائی کے علاوہ جھوٹی اور باطل بات بھی سنتے ہیں؟ پھر یہ آیت تلاوت کی:

لَقَدْ جِئْتُمْ شَیْـًٔا اِدًّا ﴿۸۹﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾ (پ۱۶، مریم: ۸۹تا۹۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تم حد کی بھاری بات لائے قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں ڈھ (مسمار ہو) کر اس پر کہ انہوں نے رحمٰن کے لیے اولاد بتائی۔

﴿5528﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو 20 ہزار سے زیادہ درہم ملے تو آپ نے صدقہ کر دیئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دوستوں نے عرض کی: اگر آپ ان کو اپنے بیٹے کی خوشحالی کے لئے استعمال کرتے تو...؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے اپنے آپ کو اس کے ذریعے مضبوط کیا ہے اور میرے بیٹے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ خوشحال کرے گا، حضرتِ سیِّدُنا ابو اسامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آلِ مسعود میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیٹے سے زیادہ کوئی خوشحال نہ تھا۔

گھر والوں کو اللہ کافی ہے:

﴿5529﴾... جب حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وفات کا وقت آیا تو انھوں نے اپنے کچھ سامان کی وصیت کی کہ اسے بیچ کر اس کی قیمت میری طرف سے صدقہ کر دی جائے۔ عرض کی گئی: آپ اپنا سامان صدقہ کر کے اپنے گھر والوں کو خالی ہاتھ چھوڑ رہے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں اسے اپنے لیے آگے بھیج رہا ہوں اور اپنے اہل کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھوڑتا ہوں۔

﴿5530﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ آخرت سے

بچ جانے والی چیز کو دنیا کے لئے استعمال کرتے تھے اور آج تم ہو کہ دنیا سے بچ جانے والے کو آخرت کے لیے استعمال کرتے ہو۔

فقیروں کی صحبت:

﴿5531﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں اغنیاء کے ساتھ رہا تو میں نے ان میں کسی ایک کو بھی خود سے زیادہ غمزدہ نہ پایا، اگر میں کسی ایسے شخص کو دیکھتا ہوں جس کے کپڑے میرے کپڑوں سے زیادہ اچھے ہوں اور اس کی خوشبو میری خوشبو سے زیادہ اچھی ہو تو میں غمگین ہو جاتا پھر میں فقرا کے ساتھ رہا تو مجھے چین وسکون نصیب ہو گیا۔

﴿5532﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: میں اغنیاء کے ساتھ بیٹھتا تو ان میں اکثر لوگوں سے زیادہ پشیمان و غمگین ہوتا تھا، میں کسی کی سواری اپنی سواری سے بہتر دیکھتا یا کسی کے کپڑے اپنے کپڑوں سے بہتر دیکھتا تو غمگین ہو جاتا پھر میں نے فقراء کی صحبت اختیار کی تو راحت وسکون نصیب ہو گیا۔

﴿5533﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے: عصمت یہ ہے کہ تم دنیا کی کوئی چیز طلب کرو لیکن تمہیں نہ دی جائے۔ مزید فرماتے ہیں: سب سے بڑی بھلائی یہ ہے کہ تم سے دنیا لپیٹ کر تمہیں اسلام میں سے کچھ عطا کر دیا جائے تو تم اسے عظیم سمجھو۔

موت کو یاد کرو:

﴿5534﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو بھی شخص موت کو کما حقہ پہچان لیتا ہے وہ آنے والے کل کو اپنی زندگی شمار نہیں کرتا، کتنے ہی ایسے ہیں جنہوں نے دن کا استقبال کیا مگر دن بھی پورا نہ کر سکے اور کتنے ہی کل کی تیاری کرنے والے کل کو بھی نہ پہنچ سکے، اگر تم موت اور اس کی مسافت پر غور کرو تو ضرور خواہشات اور اس کے دھوکوں سے نفرت کرو گے۔

﴿36-5535﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کتنے ہی ایسے ہیں جنہوں نے دن کا استقبال کیا مگر اس کو مکمل نہ کر سکے اور کتنے ہی ایسے ہیں جنہوں نے آنے والے دن کا انتظار کیا مگر اس کو پا نہ سکے، اگر تم موت اور اس کی مسافت پر غور کرو تو ضرور خواہشات اور اس کے دھوکوں سے نفرت کرو گے۔

حکایت: کھدال والا

﴿5537﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص مصر کے ایک باغ میں زمین سے کچھ توڑ رہا تھا اس نے سر اٹھایا تو ایک شخص کو ہاتھ میں کھدال پکڑے اپنے سر پر کھڑے دیکھا تو اسے حقیر جانا، کھدال والے نے کہا: تمہارے دل میں کیا بات ہے؟ پہلا شخص خاموش رہا تو کھدال والے نے کہا: تمہارے دل میں دنیا ہے؟ بے شک دنیا تو موجود ہے نیک اور گناہ گار دونوں ہی دنیا سے کھاتے ہیں یا پھر تمہارے دل میں آخرت اور آخرت تو ایک سچی حقیقت ہے جس میں حق و باطل کا فرق کیا جائے گا حتّٰی کہ اس نے یہ تک بتادیا کہ اس کے بھی جوڑ ہیں جیسے گوشت میں جوڑ ہوتے ہیں، پہلے شخص کو اس کی باتیں پسند آئیں اور اس نے کہا: میرے دل میں تو وہ بات ہے جس میں لوگ مبتلا ہیں یعنی ابن زبیر کے فتنے میں مبتلا ہونا۔ کھدال والے نے کہا: پوچھو کہ کون ہے جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگی لیکن اس نے قبول نہ کی، اس سے سوال کیا لیکن اس نے عطا نہ کیا، اس پر بھروسا کیا لیکن وہ کافی نہ ہوا اور اس پر یقین کیا لیکن اس نے نجات نہ دی ہو...؟ پہلا شخص کہتا ہے: میں نے دعا کی: اَللّٰھُمَّ سَلِّمْنِیْ وَسَلِّمْ مِنِّیْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری حفاظت فرما اور مجھ سے حفاظت فرما۔

حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: فتنے تو ظاہر ہوئے مگر ان میں سے کسی ایک کو بھی کچھ نہ ہوا۔

﴿5538-39﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اٰلِ زبیر کے فتنے کے زمانے میں ایک شخص مصر کے ایک باغ میں غمزدہ حالت میں روتے ہوئے زمین سے کچھ توڑ رہا تھا اس نے سر اٹھایا تو ایک شخص کو کھدال اٹھائے اپنے سامنے کھڑے دیکھا۔ کھدال والے نے کہا: تجھے کیا ہوا تو غمزدہ کیوں ہے؟ اس نے ناگواری سے جواب دیا: کچھ نہیں۔ کھدال والے نے کہا: کیا دنیا کا معاملہ ہے؟ بے شک دنیا تو حاضر ہے اور اس سے نیک و بد دونوں ہی کھاتے ہیں اور آخرت وہ تو آنے والی ایک سچی حقیقت ہے، قادرِ مُطْلَق بادشاہ اس میں فیصلہ کرنے والا ہو گا، جو حق اور باطل کو جدا جدا فرمائے گا حتّٰی کہ اس نے یہ تک بتادیا کہ آخرت کے بھی جوڑ ہیں، جیسے گوشت میں جوڑ ہوتے ہیں جس نے اس میں خطا کی اس نے حق میں خطا کی، غمزدہ شخص کو اس کی باتیں

پسند آنے لگیں، کھدال والے نے کہا: جس معاملے میں مسلمان پڑے ہیں اس پر غمزدہ ہو؟ مسلمانوں پر تمہاری اس شفقت کے سبب عنقریب اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں نجات دے گا۔ پوچھو کہ کون ہے جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگی لیکن اس نے قبول نہ کی، اس سے سوال کیا لیکن اس نے عطا نہ کیا، اس پر بھروسا کیا لیکن وہ کافی نہ ہوا اور اس پر یقین کیا لیکن اس نے نجات نہ دی ہو...؟ غمزدہ شخص کہتا ہے: میں نے دعا کی: اَللّٰھُمَّ سَلِّمْنِیْ وَسَلِّمْ مِنِّیْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری حفاظت فرما اور مجھ سے حفاظت فرما۔

حضرتِ عون بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: فتنے تو ظاہر ہوئے مگر ان میں سے کسی ایک کو بھی کچھ نہ ہوا۔ حضرتِ مسعر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: وہ کھدال والے حضرتِ سیِّدُنا خضر عَلَيْهِ السَّلَام تھے۔

تقویٰ کیا ہے؟

﴿5540﴾... حضرتِ سیِّدُنا مسعودی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه جب مکتوب لکھتے تو اس طرح لکھتے: اَمَّا بَعْد! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُس بات کی وصیت کرتا ہوں جسے یاد کرنا یاد کرنے والے کے لئے خوش بختی ہے اور ضائع کرنا ضائع کرنے والے کے لئے بد بختی ہے، تقویٰ کی اصل صبر ہے، تقویٰ کا ثبوت عمل ہے، تقویٰ کا کمال ورع ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے تقویٰ کی شرط وہ ہے جس کو اس نے شرط مقرر کیا اور تقویٰ کا حق وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لازم کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عہد کو پورا کرنا یہ ہے کہ معبود صرف اسی کو مانا جائے کسی اور کو نہیں اور اطاعتِ الٰہی ہی میں کسی دوسرے کی فرمانبرداری کی جائے، معاملات کو اسی کی اطاعت کی خاطر مقدّم ومؤخر کیا جائے اور اس کے عہد کو پورا کرنے کی خاطر باقی تمام وعدے توڑ دیئے جائیں مگر کسی غیر کے وعدے کو پورا کرنے کی خاطر ربّ تعالٰی کا عہد نہ توڑا جائے، اس بات پر سب کا اتفاق ہے، اس کی مزید وضاحت بھی ہے جسے صاحب بصیرت ہی سمجھ سکتے ہیں اور اس کی معرفت رکھنے والے بہت تھوڑے ہیں۔

﴿5541﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے بھلائی بہت زیادہ ہے لیکن بہت کم لوگ اسے دیکھ پاتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے لوگوں کے لئے اس بھلائی میں سے حصہ ہے لیکن جو اس کی طرف نظر نہیں کرتا اس کو نظر نہیں آتا اور جو اس کے لئے جستجو نہیں کرتا وہ

اس کو پا نہیں سکتا، جو اس کے بارے میں نہیں جانتا وہ اسے لازم نہیں سمجھتا، کیا تم نہیں دیکھتے کہ آسمان میں کس قدر ستارے ہیں مگر ان کے ذریعے راہنمائی وہی حاصل کرتے ہیں جو ان کا علم رکھتے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا احمد بن نصر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس روایت میں اضافہ کیا کہ تقویٰ کی اصل صبر ہے، تقوی کا ثبوت عمل ہے اور تقویٰ کا کمال ورع ہے۔

ایک چراغ تھا جو بجھ گیا:

﴿5542﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن مسعودی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: آپ اپنے گھر والوں میں سب سے زیادہ زاہد تھے اور اُس چراغ کی مثل تھے جس سے لوگ فائدہ حاصل کرتے تھے ان کے گھر والوں نے کہا: وہ ہمارے درمیان ہمارے ساتھ رہے انہوں نے ہمیں کبھی کوئی تکلیف نہیں دی مگر یہ کہ وہ ایک چراغ تھا جو بجھ گیا اور لوگ اس سے مستفیض ہونے سے محروم ہو گئے۔

قرآن و حدیث دونوں ضروری ہیں:

﴿5543﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے کہ قرآن کو چھوڑ کر صرف حدیث پڑھنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو باڑے کا دروازہ پکڑے کھڑا ہو اور اس باڑے میں بہت سی بھیڑ بکریاں بھی ہوں، اتنے میں وہاں سے ہرن گزریں تو وہ انہیں پکڑنے کے لیے ان کے پیچھے بھاگ کھڑا ہو لیکن پکڑ نہ سکے، جب واپس آئے تو دیکھے کہ بکریاں بھی بھاگ چکی ہیں یوں ہرن بھی ہاتھ نہ آئے اور بکریوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا۔

﴿5544﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان قرآن سن کر ایمان نہ لانے والے کو اس لشکر کے ساتھ تشبیہ دیتے تھے جو جنگ کے لئے نکلے پھر اسے مال غنیمت حاصل ہو تو وہ اس مال کو اس طرح تقسیم کریں کہ بعضوں کو دیں اور بعضوں کو نہ دیں جب یہ لوگ پوچھیں کہ ہم سب ایک ہیں پھر ہمارا کیا قصور ہے کہ تم نے ہمیں نہیں دیا؟ تو ان سے کہا جائے: تم ایمان والے نہیں ہو۔

﴿5545﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی ریشم کی ملاوٹ والے کپڑے پہنتے اور کبھی اونی لباس یا موٹی اونی چادر وغیرہ پہنا کرتے، آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: ریشم کی ملاوٹ والے کپڑے اس لئے پہنتا ہوں کہ میرے پاس امیر لوگ بیٹھنے میں عار محسوس نہ کریں[1] اور اونی کپڑے اس لئے پہنتا ہوں کہ غریب لوگ میرے پاس بیٹھنے سے نہ گھبرائیں۔

﴿5546﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پہلے والے آگئے اور دوسرے تھکے ہوئے منتظر ہیں لہٰذا جسے چھوڑ جانا ہے اس کے بجائے ان اعمال کی اصلاح کرلو جنہیں آگے بھیج رہے ہو، بے شک مخلوق خالق کے لئے، شکر انعام کرنے والے کے لئے، حیات موت کے بعد اور بقا قیامت کے بعد ہی ہے۔

کمالِ تقویٰ:

﴿48-5547﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تقویٰ کا کمال یہ ہے کہ تیرے پاس جو علم ہے اس سے بڑھ کر علم کی تلاش کرے اور نقصان یہ ہے کہ جو تو جانتا ہے اس میں زیادتی کی جستجو ختم کردے کیونکہ موجودہ علم سے نفع کا کم ہونا آدمی کو زیادہ کی جستجو ترک کرنے پر ابھارتا ہے۔

﴿5549﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: آج کا دن تیاری کا ہے کل کا دن جیتنے کا، انعام جنت ہے اور ہار جہنم ہے، عفو و درگزر سے جہنم سے نجات ملے گی اور رحمت کے ذریعے جنت میں داخلہ ہوگا اور اعمال کے ذریعے منازل تقسیم ہوں گی۔

تکبر کی علامت:

﴿5550﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تیرے متکبر ہونے کے لئے اتنا

[1]... مردوں کے کپڑوں میں ریشم کی گوٹ چار انگل تک کی جائز ہے اس سے زیادہ ناجائز، یعنی اس کی چوڑائی چار انگل تک ہو، لمبائی کا شمار نہیں۔ اسی طرح اگر کپڑے کا کنارہ ریشم سے بُنا ہو جیسا کہ بعض عمامے یا چادروں یا تہبند کے کنارے اس طرح کے ہوتے ہیں، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر چار انگل تک کا کنارہ ہو تو جائز ہے، ورنہ ناجائز۔ یعنی جبکہ اس کنارہ کی بناوٹ بھی ریشم کی ہو اور اگر سوت کی بناوٹ ہو تو چار انگل سے زیادہ بھی جائز ہے۔ عمامہ یا چادر کے پلّو ریشم سے بُنے ہوں تو چونکہ بانا ریشم کا ہونا ناجائز ہے، لہٰذا یہ پلّو بھی چار انگل تک کا ہی ہونا چاہیے زیادہ نہ ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۱۱)

نوٹ: مزید تفصیل کے لئے بہار شریعت کے مذکورہ مقام کا مطالعہ کیجئے!

ہی کافی ہے کہ تو خود کو دوسروں سے بڑا گمان کرے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فرمایا کرتے تھے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کے وقت عاجزی وانکساری اختیار کرو اور نافرمانی کے خلاف سختی سے ڈٹ جاؤ۔

﴿5551﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تیرے متکبر ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تو خود کو دوسروں پر فضیلت دے۔

عبادت کی فضیلت:

﴿5552﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک قوم کو جنت میں داخل فرمائے گا اور ان کو اتنی نعمتیں عطا فرمائے گا کہ وہ تھک جائیں گے اور کچھ لوگ ان سے بلند درجات میں ہوں گے، جب نیچے والے انہیں دیکھیں گے تو پہچان لیں گے اور عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ! یہ ہمارے بھائی ہیں، ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے تھے، تو نے انہیں کس سبب سے ہم پر فضیلت بخشی؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: پرے ہٹو! جب تم لوگ سیر ہوتے اس وقت یہ لوگ بھوکے ہوتے، جب تم سیراب ہوتے اس وقت یہ لوگ پیاسے ہوتے، جب تم لوگ سورہے ہوتے اس وقت یہ لوگ قیام کرتے اور جب تم پست ہو جاتے تو یہ بلند ہو جایا کرتے تھے۔

تین باتیں:

﴿54-5553﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: فقہا ایک دوسرے کو تین نصیحتیں کرتے اور بعض تو انہیں ایک دوسرے کو لکھ کر بھیجا کرتے تھے: (۱)...جو آخرت کے لئے عمل کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دنیا کے لئے کافی ہو جاتا ہے (۲)...جو اپنے پوشیدہ اعمال کی اصلاح کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ظاہری اعمال کی اصلاح فرما دیتا ہے اور (۳)...جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اپنے درمیان تعلق کی اصلاح کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اور لوگوں کے درمیان تعلق کی اصلاح فرما دیتا ہے۔

﴿5555﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

وَلَا تَنْسَ نَصِیْبَکَ مِنَ الدُّنْیَا (پ۲۰، القصص: ۷۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور دنیا میں اپنا حصہ نہ بھول۔

اس کی تفسیر میں حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگ اس کو غیر محل میں

رکھتے ہیں حالانکہ اس کا مطلب ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت اور عبادت کے بارے میں آگے بڑھ۔

خشیتِ الٰہی:

﴿5556﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں کو وعظ کرتے ہوئے فرمانے لگے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے وہی ڈرتے ہیں جو ہم سے بڑھ کر نیک ہیں جبکہ ہم اس سے ڈرتے ہیں جو ہمارا مالک نہیں، آخر کیا وجہ ہے کہ اطاعت گزار خوف رکھتے ہیں اور نافرمان بے خوف رہتے ہیں؟ ہائے میری ہلاکت! اطاعت گزار تو علم کی وجہ سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خوف کرتے ہیں جبکہ نافرمان کم عقلی کی وجہ سے بے خوف ہوتے ہیں۔

خواہشِ صحابہ پر نزولِ قرآن:

﴿5557﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر اکتاہٹ طاری ہوئی تو انہوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کوئی حدیث ارشاد فرما دیں۔ اس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آیت مبارکہ نازل فرمائی:

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۗ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ (پ۲۳، الزمر: ۲۳)

ترجمۂ کنز الایمان: **اللہ** نے اتاری سب سے اچھی کتاب کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے دہرے بیان والی اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یادِ خدا کی طرف رغبت میں۔

دوسری مرتبہ بھی اکتاہٹ طاری ہوئی تو عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کوئی ایسی بات ارشاد فرمادیں جو قصص کے علاوہ ہو اور حدیث سے درجے میں اوپر ہو۔ حضرتِ سیِّدُنا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ان کی مراد قرآن پاک تھی۔ چنانچہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیت نازل فرمائی:

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۱﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ

ترجمۂ کنز الایمان: یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں بے شک ہم نے اسے عربی قرآن اتارا کہ تم سمجھو ہم تمہیں سب سے اچھا بیان سناتے ہیں اس لیے کہ ہم نے تمہاری طرف

هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖۗ وَ اِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِیْنَ ﴿۳﴾ (پ۱۲، یوسف: ۱تا۳) اس قرآن کی وحی بھیجی اگرچہ بے شک اس سے پہلے تمہیں خبر نہ تھی۔

حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: انھوں نے حدیث کا ارادہ کیا تو سب سے اچھی حدیث پر ربّ تعالیٰ نے ان کی راہنمائی فرمائی اور قصص کا ارادہ کیا تو احسن القصص پر راہنمائی فرمائی۔[1]

اچھے برے اوصاف:

﴿5558﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نرمی، حیاء، عجز یعنی زبان کا عاجز ہونا نہ کہ دل کا اور فقہ ایمان کا حصہ ہیں یہ دنیا میں کمی کرتے اور آخرت میں اضافہ کرتے ہیں اور جتنی دنیا میں کمی کرتے ہیں اس سے زیادہ آخرت میں اضافہ کرتے ہیں۔ خبردار! فحش گوئی، جفا اور بیان، نفاق کا حصہ ہیں یہ دنیا میں زیادتی اور آخرت میں کمی کرتے ہیں اور آخرت میں جتنی کمی کرتے ہیں دنیا میں اتنی زیادتی نہیں کرتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے امید:

﴿5559﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی نے ایک فقیہ سے کہا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔ فقیہ نے کہا: خدا کی قسم! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے لئے راہیں بنائی ہوئی ہیں جبکہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس طرح نہیں ڈرتے جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں رزق بھی دے رہا ہے جبکہ ہم اس سے ڈرنے کا حق ادا نہیں کر رہے، وہ ہمارے معاملات بھی آسان فرما دیتا ہے مگر ہم اس سے نہیں ڈرتے جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے اور ہم تو تیسری بات کی بھی امید لگائے ہوئے ہیں کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برائیاں مٹا دے گا اور اسے بڑا ثواب عطا فرمائے گا۔

حکایت: افضل کون؟

﴿5560﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں دو بھائی تھے،

1 ...تفسیر قرطبی، پ۲۳، سورۃ الزمر، تحت الآیۃ: ۲۳، ۸/ ۱۸۲، عن سعد بن ابی وقاص

ایک نے دوسرے سے کہا: تیرا ایسا کون سا عمل ہے جس سے تو زیادہ خوف زدہ ہے؟ اس نے کہا: ایسا کوئی عمل نہیں جس سے میں خوف زدہ ہوں سوائے اس کے کہ میں ایک مرتبہ ایک کھیت سے گزرا تو میں نے وہاں سے ایک بالی توڑلی پھر مجھے ندامت ہوئی تو میں نے ارادہ کیا کہ اس کو اسی کھیت میں ڈال دوں جہاں سے توڑی ہے، میں بھول گیا کہ کس کھیت سے توڑی تھی لہٰذا میں نے اسے ایک کھیت ہی میں ڈال دیا بس مجھے اسی بات کا خوف ہے کہ میں اس بالی کو اس کی جگہ نہ ڈال سکا جہاں سے توڑا تھا۔ پھر کہنے لگا: تیرا ایسا کون سا عمل ہے جس سے تو خوف زدہ ہے؟ اس نے کہا: میں اس بات سے خوف کرتا ہوں کہ جب نماز کے لئے کھڑا ہوں تو میرے ایک پاؤں پر دوسرے سے زیادہ وزن نہ پڑے۔ ان کا باپ ان کی بات سن رہا تھا اس نے دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر یہ اپنے کلام میں سچے ہیں تو فتنے میں پڑنے سے قبل ان کو موت دے دے۔ چنانچہ ان دونوں کا انتقال ہو گیا۔

حضرتِ سیِّدُنا عَوْن بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نہیں جانتے کہ ان میں سے کون افضل ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا یزید نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میرے خیال میں باپ افضل ہے۔

مسجد آباد کرو:

﴿5561﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ابراہیم حسن بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفہ کی ایک مسجد میں داخل ہوئے اور اپنی چادر کو لپیٹ کر اس پر ٹیک لگا لی اور فرمایا: مسجد آباد کرو اگرچہ اس میں ٹیک لگا کر بیٹھے رہو۔

﴿5562﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہارون موسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیں حدیث بیان کر رہے ہوتے اور ان کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہوتی۔

گناہ کے بعد نیکی:

﴿5563﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: گناہوں کے بعد گناہ کرنا بہت برا ہے اور گناہوں کے بعد نیکیاں کرنا بہت اچھا ہے اور اس سے بھی زیادہ اچھا نیکیوں کے بعد نیکیاں کرنا ہے۔

﴿5564﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو بھی شخص لوگوں کی عیب جوئی کے لئے فارغ ہے میرے نزدیک وہ اپنے آپ سے غافل ہے۔

﴿5565﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: توبہ کرنے والوں کے ساتھ بیٹھو بے شک وہ لوگوں میں بہت زیادہ نرم دل ہوتے ہیں۔

خاص بندے:

﴿5566﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس کی صورت اچھی ہو یا وہ اچھی جگہ پر رہتا ہو تو اس کو بُرا مت کہو اور اس پر رزق کی وُسعت کی گئی ہو پھر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی اختیار کرے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص بندوں میں سے ہے۔

﴿5567﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس کو اچھی صورت، اچھا رزق اور نیک منصب دیا ہو پھر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی اختیار کرے تو وہ خالص اللہ والوں میں سے ہے۔

﴿5568﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے: کسی کی تعریف یا برائی کرنے میں جلدی نہ کرو، اس لئے کہ بہت سے ایسے ہیں جو آج تجھے اچھے لگ رہے ہیں کل برے لگیں گے اور بہت سے ایسے ہیں جو آج برے لگ رہے ہیں کل اچھے لگیں گے۔

فریبی دشمن:

﴿5569﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تقوٰی کی ابتدا حُسنِ نیت ہے اور اس کی انتہا توفیق ہے اور جو بندہ ان کے درمیان ہے وہ مُہلکات اور شُبہات کے درمیان ہے اور نفس ان کے ارتکاب پر ابھارتا ہے اور فریبی دشمن بھی غافل ہے نہ عاجز، پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّاؕ (پ۲۲، فاطر: ۶)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اُسے دشمن سمجھو۔

سیاہ دِلوں کا علاج:

﴿5570﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہم نے دلوں کی سیاہی کو گناہوں کی

کثرت میں اور ان کی صفائی کو توبہ میں دیکھا حتّٰی کہ توبہ دلوں کو ایسا روشن کر دیتی ہے جیسے تیز چمکتی تلوار۔

﴿5571﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: توبہ کرنے والوں کے دل اس شیشے کی مانند ہوتے ہیں جس میں ہر شے نظر آتی ہے، ان کے دل نرمی کے زیادہ قریب ہوتے اور نصیحت کو جلدی قبول کرتے ہیں لہٰذا گناہوں کی بیماری سے دلوں کا علاج توبہ کے ذریعے کرو، یقیناً بہت سے توبہ کرنے والوں کو ان کی توبہ جنت کی طرف لے جاتی ہے حتّٰی کہ جنت میں پہنچا دیتی ہے اور توبہ کرنے والوں کے پاس بیٹھو بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت توبہ کرنے والوں کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔

﴿5572﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: توبہ کرنے والوں کے جرم ان کی آنکھوں کے سامنے ندامت کی صورت میں قائم رہتے ہیں اور جب جب انہیں اپنا جرم یاد آتا ہے تو ان کی آنکھ دنیا میں ٹھنڈی نہیں ہوتی۔

گھر سے نکلتے وقت کی دعا:

﴿5573﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے تھے: بندے اس وقت تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے سائے میں رہتے ہیں جب تک عبادت کرتے رہیں اور ناحق خون نہ بہائیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے: بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے میں سفر کا آغاز کرتا ہوں میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کیا گناہ سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللهِ[1] اور عَلَى اللهِ تَوَكَّلْنَا[2] یہ قرآن کی آیات ہیں ہے۔

حلف اٹھانے کا طریقہ:

﴿5574﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ

1... ترجمۂ کنزالایمان: اس میں سوار ہو اللہ کے نام پر۔ (پ۱۲، ھود: ۴۱)

2... ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔ (پ۹، الاعراف: ۸۹)

تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: شیطانی حلف نہ اٹھاؤ کہ تم میں سے کوئی یوں کہے:"اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عزت کی قسم!" بلکہ یوں قسم اٹھاؤ جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا ہے:"عزت والے ربّ کی قسم!"ایک شخص نے آپ سے عرض کی: مجھے خوف ہے کہ میں منافق تو نہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر تو منافق ہوتا تو تجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا۔

سلام کی برکت:

﴾5575﴿... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا اور آخرت ابن آدم کے دل میں ترازو کے دو پلڑوں کی مثل ہیں کہ ایک دوسرے پر وزنی ہوتا رہتا ہے۔ جو بھی دو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ان میں سے افضل وہ ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہے اور میں بھی اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرنے والا ہوں۔ مزید فرمایا: آخرت کے لئے عمل کرنے والا تجھے پسند آئے گا اور دنیا کے لئے عمل کرنے والا تجھے پسند نہیں آئے گا۔ مزید فرماتے ہیں: جب بھی دو شخص ملنے کے بعد جدا ہوتے ہیں تو شیطان ان میں سے ہر ایک کے دل میں گِرہ لگا دیتا ہے، جب دوبارہ ایک دوسرے سے ملتا ہے اور اس کو سلام کرتا ہے تو گِرہ کھل جاتی ہے وگرنہ ویسے ہی رہتی ہے۔ آپ کا ایک فرمان یہ بھی ہے: اگر تو کسی شخص کو انتہائی پسندیدہ حالت میں دیکھ کر خوش ہونا چاہے تو اسے حالتِ نماز میں دیکھ۔

آزمائش:

﴾5576﴿... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کو آزمائش پر مجبور کرتا ہے جس طرح مریض کے گھر والے اپنے مریض کو اور بچے کے گھر والے بچے کو دوائی پر مجبور کرتے ہیں اور کہتے ہیں: اسے پیو آخر کار اس میں تمہارے لئے بہتری ہی ہے۔

﴾5577﴿... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حلال سے روزہ یہ ہے کہ تو اسے داخل کرے اور حرام سے روزے کا مطلب ہے تو حرام کو نکال دے۔

افضل روزہ:

﴾5578﴿... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار قسم کا روزہ افضل ہے

(۱)...کھانے سے رکنا(۲)...گناہ سے بچنا(۳)...اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنا(۴)...اور صدقہ کے مال سے افطار کرنے سے بچنا۔

نامۂ اعمال کے رجسٹر:

﴿5579﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن آدمی کے رجسٹر نکالے جائیں گے، نیکیوں کا رجسٹر، گناہوں کا رجسٹر، نعمتوں کا رجسٹر پس جو بھی نیکی آئے گی اسے ایک نعمت گھیر لے گی اور اب گناہ باقی رہ جائیں گے ان میں ربّ تعالٰی کی مرضی جو چاہے فیصلہ فرمائے۔

70 مرتبہ مغفرت:

﴿5580﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھتا تھا، اس نے ان کے ساتھ بیٹھنا چھوڑ دیا تو اس کے خواب میں کوئی آیا اور اس سے کہا: تو نے ان لوگوں کے ساتھ بیٹھنا چھوڑ دیا، سن! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے بعد ان کی 70 مرتبہ مغفرت فرمائی ہے۔

بہترین نصیحت:

﴿5581﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن جابر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے پاس آئے تو ہم ان کے ساتھ مسجد میں بیٹھ گئے، پھر انہوں نے ایسا بیان فرمایا کہ ہم نے ایسا بیان کبھی نہیں سنا تھا، پھر فرمایا: تمہاری وہ مسجد کہاں ہے جہاں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نماز پڑھا کرتے تھے؟ ہم انہیں اس مسجد میں لے گئے، انہوں نے وضو کیا اور دو رکعت نماز ادا کی پھر فرمایا: کیا کوئی مریض ہے جس کی ہم عیادت کریں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ چنانچہ انہیں حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس لے آئے جب ہم بیٹھ گئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمیں ایسا بیان سنایا کہ ہم پہلے والا بیان بھول گئے، حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیمار ہونے کے باوجود سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: بہت خوب! آپ نے بہت بڑا سمندر پایا ہے اور اس میں سے ایک تازہ نہر نکالی ہے اور اس کے کنارے کثیر درخت لگائے ہیں اگر آپ کے درخت پھل دار ہوئے تو آپ ان میں سے کھائیں گے اور کھلائیں گے اور

اگر پھل دار نہ ہوئے تو بے شک ہر درخت کے پیچھے کلہاڑی ہوتی ہے۔ پھر آپ نے حضرتِ سیّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: پھر کیا ہو گا؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: پھر اسے کاٹ دیا جائے گا۔ پوچھا: پھر کیا ہو گا؟ تو آپ نے فرمایا: پھر اسے آگ میں جلایا جائے گا۔ حضرتِ سیّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاموش ہو گئے۔ حضرتِ سیّدُنا عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرے دل پر کبھی کسی کی نصیحت نے اتنا اثر نہیں کیا جتنا حضرت یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نصیحت نے کیا۔

دعا کا افضل وقت:

﴿5582﴾... حضرتِ سیّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تمہاری وہ ضروریات جو بہت زیادہ اہم ہیں ان کا فرض نماز کے بعد دعا میں سوال کرو کیونکہ فرض نماز کے بعد دعا کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے فرض کی فضیلت نفل پر۔

﴿5583﴾... قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾ (پ۸، الاعراف: ۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: میں ضرور تیرے سیدھے راستہ پر ان کی تاک میں بیٹھوں گا۔

حضرتِ سیّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس سے مکہ کا راستہ مراد ہے۔

﴿5584﴾... حضرتِ سیّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کسی مسکین کو کوئی شے دو اور وہ تمہیں برکت کی دعا دے تو تم بھی اسے برکت کی دعا دو تاکہ تمہارا صدقہ خالص ہو جائے۔

﴿5585﴾... حضرتِ سیّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ دَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے پوچھا کہ حضرتِ سیّدُنا ابو دَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا افضل عمل کون سا ہے؟ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا: غور و فکر کرنا اور عبرت پکڑنا۔

حسنِ ظن:

﴿5586﴾... حضرتِ سیّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنے بھائی حضرتِ سیّدُنا عتبہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کی خبر ملی تو آپ رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رونے لگے، کسی نے کہا: آپ رو رہے ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: وہ میرے نسبی بھائی تھے اور ہم ایک ساتھ نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے۔ مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ میرا انتقال پہلے ہوتا اور وہ میرے بارے میں اچھا گمان رکھتے بمقابلہ اس کے کہ ان کا انتقال پہلے ہو اور میں ان کے بارے میں اچھا گمان رکھوں۔

سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی دعا:

﴿5587﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ یوں دعا کرتے تھے: یَا بَادِیُ لَا بِدَاءَ لَکَ یَا دَائِمُ لَا نَفَادَ لَکَ یَا حَیُّ تُحْیِی الْمَوْتٰی اَنْتَ الْقَائِمُ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ یعنی اے ہمیشہ سے موجود تیری کوئی ابتدا نہیں، اے ہمیشہ رہنے والے تیرے لئے فنا نہیں، اے مردوں کو زندہ کرنے والی ہمیشہ سے زندہ ذات تو نگہبان ہے ہر جان پر جو وہ کماتی ہے۔

﴿5588﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: مومن محبت کرنے والا ہوتا ہے اور جو نہ محبت کرے نہ اس سے محبت کی جائے تو اس میں کوئی بھلائی نہیں۔

میت سے صلہ رحمی:

﴿5589﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: جن سے تمہارا باپ صلہ رحمی کرتا تھا ان سے صلہ رحمی کرو کیونکہ میت سے صلہ رحمی کرنا یہ ہے کہ تم ان سے صلہ رحمی کرو جن سے تمہارا باپ صلہ رحمی کرتا تھا۔

ناشکرے، بے صبرے لوگ:

﴿5590﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بھلائی وہ ہے جس میں شر نہ ہو، شکر عافیت کے ساتھ ہے، تم میں کتنے ہی ایسے ہیں جن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نعمتیں دیں لیکن وہ شکر کرنے والے نہیں اور تم میں کتنے ہی ایسے ہیں جن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آزمائش میں مبتلا کیا لیکن وہ صبر کرنے والے نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جس کے سامنے میں نے دن رات کی جس گھڑی میں چاہا اپنی حاجت کو بغیر کسی سفارشی کے پیش کیا تو میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے میری حاجت کو پورا

فرمایا اور تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں میں جب بھی اس سے دعا کرتا ہوں وہ میری دعا قبول فرماتا ہے اگرچہ میں اس کی پکار کا جواب دینے میں سستی کرتا ہوں۔

فقر کی فضیلت:

﴿5591﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مہاجرین میں سے فقرا صحابۂ کرام اغنیا سے 70 سال پہلے جنت میں جائیں گے ان کی مثال سمندر میں چلنے والی ان دو کشتیوں کی مثل ہے کہ ایک میں کچھ بھی سامان نہ ہو اور سمندر والا کہے کہ ان کو جانے دو اور دوسری بھری ہوئی گزرے تو اسے روک لیں تاکہ اس کی تلاشی لے سکیں۔

﴿5592﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ہائے میرا برا ہو میں کیونکر خود سے غافل رہا جبکہ مجھ سے غافل نہ رہا گیا؟ میری زندگی مجھے کس طرح خوش کرے گی جبکہ ایک بھاری دن میرے پیچھے ہے؟ میں کسی گھر کو کیسے پسند کر سکتا ہوں جبکہ میرا ہمیشہ کا ٹھکانا تو کوئی اور ہی جگہ ہے۔

میں غافل رہا لیکن وہ مجھ سے غافل نہ ہوئے:

﴿5593﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی خطاؤں کو یاد کر کے روتے ہوئے فرما رہے تھے: ہائے افسوس! ایسا کون سا معاملہ ہے میں نے جس میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہ کی ہو؟ ہائے افسوس! میں نے اس کی دی ہوئی نعمت کے ساتھ اس کی نافرمانی کی، ہائے افسوس! گناہ کی لذت تو ختم ہو گئی مگر اس کا بوجھ باقی رہ گیا، میرے لئے ایک ایسی کتاب ہے جس کے کاتب مجھ سے کبھی غافل نہیں ہوئے، ہائے افسوس! میں نے ان سے حیا نہ کی اور نہ ہی اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا خوف کیا۔ ہائے افسوس! میں بھول گیا لیکن وہ مجھے نہ بھولے۔ ہائے افسوس! میں غافل رہا لیکن وہ مجھ سے نہ غافل ہوئے، میں نے ان سے حیا کی نہ خوف کیا۔ ہائے افسوس! جو مجھ سے ضائع ہوا وہ انہوں نے یاد رکھا۔

الٰہی! مجھے میرے نفس سے بچا:

ہائے افسوس! میں نے اپنے نفس کی اتّباع کی لیکن اس نے میری اتباع نہ کی۔ ہائے افسوس! میں نے ایسے

کام میں نفس کی مُوافقت کی جو مجھے بھی ضرر دے گا اور اسے بھی۔ ہائے افسوس! اس نے اس کام میں میرا ساتھ کیوں نہ دیا جو مجھے بھی نفع دیتا اور اسے بھی۔ میں اس کی اصلاح کرنا چاہتا ہوں اور وہ مجھے برباد کرنا چاہتا ہے۔ نفس کا برا ہو! میں اس کے ساتھ انصاف کرتا ہوں لیکن وہ میرے ساتھ انصاف نہیں کرتا، میں اسے ہدایت کی طرف بلاتا ہوں اور وہ مجھے گمراہی کی طرف بلاتا ہے، ہائے افسوس! اگر وہ میری جگہ پر ہوتا اور میں اس کی جگہ پر ہوتا تو ضرور مجھے دشمن جانتا۔ ہائے افسوس! وہ آج مجھے خراب کرنا چاہتا ہے جبکہ کل وہی مجھ سے جھگڑے گا۔ اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میرے نفس کو مجھ پر مُسَلَّط نہ فرما، اے میرے ربّ! میرا نفس مجھ پر رحم نہیں کرتا تو مجھ پر رحم فرما۔ اے پروردگار! میں اس کا عذر قبول کرتا ہوں لیکن وہ میرا عذر قبول نہیں کرتا۔ میں کوئی اچھا کام کر کے اسے ذلیل کروں تو وہ مجھے ذلیل کرتا ہے اور برا کام کر کے اسے خوش کروں تو وہ مجھ سے خوش ہوتا ہے۔ یاالٰہی! مجھے میرے نفس سے بچا اور میرے نفس کو مجھ سے بچا کہ نہ میں اس پر ظلم کروں نہ وہ مجھ پر ظلم کرے، میں اس کی اصلاح کروں اور وہ میری اصلاح کرے، نہ میں اسے ہلاکت میں ڈالوں نہ وہ مجھے ہلاک کرے، نہ مجھے اس کے حوالے کر نہ اسے میرے حوالے کر۔

بربادی وہلاکت ہے اگر۔۔۔!

ہائے افسوس! میں کیسے اسے بھول گیا جبکہ وہ مجھے نہیں بھولا، ہائے افسوس! بے شک موت میرے پیچھے ہے اگر میں اس سے بھاگوں تو وہ مجھے پکڑ لے گی اگر میں رک جاؤں تو وہ مجھے پالے۔ ہائے افسوس! وہ اگر مجھے پالے تو کیا صبح تک یا شام تک یا رات تک چھوڑے گی؟ ہائے افسوس! میرے خیال میں میرے گناہوں نے میرے دل کو زخمی کر دیا ہے، نہ میرا پہلو بستر سے جدا ہوتا ہے نہ میری آنکھوں میں آنسو آتے ہیں اور نہ ہی وہ جاگتی ہیں، ہائے افسوس! میں اپنی ایسی راتوں میں کیسے سو سکتا ہوں؟ ہائے افسوس! کیا میرے جیسا بھی راتیں سوتا ہے؟ ہائے افسوس! میں ڈرتا ہوں کہ یہ میری جانب سے سچ نہیں ہے بلکہ اگر میرے ربّ نے مجھ پر رحم نہ کیا تو میری ہلاکت ہے۔ ہائے افسوس! میری قوّت جواب کیوں نہ دے اور مجھے پیاس کیوں نہ لگے بلکہ میری ہلاکت ہوگی اگر میرے ربّ نے مجھ پر رحم نہ کیا۔ ہائے افسوس! میں اس روشنی میں کیسے تروتازہ رہوں جسے مجھ سے بجھا دیا گیا؟ بلکہ میری تو بربادی ہوگی اگر میرے ربّ نے مجھ پر رحم نہ کیا۔ ہائے افسوس! میرے گناہوں

کی یاد میری سستی کو کیسے دور نہ کرے اور مجھے اس طرف کیوں لے جائے جس سے میں منہ پھیرے ہوئے ہوں بلکہ میں تو برباد ہو جاؤں گا اگر میرے ربّ نے مجھ پر رحم نہ کیا۔ ہائے افسوس!میرے ہاتھوں نے زخم کو ٹھیک ہونے سے پہلے ہی چھیل دیا، میرے نفس پر افسوس! بلکہ میری ہلاکت ہوگی اگر میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ پر رحم نہ کیا۔ ہائے افسوس! مجھے پہلی خطا نے دوسری سے باز نہ رکھا اور جب میں نے پہلی خطا کی تو اس نے مجھے آخرت کی یاد بھی نہ دلائی، میری تو ہلاکت و بربادی ہی ہے اگر میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت میرے شامل حال نہ رہی۔ ہائے افسوس!میرے ان کاموں پر جن میں میری زبان، میرے کان، میرا دل، میری آنکھ مشغول رہی، میرے ربّ نے رحم نہ کیا تو میں برباد ہو جاؤں گا۔ ہائے افسوس!اگر روزِ قیامت مجھے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے روک دیا گیا تو وہ مجھے پاک بھی نہیں کرے گا، میری طرف نظرِ رحمت بھی نہیں کرے گا اور مجھ سے کلام بھی نہیں فرمائے گا۔ میں اپنے ربّ کے وجہِ کریم کے نور کی پناہ لیتا ہوں اپنی خطاؤں سے اور اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ میرا نامہ اعمال الٹے ہاتھ میں یا پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے یا میرا چہرا سیاہ ہو یا میں اندھا اٹھایا جاؤں۔ بلکہ میری ہلاکت ہوگی اگر میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ پر رحم نہ کیا۔ ہائے افسوس!میں کیا لے کر اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے جاؤں گا؟ اپنی زبان یا اپنے ہاتھ یا اپنی سماعت یا اپنا دل یا اپنی آنکھ ان میں سے ہر ایک کے پاس تو حجت ہے جبکہ مطالبہ تو مجھ سے ہو گا۔ میری ہلاکت ہوگی اگر میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ پر رحم نہ کیا۔ میرے گناہوں کی یاد مجھے لایعنی کاموں سے باز کیوں نہ رکھے، اے میرے نفس تجھ پر افسوس!تجھے کیا ہو گیا ہے تو ان باتوں کو بھلا بیٹھا جنہیں بھلایا نہیں جاتا؟ تو نے وہ کام کئے جو کئے نہیں جاتے اور سب کے سب تیرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں شمار ہوتے ہیں ایک ایسی کتاب ہے جو نہ کبھی بوسیدہ ہو اور نہ پرانی۔ اے نفس تجھ پر افسوس!تجھے اس دن کا خوف نہیں جس دن ہر جان کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جائے گا؟ جبکہ تو نے فنا ہونے والی زندگی کو باقی رہنے والی زندگی پر ترجیح دی ہے۔

نفس کی اصلاح:

اے نفس!تیرا برا ہو تو ایک حالت پر راضی کیوں نہیں رہتا؟ اگر تو بیمار ہو جائے تو نادم ہوتا ہے اور اگر تندرست ہو جائے تو گناہوں میں پڑ جاتا ہے۔ تجھے کیا ہے کہ جب تنگدست ہو تو غم کرتا ہے اور جب مال ملے

تو فتنوں میں پڑ جاتا ہے، تو زہد کے لئے تر و تازہ ہوتا ہے لیکن جب زہد کی طرف بلایا جائے تو سستی کیوں کرتا ہے؟ میں دیکھتا ہوں کہ تو سدھرنا چاہتا ہے لیکن جب سدھارو تو سدھرتا کیوں نہیں؟ ارے نفس تیرا ناس ہو! تو مخالفت کیوں کرتا ہے؟ تو دنیا میں باتیں تو پرہیز گاروں والی کرتا ہے اور عمل دنیاداروں جیسا کرتا ہے، تجھے موت کیوں ناپسند ہے؟ تو فرمانبرداری کیوں نہیں کرتا اور زندگی کو کیوں پسند کرتا ہے؟ تو اس کے برعکس کیوں نہیں کرتا؟ اے نفس تیرا برا ہو! کیا تو یہ امید لگائے ہوئے ہے کہ تو راضی نہ کرے بس تجھے راضی کیا جائے، تجھ سے پہلو تہی کی جائے اور تو نافرمانی کرتا رہے؟ تجھے کیا مصیبت ہے کہ تو مانگتا تو زیادہ ہے لیکن خرچ کرنے میں کیوں بخل کرتا ہے؟ کیا تو ہمیشہ زندہ رہنا چاہتا ہے؟ تو زیادہ کے ختم ہو جانے سے ڈرتا کیوں نہیں؟ تو شکر ادا کیوں نہیں کرتا؟ ترکِ دنیا کے بارے میں تجھ سے پوچھا جائے اس کو عظیم کہتا ہے لیکن جب عمل کی باری آئے تو انتہائی کاہلی دکھاتا ہے۔ تو بغیر عمل کے اچھی آخرت چاہتا ہے اور لمبی خواہشات کی بنا پر توبہ میں تاخیر کر رہا ہے۔ تو اس کی مثل نہ ہو جو اپنی باتوں میں تو جری ہو لیکن اس پر عمل مشکل ہو۔

بعض آدمی ایسے ہیں کہ بیمار ہوں تو نادم ہوتے ہیں اور صحت مند ہوں تو بے خوف ہو جاتے ہیں، محتاج ہوں تو غمزَدَہ ہوتے ہیں اور مال دار ہوں تو فتنے میں پڑ جاتے ہیں۔ زُہد کی طرف رغبت رکھتے ہیں لیکن اگر اس کی طرف بلایا جائے تو سستی کرتے ہیں۔ بھلائی کے کاموں میں رغبت رکھتے ہیں لیکن جب کرنے کا وقت آئے تو کرتے نہیں۔ باتیں زاہدوں والی کرتے ہیں اور زہد کی طرف مائل کرنے والا عمل نہیں کرتے۔ موت کو ناپسند کرتے ہیں کیوں کہ وہ چھوڑے گی نہیں اور زندگی کو پسند کرتے ہیں کیونکہ وہ کچھ نقصان نہیں دے رہی، کثرتِ مال کا سوال کرتے ہیں اور خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں۔ زندگی کی امید رکھتے ہیں جبکہ ڈرتے نہیں، نعمتوں کی زیادتی چاہتے ہیں جبکہ شکر نہیں کرتے۔ سوال کیا جائے تو رغبت ظاہر کرتے ہیں اور عمل کا وقت آئے تو رغبت میں کوتاہی کرتے ہیں، بغیر عمل کے اجر کی امید رکھتے ہیں۔

افسوس ہے اپنے آپ پر:

افسوس ہے اپنے آپ پر! کس چیز نے ہمیں دھوکے میں رکھا، افسوس ہے خود پر! کس چیز نے ہمیں غافل رکھا، افسوس ہے ہم پر! کس چیز نے ہمیں جہالت میں رکھا، افسوس ہے اپنے آپ پر! ہمیں کس چیز کے

لئے پیدا کیا گیا؟ جنت کے لئے یا جہنم کے لئے؟ ہائے افسوس! ہم کس خطرے میں پڑ گئے، ہائے افسوس! ان اعمال پر جنہوں نے ہمیں خطرے میں ڈال دیا، ہائے افسوس! ہم سے کس چیز کا ارادہ کیا گیا، ہائے افسوس ہم پر! گویا کہ ہمارے علاوہ کسی اور کا ارادہ کیا گیا ہے، ہلاکت ہے ہمارے لئے! اگر ہمارے مونہوں پر مہر کر دی گئی اور ہمارے ہاتھوں نے کلام کرنا اور پاؤں نے گواہی دینا شروع کر دی؟ تباہی ہے ہماری جب ہمارے پوشیدہ معاملات کی تفتیش ہو گی، بربادی ہے ہماری جب ہمارے جسم گواہی دیں گے۔ ہائے افسوس! ہم نے کوتاہیاں کیں، ہمارے لئے چھٹکارہ ہے اور نہ کوئی عذر، ہائے افسوس! ہم نے لمبی امیدیں باندھیں، ہائے افسوس کہ جب ہم اپنے خالق کی طرف جائیں گے، افسوس ہے ہم پر! ہمارے لئے تو بڑی ہلاکت ہو گی اگر ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے ہم پر رحم نہ کیا، اے ہمارے ربّ! ہم پر رحم فرما۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظمت وبڑائی:

اے میرے ربّ! تیرا فیصلہ کتنا اچھا ہے، تیری بزرگی کیا خوب ہے، تیرا جود و کرم کتنا زیادہ ہے، تیری شان کتنی بلند ہے، تیری رحمت کتنی وسیع ہے، تیرا مرتبہ کتنا بلند ہے، تو کتنا قریب ہے، تیری قدرت کتنی کامل ہے، تیرا غلبہ کیا ہی خوب ہے، تیری وسعت کتنی زیادہ ہے، تیرا فیصلہ کتنا کامل ہے، تیری ذات کتنی واضح ہے، تیرے جلوے کیا ہی خوب ہیں، تیری آگاہی کیا ہی اچھی ہے، تیرا علم کتنا کامل ہے، تیرے شکر کا بدلہ کتنا اچھا ہے، تیرا حلم کتنا زیادہ ہے، تیری قضا کیسی زبردست ہے، تیرا لطف و کرم کتنا زیادہ ہے، تیرا انعام کتنا پیارا ہے، اے میرے ربّ! تیری حجت کتنی بلند ہے اور تیری تعریف کتنی زیادہ ہے، اے میرے ربّ! تیری کتاب کتنی واضح ہے اور تیرا عقاب کتنا شدید ہے، اے میرے پروردگار! تیرا عطا کردہ ٹھکانا کتنا اچھا ہے اور تیرا ثواب کتنا پیارا ہے، اے میرے مولا! تیری عطائیں کتنی زیادہ ہیں اور تیری ثنا کتنی بلند ہے۔ یا الٰہی! تیری آزمائش کتنی اچھی ہے اور تیری نعمتیں تو پے درپے ہیں، اے میرے خدا! تیری رفعت کتنی اعلیٰ ہے اور تیری سلطنت کتنی عظیم ہے، اے میرے اللہ! تیری پکڑ کتنی سخت ہے اور تیری خفیہ تدبیر کتنی غالب ہے، اے باشاہِ حقیقی! تیری بادشاہت کتنی عزت والی ہے اور تیرا حکم کتنا مکمل ہے، اے عزت والی ذات! تیرا عرش کتنا عظیم ہے اور تیری پکڑ کتنی سخت ہے، اے میرے پالنہار! تیری کرسی کتنی وسیع ہے اور تیری

ہدایت کتنی اچھی ہے، اے میرے ربّ! تیری رحمت کتنی وسیع ہے اور تیری جنت کتنی بڑی ہے، اے میرے خدایا! تیری مدد کتنی عزت والی ہے اور تیری فتح کتنی قریب ہے، اے میرے ربّ! تیرے کتنے ہی زیادہ شہر آباد ہیں اور تیرے بندے کتنے کثیر ہیں، یارزّاق! تیرا رزق کتنا وسیع ہے اور تیرا شکر کتنا زیادہ ہے، اے رحیم وکریم ذات! تیری طرف سے کشادگی کتنی جلدی آتی ہے اور تیرا بنانا کتنا محکم ہے، اے لطف وکرم فرمانے والے! تیری بھلائی کتنی لطیف اور تیرا حکم کتنا قوی ہے، اے معاف فرمانے والے! تیرا درگزر کرنا کتنا روشن اور تیرا ذکر کتنا بلند ہے، اے فضل فرمانے والے! تیرا فیصلہ کتنا انصاف والا اور قول کتنا سچا ہے، یاالٰہی! تیرا وعدہ کتنا پکا ہے کہ پورا ہو کر رہتا ہے، اے میرے ربّ! تیری طرف سے نفع کتنی جلدی ملتا ہے اور تیری صنعت کتنی پُریقین ہے۔

نجات کس میں ہے؟

میرا برا ہو! میں کیسے دھوکے میں رہ گیا جبکہ مجھ سے دھوکے میں نہیں گیا یا میری زندگی مجھے کس طرح خوشخبری دے گی جبکہ اس کے پیچھے بھاری دن بھی آرہا ہے یا میرا غم طویل کیوں نہ ہو جبکہ میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے؟ یا میری حیات مجھے کیسے خوش کرے جبکہ میں اپنی موت کو نہیں جانتا (کہ اچھی ہے یا بری) یا زندگی میں میری رغبت کیسے بڑھ گئی حالانکہ قلیل بھی مجھے کفایت کرنے والا ہے، میں کیسے بے خوف ہو گیا جبکہ میرا حال ایک سا رہنے والا نہیں اور اس گھر سے میری محبت کیسے بڑھ گئی جبکہ یہ میرا گھر ہی نہیں یا میں اس کے لئے کیوں جمع کرتا رہا جبکہ میرا ہمیشہ رہنا کہیں اور ہی ہے یا مالِ دنیا پر میری خواہش کیسے بڑھ گئی حالانکہ وہ میرے بعد مجھے کوئی فائدہ نہیں دے گا یا میں کیسے اس دنیا کو ترجیح دوں جبکہ مجھ سے پہلے جنہوں نے اسے ترجیح دی اس نے انہیں نقصان پہنچایا، یا میں اپنے آپ کو عمل پر کیوں نہ ابھاروں اس سے پہلے کہ مجھ پر توبہ کا دروازہ بند ہو جائے، ان چیزوں سے مجھے کیسے زیادہ محبت ہو گئی جو مجھ سے جدا ہونے والی ہیں یا میں اپنے حساب کے معاملے میں کیسے غافل ہو گیا حالانکہ وہ مجھ سے بہت قریب ہے یا میں اس معاملے میں کیسے مشغول ہو گیا جو میرے ذمہ ہے یا میں کیسے اپنے گناہ بار بار دہراتا ہوں جبکہ میں اپنے اعمال پر پیش ہونے والا ہوں یا میں کیسے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت والے اعمال نہ کروں جبکہ اسی میں میری نجات ہے اس

چیز سے جس سے میں ڈرتا ہوں، یا میں کیسے نہ زیادہ سے زیادہ روؤں جبکہ میں نہیں جانتا کہ میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے میرے بارے میں کیا ارادہ فرمایا ہے؟ یا میری آنکھیں کیسے اس معاملے میں ٹھنڈی ہوں جو مجھ سے ہو کر گزر گیا، میں اپنے نفس کو کیسے اس معاملے پر پیش کروں جو میری خواہش کو تقویت نہ دے یا میرا خوف اس معاملے میں کیسے نہ بڑھے جس معاملے میں میرا رونا بڑھتا ہے، جو میرے سامنے ہے اس کو یاد کر کے میرا نفس کیسے خوش ہو سکتا ہے، میری خواہشات کیسے طویل ہو سکتی ہیں جبکہ موت میرے پیچھے ہے یا میں کیسے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا خوف نہ کروں حالانکہ اس نے میری خواہشات کو خوب پورا کیا۔

میرا حال کتنا برا ہے!

ہائے افسوس! کیا میری غفلت نے میرے علاوہ کسی ایک کو بھی نقصان پہنچایا؟ کیا جب میرا حصہ ضائع ہو گیا تو کسی نے میرے لئے کچھ کیا؟ کیا میرا عمل صرف میرے لئے نہیں تھا؟ تو میں نے اپنے نفس کے لئے وہ جمع کیوں نہ کیا جس کا نفع میرے لئے ہی تھا؟ ہائے افسوس! گویا میں مر چکا ہوں، میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے پھر سے بنایا جیسا کہ پہلے بنایا تھا پھر مجھے کھڑا کیا اور مجھ سے سوال کیا اور میرے متعلق پوچھا حالانکہ وہ اسے مجھ سے بہتر جانتا ہے پھر اس معاملے کو گواہ بنایا جس نے مجھے میرے احباب اور میرے اہل سے غافل رکھا اور میں اپنے آپ میں مشغول رہا۔ زمین و آسمان تبدیل ہو گئے وہ تو فرمانبرداری کرتے تھے جبکہ میں نافرمان رہا اور پہاڑوں کو چلایا گیا ان میں بھی میرے گناہوں کی مثل کوئی نہیں تھا، چاند سورج جمع کیے گئے اور ان پر بھی میرے جیسا حساب نہیں تھا اور ستارے جھڑ گئے جبکہ ان سے وہ مطالبہ بھی نہیں ہوا جو مجھ سے کیا گیا اور وحشی جانوروں کو جمع کیا گیا اور کسی کا عمل میرے عمل کی مثل نہ تھا اور چھوٹا بچہ بھی جوان ہو گیا اس حال میں کہ اس کے گناہ بھی مجھ سے کم تھے۔ ہائے افسوس! میرا حال کتنا برا اور میرا خطرہ کتنا بڑا ہے۔

اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میری مغفرت فرما اور مجھے اپنی اطاعت پر کاربند فرما، میرے جسم کو اس پر قوت عطا فرما، میرے دل کو دنیا سے پھیر دے اور مجھے ان کاموں میں مشغول فرما جو میرے مددگار ہوں اور ان کاموں پر مجھے طاقت و قوت دے حتّٰی کہ بَحُسْنِ خوبی ادا ہو جائیں، مجھے پیدا کرنے کی ملاقات کے بعد جب تو مجھے اٹھائے تو مجھ پر احسان اور رحم فرمانا اور جس دن تو حساب لے گا اس دن مجھے حساب کی سختی سے عافیت

دینا، جس دن تو گناہوں کی وجہ سے نظرِ رحمت پھیر لے گا اس دن مجھ سے نظرِ رحمت نہ پھیرنا اور اس بڑی گھبراہٹ کے دن جب مجھے اپنی ہی فکر ہوگی اس دن مجھے امان میں رکھنا، اس دن جب کسی کا عمل مجھے فائدہ نہ دے گا مجھے میرے عمل سے فائدہ دینا۔

گناہوں کی ذلت ورسوائی سے بچا:

الٰہی! تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور ماں کے پیٹ میں میری صورت بنائی اور مشرکین کی پیٹھوں سے زمانہ در زمانہ گزارتے ہوئے مجھے اُمَّتِ مرحومہ میں پیدا کیا، الٰہی! مجھ پر رحم فرما، الٰہی جس طرح تو نے مجھے مسلمان بنا کر احسان فرمایا اسی طرح اپنا اطاعت گزار بنا اور جب تک مجھے زندہ رکھے اپنی نافرمانی سے بچا کر مجھ پر احسان فرما، میرے پوشیدہ معاملات کو ظاہر نہ فرما اور کثرتِ عصیاں کی وجہ سے مجھے ذلیل ورسوا نہ کرنا۔ اے میرے خالق! تو پاک ہے میں وہی ہوں جو تیری نافرمانی کرنے سے باز نہیں آتا، گناہوں کی وجہ سے میری آنکھیں ٹھنڈی نہیں ہوتیں اور اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ اے میرے خالق! تو پاک ہے میں کس منہ سے تجھ سے ملاقات کروں گا؟ اور کن قدموں پر تیرے سامنے کھڑا ہوں گا؟ کس زبان سے تجھ سے بات کروں گا؟ کس آنکھ سے تیری طرف دیکھوں گا؟ اور تو میرے پوشیدہ معاملات کو خوب جانتا ہے، میں کیسے تیرے سامنے اپنا عذر پیش کروں گا؟ جبکہ میری زبان پر تو نے مُہر کر دی ہوگی اور میرے اَعضاء میرا ہر ہر عمل بیان کر دیں گے۔ اے میرے خالق! تو پاک ہے میں تیرے حضور روتے گڑگڑاتے توبہ کرتا ہوں میری توبہ قبول فرما، میری دعا قبول فرما، میری جوانی پر رحم فرما، میری لغزش سے درگزر فرما، میری طویل گریہ زاری پر رحم فرما اور میری نافرمانیوں پر مجھے رسوا نہ فرما۔ اے میرے خالق! تو پاک ہے تو مددگاروں کا مددگار ہے، عبادت کرنے والوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، زاہدین کے دلوں کا محبوب ہے، بس تو ہی میرا مددگار اور آخری امید ہے، میری جوانی پر رحم فرما، میری توبہ قبول فرما، میری دعا قبول فرما اور مجھے میرے گناہوں کے ذریعے ذلیل ورسوا نہ فرما۔

مجھ سے بڑا بدبخت کون ہوگا؟

الٰہی! تو نے مجھے اس کتاب کا علم دیا جو تو نے اپنے رسول محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل فرمائی، پھر

میں تیری نافرمانیوں میں جا پڑا جبکہ تو دیکھ رہا تھا، مجھ سے بڑا بد بخت اور کون ہو گا کہ تیرے سامنے تیری نافرمانی کرتا ہوں جبکہ تیری نازل کردہ کتاب میں مجھے منع کیا گیا، الٰہی مجھے جب کبھی اپنے گناہ اور نافرمانیاں یاد آتی ہیں تو میری آنکھیں ٹھنڈی نہیں ہوتیں لہٰذا میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں میری توبہ قبول فرما، تیری توحید کا اقرار کرنے اور تجھ پر ایمان لانے کے بعد مجھے جہنم کا ایندھن نہ بنا، میری میرے والدین کی اور تمام مسلمانوں کی اپنی رحمت کے سبب مغفرت فرما۔ اٰمِیْن رَبَّ الْعٰلَمِیْن۔

بیٹے کو نصیحت:

﴿5594-95﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بیٹے کو مکتوب بھیجا: اے میرے بیٹے! اس شخص کی طرح ہو جا جو ایسے لوگوں سے دور ہوتا ہے جن سے یقین و پارسائی نے منہ پھیر لیا اور ایسوں کے قریب ہو جا کہ نرمی و مہربانی جن کے قریب ہوتی ہے اور اس شخص کا دور ہونا فخر و تکبر کی بنا پر نہیں اور نہ ہی اس کا دور ہونا دھوکا یا فریب ہے۔ بلکہ وہ اپنے سے پہلے والے کی اقتدا کر رہا ہے کیونکہ وہ اپنے بعد والوں کے لئے امام ہوتا ہے، اس کا علم چھپتا نہیں اور جہالت ظاہر نہیں ہوتی، اپنے مقصود میں جلدی نہیں کرتا، معافی اور چشم پوشی اختیار کرتا ہے، اپنے حق کو پورا کرنے کی خوب کوشش کرتا ہے، اس سے بھلائی کی امید کی جاتی ہے اور اس کے شر سے بے خوفی ہوتی ہے، اگر وہ غافلوں کے ساتھ ہو تو ذاکرین میں لکھا جاتا ہے اور اگر ذاکرین کے ساتھ ہو تو غافلوں میں نہیں لکھا جاتا، جو اس کو نہیں جانتا اس کی تعریف اسے دھوکے میں نہیں ڈالتی اور جنہیں وہ جانتا ہے انہیں بھلاتا نہیں، اگر لوگ اس کی پاکی بیان کریں تو ڈرتا ہے اور ان کی لاعلمی پر استغفار کرتا ہے اور کہتا ہے: میں اوروں کے مقابلے میں اپنے آپ کو خوب جانتا ہوں اور میرا رب تو مجھے مجھ سے بھی بہتر طور پر جانتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو عمل میں تھکا دیتا ہے اور جتنی جلدی اعمال صالحہ ہو سکیں بجالاتا ہے دن ذکر میں، شام شکر میں، رات خوف خدا میں اور صبح خوشی کی حالت میں کرتا ہے، اس کا ڈرنا اس غفلت سے ہوتا ہے جس سے ڈرایا گیا ہے اور اس کا خوش ہونا اجر و ثواب اور رحمت کے ملنے کے سبب ہوتا ہے، اس کی ناپسندیدہ چیز میں نفس اس کی نافرمانی کرے تو نفس کی خواہش کو پورا نہیں کرتا پس اس کی رغبت ہمیشہ رہنے والی میں ہوتی ہے اور جو موجود ہے اس سے بچتا ہے، علم کو بردباری کے ساتھ جمع کرتا ہے، خاموش

رہتا ہے تاکہ سلامت رہے، کلام کرتا ہے تاکہ سمجھے، تنہائی اختیار کرتا ہے تاکہ (عبادت کا) فائدہ اٹھائے اور لوگوں سے فقط اس لئے ملتا ہے تاکہ علم حاصل ہو، بھلائی کی بات بولنے سے صرف اس وقت خاموش رہتا ہے جب اسے وہ بات یاد نہ ہو اور فضول کلام کی طرف کان نہیں لگاتا، امانت کا تذکرہ دوستوں سے بھی نہیں کرتا اور دشمنوں کے سامنے اپنی گواہی کو نہیں چھپاتا، عملِ خیر میں ذرّہ برابر ریاکاری نہیں کرتا اور نہ ہی حیا کا دامن ہاتھ سے جانے دیتا ہے اس کے نزدیک گلوکاروں کے ساتھ لہو ولَعِب پر مشتمل محفلوں میں بیٹھنے کے بجائے قراء کے ساتھ ذکر کی مجالس میں شریک ہونا زیادہ محبوب ہے۔

کتنا بُرا بندہ ہے وہ۔۔۔!

اے میرے بیٹے! اس شخص کی طرح نہ ہونا جو گزرے ہوئے میں خود ساختہ یقین کے ذریعے خوش ہوتا ہے اور جس کی آئندہ امید و طلب ہو اس میں یقین کو بھول جاتا ہے جبکہ گزرے ہوئے کے بارے میں کہتا ہے: اگر تقدیر میں ہوتا تو ضرور ہو کر رہتا اور آئندہ کے بارے میں کہتا: ارے آدمی! اطمینان نہ کر بلکہ خوب نگاہیں جما کر اپنا رزق تلاش کر، وہ شخص موجود رزق پر یقین نہیں رکھتا، جو وہ گمان کرتا ہے اس کا نفس اس پر غالب نہیں آتا اور اس کا یقین نفس پر غالب نہیں آتا لہٰذا وہ شک میں ہی مبتلا رہتا ہے اور اس کا گمان ہوتا ہے کہ اگر رحم نہ کیا گیا تو ہلاک ہو جاؤں گا، جب بیمار ہو تو نادم ہوتا ہے، تندرست ہو تو بے خوف ہو جاتا ہے، محتاج ہو تو غمگین ہوتا ہے اور مال مل جائے تو فتنہ کرتا ہے، عمل کی طرف رغبت ہو تو سست ہو جاتا ہے اور چست ہو تو زاہد بنتا ہے عمل کرنے سے پہلے رغبت کرتا ہے لیکن جب کرنے کا وقت آئے تو کرتا نہیں بلکہ کہتا ہے میں تھک چکا ہوں کیسے عمل کروں، میں تو بیٹھ کر تمنا ہی کروں گا چنانچہ وہ مغفرت کی تمنا لئے گناہ کرتا رہتا ہے، یوں اس کی عمر کا ابتدائی حصہ غفلت و دھوکے میں گزر گیا، درمیانی عمر لغزشوں میں نکل گئی اور اب آخری عمر میں سست و کاہل ہو گیا، اس کی خواہشات لمبی ہوئیں تو فتنہ میں پڑ گیا اور عمر کی درازی نے دھوکے میں ڈال دیا، جن اعمال میں عمر گزاری اب ان میں معذرت کرتا ہے لیکن اس کی معذرت قابل قبول نہیں، وہ اپنی وہ عمر گزار چکا جس میں نصیحت پکڑنے والا نصیحت پکڑتا ہے پس وہ گناہ اور نعمت سے نشان زدہ ہے کہ اسے نعمت دی گئی تو شکر نہیں کیا اور اگر روکا گیا تو کہنے لگا: میں رکنے کی طاقت نہیں رکھتا، کیا ہی برا بندہ ہے وہ

جو نجات کی امید رکھتا ہے لیکن بچتا نہیں، نعمت کی زیادتی چاہتا ہے لیکن کما حقہ شکر ادا نہیں کرتا وہ اسی لائق ہے کہ اس کا عذر نہ مانا جائے، جو لازم نہیں اس کو لازم کرتا ہے اور جو لازم ہے اس کے اکثر کو ضائع کر دیتا ہے مانگتا تو زیادہ ہے لیکن خرچ کرنے میں بخل کرتا ہے، اس کے لئے بھلائی کی مقدار مقرر کر دی گئی، اس پر رزق کشادہ کر دیا گیا حساب میں تخفیف کر دی گئی پس اسے اتنا ہی دیا گیا جتنا اسے کافی ہو اور وہ نہیں دیا گیا جس کی وجہ سے لغویات میں مشغول ہو جائے لیکن پھر بھی وہ سرکشی میں ڈالنے والی مالداری سے نظریں پھیر کر اس چیز کو نہیں دیکھتا جس نے اسے غیر کی محتاجی سے بچایا، جو رزق دیا گیا اس کے شکر سے رک جاتا ہے اور جو پاس موجود ہے اس میں اور زیادتی تلاش کرتا ہے، جو دیا گیا اس کے شکر سے تھک بیٹھا اور نعمت اس پر پوری کی گئی تو اس کے شکر کو بھلا ہی دیا، دوسروں کو منع کرتا ہے خود نہیں رکتا اور اس کام کا حکم کرتا ہے جو خود نہیں کرتا، بغض میں مرا جا رہا ہے اور محبت میں کمی کرتا ہے، جو چیز اس کے پاس نہیں ہے اس کی محبت نے اور جو موجود ہے اس کے بغض نے اسے دھوکے میں ڈال دیا، لگتا ایسے ہے گویا صالحین سے محبت کرتا ہے لیکن اعمال ان کے جیسے نہیں کرتا، بروں سے نفرت کرتا ہے جبکہ وہ خود بھی ان میں سے ایک ہے، بغض ہوتے ہوئے آخرت کی امید رکھتا ہے جبکہ یقینی طور پر عذاب کا خوف بھی نہیں رکھتا، دنیا میں اپنی خواہشات پر قادر نہیں جبکہ آخرت میں باقی رہنے والے کو قبول بھی نہیں کرتا، دنیا میں فانی کی طرف جلدی کرتا ہے جبکہ آخرت میں باقی رہنے والی چیز کو چھوڑ دیتا ہے، اگر درست رہے تو سمجھتا ہے میری توبہ قبول ہو گئی اور اگر مصیبت میں مبتلا کیا جائے تو پرہیز گاروں والی باتیں کرتا ہے جبکہ دنیا داروں جیسے اعمال کرتا ہے موت کو برا ہونے کی وجہ سے ناپسند کرتا ہے جبکہ اپنی زندگی میں برائی سے بچتا بھی نہیں، موت کو اس لئے ناپسند کرتا ہے کہ وہ کچھ نہ چھوڑے گی اور زندگی کو اپنے کاموں کی وجہ سے پسند کرتا ہے، اگر دنیا سے روکا جائے تو نہیں رکتا اور اگر دنیا دی جائے تو اس کا پیٹ نہیں بھرتا، اگر خواہش پیش کی جائے تو پوری کر لیتا ہے کہ نیک عمل کر لوں گا اور اگر عمل کرنے کو کہا جائے تو سستی کرتا ہے اور کہتا ہے خوف ہی کافی ہے، نہ اس کا خوف سستی کو دور کرتا ہے اور نہ اس کی رغبت اسے نیک عمل پر ابھارتی ہے، بغیر عمل کے اجر کی امید رکھتا ہے اور لمبی امید کی وجہ سے توبہ کو مؤخر کرتا ہے رزق کی نئی نئی راہیں تلاش کرتا ہے، ربّ کے معاملے میں مخلوق سے ڈرتا ہے جبکہ مخلوق کے

معاملے میں ربّ تعالیٰ کا خوف نہیں رکھتا، جو اس سے بڑھ کر ہو اس کے شر سے ربّ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہے جبکہ ماتحت کے بارے میں ربّ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ نہیں مانگتا، موت سے ڈرتا ہے لیکن مرنے کی امید نہیں رکھتا، جس سے ڈرنا چاہیے اس سے بے خوف رہتا ہے حالانکہ اسے ہونا یقینی ہے اور اپنی امید سے مایوس نہیں ہوتا حالانکہ اس کا نہ ہونا یقینی ہے، اس علم کے نفع کی امید کرتا ہے جس پر عمل نہیں کرتا اور جہالت کے ضرر سے بےخوف رہتا ہے حالانکہ یہ یقینی ہے، مخلوق میں خود سے کمتر کو اپنا تابع سمجھتا ہے جبکہ مافوق کو بھول جاتا ہے، اپنے سے زیادہ رزق والے کی طرف نظر کرتا ہے جبکہ کمتر مخلوق کو بھول جاتا ہے، دوسرے کی ادنیٰ سی خطا پر بھی خوف کرتا ہے جبکہ اپنے کمتر عمل پر بھی امید رکھتا ہے پردے کو غیرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جبکہ اپنے معاملے میں غیرت سے غافل رہتا ہے، جب یقین کی بات کی جائے تو کہتا ہے: یہ تو پہلے والوں کا حصہ تھا۔ اگر کہا جائے کہ کیا تم پہلے والوں جیسے اعمال نہیں کرو گے ؟ تو کہتا ہے ؟ بھلا کس میں طاقت ہے کہ ان جیسا ہو سکے۔ باتیں بڑی بڑی کرے لیکن عمل کرنے میں جان جائے، امانت کو ہلکا جانے اور خیانت کو بہت برا سمجھے، نرمی اختیار کرے تاکہ لوگ اس کے پاس امانت رکھوائیں جبکہ اس میں خیانت کی گھات لگائے رکھے، ایسی دوستی رکھے جس میں دشمنی کو چھپائے رکھے، گناہوں میں جلدی کرنے والا ہو اور نیکیوں میں سستی کرتا ہو، شعر اس کے لئے آسان ہوں اور ذکر مشکل ہو، فقرا کے ساتھ ذکر کرنے سے زیادہ مالداروں کے ساتھ فضولیات میں مشغول ہونا پسند کرتا ہو، نیند کے معاملے میں جلدی کرے اور روزے میں تاخیر کرے، نہ راتوں میں قیام کرے اور نہ صبح میں روزہ رکھے، صبح ایسے کرے کہ آنکھوں میں نیند بھری ہو جبکہ رات بھی نہ جاگا ہو اور ایسے چلتے پھرتے شام کا انتظار کرے گویا روزے سے ہے جبکہ روزہ بھی نہ رکھا ہو۔

برے بندے کی علامات:

حضرت سیِّدُنا مسعودی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نماز پڑھے تو چوڑا ہو جائے، رکوع کرے تو جانوروں کی طرح کرے، سجدہ کرے تو ٹھونگ مارے، اگر سوال کرے تو پیچھے پڑ جائے اور اگر اس سے سوال کر لیا جائے تو جان چھڑائے، اگر بات کرے تو قسم کھائے اور اگر قسم کھائے تو توڑ دے، اگر وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، اگر نصیحت کی جائے تو چہرا شکن آلود رکھے اور اگر تعریف کی جائے تو

خوش ہو، اس کا طلب کرنا شر اور اس کا چھوڑ دینا جرم ہو، لوگوں کے عیب میں مشغول رہنے کے سوا کوئی کام نہ ہو، احسان میں اس کے لئے کوئی فضیلت نہ ہو، عادل لوگوں میں سے اس کی طرف کوئی مائل نہ ہو اور نہ اس سے کوئی محبت کرے، خیانت کرنے والے اس کے محبوب ہوں اور امانت دار لوگ اس کے دشمن ہوں، اگر سلام کرو تو نہ سنے اگر سنے تو جواب نہ دے، حاسدوں کی طرح دیکھے اور بغض و کینہ رکھنے والوں کی طرح پیش آئے، بخیل کا مذاق اڑائے جبکہ خود پیٹھ پیچھے کھائے، جس موجود کے بارے میں کچھ نہیں جانتا اس سے راضی ہو اور جس غائب کے بارے میں کچھ نہیں جانتا اس سے ناراض ہو، خیانت کرنے میں بڑا بے باک ہو، امانت کے معاملے میں بے پرواہو، جو پسند ہو اس سے جھوٹ بولے، جو ناپسند ہو اسے دھوکا دے، برے انداز میں ہنسے، بے ادبوں کی طرح چلے، اس کے پڑوسی اس سے مامون نہ ہوں، اس کے ساتھی اس سے سلامت نہ ہوں، اگر وہ بات کرے تو سختی کرے اور اگر اس سے بات کرو تو تنگ ہو، اگر تو اسے برا کہے تو تجھے خوش کرے اور اگر تو اسے خوش کرے تو تجھے نقصان پہنچائے اور اگر تو اس سے جدا ہو جائے تو تیری غیبت کرے، اگر تو اس کا ہم راز ہو تو تجھے تکلیف پہنچائے، اگر تو اس کی اتباع کرے تو تجھ پر بہتان لگائے، اگر تو اس کی برابری کرے تو تجھ سے حسد کرے، اگر تو اس کی مخالفت کرے تو تجھے نقصان پہنچائے، فضیلت والے سے حسد کرے، فضیلت والا بننے کے لئے زہد اختیار کرے، خود سے جو افضل ہو اس سے حسد کرے، زاہدوں والے عمل کرے، جو اس کے ساتھ بھلائی کرے اس کو بدلہ دینے سے عاجز ہو، جو اس کی مخالفت کرے اس کے ساتھ زیادتی کرے، خاموش نہ رہے تاکہ سلامت رہے بلکہ بلا سوچے سمجھے کلام کرے، اس کی زبان اس کے دل پر غالب ہو، اس کا دل اس کی بات کی تائید نہ کرے، بحث و مباحثہ کرنے کے لئے علم سیکھے، ریاکاری کرنے کے لئے فقیہ بنے، اپنی بڑائی ظاہر کرے، جو بات چھپانے والی ہو اسے ظاہر کرے اور جو ظاہر ہو اسے چھپا نہ سکے، فانی چیزوں کی طرف جلدی کرے جبکہ باقی رہنے والی چیزوں میں سستی کرے اور دنیا کے معاملے میں جلد بازی کرے جبکہ تقوٰی میں سستی کرے۔

﴿5596﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یہ شان نہیں کہ ہمیں ایک چیز سے نکال کر پھر اسی میں لوٹا دے، چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ (پ۴، ال عمرٰن: ۱۰۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور تم ایک غار دوزخ کے کنارے پر تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچادیا۔

مزید فرمایا اللہ عَزَّوَجَلَّ دو قسم والوں کو آگ میں جمع نہیں فرمائے گا (ایک وہ مشرک جن کا قول قرآن مجید نے بیان فرمایا:)

وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ ۙ لَا یَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ یَّمُوْتُ ؕ (پ۱۴، النحل: ۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش سے کہ اللہ مردے نہ اٹھائے گا۔

جبکہ ہم اپنے حلف میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم کھاتے ہیں کہ وہ ہمیں مرنے کے بعد ضرور اٹھائے گا۔

﴾5597﴿... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے اپنے بیٹے کو وصیت کی: اے میرے بیٹے! اپنے اوپر خوفِ خدا کو لازم کرلو، کوشش کرو کہ تمہارا آج کا دن گزشتہ دن سے بہتر ہو اور آنے والا دن آج کے دن سے بہتر ہو، جب نماز پڑھو تو آخری سمجھ کر پڑھو، کثرت سے حاجات طلب کرنے سے بچو بے شک وہ عارضی فقر ہیں اور ایسے کاموں سے بچو جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے۔

انوکھی لونڈی:

﴾5598﴿... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک لونڈی تھی جس کا نام بشرہ تھا، وہ قرآن کی تلاوت بڑی خوب صورت آواز میں کرتی تھی، ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے بُشرہ! میرے دوستوں کو تلاوت سناؤ تو اس نے تلاوت کی اس کی آواز میں بڑا درد اور غم تھا، لوگوں نے اپنے سر سے عمامے اتار کر اس کے آگے ڈال دیے اور رونے لگے، ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے بشرہ! میں نے تجھے تیری آواز کی خوب صورتی کی وجہ سے ایک ہزار دینار میں خریدا تھا، میرے سوا تجھ پر کسی کی ملکیت نہیں جا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے آزاد ہے، حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: وہ اس وقت کوفہ میں بہت بوڑھی ہو چکی تھی اگر مجھے اس پر مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو میں ضرور اسے اپنے پاس بلوالیتا اور وہ اپنی آخری عمر تک ہمارے پاس رہتی۔

سیّدُنا عون بن عبداللہ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کی اور حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر، حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس اور حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے احادیث کی سماعت کی۔ آپ کی اکثر روایات آپ کے والد کے واسطے سے حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہیں۔ آپ کے والد حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عتبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو صحابہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ آپ نے حضرتِ سیِّدُنا امام شَعْبی، حضرتِ سیِّدُنا اَسْوَدْ بن یزید اور کوفہ کے کِبار تابعین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کی صحبت پائی۔

آپ سے کثیر تابعین نے روایات لیں ان میں سے حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن ابو خالد، حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق شیبانی، حضرتِ سیِّدُنا ابو زبیر، حضرتِ سیِّدُنا ابو سہیل نافع بن مالک اور حضرتِ سیِّدُنا مُجاہد رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی ہیں جبکہ مشہور و معروف ائمہ و علما میں سے حضرتِ سیِّدُنا سعید مقبری، حضرتِ سیِّدُنا مالک بن مغول اور حضرتِ سیِّدُنا مِسْعَر رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نمایاں شخصیات ہیں۔

جنت کے دروازے کھل گئے:

﴾5599﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے کہا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحٰنَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا تو نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟ اس شخص نے عرض کی: میں ہوں یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میں نے اسے پسند کیا اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے۔" حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے جب سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ سنا اس کے بعد سے کبھی ان کلمات کو ترک نہیں کیا۔(1)

امام کی قراءت کافی ہے:

﴾5600﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور پُرنور، شافعِ یومُ النشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

(1)... مسلم، کتاب المساجد و موضع الصلاۃ، باب ما یقال بین التکبیرۃ ... الخ، ص ۳۰۲، حدیث: ۶۰۱

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تیرے لئے امام کی قراءت کافی ہے خواہ جہری ہو یا سری۔[1]

﴿5601﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عتبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اس وقت تک وصالِ ظاہری نہ ہوا حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پڑھا بھی اور لکھا بھی (یعنی آپ کو پڑھنا بھی آتا تھا اور لکھنا بھی)۔[2]

ندائے خدا:

﴿5602-3﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: بنی سلیم کا ایک شخص عمرو بن عبسہ مدینہ میں حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں آیا اس نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صرف مدینہ میں زیارت کی تھی۔ عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے وہ بات سکھائیں جو میں نہیں جانتا اور آپ جانتے ہیں اور وہ سکھائیں جو مجھے نفع دے ضرر نہ دے رات کے کون سے نوافل افضل ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نصف رات میں آسمانِ دنیا کی طرف نظرِ رحمت کرتا ہے اور فرماتا ہے: میں اپنے بندوں سے اپنے علاوہ اور کسی بات کا سوال نہیں کرتا اور فرماتا ہے: ہے کوئی دعا مانگنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ ہے کوئی مغفرت کا طلب گار کہ میں اس کی بخشش کروں؟ ہے کوئی مدد مانگنے والا کہ میں اس کی مدد کروں؟ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ (اپنی شان کے مطابق) اپنے عرش پر جلوہ گر ہو جاتا ہے۔[3]

آنسو کا ایک قطرہ:

﴿5604-5﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کی آنکھ سے خوفِ خدا کے باعث مکھی کے سر کے برابر بھی آنسو نکلا

1... دارقطنی، کتاب الصلاۃ، باب ذکر قولہ: من کان لہ امام... الخ، ۱/ ۴۴۳، حدیث: ۱۲۳۸

2... سنن الکبری للبیہقی، کتاب النکاح، باب من لم یکن لہ ان یتعلم... الخ، ۷/ ۶۸، حدیث: ۱۳۲۹۰

3... سنن الکبری للنسائی، کتاب قیام اللیل وتطوع النہار، باب ای الصلاۃ افضل؟، ۱/ ۴۱۳، حدیث: ۱۳۰۸، عن ابی ذر،

مسند احمد، مسند المکیین، حدیث رفاعہ بن عرابہ الجہنی، ۵/ ۴۸۰، حدیث: ۱۶۲۱۸، بتغیر

اور اس آنسو کی گرمی اس کے چہرے کو پہنچی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے چہرے کو جہنم پر حرام فرمادے گا۔[1]

بیماری رحمت ہے:

﴿5606﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکرا دیئے، ہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مسکرانے کا کیا سبب ہے؟ ارشاد فرمایا: مجھے مومن پر تعجب ہے کہ وہ بیمار ہونے پر غمگین ہوتا ہے اگر وہ جان لے کہ بیماری میں کیا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کرنے تک بیمار رہنا پسند کرے۔[2]

﴿5607-08﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک دن حضور نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکرائے تو ہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مسکرانے کی کیا وجہ ہے؟ ارشاد فرمایا: ”مجھے اس مسلمان بندے پر تعجب ہے جو بیمار ہونے کو ناپسند کرتا ہے اگر وہ جان لے کہ بیماری میں اس کے لئے کیا ہے تو ہمیشہ بیمار رہنا ہی پسند کرے۔ پھر آپ نے اپنی نظرِ مبارکہ کو آسمان کی طرف اٹھایا پھر جھکالیا اور مسکرائے تو ہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مسکرانے کا سبب؟ ارشاد فرمایا: مجھے ان دو فرشتوں پر خوش کن حیرت ہو رہی ہے جو بندے کو ڈھونڈتے ہوئے اس کی نماز پڑھنے کی جگہ پر آتے ہیں مگر دیکھتے ہیں کہ بیماری نے اسے روک رکھا ہے لہٰذا لوٹ جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں: یا ربّ! حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے۔ ہم تیرے فلاں بندے کو ڈھونڈتے ہوئے اس کی نماز پڑھنے کی جگہ پر گئے تو ہم نے دیکھا کہ بیماری نے اسے روک رکھا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرماتا ہے: اس کے لئے اس عمل کا ثواب لکھ دو جو وہ کرتا تھا اور میرے پاس اس کا جو اجر ہے وہ اسے دیا جائے گا۔[3]

تین ثوابِ جاریہ:

﴿5609﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں: حضور نبیِّ کریم، رَءُوْف

1 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۱۷، حدیث: ۹۷۹۹

2 ...مسند ابو داؤد الطیالسی، الجزء الثانی، ص ۴۶، حدیث: ۳۴۷، بتغیر

3 ...مسند ابو داؤد الطیالسی، الجزء الثانی، ص ۴۶، حدیث: ۳۴۷، ۳۴۸، دون ”یعطی اجرہ ما کا عانیا فی حبالی“

رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کا ثواب مومن کو قبر میں بھی ملتا رہتا ہے (۱)...وہ عالم جس نے ایسا علم چھوڑا جس پر لوگ عمل کرتے ہیں تو جب تک اس پر عمل ہوتا رہے گا اس کو ثواب ملتا رہے گا (۲)...وہ شخص جس نے کوئی صدقہ کیا جب تک اس کے گھر والے اسے جاری رکھیں گے اس کو ثواب ملتا رہے گا اور (۳)...وہ شخص جس نے نیک لڑکا چھوڑا ہو اور وہ اس کے لئے دعا کرتا ہو۔[1]

﴿5610﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: غافل لوگوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والا جنگ سے بھاگنے والوں میں ثابت قدم رہنے والے کی طرح ہے۔[2]

مرغ نماز کے لئے بلاتا ہے:

﴿5611﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرغ نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بانگ دی تو ایک شخص نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت کر۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسے لعنت نہ کرو اور نہ ہی برا کہو بے شک یہ نماز کے لئے بلاتا ہے۔[3]

فرشتے تمہارے لئے دعا کریں:

﴿5612﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبدُاللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جو شخص یوں کہے: سُبْحٰنَ اللہِ وَاللہُ اَکْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَتَبَارَکَ اللہُ تو فرشتے ان کلمات کو لے کر آسمان کی طرف جاتے ہیں اور فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے گزرتے ہیں وہ اس کہنے والے کے لئے دعا مغفرت کرتے ہیں حتی کہ فرشتے ان کلمات کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور پیش کر دیتے ہیں[4]۔ حضرتِ سیِّدُنا عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ایک عالم کے سامنے اس حدیث کو

1... مسلم، کتاب الوصیة، باب ما یلحق الانسان... الخ، ص ۸۸۶، حدیث: ۱۶۳۱، مختصراً عن ابی ہریرة

2... معجم کبیر، ۱۰/ ۱۶، حدیث: ۹۷۹۷

3... معجم کبیر، ۱۰/ ۱۶، حدیث: ۹۷۹۶

4... مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، تفسیر، سورة الملائکة (فاطر) ۳/ ۲۰۴، حدیث: ۳۶۴۲، بتغیر قلیل

ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو بھی ان کلمات کے ساتھ یہ کلمات: لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ بھی ملالے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسکی طرف نظر فرمائے گا اور وہ بندے کی طرف نظرِ رحمت ہی فرماتا ہے۔

دعا کی قبولیت کا وقت:

﴿5613﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور سرورِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جس شے کا سوال کیا جائے وہ عطا فرمادیتا ہے(1)۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مخلوق کی ابتدا فرمائی تو اتوار اور پیر کے دن زمین کو بنایا منگل اور بدھ کے دن آسمانوں کو بنایا جمعرات اور جمعہ کی عصر تک رزق اور جو کچھ زمین میں ہے اس کو بنایا لہٰذا قبولیت کا وقت نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب کے درمیان کا ہے۔

ذاکرین کا ذکر:

﴿5614﴾... حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: تمام نبیوں کے سرور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ تسبیح، تہلیل، تکبیر اور حمد کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظمت کا ذکر کرتے ہیں تو وہ ذکر عرش کے ارد گرد جمع ہو جاتا ہے اور اس کی آواز مکھی کی بھنبھناہٹ کی طرح ہوتی ہے اور وہ اپنے صاحب (ذکر کرنے والے) کا ذکر کرتا ہے کیا تم میں سے کسی کو یہ پسند نہیں کہ تمہارے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کوئی چیز ہو جو تمہارا ذکر کرتی رہے؟(2)

حلال و حرام واضح ہے:

﴿5615﴾... حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں نے نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان جو امور ہیں وہ مشتبہ ہیں جو ان مشکوک امور سے بچ گیا اس نے اپنا دین

1... بخاری، کتاب الطلاق، باب اشارۃ فی الطلاق و الامور، ۳/ ۴۹۴، حدیث: ۵۲۹۴

2... مسند احمد، مسند الکوفیین، ۶/ ۳۷۵، حدیث: ۱۸۳۹۰، بتغیر قلیل

اور اپنی عزت بچالی اور جو ان مشکوک امور میں پڑ گیا قریب ہے کہ وہ حرام میں پڑ جائے، جیسے ممنوعہ چراگاہ کے آس پاس چرانے والا قریب ہے کہ اس میں جا پڑے۔[1]

﴿5616﴾... حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ نے اپنے شوہر حضرتِ سیِّدُنا بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: بشیر! آپ میرے بیٹے نعمان کا حصہ اسے دے دیں اور اسے الگ نہ کرنا جب تک اسے اس کا حصہ نہ دے دیں اور اس پر حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو گواہ بنا لیں۔ لہٰذا حضرتِ سیِّدُنا بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور معاملہ عرض کر کے گواہ بننے کی عرض کی: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کیا دوسرے بیٹے کو بھی اتنا ہی حصہ دیا ہے؟“ حضرتِ سیِّدُنا بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ”نہیں۔“ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔“

حضرتِ سیِّدُنا عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے اپنے والد سے سنا: حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ان میں برابری کا سلوک کرو۔“[2]

﴿5617﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے متعلق روایت ہے کہ انہوں نے مکہ مکرمہ میں حضور سیِّد عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام کیا جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حالتِ نماز میں تھے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے سلام کا جواب بھی دیا[3]۔[4]

شرک سے بَری:

﴿5618﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ چل رہے تھے کہ اچانک چند لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کون سا عمل افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں

1... مسلم، کتاب المساقاۃ، باب اخذ الحلال وترک الشبہات، ص ۸۶۲، حدیث: ۱۵۹۹، بتغیر

2... سنن نسائی، کتاب النحل، باب ذکر اختلاف الفاظ... الخ، ص ۶۰۳، حدیث: ۳۶۸۰، ۳۶۸۱، ۳۶۸۵، بتغیر قلیل

3... نماز میں سلام کا جواب دینے کے متعلق حاشیہ روایت: 5496 کے تحت ملاحظہ فرمائیے۔

4... مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب السلام فی الصلاۃ، ۲/ ۲۱۸، حدیث: ۳۵۹۹

جہاد کرنا اور حج مبرور، پھر وادی میں اس طرح گواہی دینا: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ پھر ارشاد فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ جو بھی اس طرح گواہی دے وہ شرک سے بری ہے۔[1]

درود ایسے پڑھو:

﴿5619﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب حضور سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود پڑھو تو خوبصورت انداز میں پڑھو کہ تم نہیں جانتے کہ شاید تمہارا درود نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پیش کیا جائے، عرض کی گئی: ہمیں سکھائیے۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اس طرح پڑھو: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنا درود اور اپنی رحمت اور اپنی برکتیں، رسولوں کے سردار، پرہیزگاروں کے امام، سب سے آخری نبی، تیرے بندے اور رسول محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل فرما، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو مقامِ محمود عطا فرما جس پر سب اَوَّلین اور آخرین رشک کریں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی آل پر درود بھیجا بے شک تو حمد اور بزرگی والا ہے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی آل پر برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی آل پر برکتیں نازل فرمائیں بے شک تو حمد اور بزرگی والا ہے۔

﴿5620﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود پڑھو تو خوبصورت انداز میں پڑھو کہ تمہارا درود بارگاہِ رسالت میں پیش کیا جاتا ہے۔

﴿5621﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس طرح درود پاک پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ

---

[1] ... بخاری، کتاب الایمان، باب من قال "ان الایمان ھو العمل"، ۱/ ۲۱، حدیث: ۲۶، ملتقطاً عن ابی ھریرۃ

معجم اوسط، ۶/ ۳۱۶، حدیث: ۸۸۹۶

صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنا درود اور اپنی رحمت رسولوں کے سردار پر فرما۔

عہد نامہ:

﴿5622﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾ ترجمۂ کنزالایمان: مگر وہی جنہوں نے رحمٰن کے پاس قرار رکھا ہے۔ (پ۱۶، مریم: ۸۷)

پھر فرمایا: قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: جس کے پاس میرا عہد ہے وہ حاضر ہو جائے، لوگوں نے عرض کی: اے ابو عبد الرحمٰن! ہمیں (وہ عہد) سکھا دیجئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اس طرح دعا مانگا کرو: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا اِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّيْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْهُ لِيْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُؤَدِّيْهِ اِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ یعنی اے آسمان اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے! میں تیرے پاس اپنی اس دنیا کی زندگی میں ایک عہد رکھتا ہوں، مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کر، اگر تو مجھے میرے نفس کے حوالے کر دے گا تو وہ مجھے خیر سے دور اور شر کے قریب کر دے گا اور میں تیری رحمت کے بغیر کسی چیز پر بھروسا نہیں کرتا، میرے اس اقرار کو بطور عہد نامہ محفوظ فرما اور قیامت کے دن مجھے عطا کر بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

سیِّدُنا محمد بن کرام عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ السَّلَام کی نصیحت

...کسی نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کرام عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ السَّلَام سے عرض کی: مجھے نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: جتنی کوشش اپنے نفس کو راضی کرنے کے لئے کرتے ہو اتنی اپنے خالق کی رضا کے لئے بھی کرو۔

(احیاء العلوم، کتاب التوبۃ، ۶۹/۴، دار صادر بیروت)

حضرت سیّدنا سعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعی بزرگ ہیں۔آپ رونے والے فقیہ، دعا کرنے والے عالِم، خوش بخت شہید اور بہترین حمد کرنے والے تھے۔

منقول ہے: توکل میں ثابت قدمی اور علوم نقلیہ میں شوق کا نام تصوف ہے۔

خوفِ خدا میں رونا:

﴿5623-24﴾... حضرتِ سیّدُنا قاسم بن ابو ایوب اَعْرَج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رات بھر رویا کرتے تھے حتّٰی کہ ان کی بینائی کمزور ہو گئی۔

﴿5625﴾... حضرتِ سیّدُنا عطا بن سائب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی کبھی تو ہمیں بھی رلا دیتے تھے۔

﴿5626﴾... حضرتِ سیّدُنا قاسم بن ابو ایّوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نماز میں 20 سے زائد مرتبہ اس آیتِ مبارکہ کی تکرار کرتے ہوئے سنا:

وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾

(پ۳، البقرۃ: ۲۸۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھرو گے اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔

﴿5627﴾... حضرتِ سیّدُنا سعید بن عُبَیْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب اس آیتِ مبارکہ پر پہنچتے تو دو یا تین مرتبہ اس کا تکرار کرتے:

فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُؕ یُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾ فِی الْحَمِیْمِ

(پ۲۴، المؤمن: ۷۰تا۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ عنقریب جان جائیں گے جب ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں گھسیٹے جائیں گے کھولتے پانی میں۔

﴿5628﴾... حضرتِ سیّدُنا وِقَاء بن اِیاس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا گیا: کیا حضرتِ سیّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی آج کل کے اماموں کی طرح نماز میں جھومتے یا آیات کو بار بار لوٹاتے تھے؟ حضرتِ سیّدُنا

وقاء رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: مَعَاذَ الله (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ) وہ جب سورۂ مؤمن کی اس آیت مبارکہ:

اِذِ الۡاَغۡلٰلُ فِیۡۤ اَعۡنَاقِہِمۡ وَ السَّلٰسِلُ ؕ یُسۡحَبُوۡنَ ﴿ۙ۷۱﴾ ترجمۂ کنزالایمان: جب اُن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں گھسیٹے جائیں گے۔ (پ۲۴، المؤمن: ۷۱)

جیسی آیات تلاوت فرماتے تھے تو کھینچ کر پڑھتے تھے۔

﴿5629﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شِہاب عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَھَّاب فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ہماری امامت فرماتے تھے اور خوبصورت انداز میں تلاوتِ قرآن کیا کرتے تھے۔

اتنی زیادہ تلاوتِ قرآن...!

﴿5630﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسحاق رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو ایک ہی رکعت میں پورا قرآنِ پاک تلاوت کر لیا۔

﴿5631﴾... حضرتِ سیِّدُنا وِقاء رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ رمضان کے مہینے میں مغرب اور عشا کے درمیان ایک ختم قرآنِ پاک کیا کرتے تھے۔

﴿5632﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن ابو سلیمان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡمَنَّان فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ہر دو راتوں میں قرآنِ پاک ختم کیا کرتے تھے۔

فقہ میں مقام:

﴿5633﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن ابو مُغیرہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: اہل کوفہ میں سے جب کوئی حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا سے مسئلہ پوچھتا تو ارشاد فرماتے: کیا تم میں ام دہماء کا بیٹا موجود نہیں؟ (یعنی حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ)۔

﴿5634﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَشعث بن اسحاق عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ماہر ترین عالِم ہیں۔

﴿5635﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا انتقال ہو گیا مگر زمین پر ہر شخص ان کے علم کا محتاج ہے۔

حلاوتِ دعا قبولیت کی نشانی ہے:

﴿5636﴾... حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابو ہِند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حَجّاج نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو قید کیا تو آپ نے فرمایا: مجھے شہید کر دیا جائے گا اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں نے اور میرے دو ساتھیوں نے دعا مانگی تو ہم نے دعا کی مٹھاس کو پایا پھر ہم نے شہادت کی دعا مانگی میرے ساتھی تو شہادت پا چکے اور میں شہادت کا منتظر ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ان کے خیال میں حلاوتِ دعا قبولیت کی نشانی ہے۔

مستجابُ الدعا:

﴿5637﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَصْبَغ بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک مرغا تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی اَذان سے نماز فجر کے لئے اٹھتے تھے، ایک صبح مرغ نے اذان نہ دی تو آپ نماز کے لئے بیدار نہ ہو سکے، آپ کو اس معاملے کا بڑا صدمہ پہنچا لہٰذا آپ نے کہا: آج مرغ کو کیا ہو گیا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی آواز ختم کر دے۔ چنانچہ اس کے بعد کبھی کسی نے اس مرغ کی آواز نہیں سنی۔ آپ کی والدہ نے فرمایا: بیٹا! اب کبھی کسی کے لئے بد دعا مت کرنا۔

﴿5638﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا رکھنا ایمان کی بنیاد ہے۔

﴿5639﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس طرح دعا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ صِدْقَ التَّوَکُّلِ عَلَیْكَ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تجھی پر سچے توکل اور حسنِ ظن کا سوال کرتا ہوں۔

جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا:

﴿5640﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حصین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس مکہ مکرمہ آیا اور ان سے کہا: خالد بن عبد اللہ آنے والا ہے اور آپ اس سے محفوظ نہیں، میری بات مانئیے اور یہاں سے چلے جائیے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! فرار ہونے میں مجھے

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے۔ میں نے کہا: بخدا! میں نے آپ کو ویسا ہی پایا جیسا آپ کی والدہ نے آپ کا نام سعید (خوش بخت) رکھا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو حُصَیْن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خالد بن عبد اللہ مکہ مکرمہ آیا اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو گرفتار کر لیا۔

حضرتِ سیِّدُنا واصِل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر اس میں اتنا اضافہ کرتے ہیں کہ مجھے حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد اللہ یزید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا: جب حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لایا گیا تو ہم ان کے پاس آئے، اس وقت وہ بہت خوش تھے اور ان کی بیٹی ان کی گود میں تھی اور ان کی گرفتاری پر رو رہی تھی، ہم ان کے ساتھ بابُ الْجِسْر (مکہ کے خارجی دروازے) تک گئے تو چوکیدار نے کہا: ہمیں اپنا ضامن دے کر جائیں، کیونکہ ہمیں خوف ہے کہ آپ خود کو ہلاکت میں ڈال دیں گے۔ حضرتِ سیِّدُنا یزید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ان کا ضامن بن گیا۔

﴿5641﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن سعید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی شہادت کے وقت اپنے بیٹے کو بلوایا تو وہ رونے لگا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم کیوں روتے ہو؟ تمہارا والد 57 سال کی عمر کے بعد زندہ نہیں رہ سکتا۔

﴿5642﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہِلال بن خَبَّاب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ رجب کے مہینے میں عمرے کے لئے نکلا، انہوں نے کوفہ سے عمرے کا اِحرام باندھا پھر عمرہ کر کے لوٹے تو نصف ذُوالْقَعْدہ کو حج کا احرام باندھ لیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سال میں دو مرتبہ سفر کرتے تھے ایک مرتبہ عمرے کے لئے اور ایک مرتبہ حج کے لئے۔

بیٹے کے وصال کی پیش گوئی:

﴿5643﴾... حضرتِ سیِّدُنا کثیر بن تمیم داری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کے بیٹے حضرت عبد اللہ بن سعید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حاضر ہوئے وہ فقہ کے اچھے عالم تھے، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں عبد اللہ کے اچھے حالات کو جانتا ہوں۔ میں نے عرض کی: وہ کیا ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس کا انتقال ہو جائے گا۔ چنانچہ

میں ان کے دن شمار کرنے لگا۔

﴿5644﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُمَید اَعْرج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیٹا آیا تو آپ نے فرمایا: میں اس کے اچھے وقت کو جانتا ہوں وہ یہ کہ اس کا انتقال ہو جائے گا۔ چنانچہ میں ان کے دن شمار کرنے لگا۔

والدہ کی قسم کا پاس:

﴿5645﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے بچھو نے ڈنک مارا تو میری ماں نے مجھے قسم دی کہ میں دم کرواؤں گا لہٰذا میں نے اپنا وہ ہاتھ دم کرنے والے کے سامنے کر دیا جس پر بچھو نے ڈنک نہیں مارا تھا اور میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ میری ماں کی قسم ٹوٹ جائے۔

﴿5646﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے موتیوں سے بھرے کمرے پر امانت دار مقرر کیا جانا خوبصورت عورت پر امانت دار مقرر کئے جانے سے زیادہ پسند ہے۔

﴿5647﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خط پڑھا اس میں لکھا تھا: جان لو! زندگی کا ہر دن مومن کے لئے غنیمت ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت:

﴿5648﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خوف وہی ہے کہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے یہاں تک کہ وہ خوف تیرے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے پس یہ خوف اور ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت ہے تو جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کی یقیناً اس نے ذکر کیا اور جس نے اطاعت نہ کی وہ ذکر کرنے والا نہیں اگرچہ کثرت سے تسبیح و تلاوتِ قرآن کرنے والا ہو۔

﴿5649﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اہلِ بصرہ سے زیادہ کعبہ شریف کی حرمت کا پاس رکھنے والا اور اس پر حریص کسی کو نہیں دیکھا، ایک رات میں نے ایک لڑکی کو دیکھا کہ کعبہ کے پردے کے ساتھ چمٹی روتے اور گڑگڑاتے ہوئے دعا مانگتی رہی حتّٰی کہ اس کا انتقال ہو گیا۔

ہلاکت کی نشانی:

﴾5650﴿... حضرتِ سیِّدُنا ہلال بن خَباب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: لوگوں کی ہلاکت کی کیا نشانی ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ان کے علما کا دنیا سے چلے جانا۔

بنی اسرائیل کے سوالات:

﴾5651﴿... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل نے حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: کیا تمہارا ربّ سوتا ہے؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو۔ انہوں نے کہا: کیا تمہارا ربّ نماز پڑھتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو۔ انہوں نے کہا: کیا تمہارا ربّ رنگ کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی طرف وحی فرمائی: بنی اسرائیل پوچھتے ہیں: کیا تمہارا ربّ سوتا ہے؟ لہٰذا تم دو شیشے لو اور اپنے ہاتھوں پر رکھ لو اور پھر ساری رات کھڑے رہو چنانچہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایسا ہی کیا جب کافی رات گزر گئی تو آپ کو اونگھ آگئی اور گھٹنوں تک جھک گئے لیکن پھر سیدھے کھڑے ہو گئے رات کے پچھلے پہر پھر اونگھ کی وجہ سے جھکے تو شیشے گر کر ٹوٹ گئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اگر میں سوتا تو زمین و آسمان گر جاتے اور ان شیشوں کی طرح ہر چیز تباہ ہو جاتی۔

حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ مبارکہ اسی بارے میں نازل ہوئی ہے:

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ۬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ (پ۳، البقرۃ: ۲۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اور وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کیا تمہارا رب رنگ کرتا ہے؟ تو تمام رنگ سرخ، سفید، سیاہ میں کرتا ہوں۔ اور وہ پوچھتے ہیں: کیا تمہارا رب نماز پڑھتا ہے؟ تو سنو! میں اور میرے فرشتے میرے انبیا اور رسولوں پر درود بھیجتے ہیں اور یہی میری نماز ہے۔

فرشتوں کی نماز:

﴾5652﴿... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز پڑھا رہے تھے اور ایک منافق بیٹھا ہوا تھا وہاں سے ایک مسلمان گزرا تو منافق سے کہا: حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز پڑھا رہے ہیں اور تو یہاں بیٹھا ہے؟ منافق نے کہا: جاؤ اپنا کام کرو۔ مسلمان نے کہا: عنقریب یہاں سے ایسا شخص گزرے گا جو تجھے اچھی طرح جواب دے گا چنانچہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ وہاں سے گزرے تو اس منافق سے فرمایا: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز پڑھا رہے ہیں اور تو یہاں بیٹھا ہے؟ منافق نے کہا: جاؤ اپنا کام کرو۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میرا یہی کام ہے اتنا کہا اور اسے مارنا شروع کر دیا یہاں تک آپ کی سانس پھول گئی پھر آپ مسجد میں داخل ہو گئے اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نماز ادا کی جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام پھیرا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! تھوڑی دیر پہلے ہی میں ایک شخص کے پاس سے گزرا اس وقت آپ نماز پڑھا رہے تھے میں نے اس سے کہا: اللہ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز پڑھا رہے ہیں اور تم یہاں بیٹھے ہو؟ تو اس نے کہا: جاؤ اپنا کام کرو۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''تم نے اس کی گردن کیوں نہ اڑا دی۔'' حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جلدی سے اٹھے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''واپس آجاؤ تمہارے غصے میں عزت اور رضا میں حکمت ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرشتے ساتوں آسمانوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے نماز پڑھتے ہیں اُسے فلاں کی نماز کی حاجت نہیں۔'' حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! فرشتوں کی نماز کیا ہے؟ آپ نے کوئی جواب ارشاد نہ فرمایا۔ اتنے میں حضرتِ سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! عمر نے آسمان والوں کی نماز کے بارے میں پوچھا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''ہاں۔'' جبرائیل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: عمر کو سلام دیجئے اور انہیں بتا دیجئے کہ آسمانِ دنیا کے فرشتے قیامت تک حالتِ سجدہ میں رہیں گے اور ان کی تسبیح ''سُبْحٰنَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ'' ہے، دوسرے آسمان والے فرشتے قیامت تک حالتِ رکوع میں رہیں گے اور ان کی تسبیح ''سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ'' ہے اور تیسرے آسمان والے فرشتے قیامت تک حالتِ قیام میں رہیں گے اور ان کی تسبیح ''سُبْحٰنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ'' ہے۔

مچھلی اور گِدھ:

﴿5653﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو زمین پر اتارا گیا تو اس وقت زمین کی خشکی پر ایک گِدھ اور سمندر میں ایک مچھلی کے علاوہ کوئی نہیں تھا، گدھ مچھلی کے پاس پناہ لیتا تھا اور ہر رات اس کے پاس گزارتا تھا جب اس نے حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیکھا تو مچھلی سے کہا: اے مچھلی! آج زمین پر ایسی چیز اتاری گئی ہے جو دو پاؤں سے چلتی ہے اور دو ہاتھوں سے پکڑتی ہے۔ مچھلی نے کہا: اگر تو سچا ہے تو پھر نہ تو سمندر میں میرے لئے کوئی پناہ گاہ ہے اور نہ خشکی میں تیرے لئے بھاگنے کی کوئی جگہ۔

بنی اسرائیل پر عذاب:

﴿5654﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرعون کے پاس بیٹھے تھے کہ مینڈک ٹرّایا، حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تم لوگوں کو کیا مصیبت پہنچی؟ وہ بولے: ایسا ہونے کی امید تو نہیں تھی۔ دراصل ان پر مینڈک کا عذاب نازل کیا گیا تھا، ان میں سے جب کوئی شخص کپڑے پہننے لگتا تو وہ مینڈکوں سے بھرا ہوتا اور ان پر خون کا عذاب بھیجا گیا، جب بھی ان میں سے کوئی شخص پانی پینے کے لئے نہر یا کنوئیں سے چُلّو لیتا تو وہ گندا خون ہو جاتا۔ تو اس قوم نے کہا: اے موسٰی! اپنے ربّ سے ہمارے لئے دعا کریں کہ ہم سے اس عذاب کو اٹھا دے ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے دعا کی تو ان سے عذاب اٹھ گیا لیکن وہ ایمان نہ لائے۔ مزید فرماتے ہیں: فرعون اپنی قوم کے ساتھ بہت زیادہ وفادار تھا، اس نے بنی اسرائیل سے کہا: موسٰی (عَلَیْہِ السَّلَام) کے ساتھ چلے جاؤ۔

﴿5655﴾... حضرتِ سیِّدُنا یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: بنی اسرائیل میں سے جب بھی کوئی شخص کلام کرنے لگتا تو مینڈک اس کے منہ میں کود جاتا۔

سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا وصال:

﴿5656﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام کو

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے سامنے بھیجتا تھا چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف ملک الموت کو بھیجا تا کہ ان کی روح قبض کریں۔ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے گھر میں ایک خوبصورت نوجوان کی صورت میں داخل ہوئے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام ایک غَیُّور شخص تھے۔ جب ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام گھر میں داخل ہوئے تو آپ کی غیرت نے جوش مارا اور فرمایا: اللہ کے بندے! تجھے میرے گھر میں کس نے داخل کیا ہے؟ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: گھر کے مالک نے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام معاملہ سمجھ گئے۔ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَام)! مجھے آپ کی روح قبض کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے ملک الموت! جب تک اسحاق نہیں آجاتے مجھے مہلت دو۔ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے مہلت دے دی۔ جب حضرتِ سیِّدُنا اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام گھر میں داخل ہوئے تو حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کھڑے ہوئے ان سے گلے ملے۔ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کو رحم آیا اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرا خلیل موت سے گھبرا گیا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے ملک الموت! جب میرا خلیل سو رہا ہو تب اس کے پاس جانا اور قبض کرنا لہٰذا جب حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام آرام فرما رہے تھے اس وقت ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام آئے اور ان کی روح قبض کرلی۔

﴿5657﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن ضرور رحم فرمائے گا حتّٰی کہ فرمائے گا: جو بھی مسلمان ہے وہ جنت میں داخل ہو جائے۔

بڑا عبادت گزار:

﴿5658﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار کون ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایسا گناہ گار شخص کہ جب جب اپنے گناہوں کو یاد کرے تو اپنے (نیک) عمل کو حقیر سمجھے۔

﴿5659-60﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اپنے اس بچے کی وجہ سے کثرت سے نماز پڑھتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ امید کرتے ہوئے کہ بچہ نماز میں رغبت رکھے۔

موت کی یاد:

﴿5661﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر موت کی یاد میرے دل سے جدا ہو جائے تو مجھے اپنے دل کے خراب ہو جانے کا خوف ہے۔

﴿5662﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا آخرت کے جمعوں میں سے ایک جمعہ ہے۔

وعظ و نصیحت کرنے والے:

﴿5663﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہلال بن خباب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب فرماتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ ایک جنازے میں گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ راستے میں ہمیں حدیثیں سناتے رہے اور نصیحت کرتے رہے حتّٰی کہ ہم وہاں پہنچ کر بیٹھ گئے، آپ حدیثیں سناتے ہی رہے حتّٰی کہ ہم وہاں سے کھڑے ہو گئے اور واپس لوٹ آئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والے تھے۔

﴿5664﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک راہب ملا اور کہنے لگا: اے سعید! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عبادت گزاروں کو فتنے کے وقت شیطان کے پجاریوں سے الگ کر دیا جائے گا۔

مکتوب میں نصیحت:

﴿5665﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میرے والد کو ایک مکتوب بھیجا جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی نصیحت تھی اور لکھا تھا: اے ابو عمر! مسلمان کی زندگی کا ہر دن غنیمت ہے۔ اس کے علاوہ نمازوں اور دیگر فرائض کے ساتھ ساتھ جس بات کی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے توفیق دی اس کی بھی نصیحت فرمائی۔

رات کی عبادت:

﴿5666﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو شہاب موسٰی بن نافع کوفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بتایا کہ میں نے کوفہ میں ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو رات کو نہ جاگ سکنے کے

خوف سے سونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لیتے ہیں پھر اگر انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ رات میں اٹھنے کی توفیق دیتا ہے تو وہ حسبِ توفیق نفل پڑھنے کے بعد وتر دوبارہ ادا کرتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ بدعت ہے جب تم سونے سے قبل وتر پڑھ چکو اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں قیام کی توفیق دے تو جتنا ممکن ہو نفل پڑھو اور وتر دوبارہ نہ پڑھو اور انہی پر کفایت کرو جو پڑھ چکے ہو۔

بیماری پر صبر:

﴿5667﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو شہاب موسٰی بن نافع عَلَیْہ رَحْمَۃُ اللہِ الوَاسِع فرماتے ہیں: میں مکہ مکرمہ میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا ان کے سر میں شدید درد تھا، ان کے پاس بیٹھے ایک شخص نے کہا: کیا میں کسی دم کرنے والے کو لاؤں جو اس دردِ شقیقہ (آدھے سر کا درد) کا دم کر دے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے دم کرنے والے کی حاجت نہیں۔

بزرگوں کی پیروی:

﴿5668﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو شہاب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دورانِ طواف حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹا تو (جوتا اتر گیا) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دوسرا جوتا بھی اتار دیا۔ جب لوگوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا تو انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے۔

سلف کے ناخلف:

﴿5669﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ وَّرِثُوا الۡكِتٰبَ يَاۡخُذُوۡنَ عَرَضَ هٰذَا الۡاَدۡنٰى (پ۹، الاعراف: ۱۶۹)

ترجمۂ کنز الایمان: پھر اُن کی جگہ اُن کے بعد ناخلف آئے کہ کتاب کے وارث ہوئے اس دنیا کا مال لیتے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد گناہ ہیں۔

﴿5670﴾... حضرتِ سیِّدُنا خُصَیف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امامت کے مصلّے کے پیچھے فجر کے فرضوں سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں میں بھی ان کے پہلو میں دو سنت پڑھ کر بیٹھ گیا اور ان سے کتابُ اللہ کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ

دیا پھر جب وہ نماز فجر پڑھا چکے تو فرمایا: جب صبح طلوع ہو جائے تو نماز فجر ادا کرنے سے پہلے ذِکْرُاللہ کے علاوہ کوئی کلام نہ کیا کرو۔

یومِ عرفہ کا روزہ:

﴿5671﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ذوالحجہ کی پہلی 10 راتوں میں اپنے چراغ نہ بجھایا کرو (یعنی رات میں عبادت کیا کرو)۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عبادت بہت پسند تھی اور فرمایا کرتے تھے: اپنے خادموں کو اٹھایا کرو کہ سحری کریں اور یوم عرفہ کا روزہ رکھیں۔

﴿5672﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے ساتھی آزمائش میں مبتلا رہتے جبکہ میں سمجھتا شاید اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نظر رحمت مجھ پر نہیں ہے حتّٰی کہ مجھ پر بھی آزمائش آگئی۔

﴿5673﴾... حضرتِ سیِّدُنا بُکیر بن عتیق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک پیالے میں شہد کا شربت پیش کیا تو انہوں نے پی لیا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! مجھ سے اس بارے میں سوال ہو گا۔ میں نے عرض کی: اس کے بارے میں کیوں؟ آپ نے فرمایا: میں نے اسے پیا ہے اور میں اس سے لذت محسوس کر رہا ہوں۔

﴿5674﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مال کا ضائع کرنا یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے حلال رزق دے اور تو اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں خرچ کر دے۔

شکر افضل یا صبر؟

﴿5675﴾... حضرتِ سیِّدُنا مسلم بَطِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: شکر افضل ہے یا صبر؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: صبر افضل ہے مگر میرے نزدیک عافیت ہی زیادہ پسندیدہ ہے۔

مؤمنین کے بچے کہاں رہیں گے؟

﴿5676﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مؤمنین کی اولاد کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: وہ والدین میں سے بہتر کے ساتھ ہونگے،

اگر باپ ماں سے بہتر ہو گا تو باپ کے ساتھ ہونگے اور اگر ماں باپ سے بہتر ہو گی تو ماں کے ساتھ ہوں گے۔

حکایت: قحط سالی دور ہو گئی

﴿5677﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ کے زمانے میں لوگ تین سال تک قحط میں مبتلا رہے۔ بادشاہ نے کہا: یا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بارش عطا فرمائے گا یا ہم اسے اذیت دیں گے[1]۔ لوگوں نے کہا: آپ کے لئے ایسا کیونکر ممکن ہے کہ آپ اسے تکلیف دیں اس کی قدرت تو آسمانوں کو محیط ہے اور آپ زمین پر ہیں؟ بادشاہ نے کہا: میں زمین پر موجود اس کے اولیا کو قتل کر دوں گا اور یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے باعث اَذِیَّت ہے۔ چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں بارش عطا فرمادی۔

سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کا واقعہ:

﴿5678﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے ایک سرخ بیل اتارا گیا۔ آپ اس کے ساتھ ہل چلاتے اور اپنی پیشانی سے پسینا صاف کرتے ہوئے خود سے فرماتے: تیرے ربّ نے تجھے فرمایا بھی تھا:

فَلَا یُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ (پ۱۶، طٰہٰ:۱۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکال دے پھر تو مشقت میں پڑے۔

حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں۔ وہ مشقت یہی ہل چلانا ہے۔

﴿5679﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ایک بیل کے ساتھ کام کرتے اور اپنی مبارک پیشانی سے پسینا صاف کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدَتُنا حوّاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرماتے: یہ تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ پس آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد میں جو بھی ہل چلاتا وہ یہی کہتا کہ اس میں حضرتِ سیِّدُنا آدم کی جانب سے حضرت حواء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا عمل دخل ہے۔ جب حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو زمین پر اتارا گیا تو آپ کی طرف ایک چتکبرا بیل بھیجا گیا جس کے ذریعے آپ

---

[1]... بادشاہ کا یہ قول لوگوں کو کامل توجہ کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ کرنے کے لئے تھا۔ جب لوگوں نے یہ سنا تو اپنی تمام تر توجہ کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ ہو گئے اور اس نے ان کی دعا قبول فرمالی۔ (اتحاف السادۃ المتقین ۵/ ۲۶۳)

کھیتی باڑی کرتے اور فرماتے: یہ وہی ہے جس کا میرے ربّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ ”تو ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکال دے پھر تو مشقت میں پڑے۔“

﴿5680﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ لوگ مجھ سے علم لے لیں اس لئے کہ میرے نزدیک وہ بہت اہم ہے۔

استاد کی محبت:

﴿5681﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے حدیث سنتا تھا اگر وہ مجھے اجازت دیتے تو میں ضرور ان کی پیشانی کو بوسہ دے دیتا۔

﴿5682﴾... حضرتِ سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی عُمْر ایک ہزار سال تھی، انہوں نے 40 سال حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کو دے دیے اس وقت قلم تر تھے اور چل رہے تھے۔

حج کا حکم:

﴿5683﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا گیا کہ لوگوں کو حج کا فرمائیں تو آپ نے فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک گھر بنایا ہے اور تمہیں حکم دیتا ہے کہ اس کا حج کرو۔ تو عمارت میں سے ہر شے نے اسے قبول کیا خواہ وہ پتھر ہو، لکڑی ہو یا مٹی ہو۔

ابن آدم کی قربانی:

﴿5684﴾... حضرتِ سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو مینڈھا حضرتِ اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام کا فدیہ بنا[1] یہ وہی تھا جو حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے بیٹے (سیِّدُنا ہابیل) نے قربان کیا تھا اور ان کی یہ قربانی قبول ہوئی تھی۔

﴿5685﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو مینڈھا حضرتِ سیِّدُنا اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام کی جگہ قربان کیا گیا وہ جنت میں چرتا تھا اور اس پر سرخ اون تھی۔

1... اس میں اختلاف ہے کہ قربانی کس کی ہوئی تھی حضرتِ اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام کی یا حضرتِ اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی، جمہور اہلِ اسلام کے نزدیک قربانی کا واقعہ حضرتِ اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام ہی سے متعلق ہے نہ کہ حضرتِ اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام سے۔
تفصیلی معلومات کے لئے ”فتاوٰی فیضُ الرسول، جلد1، صفحہ 32 تا 38“ کا مطالعہ کیجئے۔

سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے تفسیری اقوال

شانِ یارِ غار:

﴿5686﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بارگاہِ رسالت میں یہ آیت مبارکہ تلاوت کی گئی:

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ﴿۲۷﴾ (پ۳۰، الفجر: ۲۷) ترجمۂ کنز الایمان: اے اطمینان والی جان۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: یہ کتنا اچھا ہے۔ تو نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک ملک الموت آپ کو موت کے وقت ضرور یہ کہیں گے۔[1]

﴿5687﴾...

یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ (پ۲۱، العنکبوت: ۵۶) ترجمۂ کنز الایمان: اے میرے بندو جو ایمان لائے بے شک میری زمین وسیع ہے۔

اس کی تفسیر میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کسی جگہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی جائے تو وہاں سے نکل جاؤ۔

﴿5688﴾...

فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ (پ۲، البقرۃ: ۱۵۲) ترجمۂ کنز الایمان: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔

یعنی تم میری عبادت کے ذریعے میرا ذکر کرو میں اپنی مغفرت کے ساتھ تمہارا چرچا کروں گا۔

﴿5689﴾...

وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾ (پ۱۶، مریم: ۹۰) ترجمۂ کنز الایمان: اور پہاڑ گر جائیں ڈھ (مسمار ہو) کر۔

یعنی ایک کے اوپر ایک۔

﴿5690﴾...

اُولِی الْاَیْدِیْ وَ الْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ (پ۲۳، صٓ: ۴۵) ترجمۂ کنز الایمان: قدرت اور علم والوں کو۔

---

1 ...نوادر الاصول للحکیم ترمذی، الاصل العاشر، ۱/ ۶۰، حدیث: ۷۳

''اَلْاَیْدِیْ'' سے کام میں قوت اور ''اَلْاَبْصَارِ'' سے معاملات میں بصیرت مراد ہے۔

﴿5691﴾...

لَا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ (پ۲۷، الواقعۃ:۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اس سے نہ اُنہیں دردِ سر ہو نہ ہوش میں فرق آئے۔

یعنی نہ ان کے سروں میں درد ہو گا نہ ان کی عقلیں زائل ہوں گی۔

﴿5692﴾...

وَ الَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ (پ۱۸، المؤمنون:۶۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں اور اُن کے دل ڈر رہے ہیں۔

یعنی جو نیک اعمال کر سکتے ہیں کرتے ہیں ساتھ ہی ان کے دل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑا ہونے اور حساب دینے سے بھی ڈرتے رہتے ہیں۔

﴿5693﴾...

وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ ؕ (پ۲۲، یٰسٓ:۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم لکھ رہے ہیں جو اُنہوں نے آگے بھیجا اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے۔

یعنی جو طریقے انہوں نے جاری کئے۔

﴿5694﴾...

وَّ مَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿ؕ۱۴﴾ (پ۳۰، الطارق:۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کوئی ہنسی کی بات نہیں۔

اس سے مراد کھیل ہے (یعنی قرآن پاک کوئی کھیل کی بات نہیں)۔

اسلام سابقہ گناہوں کا کفارہ ہے:

﴿5695﴾...

وَ الَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ (پ۱۹، الفرقان:۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے۔

یہ آیت حضرتِ سیِّدُنا وَحْشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور ان کے دوسرے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی تو انہوں نے کہا: ہمارے لئے توبہ کس طرح ہو سکتی ہے، ہم نے تو بتوں کی پوجا کی، مؤمنین کو قتل کیا اور مشرک عورتوں کے ساتھ نکاح کیا۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے بارے میں یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی:

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓىٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ (پ۱۹، الفرقان: ۷۰)

ترجمۂ کنز الایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا۔

لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی بتوں کی عبادت کرنے کو اپنی عبادت سے، مسلمانوں کے قتل کو مشرکین کے قتل سے اور مشرک عورتوں سے نکاح کو مومن عورتوں سے نکاح کرنے میں بدل دیا۔

ایک ہزار سال ایک ہی پکار:

﴿5696﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرا گمان ہے کہ جہنم کی گھاٹیوں میں سے ایک شخص ایک ہزار سال تک پکارے گا: یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یعنی اے بہت مہربان بہت احسان فرمانے والے۔ اللہ ربُّ العزت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمائے گا: اے جبریل! میرے بندے کو جہنم سے نکال لاؤ، حضرتِ سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام اس گھاٹی پر آئیں گے تو اسے بند پائیں گے، واپس لوٹیں گے اور عرض کریں گے: اے میرے ربّ! وہ ان پر بند کر دی گئی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: اے جبریل! جاؤ اسے کھولو اور میرے بندے کو نکال لاؤ۔ حضرتِ سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام جائیں گے اور اس گھاٹی کو کھول کر اسے نکالیں گے وہ کوئلہ بن چکا ہو گا آپ اسے جنت کے کنارے ڈال دیں گے حتّٰی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بال، اس کا گوشت اور خون دوبارہ لوٹا دے گا۔

دوزخیوں کا کھانا پینا:

﴿5697﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب دوزخیوں کو بھوک لگے گی اور حضرتِ سیِّدُنا ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب دوزخیوں کو سال گزر جائے گا تو مدد طلب کریں گے چنانچہ زَقُّوم (تھوہر) کے درخت سے ان کی مدد کی جائے گی جس کو وہ کھائیں گے تو ان کے چہروں کی کھالیں

ادھڑ جائیں گی اگر کوئی گزرنے والا ان کے پاس سے گزرتا تو ان کی کھالیں دیکھ کر انہیں پہچان لیتا کہ یہ چہرے ان کھالوں میں تھے، پھر ان پر پیاس مسلّط کر دی جائے گی، وہ پانی مانگیں گے تو پگھلے ہوئے تانبے کے جیسے پانی سے ان کی فریاد رسی کی جائے گی جس کی گرمی انتہا کو پہنچتی ہو گی۔ جب اسے اپنے مونہوں کے قریب کریں گے تو ان کے منہ بھون دے گا، کھالیں جھڑ جائیں گی اور جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہے گل جائے گا وہ چلیں گے تو ان کی اَنتڑیاں اور کھالیں گر رہی ہوں گی، پھر فرشتے ان کو لوہے کے گرزوں سے ماریں گے تو ان کا ہر ہر عضو الگ الگ ہو جائے گا اور وہ لوگ موت مانگ رہے ہوں گے۔

سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے کتنے بیٹے تھے؟

﴿5698﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

لَوْ لَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ (پ۱۲، یوسف: ۲۴) ترجمۂ کنزالایمان: اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا۔

اس کی تفسیر میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک صورت دیکھی جس میں حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کا چہرہ نظر آیا جو کہ اپنی انگلی کو دانتوں میں دبائے ہوئے تھے انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے سینے پر ہاتھ مارا تو ان کی شہوت ان کی انگلیوں کے پوروں سے نکل گئی۔ حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے ہر بیٹے کے 12 بیٹے ہوئے سوائے حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے اس لئے کہ ان کی شہوت اُس معاملے کے سبب کم ہو گئی تھی لہٰذا ان کے 11 بیٹے تھے۔

﴿5699﴾...

مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآىٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ (پ۲۷، الرحمٰن: ۵۴) ترجمۂ کنزالایمان: ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے جن کا اَستر قناویز کا۔

ان کا ظاہر (یعنی غلاف) جمے ہوئے نور کا ہو گا۔

﴿5700﴾...

وَ قَدْ كَانُوْا یُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَ هُمْ ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک دنیا میں سجدہ کے لیے بلائے

سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ (پ۲۹، القلم: ۴۳) جاتے تھے جب تندرست تھے۔

اس سے مراد جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ہے۔

ایک سوال اور اس کا جواب:

﴿5701﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہودیوں نے حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا: آپ کا ربّ مخلوق کو پیدا فرماتا ہے تو پھر کیا ان کو عذاب بھی دے گا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: اے موسٰی! کھیتی باڑی کرو۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: میں نے کھیتی باڑی کرلی۔ حکم ہوا: اسے کاٹو۔ عرض کی: کاٹ لی۔ حکم ہوا: دانا اور بُھوسا الگ کرو۔ عرض کی: کرلیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: دانے صاف کرو۔ عرض کی: کرلئے۔ ارشاد ہوا: کیا باقی رہا؟ عرض کی: جس میں بھلائی نہ تھی وہ باقی نہ رہی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اسی طرح میں بھی اپنی مخلوق میں سے صرف اسے عذاب دوں گا جس میں بھلائی نہ ہوگی۔

﴿5702﴾...

وَ قَرَّبْنٰهُ نَجِیًّا ﴿۵۲﴾ (پ۱۶، مریم: ۵۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور اسے اپنا راز کہنے کو قریب کیا۔

حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے پیچھے بیٹھایا حتّٰی آپ کے قلم کے چلنے کی آواز سنی اس وقت آپ کے لئے تورات لکھی جارہی تھی۔

سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کا پہلا کام:

﴿5703﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تخلیق فرمایا تو ان کے جسم سے پہلے سر مبارک میں روح پھونکی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے چھینک ماری اور کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ خَلَقَنِیْ یعنی تمام تعریفیں میرے مالک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جس نے مجھے پیدا کیا۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: "یَرْحَمُكَ اللّٰهُ" یعنی اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔

﴿5704﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام میں روح پھونکی تو وہ ابھی پاؤں میں بھی نہیں پہنچی تھی کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو کھانے کی خواہش

ہوئی چنانچہ آپ نے جنتی انگوروں کے گچھے کو نیچے کیا اور اس میں سے کھایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ بیان کرنے کے بعد اس آیت مبارکہ کی تلاوت کی:

خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ (پ۱۷، الانبیآء:۳۷) ترجمۂ کنزالایمان: آدمی جلد باز بنایا گیا۔

﴾5705﴿... حضرت سیّدنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر رومیوں کا شور وغُل نہ ہوتا تو تم ضرور وقتِ غروب سورج کے ڈوبنے کی آواز سنتے۔

آباء واجداد کی نیکی کام آتی ہے:

﴾5706﴿...

وَ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا (پ۱۶، الکھف:۸۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کا باپ نیک آدمی تھا۔

حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ شخص امانتوں اور ودیعتوں کو ان کے مالکوں کے سپرد کرتا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے خزانے کی حفاظت فرمائی حتّٰی کہ اس کے دونوں بیٹوں نے اس خزانے کو نکال لیا۔

مٹکوں جتنے پھل:

﴾5707﴿... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنتی کھجور کے درخت ایسے ہیں جڑیں سرخ سونے کی، تنا سبز زمرد کا اور اس کے پتے جنتیوں کا لباس اور اسی سے ان کے زیورات یعنی بالیاں وغیرہ ہوں گی، اس کے پھل مٹکوں اور ڈولوں کی طرح بڑے، شہد سے زیادہ میٹھے اور مکھن سے زیادہ نرم و ملائم ہیں اور ان میں گھٹلی بھی نہیں۔

﴾5708-09﴿... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اہل جنت میں سے ایک شخص کا قد 90 میل ہو گا اور عورت کا قد 80 میل ہو گا اور اس کے بیٹھنے کی جگہ ایک جَرِیب[1] ہو گی اور مرد کی شہوت اس کے جسم میں 70 سال تک جاری رہے گی جس کی وہ لذت پائے گا۔

---

❶... جریب ایک پیمانہ ہے جو چار قفیز کے برابر ہوتا ہے اور ایک قفیز 144 ہاتھ کی لمبائی اور وزن میں 12 صاع کے برابر ہوتا ہے۔ (القاموس المحیط، ۱/ ۱۳۹، ۷۱۸)

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے بھی یہی فرمایا ہے مگر انہوں نے 70 اور 30 میل کا ذکر کیا ہے۔

﴿11-5710﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَ لَقَدْ كَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ(۱۰۵) (پ۱۷، الانبیآء:۱۰۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا کہ اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔

اس کی تفسیر میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: زَبُوْر سے قرآن پاک ذِکْر سے توریت شریف اور اَرْض سے جنت مراد ہے۔

﴿5712﴾...

قَدَّرُوْهَا تَقْدِیْرًا(۱۶) (پ۲۹، الدھر:۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: انہیں پورے اندازہ پر رکھا ہو گا۔

یعنی ان کے ربّ کے اندازے پر۔

﴿5713﴾...

رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ(۲۴) (پ۲۰، القصص:۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے رب میں اس کھانے کا جو تو میرے لیے اُتارے محتاج ہوں۔

اس دن وہ (یعنی سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام) کھجور کے ایک ٹکڑے کے محتاج تھے۔

﴿5714﴾...

وَ لَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا۠(۱۱۰) (پ۱۶، الکھف:۱۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

یعنی کسی کو دکھانے کے لئے اپنے ربّ کی عبادت نہ کرے۔

﴿5715﴾...

اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ (پ۱۹، الفرقان:۴۳)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا بنالیا۔

زمانۂ جاہلیت کے لوگ پتھر کو پوجتے تھے اور جب انہیں کوئی دوسرا خوبصورت پتھر نظر آتا تو پہلے کو پھینک دیتے اور دوسرے کو پوجنے لگتے۔

﴿5716﴾...

اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً (پ١٦، طٰہٰ:١٠٤) ترجمۂ کنزالایمان: ان میں سب سے بہتر رائے والا۔

یعنی ان میں سے کامل عقل والا۔

﴿5717﴾...

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ ؕ﴿۷﴾ (پ٣٠، المطففین:٧) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک کافروں کی لکھت سب سے نیچی جگہ سجّین میں ہے۔

یعنی ابلیس کے جبڑے تلے۔

اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ ۙ﴿۶﴾ (پ٣٠، الغاشیۃ:٦) ترجمۂ کنزالایمان: مگر آگ کے کانٹے۔

ضَرِیْع سے مراد پتھر ہیں۔

﴿5718﴾...

فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۱﴾ (پ٣٠، الملک:١١) ترجمۂ کنزالایمان: تو پھٹکار ہو دوزخیوں کو۔

سَعِیْر جہنم میں ایک وادی ہے۔

﴿5719﴾...

لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَ اَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾ (پ١٤، النحل:٦٢) ترجمۂ کنزالایمان: تو آپ ہی ہوا کہ ان کے لئے آگ ہے اور وہ حد سے گزارے ہوئے ہیں۔

وہ لوگ آگ میں قید ہوں گے اور اسی میں انہیں فراموش کر دیا جائے گا (یعنی ہمیشہ اسی میں رہیں گے)۔

تقدیر پر یقین:

﴿5720﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابو مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو قید کر کے حجاج کی طرف لے جایا جا رہا تھا تو میں ان کے پاس آیا اور رونے لگا: انہوں نے

فرمایا: کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کی: آپ کی اس حالت کو دیکھ کر۔ فرمانے لگے: مت رو، یہ تو علمِ الٰہی میں پہلے سے مقدّر ہو چکا تھا، پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَاؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ﴿۲۲﴾ (پ۲۷، الحدید: ۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: نہیں پہنچتی کوئی مصیبت زمین میں اور نہ تمہاری جانوں میں مگر وہ ایک کتاب میں ہے قبل اس کے کہ ہم اُسے پیدا کریں بے شک یہ اللہ کو آسان ہے۔

دوستوں کے ساتھ ایسا...!

﴿5721﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ اور حضرتِ سیِّدُنا ہارون عَلَیْہِمَا السَّلَام نے حضرت سیِّدُنا ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کے دو بیٹوں کو جانور دے کر بھیجا کہ اسے قربان کر دو۔ (واپسی پر) ان دونوں نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا: اسے آگ کھا گئی۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان دونوں پر آگ کو بھیجا تو اس نے ان دونوں کھالیا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ اور حضرتِ سیِّدُنا ہارون عَلَیْہِمَا السَّلَام کی طرف وحی کی: میں اپنے دوستوں کے ساتھ ایسا کرتا ہوں تو اپنے دشمنوں کے ساتھ کیسا سلوک کروں گا؟

چھینک کا جواب قرض ہے:

﴿5722﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: جو اپنے مسلمان بھائی کے پاس چھینکا اور اس نے چھینک کا جواب نہ دیا تو یہ جواب اس پر قرض ہو گا اور بروزِ قیامت اس سے وصول کیا جائے گا۔

﴿5723﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے روزہ دار کے بوسہ کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: کہا گیا ہے کہ یہ برائی کا پیغام ہے۔

﴿5724﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن عبد الملک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے دادا کی وراثت کے بارے میں پوچھا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! کہا جاتا تھا: جسے جہنم کی اصل پر جرأت کرنا پسند ہو اسے چاہیے کہ دادا کی وراثت پر جرأت کرے۔

﴿5725﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایوب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ایک دن حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اپنی مجلس سے کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے ایک حدیث کے بارے میں پوچھ لیا، انہوں نے

فرمایا: ایسا نہیں ہے کہ میں ہر وقت دودھ دوھ کر پیتا رہوں (یعنی میں ہر وقت ہی حدیث بیان نہیں کرتا)۔

مصیبت بھی آسانی لگے:

﴿5726﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن مَرْدَوَیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عرفہ کے دن میں حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے ساتھ ابن عامر کے کھجوروں کے باغ میں تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: اے ابوعبد اللہ! کتنا عرصہ ہو گیا حجاج سے آپ چھپتے پھر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: جب میں اپنی زوجہ کے پاس سے آیا تھا تو وہ حاملہ تھی حتّٰی کہ وہ پیٹ والا جب میرے پاس آیا تو اس کی داڑھی نکل چکی تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: آپ سے پہلے جو لوگ تھے انہیں جب کوئی مصیبت پہنچتی تو اسے آسانی شمار کرتے اور جب کوئی آسانی پہنچتی تو اسے مصیبت گردانتے تھے۔

حجاج بن یوسف کا ظلم:

﴿5727﴾... حضرتِ سیِّدُنا سالم بن ابو حفصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حجاج کے پاس لایا گیا تو حجاج نے کہا: تو شَقِی بن کُسیر ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں سعید بن جبیر ہوں۔ حجاج نے کہا: میں ضرور تجھے قتل کروں گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: پھر تو ویسا ہی ہے جیسا میری ماں نے مجھے بتایا تھا۔ پھر فرمایا: مجھے دو رکعت نماز پڑھنے دو۔ حجاج نے کہا: اسے نصاریٰ کے قبلہ کی طرف پھیر دو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تو تم جدھر منہ کرو ادھر وَجْہُ اللہ (خدا کی رحمت متوجہ ہے) پھر فرمایا: میں تجھ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں جیسا کہ حضرتِ سیِّدَتُنا مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پناہ مانگی۔ حجاج نے کہا: مریم نے کیا پناہ مانگی؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرتِ سیِّدَتُنا مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا تھا: میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تجھے خدا کا ڈر ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجاج نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بعد صرف ایک ہی شخص کو قتل کر سکا۔

بیعت کے پابند:

﴿5728﴾... حجاج بن یوسف کے غلام عتبہ کا بیان ہے کہ جب حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو واسط میں حجاج کے پاس لایا گیا تو میں وہاں موجود تھا، حجاج نے کہا: کیا میں نے تمہارے لئے ایسا ایسا نہ کیا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہاں، کیوں نہیں۔ حجاج نے کہا: پھر کس چیز نے تمہیں میری نافرمانی کرنے پر ابھارا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس بیعت نے جو مجھ پر تھی۔ حجاج کو غصہ آگیا اور ہاتھ پر ہاتھ مار کر کہنے لگا: امیر المؤمنین کی بیعت اس بات کی زیادہ مستحق ہے کہ اسے پورا کیا جائے چنانچہ اس نے آپ کی گردن مارنے کا حکم دیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو شہید کر دیا گیا۔

﴿5729﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَوْشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لا کر شہید کر دیا گیا تو ان کے ازار بند کے ساتھ ایک تھیلی میں دراہم ملے، اب اس تھیلی کے معاملے میں حضرت کو لانے والے اور جَلّاد کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ لہٰذا حجاج نے جلاد کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

﴿5730﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجاج نے جب حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قتل کا حکم دیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قبلہ کی جانب منہ کر لیا۔ حجاج نے اپنی جگہ سے آواز دی: اس کا منہ قبلہ سے پھیر دو، اس کا منہ قبلہ سے پھیر دو، لہٰذا انہیں قبلہ سے پھیر دیا گیا۔

زبان پر کلمہ طیّبہ:

﴿5731﴾... حضرتِ سیِّدُنا خلیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شہادت گاہ میں بھی موجود تھا۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سر الگ کیا جارہا تھا تو آپ نے پڑھا ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ “ پھر تیسری مرتبہ پڑھا لیکن مکمل نہ کر سکے۔

دشمن بھی افسوس کرے:

﴿5732﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں: ام سلمہ کے بھائی یعنی حجاج بن یوسف کے بیتُ الْمال پر معمور کاتب یَعلیٰ نے کہا: میں حجاج کے لئے لکھتا تھا جبکہ میں چھوٹی عمر کا ایک لڑکا تھا

وہ مجھے بے ضرر سمجھتا اور میری کتابت کو پسند کرتا تھا، میں اس کے پاس بغیر اجازت چلا جایا کرتا۔ ایک دن حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شہادت کے بعد میں حجاج کے پاس گیا وہ اپنے چار دروازوں والے کمرے میں تھا میں اس دروازے سے داخل ہوا جس کی طرف حجاج کی پیٹھ تھی میں نے اسے کہتے ہوئے سنا: آخر میں نے سعید بن جبیر کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ تو میں خاموشی سے باہر آ گیا کیونکہ میں جانتا تھا کہ اگر اسے میری موجودگی کا پتا چلا تو وہ مجھے قتل کروادے گا۔ اس کے بعد حجاج کچھ عرصہ ہی زندہ رہا۔

سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شہادت:

﴿5733﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن ابو شَدَّاد عَبْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب حجاج بن یوسف کے پاس حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر کیا گیا تو اس نے اپنے ایک خاص ساتھی مُتَلَمِّس بن اَحْوَص اس کے 20 خاص افراد کے ساتھ جن کا تعلق شام سے تھا حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف بھیجا وہ لوگ آپ کو تلاش کرتے ہوئے ایک راہب کے پاس پہنچے جو اپنے گرجے میں تھا، اس سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں پوچھا تو راہب نے کہا: مجھے ان کا حلیہ بتاؤ؟ انہوں نے حلیہ بتایا تو راہب نے ایک جگہ کا پتا بتا دیا۔ وہ لوگ وہاں پہنچے تو آپ کو سجدہ کی حالت میں بلند آواز کے ساتھ مُناجات کرتے پایا۔ وہ لوگ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قریب ہوئے اور سلام کیا۔ آپ نے سر اٹھایا اور اپنی نماز مکمل کرکے انہیں سلام کا جواب دیا۔ انہوں نے کہا: ہمیں حجاج نے آپ کی طرف بھیجا ہے لہٰذا ہمارے ساتھ چلیں۔ آپ نے فرمایا: جانا ضروری ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی حمد وثنا کی اور بارگاہِ رسالت میں ہدیہ درود پیش کیا پھر کھڑے ہو کر ان کے ساتھ چل دیئے حتّٰی کہ راہب کی خانقاہ تک پہنچ گئے۔ راہب نے کہا: اے گھڑ سوارو! کیا وہ شخص تمہیں مل گیا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ راہب بولا: میرے عبادت خانے میں آجاؤ کہ اس کے ارد گرد شیر اور شیرنی گھومتے ہیں لہٰذا شام سے پہلے اندر داخل ہو جاؤ۔ انہوں نے ایسا ہی کیا لیکن حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اندر جانے سے منع کر دیا۔ انہوں نے کہا: شاید آپ ہم سے بھاگنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں، لیکن میں کبھی کسی مشرک کے گھر میں داخل نہیں ہوں گا۔ انہوں نے کہا: ہم آپ کو اس طرح نہیں چھوڑ سکتے ورنہ درندے آپ کو قتل کر دیں گے۔ آپ نے فرمایا: کوئی مسئلہ نہیں!

میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ میرے ساتھ ہے وہ انہیں مجھ سے پھیر کر میری حفاظت کے لئے مقرر کر دے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ ہر برائی سے میری حفاظت کریں گے۔ انہوں نے کہا: کیا آپ انبیا میں سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں انبیا میں سے تو نہیں لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں میں سے ایک گناہگار بندہ ہوں۔

راہب نے کہا: کوئی ایسی ضمانت دیں جس پر مجھے اطمینان ہو۔ انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: راہب کی خواہش کے مطابق ضمانت دیں۔ آپ نے فرمایا: میں اس کی ضمانت دیتا ہوں جس کا کوئی شریک نہیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں صبح تک اپنی جگہ سے نہیں ہٹوں گا۔ راہب اس ضمانت پر راضی ہو گیا اور ان لوگوں سے کہا: گرجے میں آجاؤ اور اپنی کمانوں کو مضبوط کر لو تاکہ درندوں کو اس نیک بندے سے دور کر سکو، اس نے تو مسلمانوں کی قدر و منزلت کی وجہ سے میرے گرجا میں داخل ہونا پسند نہیں کیا۔ جب وہ لوگ عبادت خانے میں داخل ہو گئے اور کمانوں کو سنبھال لیا تو اچانک ایک شیرنی آئی اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قریب ہو کر اپنے جسم کو ان کے ساتھ رگڑا اور ایک طرف بیٹھ گئی پھر شیر آیا اس نے بھی ایسا ہی کیا۔ راہب نے جب یہ معاملہ دیکھا تو صبح آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا اور دین اسلام اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے سب کچھ تفصیل کے ساتھ بیان کیا تو راہب مسلمان ہو گیا اور زبردست مسلمان رہا۔ وہ لوگ بھی حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے، معافی مانگی، آپ کے ہاتھ پاؤں کو بوسہ دیا اور جس جگہ آپ نے رات گزاری تھی وہاں کی مٹی لی اور اس پر نماز پڑھی اور کہنے لگے: اے سعید! ہم نے حجاج سے وعدہ کیا ہے کہ ہماری بیویوں کو طلاق اور ہمارے غلام آزاد ہو جائیں اگر آپ کو دیکھ لیں تو نہیں چھوڑیں گے حتّٰی کہ اس کے پاس لے جائیں گے۔ اب آپ جو چاہیں حکم کریں؟ آپ نے فرمایا: تم اپنے وعدے کو پورا کرو میرا خالق میرے ساتھ ہے اور اس کے فیصلے کو کوئی ٹالنے والا نہیں۔ وہ سب چلے حتّٰی کہ واسط پہنچ گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان لوگوں سے فرمایا: اے لوگو! میں تم سے الگ بھی رہا اور تمہارے ساتھ بھی رہا مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ میری موت کا وقت آگیا اور میری مدت پوری ہو چکی لہٰذا مجھے ایک رات کے لئے چھوڑ دو کہ میں موت کو یاد کر لوں، منکر نکیر کے سوالوں کی تیاری کر لوں، عذاب قبر کو یاد کر

لوں، اپنے اوپر ڈالی جانے والی مٹی کو یاد کر لوں، جب صبح ہو گی تو تمہاری چاہت کے مطابق جو وقت میرے اور تمہارے درمیان مقرر ہے وہ پورا ہو جائے گا۔ کسی نے کہا: ہم سب کچھ دیکھنے کے بعد آپ سے کوئی نشانی نہیں چاہتے۔ کسی نے کہا: تم اپنی خواہشات اور انعامات تک پہنچ چکے ہو لہٰذا اب انہیں مت چھوڑو۔ کسی نے کہا: تمہیں وہ ملے گا جو اس راہب کو نصیب ہوا، تمہارا برا ہو! کیا تمہارے لئے اس شیر والے معاملے میں عبرت نہیں؟ کیسے وہ ان کے ساتھ اپنا جسم رگڑ تا رہا اور صبح تک ان کی حفاظت کرتا رہا۔ کسی نے کہا: مجھ پر لازم ہے کہ میں "اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ" انہیں تمہارے حوالے کر دوں گا۔ جب انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی جانب دیکھا تو ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، سر پراگندہ اور رنگ گرد آلود تھا، جب سے یہ لوگ ان سے ملے تھے انہوں نے نہ کچھ کھایا تھا نہ پیا تھا اور نہ ہی ہنسے تھے۔ ان سب نے کہا: اے زمین والوں میں سب سے بہتر شخص! کاش ہم آپ کو نہ جانتے اور آپ کی طرف نہ آتے، ہمارے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے، ہم آپ کے سبب کس مصیبت میں جا پڑے، اس بڑے دن میں ہمارے خالق کے پاس ہمارے لئے معذرت کرنا، بے شک وہ سب سے بڑا قاضی ہے وہ انصاف کرتا ہے ظلم نہیں کرتا۔ حضرتِ سیِّدُنا سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں تمہارے لئے کیا معذرت کروں اور کیا راضی کروں جبکہ میرے لئے تو علم الٰہی میں یہ پہلے ہی سے مقدر ہو چکا۔ جب وہ لوگ اپنے درمیان ہونے والی گفتگو اور رونے سے فارغ ہوئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کفیل نے کہا: اے سعید! میں آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا واسطہ دیتا ہوں ہمیں بھی اپنی دعاؤں اور کلام میں شامل رکھنا، بے شک ہم نے آپ جیسا کبھی نہیں دیکھا اور نہ قیامت تک دیکھنے کی امید ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہامی بھر لی اور انہوں نے آپ کو اکیلا چھوڑ دیا۔ آپ نے اپنے سر، جبہ اور چادر کو دھویا اور ان لوگوں نے ساری رات افسوس اور غم میں گزاری۔

صبح روشن ہوئی تو حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان لوگوں کی طرف آئے اور دروازہ بجایا۔ انہوں نے (آپس میں) کہا: ربّ کعبہ کی قسم! تمہارے ساتھی ہیں۔ وہ لوگ آپ کے پاس آئے اور آپ کے ساتھ کافی دیر تک روتے رہے۔ پھر آپ کو حجاج کی طرف لے گئے۔ حجاج بولا: سعید بن جبیر کو لائے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں اور ہم نے ان کا بہت ہی عجیب معاملہ دیکھا ہے۔ حجاج نے اپنا چہرا ان سے پھیر لیا اور کہا:

اسے میرے پاس لاؤ۔ ملتمس آیا اور حضرتِ سیِّدُنا سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: آپ پر سلامتی ہو میں آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امانت میں دیتا ہوں۔ یہ کہہ کر حجاج کے پاس لے گیا۔ حجاج نے کہا: تمہارا نام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: سعید بن جبیر۔ حجاج نے کہا: تو شقی بن کسیر ہے۔ آپ نے فرمایا: میری ماں میرا نام تجھ سے زیادہ جانتی ہے۔ حجاج نے کہا: تو بھی شقی (بدبخت) ہے اور تیری ماں بھی شقی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: غیب تو تیرے علاوہ کوئی اور ہی جانتا ہے (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ)۔ حجاج نے کہا: میں ضرور تجھے دنیا میں بھڑکتی آگ میں ڈالوں گا۔ آپ نے فرمایا: اگر میں جانتا کہ یہ معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے تو تجھے معبود بنالیتا۔ حجاج نے کہا: محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ آپ نے فرمایا: وہ نبی رحمت امام الھدٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ حجاج نے کہا: علی (کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) کے بارے میں تیرا کیا کہنا ہے کہ وہ جنت میں ہیں یا جہنم میں؟ آپ نے فرمایا: اگر میں وہاں گیا تو جان لوں گا کہ وہاں کون کون ہے۔ حجاج نے کہا: خلفاء کے بارے میں تیرا کیا کہنا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں ان کا ذمہ دار نہیں۔ حجاج نے کہا: تم ان میں سے کس کو زیادہ پسند کرتے ہو؟ آپ نے فرمایا: جس سے میرا خالق زیادہ راضی ہو۔ حجاج نے کہا: خالق کس سے راضی ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کا علم تو اس کے پاس ہے جو ان کی پوشیدہ باتوں اور سرگوشیوں کو جانتا ہے۔ حجاج نے کہا: تو مجھ سے سچ نہیں بولتا؟ آپ نے فرمایا: میں تیری تکذیب کرنا پسند نہیں کرتا۔ حجاج نے کہا: تم ہنستے کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا: مخلوق کیسے ہنس سکتی ہے حالانکہ اسے مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اور مٹی کو آگ کھا جاتی ہے۔ حجاج نے کہا: ہم کیوں ہنستے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمہارے دل ٹیڑے ہیں۔ پھر حجاج نے موتی، زَبَرجَد اور یاقوت حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے ڈھیر کرنے کا حکم دیا تو آپ نے فرمایا: اگر تو ان سب کو بروزِ قیامت اپنے فدیہ کے لئے جمع کر رہا ہے تو ٹھیک ہے وگرنہ اس دن ایسی گھبراہٹ ہوگی کہ حامِلہ اپنا حمل گرادے گی، دنیا کے لئے جمع کی گئی کسی چیز میں بھلائی نہیں سوائے اس کے جو حلال و پاکیزہ ہو۔

پھر حجاج نے سارنگی اور بانسری منگوائی، جب سارنگی اور بانسری بجائی گئیں تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے، حجاج نے کہا: کیوں روتے ہو؟ اس کھیل کی وجہ سے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: نہیں بلکہ غم کی وجہ سے، بانسری سے مجھے وہ بڑا دن یاد آگیا جب صور پھونکا جائے گا اور سارنگی تو ایک درخت سے بنائی

گئی ہے جو ناحق کاٹا گیا اور اس کی تاروں کے ساتھ بروز قیامت تجھے کھینچا جائے گا۔ حجاج نے کہا: اے سعید! تیری ہلاکت ہو۔ آپ نے فرمایا: ہلاکت تو اس کے لئے ہے جو جنت سے روک کر جہنم میں داخل کیا گیا۔ حجاج نے کہا: اے سعید! کس طرح قتل ہونا پسند کرے گا؟ آپ نے فرمایا: جو تجھے پسند ہو، خدا کی قسم! جس طرح تو مجھے قتل کرے گا بروز قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ اسی طرح تجھے قتل کرے گا۔ حجاج نے کہا: کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے معاف کر دوں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: معافی ہو بھی گئی تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے ہے اور تیرے سامنے نہ کوئی عذر تراشا ہے نہ کوئی آزادی مانگنی ہے۔ حجاج نے کہا: اس کو لے جاؤ اور قتل کر دو۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے دروازے سے نکلے تو مسکرا دیئے۔ حجاج کو اس بات کا پتا چلا تو اس نے واپس بلوا لیا اور کہا: تم ہنسے کیوں تھے؟ آپ نے فرمایا: تیری اللہ عَزَّوَجَلَّ پر جرأت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تجھ پر حلم دیکھ کر۔ حجاج نے چمڑا بچھانے کا حکم دیا اور کہا: اسے یہاں قتل کرو۔ آپ نے فرمایا: میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان و زمین بنائے ایک اسی کا ہو کر اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔ حجاج نے کہا: اس کو قبلہ سے پھیر دو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم جدھر منہ کرو ادھر وَجْہُ اللہ (خدا کی رحمت متوجہ ہے)۔ حجاج نے کہا: اس کا منہ زمین کی طرف کر دو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی:

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

حجاج نے کہا: اس کو ذبح کر دو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں اور حُجَّت قائم کرتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، (اے اللہ!) یہ میرے طرف سے امانت رکھ لے حتّٰی کہ یہ امانت قیامت کے دن مجھ سے ملے، پھر آپ نے یہ دعا کی: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے میرے بعد کسی کو بھی قتل کرنے کی طاقت عطا نہ فرما!" چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ذبح کر دیا گیا۔

حجاج کی موت:

حضرتِ سیِّدُنا عَوْن بن ابو شَدَّاد عَبْدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اس واقعہ کے بعد حجاج 15 دن زندہ

رہا اس کے پیٹ میں لقمہ پھنس گیا تو اس نے طبیب کو معائنہ کرنے بلوایا، طبیب نے سڑے ہوئے گوشت کا ٹکڑا لیا اور اس کو دھاگے سے باندھ کر حجاج کے حلق میں ڈالا اور کچھ دیر بعد نکالا تو اس پر خون کا اثر تھا، وہ جان گیا کہ اب بچنے کی کوئی امید نہیں اور حجاج اپنی باقی زندگی یہی کہتا رہا "آخر میں نے سعید بن جبیر کے ساتھ ایسا کیوں کیا میں جب جب سونے کا ارادہ کرتا ہوں وہ مجھے جکڑ لیتا ہے۔"

بوقتِ شہادت مسکراہٹ:

﴿5734﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حجاج کے پاس لایا گیا تو حجاج نے کہا: تو شقی بن کسیر ہے؟ آپ نے فرمایا: میں سعید بن جبیر ہوں۔ حجاج نے کہا: تو شقی بن کسیر ہے۔ آپ نے فرمایا: میری ماں تجھ سے زیادہ میرا نام جانتی ہے۔ حجاج نے کہا: تو محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: تیری مراد نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں؟ حجاج نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: اولادِ آدم کے سردار ہیں نبی مصطفٰے ہیں سب اگلوں پچھلوں سے بہتر ہیں۔ حجاج نے کہا: ابو بکر کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: صدّیق ہیں، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلیفہ ہیں، لائق تعریف اور خوش بخت زندگی گزاری اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طریقہ کار پر رہے، اس میں کوئی تَغَیُّر وتَبَدُّل نہیں کیا۔ حجاج نے کہا: عمر کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: عمر تو حق و باطل میں فرق کرنے والے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا انتخاب ہیں، اپنے دونوں ساتھیوں کے طریقہ کار پر رہے۔ حجاج نے کہا: عثمان کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ ظلماً قتل کیے گئے، غزوۂ تبوک کی تیاری کروانے والے، بئر رومہ کھدوانے والے، جنت میں گھر خریدنے والے، دو بیٹیوں کی طرف سے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے داماد، جن کا نکاح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وحیِ آسمانی کے ذریعے کیا۔ حجاج نے کہا: علی کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا زاد بھائی ہیں، سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں، حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے شوہر اور حضرتِ سیِّدُنا حسن اور حضرتِ سیِّدُنا حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے والد ہیں۔ حجاج نے کہا: معاویہ کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے نفس نے

مجھے اس امت کے اعمال کی جانچ کرنے اور تبدیل کرنے سے روکے رکھا ہے۔ حجاج نے کہا: کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: تو بہتر جانتا ہے۔ حجاج نے کہا: تو مجھ سے کچھ چھپا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں، وہ بات جو تجھے بری لگے خوشی نہ دے۔ حجاج نے پھر کہا: تو مجھ سے کچھ چھپا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: مجھے معاف ہی رکھ۔ حجاج نے کہا: اگر میں نے تجھے معاف کر دیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے معاف نہیں کرے گا۔ آپ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو کتابُ اللہ کا مخالف ہے اور وہ کام کرتا ہے جس سے تیری ہیبت بڑھ جائے جبکہ یہ کام تجھے ہلاکت میں ڈال دے گا، کل کو جب تو اس پر پیش ہو گا تو خود ہی جان لے گا۔ حجاج نے کہا: خدا کی قسم! میں تجھے ضرور قتل کروں گا اور ایسے طریقے سے قتل کروں گا کہ نہ تجھ سے پہلے کسی کو ایسے قتل کیا اور نہ تیرے بعد کسی کو اس طرح قتل کروں گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تو میری دنیا خراب کرے گا میں تیری آخرت خراب کر دوں گا۔ حجاج نے کہا: اے غلام! تلوار اور چمڑے کا فرش لے آ۔ جب لایا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسکرا دیئے۔ حجاج نے کہا: مجھے تو پتا چلا تھا کہ تم ہنستے نہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں میں نہیں ہنستا۔ حجاج نے کہا: تو پھر قتل کے وقت کیوں ہنسے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ پر تیری جرأت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تجھ پر حِلْم دیکھ کر۔ حجاج نے کہا: اے غلام! اس کو قتل کر دے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قبلے کی جانب منہ کیا اور فرمایا: میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان و زمین بنائے ایک اسی کا ہو کر اور میں مشرکوں میں نہیں۔ حجاج نے کہا: اس کا منہ قبلے سے پھیر دو۔ آپ نے فرمایا: تو تم جدھر منہ کرو ادھر وَجْہُ اللہ (خدا کی رحمت متوجہ ہے)۔ حجاج نے کہا: اسے زمین پر لٹا دو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

حجاج نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دشمن کو ذبح کر دو اسے آج ہی قرآن کی آیات یاد آ رہی ہیں۔

نفاق (منافقت) کی تعریف

...زبان سے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنا اور دل میں اسلام سے انکار کرنا **نفاقِ اعتقادی** اور زبان و دل کا یکساں نہ ہونا **نفاقِ عملی** کہلاتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۱۸۲)

سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث لیں جن میں سے چند یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابو طالب، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر بن خطاب، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو بن عاص، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر بن عوام، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن قیس ابو موسیٰ اشعری، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُغَفَّل مُزَنی، حضرتِ سیِّدُنا عَدِی بن حاتم اور حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وغیرہ جبکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اکثر روایات حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ہیں۔

﴿5735﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: رسول کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سونے کی انگوٹھی پہننے اور سواری پر سرخ زین رکھ کر سوار ہونے اور رکوع اور سجدے میں قرآن کی تلاوت کرنے سے مجھے منع فرمایا ہے۔[1] میں یہ نہیں کہتا کہ تمہیں منع فرمایا ہے۔

﴿5736﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: آقائے دوجہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں لہٰذا انہیں مسواک کے ذریعے پاک کرو۔[2]

جانوروں پر رحم:

﴿38-5737﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ساتھ قریش کے کچھ نوجوانوں کے پاس سے گزرے، وہ لوگ ایک زندہ مرغی کو زمین میں گھاڑ کر پتھروں سے نشانہ لگا رہے تھے، جب انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو دیکھا تو بھاگ گئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: یہ کیا معاملہ ہے؟ خدا کی قسم! دنیا ومافیہا سب کچھ میرے لئے ہو اور مجھے حضرتِ سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام جتنی عمر ملے تب بھی میں ایسا کرنا پسند نہ کروں کیونکہ میں نے جناب سَیِّدُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جانوروں کو مُثلہ

---

1 ...مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب النھی عن لبس الرجل ... الخ، ص ۱۱۵۲، حدیث: ۲۰۷۸، بتغیر

2 ...مسند الفردوس، ۱/ ۱۳۲، حدیث: ۸۴۷

کرنے (یعنی صورت بگاڑنے) والے پر لعنت کی گئی ہے۔"[1]

﴿5739﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے سنا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گھڑے کی نبیذ کو حرام فرمایا ہے، میں حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا اور عرض کی: آپ نے سنا کہ ابن عمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "جَرّ" (گھڑے) کی نبیذ کو حرام فرمایا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ابن عمر نے سچ کہا۔ میں نے عرض کی: "جَرّ" کیا چیز ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہر وہ شے جو مٹی سے بنائی گئی ہو۔[2]

﴿5740﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بغیر خوشبو والا زیتون کا تیل لگایا۔[3]

﴿5741﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حیا اور ایمان دونوں ملا دیئے گئے ہیں ایک کو اٹھایا جائے گا تو دوسرا بھی اٹھ جائے گا۔[4]

ندامت کا انعام:

﴿5742﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو 20 سے زائد مرتبہ یہ فرماتے ہوئے سنا: بنی اسرائیل میں ذوالکفل نامی ایک شخص تھا وہ کسی گناہ سے نہیں بچتا تھا، اس کے پاس ایک عورت آئی اور خود کو پیش کیا تو اس نے 60 دینار دیئے اور جب اس کے پاس بدکاری کے لئے بیٹھا تو عورت پر کپکپاہٹ طاری ہو گئی اور وہ رونے لگی، ذُوالْکِفْل نے کہا: کیا معاملہ ہے؟ اس عورت نے کہا: خدا کی قسم! میں نے کبھی ایسا کام نہیں کیا اور اب مجبوری کی وجہ سے کر رہی ہوں۔ ذوالکفل نادم ہوا اور بغیر کچھ کئے اس کے پاس سے کھڑا ہو گیا، اسی رات اس کو موت آ گئی۔ جب صبح ہوئی تو اس کے

---

1 ...بخاری، کتاب الذبائح والصید، باب ما یکرہ من المثلۃ... الخ، ۳/ ۵۶۳، حدیث: ۵۵۱۵، بتغیر قلیل

2 ...نسائی، کتاب الاشربۃ، باب ذکر الادعیۃ... الخ، ص۸۸۸، حدیث: ۵۶۳۱، بتغیر قلیل

3 ...مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/ ۳۵۸، حدیث: ۵۴۰۹

4 ...مستدرک حاکم، کتاب الایمان، باب اذا زنی العبد... الخ، ۱/ ۱۷۲، حدیث: ۶۲

دروازے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے یہ لکھا ہوا پایا گیا کہ ” اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ذوالکفل کو بخش دیا ہے۔“[1]

ماں کی شان:

﴿5743-44﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:”عورت حمل سے لے کر وَضْعِ حَمْل بلکہ دودھ چھڑانے کی مدت تک سرحدوں پر حفاظت کرنے والے سپاہی کی مثل ہے، اگر اس دوران مر جائے تو اس کے لئے شہید کا اجر ہے۔[2]

﴿5745﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا: اے جبریل! تم جتنا ہمارے پاس آیا کرتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

وَ مَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَ مَا خَلْفَنَا وَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَ مَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿۶۴﴾ (پ۱۶، مریم: ۶۴)

ترجمۂ کنزالایمان: (اور جبریل نے محبوب سے عرض کی) ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں۔[3]

﴿5746﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: نبی اکرم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دس ذوالحجہ سے زیادہ فضیلت والا عمل کسی دن میں نہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا: جہاد فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ بھی نہیں سوائے اس شخص کے جو اپنی جان و مال کے ساتھ راہِ خدا میں نکلا اور ان میں سے کوئی بھی شے لے کر واپس نہ لوٹا۔[4]

1... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ باب ۴۸، ۴/ ۲۲۳ حدیث: ۲۵۰۴، بتغیر قلیل

2... کنز العمال، کتاب النکاح، قسم الاقوال، ۱۶/ ۱۷۱، حدیث: ۴۵۱۵۱

3... بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ ”ما نتنزل الا بامر ربک“ ۳/ ۲۷۱، حدیث: ۴۷۳۱، دون ”یا جبرئیل“

4... بخاری، کتاب العیدین، باب فضل العمل فی ایام التشریق، ۱/ ۳۳۳، حدیث: ۹۶۹، بتغیر قلیل

دم کرنا سنت ہے:

﴿5747﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رحیم وکریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جناب حسن وحسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا پر اس دعا کے ذریعے دم کرتے تھے: اَعُوْذُ کُمَا بِکَلِمَاتِ اللہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَھَامَّۃٍ وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ یعنی میں تمہیں اللہ کے پورے کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان وزہریلے جانور سے اور ہر بیمار کرنے والی نظر سے۔[1]

حالتِ احرام میں مرنے کی فضیلت:

﴿5748﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: محرم کو انہی کپڑوں میں غسل دو جن کا اس نے احرام باندھا ہے اور اسے پانی اور بیری سے غسل دو اور اسے انہی کپڑوں میں کفن دو نہ اسے خوشبو لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو بے شک اسے بروزِ قیامت اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ وہ حالت احرام میں تَلْبِیَہ کہہ رہا ہو گا۔[2]

﴿5749﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ایک شخص (حالتِ اِحرام میں) سواری سے گرا تو اس کی گردن ٹوٹ گئی (یعنی انتقال کر گیا) لوگوں نے نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کے متعلق عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور بیری سے غسل دو اور انہی کپڑوں میں کفن دو اور اس کا سر نہ ڈھانپنا بے شک اسے بروزِ قیامت تلبیہ کہتے ہوئے اٹھایا جائے گا۔[3]

جب جِنّات نے قرآن سنا:

﴿5750﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہ جنوں پر (قرآن) پڑھا تھا اور نہ انہیں دیکھا تھا، لیکن ایک دن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے چند صحابہ کے ساتھ بازارِ عُکاظ کی طرف چلے، ان دنوں شیاطین کو آسمانی خبریں لینے سے روک

---

1 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ۱۱، ۲/ ۴۲۹، حدیث: ۳۳۷۱

2 ... نسائی، کتاب الجنائز، باب کیف یکفن المحرم اذامات، ص ۳۲۴، حدیث: ۱۹۰۱، دون "ملبیا"

3 ... بخاری، کتاب جزاء الصید، باب سنة المحرم اذامات، ۱/ ۶۱۱، حدیث: ۱۸۵۱

دیا گیا تھا اور ان پر شعلوں کی مار پڑتی تھی پس شیاطین اپنی قوم کے پاس لوٹ آئے، قوم بولی: کیا حال ہے؟ شیاطین نے کہا: اب ہمارا آسمانوں تک جانا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے اور ہمارے اوپر شعلے برسائے جاتے ہیں۔ قوم نے کہا: تمہارے آسمان تک جانے میں جو رکاوٹ ہے وہ اب ظاہر ہوئی ہے لہٰذا مشرق و مغرب کے تمام کناروں میں پھر کر دیکھو وہ کیا ہے جو تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ بنی ہے؟ چنانچہ وہ تلاش کرتے ہوئے تِہامہ کی طرف آئے اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مقامِ نَخْلَہ سے بازارِ عُکاظ کی طرف جارہے تھے جب جنات وہاں پہنچے تو آپ اپنے صحابہ کو نمازِ فجر پڑھارہے تھے، جب جنوں نے قرآن سنا تو کان لگادیئے اور بولے: بخدا! یہی وہ چیز ہے جو تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ ہے۔ پس وہیں سے اپنی قوم کے پاس لوٹے اور کہا: ہم نے ایک عجیب قرآن سنا کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے لہٰذا ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے ربّ کا شریک نہ کریں گے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی پر یہ وحی نازل فرمائی:

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا۔ (پ۲۹، الجن: ۱)

جنوں کی بات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بذریعہ وحی بتادی گئی تھی۔[1]

﴿5751﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو سنانا چاہے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے سنادے گا اور جو دکھانا چاہے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دکھادے گا۔[2]

﴿5752﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر کیل والے درندے اور پنجے (سے شکار کرنے) والے ہر پرندے سے منع فرمایا ہے۔[3]

امید کی کرن:

﴿5753﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ

---

1 ...بخاری، کتاب التفسیر، باب "قل اوحی الی" ۳/ ۳۶۵، حدیث: ۴۹۲۱، بتغیر قلیل

2 ...مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب من اشرک فی عملہ غیر اللہ، ص ۱۵۹۴، حدیث: ۲۹۸۶

3 ...مسلم، کتاب الصید والذبائح... الخ، باب تحریم اکل کل ذی ناب... الخ، ص ۱۰۶۹، حدیث: ۱۹۳۴

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا مانگے اور آس لگائے تو میں تجھے تیرے عیوب کے باوجود بخشتا رہوں گا اور اگر تو زمین بھر خطاؤں کے ساتھ مجھ سے ملے تو میں اتنی ہی مغفرت کے ساتھ تجھ سے ملوں گا بشرطیکہ تو نے کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرایا ہو اور اگر تیری خطائیں آسمان کی بلندیوں کو چھو رہی ہوں پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا۔[1]

واہ! یہ شان کریمی:

﴿5754﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں: نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مومن کی اولاد درجے میں اس کے ساتھ ہو گی تاکہ اس کے سبب والدین کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اگرچہ اولاد کا عمل والدین کے برابر نہ ہو، پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَمَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍؕ (پ۲۷، الطور: ۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی۔

پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یعنی جو ہم نے اولادوں کو عطا کیا اس کے بدلے والدین کو کمی نہ دیں گے۔[2]

﴿5755﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں: ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: کیا آپ کا ربّ رنگتا ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں، سرخ، سفید، پیلا، ایسا رنگتا ہے جس میں نقص نہیں ہوتا۔[3]

﴿5756﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ تاجدارِ حرم، شفیعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر اُمتیں پیش کی گئیں تو کسی نبی کے ساتھ کئی لوگ تھے اور کسی نبی کے

1 ...معجم کبیر، ۱۲/ ۱۶، حدیث: ۱۲۳۴۶

2 ...تفسیر درمنثور، الجزء السابع والعشرون، پ۲۷، الطور، الآیة ۲۱، ۷/ ۶۳۲

3 ...مسند البزار، مسند عبد اللہ بن عباس، ۱۱/ ۳۰۴، حدیث: ۵۱۰۷

ساتھ ایک اور دو فرد ہی تھے۔[1]

اذان کی حکمت:

﴿5757﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رسول خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پہلی اذان اس لئے رکھی گئی ہے کہ نمازی نماز کے لئے تیاری کرلیں، جب تم اذان سنو تو وضو کرو اور تکبیر اولیٰ کے لئے جلدی کرو کہ یہ نماز کی فرع اور اسے مکمل کرنے والی ہے اور امام سے پہلے رکوع و سجود نہ کرو۔[2]

﴿5758﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسافر کے لئے تین دن اور تین راتین اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات مسح ہے۔[3]

﴿5759-60﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ نبی غیب دان، رحمتِ عالَمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے جنّتی مردوں کی خبر نہ دوں، ہر نبی، صدیق، شہید، نابالغ بچہ اور وہ شخص جو اپنے بھائی سے شہر کے کنارے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ملاقات کرنے گیا۔[4]

مومن کی وفات پر یہ کہیں:

﴿5761-62﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک موت کی وجہ سے پریشانی ہوتی ہے لہٰذا تم میں سے جب کسی کو اپنے بھائی کی موت کی خبر آئے تو وہ یوں کہے: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ اکْتُبْہُ فِی الْمُحْسِنِیْنَ وَاجْعَلْ کِتَابَہٗ فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی عَقِبِہٖ فِی الْاٰخِرِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ یعنی ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا اور بے شک ہمیں اپنے ربّ کی طرف پلٹنا ہے، اے اللہ! اسے نیکوں میں لکھ دے اور اس کے نامہ اعمال کو عِلِّیِّیْن میں کر دے اور بعد والوں میں اس کا نِعْمَ الْبَدَل بنا دے، اے

---

1 ...بخاری، کتاب الطب، باب من لم یرق، ۴/ ۳۵، حدیث: ۵۷۵۲، بتغیر قلیل

2 ...معجم کبیر، ۱۲/ ۲۶، حدیث: ۱۲۳۸۳

3 ...ابوداود، کتاب الطھارۃ، باب التوقیت فی المسح، ۱/ ۸۶، حدیث: ۱۵۷، دون ''لیالیھن'' عن خزیمۃ بن ثابت

4 ...معجم کبیر، ۱۲/ ۴۶، حدیث: ۱۲۴۶۷

اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈالنا۔[1]

شانِ صدیق و فاروق:

﴿5763﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر میرے غار کے رفیق اور مجھے اُنسیت دینے والے ہیں، مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دو سوائے ابو بکر کے دروازے کے۔[2]

﴿5764﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر اور حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ارشاد فرمایا: کیا میں فرشتوں اور نبیوں میں تم دونوں کی مثل تمہیں نہ بتاؤں؟ اے ابو بکر! فرشتوں میں تمہاری مثال میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام جیسی ہے جو وہ رحمت لے کر اترتے ہیں اور انبیا میں تمہاری مثال ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام جیسی ہے جنہوں (بارگاہِ الٰہی) میں عرض کی تھی:

مَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ۚ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۶﴾ (پ۱۳، ابراھیم: ۳۶)

ترجمۂ کنزالایمان: جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہنا نہ مانا تو بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

اے عمر! ملائکہ میں تمہاری مثال جبریل عَلَیْہِ السَّلَام جیسی ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دشمنوں پر شدت، تنگی اور سزا لے کر اترتے ہیں اور انبیا میں تمہاری مثال نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی سی ہے جنہوں نے عرض کی تھی:

رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَ لَا یَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ (پ۲۹، نوح: ۲۶، ۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ بے شک اگر تو انہیں رہنے دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور ان کے اولاد ہوگی تو وہ بھی نہ ہوگی مگر بدکار بڑی ناشکر۔[3]

---

1 ...معجم کبیر، ۱۲/ ۴۷، حدیث: ۱۲۴۶۹

2 ...بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الخوخۃ والممر فی المسجد، ۱/ ۱۷۷، حدیث: ۴۶۷

فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل، من فضائل عمر بن الخطاب، ۱/ ۳۹۶، حدیث: ۲۰۳

3 ...الکامل فی ضعفاء الرجال، من اسمہ رباح، ۴/ ۱۰۶، الرقم: ۶۸۰، رباح بن ابی معروف

جنات، دیمک کو پانی دیتے ہیں:

﴿5765﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: تاجدار انبیا، حبیب کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی سلیمان بن داؤد عَلَیْہِمَا السَّلَام جب اپنے مصلّے پر کھڑے ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ ان کے سامنے ایک درخت اگ رہا ہے، سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: تیرا نام کیا ہے؟ درخت نے جواب دیا: خَرْنُوب۔ سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: یہاں کس لئے اگا ہے؟ درخت بولا: اس گھر کو خراب کرنے کے لئے۔ سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے دعا مانگی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میری موت کو جنوں پر پوشیدہ رکھنا تاکہ انسان جان لیں کہ جن غیب کا علم نہیں رکھتے۔ سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اس درخت سے ایک لکڑی توڑ کر اس پر ٹیک لگالی تو دیمک نے اس لکڑی کو کھانا شروع کر دیا جب لکڑی ٹوٹی تو سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام زمین پر تشریف لے آئے لوگوں نے دیمک کے اس لکڑی کو کھانے کا اندازہ لگایا تو ایک سال بنا لہٰذا لوگوں پر خوب واضح ہو گیا کہ اگر جن غیب کا علم رکھتے تو پورا سال اس مشقت بھرے کام میں نہ لگے رہتے، جنوں نے دیمک کا شکریہ ادا کیا اور اب جہاں بھی دیمک ہو جن اسے پانی دیتے ہیں۔ [1]

یہود بارگاہِ رسالت میں:

﴿5766﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: یہود بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے ابو القاسم! ہم آپ سے کچھ چیزوں کے بارے میں سوال کریں گے اگر آپ نے جواب دے دیا تو ہم آپ کی پیروی کریں گے، آپ کی تصدیق کریں گے اور آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے عہد لیا جس طرح یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے آپ سے لیا تھا۔ یہود بولے: جو بھی ہم کہیں اس پر اللہ کا ذمہ ہے، ہمیں نبی کی علامت بتا دیں؟ ارشاد فرمایا: نبی کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔ یہود نے کہا: لڑکی اور لڑکا ماں کے پیٹ میں کیسے بنتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: دونوں پانی ملتے ہیں اگر عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب آجائے تو لڑکی اور اگر مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجائے تو لڑکا ہوتا ہے۔ یہودی بولے: آپ نے سچ کہا۔ ہمیں "رَعْد" کے بارے میں بتائیں؟ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرشتوں

1 ...مستدرک حاکم، کتاب الطب، باب ان الجن لایعلمون الغیب، ۵/ ۲۷۸، حدیث: ۷۵۰۵، بتغیر قلیل

میں سے ایک فرشتہ جو بادلوں پر مقرر ہے اور جہاں ربّ تعالیٰ چاہتا ہے وہ فرشتہ انہیں وہاں لے جاتا ہے۔ یہود نے کہا: وہ آواز کیا ہے جو سنی جاتی ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ فرشتے کی بادلوں کو ہانکنے کی آواز ہے حتّٰی کہ بادل اس کی مرضی کے مطابق چلتے ہیں۔ یہود بولے: آپ نے سچ کہا۔ ہمیں بتائیں کہ یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے آپ پر کیا حرام کیا تھا؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ دیہات میں رہنے والے تھے انہیں عرق النساء کا درد ہوا تو سوائے اونٹ کے گوشت اور دودھ کے کوئی بھی چیز اپنے لئے موافق نہ پائی چنانچہ انہوں نے اونٹ کا گوشت اور دودھ خود پر حرام کر لیا۔ یہود نے کہا: آپ نے سچ کہا۔ ہمیں بتائیں کہ آپ کے پاس کون سا فرشتہ آتا ہے کیونکہ جو بھی نبی ہوتا ہے اس کے پاس فرشتوں میں سے کوئی فرشتہ پیغام اور وحی لے کر آتا ہے، تو آپ کے لئے وحی لانے والا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: جبریل۔ یہود بولے: وہی جبریل جو جنگ و قتال لے کر اترتا ہے وہ تو ہمارا دشمن ہے، اگر آپ نے میکائیل کہا ہوتا جو بارش لے کر اترتے ہیں تو ہم آپ کی اِتّباع کرتے۔ اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی:

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾ (پ ۱، البقرۃ: ۹۷)

ترجمۂ کنز الایمان: تم فرما دو جو کوئی جبریل کا دشمن ہو تو اس (جبریل) نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتا اور ہدایت اور بشارت مسلمانوں کو۔[1]

لوحِ محفوظ کے کاغذ و قلم:

﴿5767﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں: نبی پاک، سَیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ملک میں ایک لوحِ محفوظ سفید موتیوں کا ہے، اس کے صفحے سرخ یاقوت کے، اس کا قلم نور اور اس کی لکھائی بھی نور ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر دن 360 لمحے (اپنی شان کے لائق) اس کی طرف نظر فرماتا ہے اس میں لکھتا ہے کہ کس کو پیدا کرنا ہے، کس کو کتنا رزق دینا ہے، کس کو زندگی دینی ہے، کس کو موت دینی ہے، کس کو عزت دینی ہے اور کس کو ذلت دینی ہے اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔[2]

1... سنن کبریٰ للنسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب کیف تؤنث المرأۃ... الخ، ۵/ ۳۳۶، حدیث: ۹۰۷۲، بتغیر قلیل

2... معجم کبیر، ۱۰/ ۲۶۰، حدیث: ۱۰۶۰۵، بتغیر قلیل

اِس اُمت پر خصوصی انعام:

﴿5768﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں موجود تھے کہ اچانک اوپر سے ایک آواز سنائی دی، سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے سر اوپر کی جانب اٹھایا اور عرض کی: یہ آسمان کا دروازہ ہے جو آج کھولا گیا ہے آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا، اتنے میں دروازے سے ایک فرشتہ اترا تو حضرت سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یہ فرشتہ آج سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا۔ اُس فرشتے نے سلام کیا اور عرض کی: آپ کو ان دو سورتوں کی مبارک ہو جو آپ سے پہلے کسی نبی پر نازل نہیں ہوئیں، ایک سورہ فاتحہ اور دوسری سورہ بقرہ کی آخری آیات، آپ اس میں سے جو بھی حرف پڑھیں گے آپ کو اس کا بہترین بدلہ دیا جائے گا۔[1]

حجرِ اسود کو گواہ بناؤ:

﴿5769﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت حجرِ اَسْوَد اس طرح آئے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے بولے گا اور ہر اس شخص کی گواہی دے گا جس نے اسے حق کے ساتھ استلام کیا ہوگا۔[2]

شانِ اہلِ بیت:

﴿5770﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جناب احمد مجتبٰی، محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے اہلِ بیت، نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی کشتی کی مثل ہیں کہ جو اس میں سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جس نے اس سے منہ موڑا وہ غرق ہوا۔[3]

قیامت کی نشانیاں:

﴿5771﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبی غیب دان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین... الخ، باب فضل الفاتحۃ... الخ، ص ۴۰۳، حدیث: ۸۰۶

2 ...مسند احمد، مسند عبد اللّٰہ بن عباس، ۱/ ۶۲۳، حدیث: ۲۶۴۳

3 ...مسند البزار، مسند عبد اللّٰہ بن عباس، ۱۱/ ۳۲۹، حدیث: ۵۱۴۲

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جب تک فحاشی اور بخل ظاہر نہ ہو جائیں، امین کو خائن اور خائن کو امین نہ کہا جائے اور جب تک وُعُول ہلاک اور تحُوت بلند نہ ہو جائیں قیامت قائم نہ ہو گی۔ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وعول اور تحوت کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: وُعُول سے مراد شرفا ہیں اور تحُوت وہ لوگ جو لوگوں کے قدموں تلے ہوتے ہیں (یعنی کمینے گھٹیا لوگ)۔[1]

﴿5772﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: نبی اکرم، سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر اس مسجد میں ایک لاکھ یا اس سے زائد لوگ ہوں اور ان میں ایک شخص جہنمی ہو پھر وہ سانس لے اور اس کا سانس لوگوں کو پہنچ جائے تو مسجد اور جتنے بھی اس میں ہیں سب جل جائیں گے۔[2]

ابو بکر والد کے مرتبہ میں ہیں:

﴿5773﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُتْبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ایک مکتوب کے ذریعے دادا کی میراث کا فتویٰ معلوم کیا۔ ان کا جواب آیا تو میں نے پڑھا اس میں لکھا تھا: امابعد! تم نے مجھ سے دادا کی میراث کے بارے میں فتویٰ پوچھا ہے اور حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد گرامی ہے: ”اگر میں اپنے ربّ کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو خلیل بناتا لیکن وہ میرے دینی بھائی اور غار کے ساتھی ہیں۔“ لہٰذا سیِّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ والد کے مرتبے پر ہیں[3] اور ان کا قول اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ ہم (دادا کی میراث میں) اس کی اقتدا کریں۔

سب سے بڑے بد بخت:

﴿5774﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین لوگ سب سے زیادہ بد بخت ہیں: ایک قومِ ثمود کا وہ شخص جس نے اونٹنی کی

1... کنز العمال، کتاب القیامۃ، قسم الاقوال، الباب الاول، ۱۴/ ۱۰۹، حدیث: ۳۸۵۶۴، بتغیر قلیل

2... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۵/ ۵۱۳، حدیث ۶۶۴۰، دون ”الف“

مسند البزار، مسند ابو حمزۃ انس بن مالک، ۱۷/ ۸۶، حدیث: ۹۶۲۳

3... بخاری، کتاب الصلوۃ، باب الخوخۃ والممر فی المسجد، ۱/ ۱۷۷، حدیث: ۴۶۶، بتغیر

معجم کبیر، ۱۳/ ۸۴، حدیث: ۲۹۱

کونچیں کاٹی تھیں دوسرا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کا بیٹا جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا اب زمین پر جو بھی خونِ ناحق بہائے گا اس کا گناہ ان کے اس بیٹے کو بھی ہو گا کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کا طریقہ جاری کیا۔(1)

(تیسرا حضرتِ سیّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا قاتل۔(2))

﴾5775﴿... حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن مُغَفَّل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک جگہ بیٹھے تھے، ان کے ساتھ ان کا بھتیجا بھی تھا، اس نے کسی کو پتھر مارا تو آپ نے اسے منع کرتے ہوئے فرمایا: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: نہ پتھر سے شکار کرو نہ دشمن کو زخمی کرو کہ اس سے دانت ٹوٹ جاتے اور آنکھ پھوٹ جاتی ہے۔ بھتیجے نے دوبارہ پتھر مارا تو آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں بتایا ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے منع فرمایا ہے پھر بھی تو پتھر مار رہا ہے میں تجھ سے کبھی بات نہیں کروں گا۔(3)

﴾5776﴿... حضرتِ سیّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبیوں کے سلطان، رحمت عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس امت میں جس یہودی یا نصرانی نے میرا پیغام سنا اور وہ مجھ پر ایمان نہ لایا تو وہ جہنمی ہے۔(4)

کچھ شکار کے متعلق:

﴾5777﴿... حضرتِ سیّدُنا عَدِی بن حاتِم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں شکار پر تیر پھینکوں اور ایک دن بعد اس میں اپنا تیر پاؤں تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم اس میں اپنا تیر پاؤ اور تمہیں یقین ہو کہ اس تیر ہی نے اسے قتل کیا ہے اور تم اس پر کسی درندے کا اثر بھی نہ پاؤ تو کھالو۔(5)

---

1 ... کنز العمال، کتاب الاذکار، قسم الاقوال، ۲/ ۸، حدیث: ۲۹۴۲

2 ... مجمع الزوائد، کتاب التفسیر، ۷/ ۷۷، حدیث: ۱۰۹۷۰

3 ... مسلم، کتاب الصید و الذبائح... الخ، باب اباحۃ ما یستعان... الخ، ص ۱۰۸۰، حدیث: ۱۹۵۴

4 ... مسلم، کتاب الایمان، باب وجوب الایمان با الرسالۃ... الخ، ص ۹۰، حدیث: ۱۵۳، عن ابی ہریرۃ

سنن کبریٰ للنسائی، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الھود، ۶/ ۳۶۳، حدیث: ۱۱۲۴۱

5 ... ترمذی، کتاب الصید، باب ماجاء فی الرجل... الخ، ۳/ ۱۴۵، حدیث: ۱۴۷۳، بتغیر قلیل

﴿5778﴾... حضرتِ سیِّدُنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے ایک شکار کو تیر مارا پھر اسے تلاش کیا تو ایک رات بعد ملا اب اس کا کیا حکم ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم اس میں اپنا تیر دیکھ لو اور اس میں سے کسی درندے نے نہ کھایا ہو تو اسے کھالو[1]۔[2]

اعضائے جسم کی زبان سے التجا:

﴿5779﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی صبح کرتا ہے تو بدن کے تمام اعضاء زبان کے آگے جھک جاتے ہیں اور کہتے ہیں: ہم اپنے بارے میں تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دیتے ہیں کیونکہ اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہو گئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔[3]

﴿5780﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کپڑوں سے منی کھرچ دیا کرتی پھر آپ ان ہی کپڑوں میں نماز ادا فرماتے۔[4]

﴿5781﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حسّان بن ثابت کو برا نہ کہو کیونکہ انہوں نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد کی ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے عرض کی گئی: کیا یہ ان میں نہیں ہیں جن کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فلاں فلاں عذاب تیار کر رکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ان کی بینائی کا چلا جانا ہی بطور عذاب ان کو کافی ہے۔[5]

1... درندے کا ذکر بطور مثال ہے ورنہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی اور وجہ سے اس کے مرنے کا احتمال ہو تو ہرگز نہ کھایا جائے مثلاً پانی میں ڈوبا ہے کیونکہ نہیں معلوم وہ مر کر پانی میں گرا ہے یا گر کر مرا ہے ایسے مشکوک شکار کو ہرگز نہ کھایا جائے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۶۴۹)

2... نسائی، کتاب الصید و الذبائح، باب فی الذی یرمی الصید... الخ، ص ۷۰۱، حدیث: ۴۳۰۸

3... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، ۴/ ۱۸۳، حدیث: ۲۴۱۵، بتغیر قلیل

4... مسلم، کتاب الطھارۃ، باب حکم المنی، ص ۱۶۶، حدیث: ۲۸۸

5... تاریخ ابن عساکر، ۱۲/ ۳۹۹، الرقم: ۱۲۶۳، حسان بن ثابت... الخ، بتغیر قلیل

سیِّدُنا عامر بن شَراحیل شَعْبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

تابعین عِظام میں ایک ہستی حضرتِ سیِّدُنا عامر بن شراحیل شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی بھی ہے آپ ماہر فقیہ، رضائے الٰہی کے راستے پر چلتے ہوئے واضح اور باقی رہنے والے علم کو حاصل کرنے والے، صاف ستھرے وپاکیزہ حال والے، نیکیاں کرنے اور برائیوں سے بچنے والے، فضولیات سے دور رہنے والے اور ضروری امور پر کمربستہ رہنے والے تھے۔

امام شعبی علما کی نظر میں:

﴿5782﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے وصال کے بارے میں بتایا تو انہوں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر رحم فرمائے یقیناً اسلام میں ان کا بلند مقام ہے۔

﴿5784﴾... حضرتِ سیِّدُنا سوَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جب حضرت امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا وصال ہوا تو میں بصرہ میں حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا اور کہا: اے ابو سعید! امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا وصال ہو گیاہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ”اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ“ پڑھا اور فرمایا: بے شک وہ عمر میں بڑے تھے تو علم میں بھی بڑے تھے اور اسلام میں ان کا بلند مقام ہے۔ پھر میں حضرت محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے پاس آیا اور کہا: اے ابو بکر! حضرت امام شعبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہو گیا ہے۔ تو انہوں نے بھی وہی کہا جیسا حضرت حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے کہا تھا۔

امام شعبی کی درس گاہ:

﴿5785﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: میں کوفہ آیا تو میں نے حضرت امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حلقہ احباب (درس گاہ) کو بہت وسیع پایا حالانکہ اس وقت کئی صحابہ بھی موجود تھے۔

امام شعبی اور علم حدیث:

﴿5786﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: میں نے کوفہ، بصرہ، حجاز اور آفاق

والوں میں حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے بڑھ کر حدیث کا عالِم نہیں دیکھا۔

امام شعبی اور علم فقہ:

﴿5787﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مِجْلَز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔

﴿5788﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مِجْلَز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم پر حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی پیروی لازم ہے کیونکہ میں نے ان جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

﴿5789﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حُصَیْن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے زیادہ فقہ کا جاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔

سیِّدُنا امام شعبی کی عاجزی:

﴿5790﴾... حضرتِ سیِّدُنا لَیْث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ایک مسئلہ پوچھا تو انہوں نے مجھ سے منہ موڑ لیا اور اس مسئلہ پوچھنے کی وجہ سے مجھ سے ناگواری ظاہر کی میں نے کہا: اے علما کے گروہ! اے فقہا کے گروہ! تم ہمیں حدیثیں سناتے ہو اور مسئلہ بتانے سے بھی ناگواری ظاہر کرتے ہو؟ حضرتِ امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اے علما کے گروہ! اے فقہا کے گروہ! نہ ہم فقہا میں سے ہیں نہ علما میں سے، ہم تو وہ لوگ ہیں کہ جیسی حدیثیں ہم نے سنیں ویسی تمہیں سنا دیتے ہیں، فقیہ تو وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محارم سے بچے اور عالم وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف کرے۔

﴿5791﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو کسی شخص نے کہا: اے عالِم! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: عالم تو وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے۔

﴿5792﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی شخص نے کہا: اے عالِم! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں عالم نہیں ہوں اور نہ کوئی مجھے عالم نظر آتا ہے البتہ ابو حُصَیْن نیک شخص ہیں۔

﴿5793﴾... حضرتِ سیِّدُنا اصمعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اور مشہور شاعر اَخْطَل، خلیفہ عبد الملک کے پاس جمع ہوئے اور جب وہ وہاں سے نکلے تو اخطل نے حضرت امام

شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے عرض کی: اے شعبی! مجھ پر نرمی کیا کرو آپ نے تو گھاٹ گھاٹ کا پانی پی رکھا ہے جبکہ میں تو ایک برتن سے پینے والا ہوں۔

بیان، ہدایت اور نصیحت:

﴿5794﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۳۸﴾ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۳۸)

ترجمۂ کنز الایمان: یہ لوگوں کو بتانا اور راہ دکھانا اور پرہیزگاروں کو نصیحت ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ لوگوں کے لئے واضح بیان ہے اندھے پن سے، ہدایت ہے گمراہی سے اور نصیحت ہے جہالت سے۔

﴿5795﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جس نے قرآن پر جھوٹ باندھا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر جھوٹ باندھا۔

﴿5796﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہر خطیب پر اس کا ہر خطبہ پیش کیا جائے گا۔

﴿5797﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جو شخص دنیا میں کوئی چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی کے لئے چھوڑ دے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو آخرت میں اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔

مشکوک کو چھوڑ دو:

﴿5798﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مُزَارَعَت [1] کے بارے میں پوچھا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: سود اور شک کو چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اس کو اختیار کر لو۔

علم پر عمل نہ کرنے کا انجام:

﴿5799﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جنت میں جانے والا گروہ جہنم میں جانے

1... کسی کو اپنی زمین اس طور پر کاشت کے لئے دینا کہ جو کچھ پیداوار ہو گی دونوں میں مثلاً نصف نصف یا ایک تہائی دو تہائیاں تقسیم ہو جائے گی۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۵، ۳/۲۸۷)

والے گروہ کو دیکھ کر کہے گا: تمہیں کیا چیز جہنم میں لے آئی؟ حالانکہ جو تم ہمیں سکھاتے تھے ہم اسی پر عمل کرتے تھے۔ وہ لوگ کہیں گے: ہم تمہیں تو سکھاتے تھے لیکن خود عمل نہیں کرتے تھے۔

سہارے زندگی کے:

﴿5800-01-02-03﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: لوگوں نے دین کے سہارے طویل زندگی گزاری حتّٰی کہ دین چلا گیا پھر لوگوں نے مُرُوَّت کے سہارے طویل زندگی گزاری حتّٰی کہ مُرُوَّت چلی گئی پھر لوگوں نے حیا کے سہارے طویل زندگی گزاری حتّٰی کہ حیا بھی چلی گئی پھر لوگوں نے شوق اور خوف کے سہارے طویل زندگی گزاری اور میرا خیال ہے عنقریب اس کے بعد جو چیز آئے گی وہ اس سے بھی سخت ہو گی۔

﴿5804﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب کسی کی اچھائیاں اس کی برائیوں پر غالب ہو جائیں تو عرب لوگ اس کو کامل شخص کہتے تھے اور جب دونوں برابر ہوں تو اس کو صبر وضبط والا کہتے تھے اور جب برائیاں اچھائیوں سے زیادہ ہو جاتیں تو اس کو بے حیا کہتے تھے۔

ہر رونے والا مظلوم نہیں:

﴿5805﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا قاضی شُرَیح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تھا اتنے میں آنسو بہاتی ایک عورت کسی مرد کے خلاف اپنا مقدمہ لے کر آئی۔ میں نے کہا: اے ابو امیہ! میرے خیال میں تو عورت مظلوم ہے؟ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے شعبی! حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائی بھی رات گئے اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے تھے۔

﴿5806﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں دنیا سے اس طرح جانا پسند کرتا ہوں کہ میرا معاملہ برابر ہو نہ مجھ پر کچھ ہو اور نہ میرے لئے کچھ ہو۔

﴿5807﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کاش! میں نے علم بالکل بھی نہ سیکھا ہوتا۔

عظیم اجر و ثواب والا ترکہ:

﴿5808﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: بندے نے اپنے پیچھے جو بھی مال چھوڑا

اس میں سب سے زیادہ اجر وثواب اس مال میں ہے جو اس نے اپنی اولاد پر شفقت کرتے ہوئے چھوڑا تاکہ اولاد لوگوں کی محتاج نہ رہے۔

سیّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا خوفِ آخرت:

﴿5810﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی بن مریم عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے قیامت کا ذکر کیا جاتا تو آپ رونے لگتے اور فرماتے: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ابن مریم کے سامنے قیامت کا ذکر ہو اور وہ خاموش رہے۔

﴿5811﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جو بھی امت اپنے نبی کے بعد اختلاف میں پڑ گئی اس کے اہل باطل اہل حق پر غالب ہو گئے۔

﴿5812﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ملک شام کے کنارے سے ملکِ یمن کے کنارے تک سفر کرے اور پورے سفر میں کوئی ایک ایسی بات سیکھ لے جو اسے مستقبل میں فائدہ دے تو میں سمجھتا ہوں اس کا سفر ضائع نہیں گیا۔

اچھی بات لے لو:

﴿5813﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُجالِد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے ہوئے سنا: علم بارش کے قطروں سے بھی زیادہ ہے لہٰذا جس کی جو بات اچھی لگے اپنا لو پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ (پ۲۳، الزمر: ۱۷-۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تو خوشی سناؤ میرے ان بندوں کو جو کان لگا کر بات سنیں پھر اس کے بہتر پر چلیں۔

حضرتِ سیِّدُنا احمد بن شَیْبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: یہ انتخاب کرنے میں رخصت ہے۔

﴿5814﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عبد اللہ نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میرے والد نے مجھے امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی طرف بھیجا کہ میں ان سے اس صحیفے کے بارے میں سوال کروں جس میں میری تحریر اور میری انگوٹھی کا نقش ہے اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اس پر گواہی دوں۔ تو حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا:

دراصل تمہارا اس کو یاد کرنا ضروری ہے کیونکہ لوگ جو چاہتے ہیں لکھ لیتے ہیں اور جیسا چاہیں نقش بنا لیتے ہیں۔

تنگدست پر قربانی نہیں:

﴿5815﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُجاہد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے تنگ دست شخص کے قربانی کرنے کے بارے میں پوچھا جس کے پاس جانور خریدنے کے لئے کچھ نہ ہو؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تنگدستی کی حالت میں زبردستی قربانی کرنے کے مقابلے میں خوش حالی میں قربانی نہ کرنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

﴿5816﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسن بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو دیکھا کہ انہوں نے موسٰی نامی ایک نصرانی شخص کو اس طرح سلام کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ،[1] ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: کیا وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت میں نہیں ہے؟ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت میں نہ ہوتا تو ہلاک ہو جاتا۔

بے وقوفوں والی عیادت:

﴿5817﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: بے وقوف لوگوں کا مریض کی عیادت کرنا اس کے گھر والوں پر اس کے مرض سے بھی زیادہ بھاری ہوتا ہے کیونکہ وہ بے وقت آتے ہیں اور دیر دیر تک بیٹھے رہتے ہیں۔

﴿5818﴾... حضرتِ سیِّدُنا عامر شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جس نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی فاسق سے کیا تو یقیناً اس نے بیٹی کے حق میں قطع رحمی کی۔

﴿5819﴾... حضرتِ سیِّدُنا عامر شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے آسمان کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: لپٹی ہوئی موجیں ہیں، بچھی ہوئی چھت چاروں طرف سے محافظوں سے گھیری ہوئی ہے۔

1... کفار کو سلام نہ کرے، وہ سلام کریں تو جواب دے سکتا ہے مگر جواب میں صرف عَلَیْکُمْ کہے۔ کافر کو اگر حاجت کی وجہ سے سلام کیا، مثلاً سلام نہ کرنے میں اس سے اندیشہ ہے تو حرج نہیں اور بقصدِ تعظیم کافر کو ہر گز ہر گز سلام نہ کرے کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۶۱ ملتقطاً)

اتحاد کی برکت:

﴿5820﴾... حضرتِ سیِّدُنا عامر شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے عراق اور شام کی جنگ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: شام والے ہم پر غالب ہوتے رہیں گے اس لئے کہ وہ لوگ حق سے جاہل ہیں لیکن متحد ہیں اور تم لوگ فرقوں میں بٹے ہوئے ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی بھی فرقوں کو جماعت پر تسلط نہیں دیتا۔

خود ساختہ احتیاط باعث ہلاکت ہے:

﴿5821﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبید لَحّام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے ساتھ چل رہا تھا کہ ایک شخص نے کہا: اے ابو عَمْرو! آپ ان لوگوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو رمضان سے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد روزہ رکھتے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کس وجہ سے؟ اس نے عرض کی: اس لئے کہ ان کا رمضان کا کوئی روزہ نہ رہ جائے۔ آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی ہلاکت کا یہی سبب تھا، وہ لوگ مہینے سے ایک دن پہلے اور بعد میں روزہ رکھتے تھے یوں ان کے 32 روزے ہو جاتے تھے اس قوم کے جانے کے بعد دوسری قوم آئی اور انہوں نے مہینے سے پہلے دو اور بعد دو روزے رکھنا شروع کر دیئے یوں ان کے روزے 34 ہو جاتے تھے حتّٰی کہ ان لوگوں کے روزے 50 تک پہنچ گئے۔ تم لوگ چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر ختم کر دو۔

﴿5822﴾... حضرتِ سیِّدُنا داوٗد اَوْدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عامر شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو بیت الخلا میں چھینکے تو کیا وہ حمد کہے؟ آپ نے فرمایا: ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرے (یعنی فقط دل میں کہہ لے)۔

بنو اَسد کے فضائل:

﴿5823﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میرے پاس دو شخص آئے ان میں سے ہر ایک دوسرے پر فخر کر رہا تھا، ایک بنو عامر کا تھا اور ایک بنو اسد کا عامری نے اَسدی کا ہاتھ پکڑ لیا تو اسدی نے کہا: مجھے چھوڑ دے، عامری نے کہا: خدا کی قسم! میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔ حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے عامری سے کہا: اے بنو عامر کے بھائی! اسے چھوڑ دے اور اسدی سے کہا:

تمہاری چھ خصلتیں ہیں جو عرب میں کسی کی نہیں:(۱)...تمہاری قوم کی ایک عورت کی طرف حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نکاح کا پیغام بھیجا اور ان کا نکاح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کروایا اور ان دونوں کے درمیان سفیر حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام تھے وہ عورت اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنت جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں اور یہ تمہاری قوم کا خاصّہ ہے۔(۲)...تمہاری قوم کا ایک شخص اہل جنت میں سے ہے اور وہ زمین پر قناعت پسند لوگوں کی طرح چلتا ہے وہ حضرتِ سیِّدُنا عُکاشہ بن مِحْصَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں اور یہ تمہاری قوم کا خاصہ ہے۔(۳)...اسلام کا سب سے پہلا معاہدہ جس شخص نے کیا وہ تمہاری قوم میں سے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں اور یہ تمہاری قوم کا خاصہ ہے۔(۴)...اسلام میں سب سے پہلے جو غنیمت تقسیم کی گئی وہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تھی۔(۵)... بیعتِ رضوان میں سب سے پہلے جس شخص نے بیعت کی وہ تمہاری قوم کا تھا جو بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہاتھ بڑھایئے تاکہ میں آپ سے بیعت کروں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کس بات پر بیعت کرو گے؟ عرض کی: جو آپ کے دل میں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میرے دل میں کیا ہے؟ عرض کی: فتح یا شہادت۔ لہٰذا حضرتِ سیِّدُنا ابو سِنان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیعت کی، پھر لوگ آتے اور کہتے: ہم ابو سنان والی بیعت کرتے ہیں۔ یہ بھی تمہاری قوم کا خاصہ ہے اور (۶)...جنگ بدر میں تمہاری قوم کے سات مہاجرین تھے یہ بھی تمہاری قوم کا خاصّہ ہے۔

حکایت: پرندے کی نصیحت

﴿5824﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک شخص نے پرندے کا شکار کیا جب اس کو ہاتھ میں پکڑا تو پرندے نے کہا: تو میرے ساتھ کیا کرے گا؟ شکاری نے کہا: تجھے ذبح کروں گا اور کھاؤں گا۔ پرندے نے کہا: نہ میں تیری بیماری دور کر سکتا ہوں اور نہ تیری بھوک مٹا سکتا ہوں لیکن میں تجھے ایسی تین باتیں بتا سکتا ہوں جو تیرے لئے مجھے کھانے سے زیادہ بہتر ہیں، ایک بات تو تیرے ہاتھ میں ہی بتاؤں گا۔ دوسری پہاڑ پر اور تیسری درخت پر۔ شکاری نے کہا: پہلی بات بتا؟ پرندے نے کہا: جو تیرے ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس نہ کرنا۔ پہاڑ پر آکر پرندے نے کہا: جو ناممکن ہو اس کی تصدیق نہ کرنا۔ درخت

پر آکر پرندے نے کہا: او نامراد! اگر تو مجھے ذبح کرلیتا تو میرے پیٹ سے دو موتی نکلتے اور ہر ایک موتی 20 مثقال کا ہے۔ شکاری اپنے ہونٹ کاٹنے لگا اور افسوس کرنے لگا اور کہا: تیسری بات بتا؟ پرندے نے کہا: تو میری پہلی دو باتیں تو بھول گیا تو تیسری کیسے بتاؤں؟ کیا میں نے تجھے نہیں کہا تھا کہ جو ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس نہ کرنا؟ جو ممکن نہ ہو اس کی تصدیق نہ کرنا؟ میں، میرے پر، میرا گوشت اور میرا خون سب ملا کر بھی 20 مثقال کا نہیں، اتنا کہہ کر پرندہ پرواز کر گیا۔

حکایت: چالاک لومڑی اور بھیڑیے کی ٹانگ

﴿5825﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ شیر بیمار ہوا تو لومڑی کے علاوہ سب جانور اس کی عیادت کرنے گئے۔ بھیڑیے نے کہا: بادشاہ سلامت! آپ کی عیادت کرنے سب جانور آئے لیکن لومڑی نہیں آئی۔ شیر نے کہا: جب وہ آئے تو بتانا۔ یہ بات لومڑی تک پہنچی تو وہ شیر کے پاس آگئی۔ شیر نے کہا: اے ابوالحُصَیْن! (یہ لومڑی کی کنیت ہے) سب جانوروں نے میری عیادت کی لیکن تو کیوں نہیں آئی؟ لومڑی نے کہا: مجھے جب بادشاہ کی بیماری کا پتا چلا تو میں دوائی کی تلاش میں نکل پڑی۔ شیر نے کہا: کوئی دوا ملی؟ لومڑی نے کہا: کہتے ہیں کہ بھیڑیے کی پنڈلی کا گوشت بیماری ختم کر سکتا ہے۔ یہ کہنا تھا کہ شیر نے بھیڑیے کی پنڈلی پر پنجہ گاڑ دیا ادھر لومڑی چپکے سے نکل کر راستے میں جا بیٹھی۔ جب بھیڑیا اپنی خون آلود ٹانگ لئے وہاں سے گزرا تو لومڑی نے آواز لگائی: ارے او سرخ موزوں والے! اب جب بھی بادشاہ کے پاس بیٹھنا تو سوچ لینا کہ تمہارے سر سے کیا نکلنے والا ہے، ابھی تو صرف ٹانگ زخمی ہوئی ہے۔

بلی کی استقامت:

﴿5826﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: زیاد کے غلام اور دربان عجلان نے مجھے بتایا کہ زیاد جب گھر سے نکلتا تو میں اس کے آگے آگے مسجد تک جاتا اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد بھی اس کی نشست گاہ تک آگے آگے ہی چلتا، ایک دن وہ نشست گاہ میں داخل ہوا تو ایک بلی کو دیکھا جو گھر کے ایک کونے میں بیٹھی تھی، میں اسے بھگانے کے لئے گیا تو زیاد نے کہا: اسے چھوڑ دو دیکھیں کیا کرتی ہے۔ پھر اس نے ظہر پڑھی اور لوٹ آیا پھر ہم عصر پڑھ کر نشست گاہ لوٹے تو بلی کو وہیں موجود پایا، غروبِ شمس سے تھوڑا

پہلے ایک چوہا نکلا تو بلی نے جھپٹا مار کر اسے دبوچ لیا۔ زیاد نے کہا: جسے کوئی حاجت ہو تو وہ اس بلی کی طرح مستقل مزاجی سے اس میں لگا رہے اسے کامیابی مل جائے گی۔

فیصلہ کرنے والا پُرسکون ہو:

حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: عجلان نے مجھے بتایا کہ زیاد نے مجھ سے کہا: تیرا برا ہو! میرے پاس کسی عقل مند شخص کو لے کر آ۔ میں نے عرض کی: میں آپ کی بات سمجھا نہیں۔ زیاد نے کہا: عقل مند اپنے چہرے اور قد کاٹھ سے پہچانا جاتا ہے۔ لہٰذا میں تلاش میں نکلا تو ایک شخص کو دیکھا جس کا خوبصورت چہرا ہے اچھا قد ہے اور فَصِیحُ اللِّسان ہے، میں اسے لے کر زیاد کے پاس آیا تو زیاد نے کہا: اے شخص! میں تجھ سے کسی معاملے میں مشورہ کرنا چاہتا ہوں تو کیا کہتا ہے؟ اس شخص نے کہا: میں حاقِن ہوں (حاقن وہ شخص جس کا پیشاب رک گیا ہو) اور حاقن کی کوئی رائے نہیں ہوتی۔ زیاد نے کہا: اے عَجْلان! اسے وضو کراؤ (یعنی رفعِ حاجت کے لئے لے جاؤ)۔ چنانچہ وہ رفعِ حاجت کے بعد آیا تو زیاد نے پوچھا: اب تو کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا: میں بھوکا ہوں اور بھوکے کی کوئی رائے نہیں ہوتی۔ زیاد نے کہا: اے عجلان! کھانا لے آؤ۔ میں کھانا لے آیا۔ اس شخص نے کھانا کھایا اور کہا: اب پوچھیں آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟ زیاد نے اس سے جو باتیں بھی پوچھیں اس نے بہتر مشورہ دیا۔ لہٰذا زیاد نے اپنے ماتحتوں کو خط لکھا: جب تم بھوکے یا حاقن ہو اس وقت لوگوں کے معاملات میں غور و فکر مت کرنا۔

گناہ سے توبہ کرنے والا:

﴿5827﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کو پسند فرماتا ہے تو اس کو گناہ نقصان نہیں پہنچاتے اور وہ گناہ جو نقصان نہ پہنچائے ایسے ہے گویا وہ ہوا ہی نہیں۔

﴿5828﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: اگر زمین میں کمی ہوتی تو ضرور تمہارا باغ تم پر تنگ ہو جاتا دراصل صبر و ہمت اور پھل کم ہو گئے ہیں۔

اقوالِ زریں:

﴿5829﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: لباس ایسا پہنو جس میں بے وقوف لوگ تمہارا مذاق نہ بنائیں اور علما اسے ناپسند نہ کریں۔

﴿5830﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے نسیان (یعنی بھولنے) کے خوف سے گوشت کھانا چھوڑ دیا۔

﴿5831﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اہل علم کا بردبار ہونا علم کی زینت ہے۔

﴿5832﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جو اپنے محلے میں اٹھنے بیٹھنے سے پرہیز کرے اس کا علم زیادہ اور عمل پاکیزہ ہو جاتا ہے۔

﴿5833﴾... حضرت یونس بن ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ظہر سے عصر تک مسلسل مسائل پوچھے گئے تو آپ نے فرمایا: اگر تم مجھے پیچیدہ باتوں میں الجھاتے تو مجھے برا لگتا۔

امام شعبی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نصیحت:

﴿5834﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو زید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ایک چیز کے بارے میں سوال کیا تو آپ غصہ میں آگئے اور مجھ سے بات نہ کرنے کی قسم کھالی، میں آپ کے دروازے پر جا بیٹھا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے ابو زید! میری قسم میری نیت کے مطابق ہے تم اپنا دل میری طرف سے صاف کر لو اور میری تین باتیں یاد رکھنا: (۱)...اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کسی بھی تخلیق کے بارے میں یہ نہ کہنا کہ اسے کیوں اور کس مقصد کے لیے بنایا گیا ہے؟ (۲) جس چیز کے بارے میں تمہیں علم نہ ہو اس کے بارے میں یہ نہ کہنا کہ میں جانتا ہوں اور (۳) دین میں قیاس کرنے سے بچنا کہ تم حلال کو حرام اور حرام کو حلال ٹھہرا دو گے اور ثابت قدمی کے بعد ہی قدم پھسلتا ہے، اے ابو زید! اب چلے جاؤ۔

تین بہترین باتیں:

﴿5835﴾... حضرتِ سیِّدُنا داود اَوْدِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے

فرمایا: کیا میں تمہیں تین بہترین باتیں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: پہلی بات یہ کہ جب تم کسی مسئلے کے بارے میں سوال کرو اور تمہیں اس کا جواب دے دیا جائے تو پھر اپنی خواہش کی پیروی نہ کرو، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کتاب میں کیا ارشاد فرمایا ہے:

اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَیْهِ وَكِیْلًاۙ(۴۳) (پ۱۹، الفرقان: ۴۳) ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم نے اُسے دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا بنالیا تو کیا تم اس کی نگہبانی کا ذمّہ لوگے۔

اب دوسری بات سنو! جب تم سے مسئلہ پوچھا جائے تو اسے کسی پر قیاس مت کرنا کہ کسی حرام کو حلال اور حلال کو حرام ٹھہرادوگے جبکہ تیسری بہترین بات یہ ہے کہ جب تم سے ایسا مسئلہ پوچھا جائے جس کے بارے میں تم نہیں جانتے تو کہہ دو میں اس بارے میں نہیں جانتا میں بھی تمہاری طرح ہوں۔

﴿5836﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پیچیدہ باتیں پوچھی جاتیں تو فرماتے: یہ ایسی اون والے چوپائے ہیں جنہیں نہ کھینچا جاسکے نہ ہانکا جاسکے اگر ان کے متعلق صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پوچھا جاتا تو یقیناً ان پر بھی گراں گزرتا۔

اہلِ رائے کی مذمت:

﴿5837﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر کوئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے حوالے سے کوئی بات بتائے تو اسے لے لو اور اگر اپنی رائے سے بتائے تو اس پر پیشاب کردو۔

﴿5838﴾... حضرتِ سیِّدُنا صالح بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ایک مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس بارے میں ایسا فرمایا ہے اور حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابو طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایسا فرمایا ہے۔ میں نے عرض کی: آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ان دونوں بزرگوں کے بعد میری رائے کا کیا کروگے؟ جب میں تمہیں اپنی رائے سے کچھ بتاؤں تو اس پر پیشاب کردو۔

﴿5839﴾... حضرتِ سیِّدُنا صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھ سے فرمایا: اگر تم نے آثارِ صحابہ چھوڑ کر قیاس کو اختیار کیا تو تم ہلاک ہو جاؤ گے، اللہ جانتا ہے اصحاب رائے کی وجہ

سے اب یہ مسجد مجھے پسند نہیں اور یہ لوگ مجھے اپنے گھر کے کوڑا دان سے بھی زیادہ ناپسند ہیں۔

﴿5840﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اہلِ رائے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لعنت فرمائی ہے۔

شانِ فاروقِ اعظم:

﴿5841﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَشْعَث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام شَعْبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: جب لوگوں میں کسی بات پر اختلاف ہو جائے تو اس میں حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا طرزِ عمل دیکھو کیونکہ وہ مشورے کے بغیر کچھ نہیں کرتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا اَشْعَث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اس بات کو حضرتِ سیِّدُنا ابنِ سِیْرِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کے سامنے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے زیادہ علم والا ہونے کا دعویدار ہے تو اس سے بچو۔

قیاس کوئی شے نہیں:

﴿5842﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر ہُذَلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اے لوگو! تم اس بارے میں کیا کہتے ہو کہ اَحْنَف بن قَیْس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور ان کے ساتھ ایک بچہ قتل ہو جائے تو کیا ان کی دِیَت برابر ہو گی یا احنف کو عقل اور حِلم کی بنا پر فضیلت حاصل ہو گی؟ میں نے کہا: برابر ہو گی۔ تو آپ نے فرمایا: معلوم ہوا کہ قیاس کوئی شے نہیں ہے۔ (یعنی وہ قیاس جو نص صریح کے خلاف ہو)

﴿5843﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر تم نے آثارِ صحابہ چھوڑ کر قیاس کو اختیار کیا تو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔

اہلِ ہوا کی وجہ تسمیہ:

﴿45-5844﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اہلِ ہوا کو اہلِ ہوا اس لئے کہتے ہیں کہ ان کی خواہشات انہیں جہنم میں پھینک دیں گی۔

﴿5846﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اگر میں 99 مسائل درست نکالوں اور ایک میں خطا کروں تو خواہشات کے پیروکار اس ایک کو اختیار کریں گے اور 99 کو چھوڑ دیں گے۔

قوّتِ حافظہ:

﴿5847﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شُبْرُمہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام شعبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے کبھی حدیث نہیں لکھی اور جس شخص سے بھی حدیث سنی اس کو کبھی دوبارہ سنانے کا نہیں کہا۔ مزید فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کے ساتھ ان کے گھر کی طرف جارہا تھا کہ انہوں نے فرمایا: تم مجھے اٹھاؤ میں تمہیں اٹھاتا ہوں یعنی تم مجھے حدیث سناؤ میں تمہیں حدیث سناتا ہوں۔

﴿5848﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اور میرے والد حضرتِ سیِّدُنا عامر شعبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کے گھر گئے تو میرے والد نے ان کو پکارا: اے ابو عَمْرو! آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: لَبَّیْکَ یعنی حاضر ہوں۔ میرے والد نے کہا: آپ کی ان دو شخصوں کے بارے میں کیا رائے ہے جن کے متعلق لوگ باتیں کرتے ہیں؟ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کون سے دو شخص؟ والد صاحب نے کہا: حضرتِ سیِّدُنا عثمان اور حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں اس بات سے بَری ہوں کہ مجھے قیامت کے دن حضرتِ سیِّدُنا عثمان اور حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے جھگڑے میں بلایا جائے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور ان دونوں کی مغفرت فرمائے۔

﴿5849﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: جو اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرتا ہے وہ اپنے ربّ سے روایت کرتا ہے۔

آیتِ حج کی تفسیر:

﴿5850﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن بِشْر ہَمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عامر شعبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ (پ۴، اٰل عمرٰن:۹۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔

تو آپ نے فرمایا: جس کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے راستے کو آسان کر دیا اور تمام جہانوں میں سے جو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا منکر ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے بے پرواہ ہے۔

حقِّ پڑوس ادا کر دیا:

﴿5851﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک انصاری مسلمان جہاد پر گیا اور جانے سے پہلے اپنے پڑوسی کو اپنے گھر والوں کا خیال رکھنے کا کہا، اب ایک یہودی اس انصاری کے گھر آنے لگا، جب پڑوسی کو اس بات کی خبر دی گئی تو وہ رات تاک میں بیٹھ گیا اتنے میں یہودی آیا اور اس انصاری مجاہد کے بستر پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے چت لیٹ گیا اور یہ اشعار گنگنانے لگا:

وَاَشْعَثَ غَرَّہٗ الْاِسْلَامُ مِنِّیْ خَلَوْتُ بِعُرْسِہٖ لَیْلَ التَّمَامِ

اَبِیْتُ عَلٰی تَرَائِبِھَا وَیَضْحٰی عَلٰی قُبَّاءِ لَاحِقَۃِ الْحِزَامِ

کَاَنَّ مَجَامِعَ الرَّبَلَاتِ مِنْھَا ثُمَامٌ قَدْ جُمِعْنَ اِلٰی ثُمَامِ

ترجمہ: اشعث کو اسلام نے مجھ سے دھوکے میں رکھا میں پوری رات اس کی بیوی کے ساتھ تنہا رہا اور اس کے سینے پر رات گزاری جبکہ اشعث راستے میں رسیوں سے بندھے خیموں میں دوپہر کر رہا ہے، اس کی بیوی کی نرم و گداز رانیں گھنی شاخوں کی طرح ہیں جو ایک دوسرے پر جھکی ہوئے ہیں۔

تاک میں بیٹھے اس پڑوسی نے تلوار کا وار کر کے اس یہودی کو قتل کر دیا، صبح جب یہ معاملہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: جو بھی شخص اس بارے میں کچھ جانتا ہے کھڑا ہو جائے؟ چنانچہ وہی پڑوسی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: معاملہ ایسے ایسے ہے حتّٰی کہ پوری بات بیان کر دی۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: اگر یہودی دوبارہ ایسا کریں تو تم ان کے ساتھ یہی سلوک کرو (یعنی قتل کر دو)۔

برائی کا سدِّباب:

﴿5852﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: امیر المؤمنین سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رات کو مدینہ میں پہرہ کی غرض سے گشت کرتے ہوئے ایک عورت کے گھر کے پاس سے گزرے تو وہ کہہ رہی تھی:

ھَلْ مِنْ سَبِیْلٍ اِلٰی خَمْرٍ فَاَشْرَبَھَا اَمْ ھَلْ سَبِیْلٌ اِلٰی نَصْرِ بْنِ حَجَّاجِ

ترجمہ: کیا شراب پینے کا کوئی راستہ ہے کہ میں پیوں، یا نصر بن حجاج کی طرف کوئی راستہ ہے۔

نصر بن حجاج خوبصورت مرد تھا، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: خدا کی قسم!

جب تک میں زندہ ہوں ایسا نہیں ہو گا، جب صبح ہوئی تو آپ نے نصر بن حجاج کو پیغام بھیجا کہ مدینہ سے نکل جا۔ وہ بصرہ میں حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خلیفہ حضرتِ سیِّدُنا مُجاشع بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس چلا گیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بیوی خوبصورت جوان عورت تھی ایک دن نصر بن حجاج آپ کے پاس بیٹھا تھا جبکہ آپ کی بیوی گھر کے ایک کونے میں کھڑی تھی، نصر نے زمین پر لکھا: خدا کی قسم! میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ اس کی بیوی نے کہا: خدا کی قسم! میں بھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی بیوی سے پوچھا: اس نے تجھے کیا کہا؟ بیوی نے جواب دیا: اس نے مجھ سے کہا کہ تمہاری اونٹنی کتنی اچھی ہے۔ آپ نے کہا: خدا کی قسم! تمہاری بات اس کی بات کا جواب نہیں بنتی، میں تمہیں قسم دیتا ہوں: بتاؤ اس نے کیا کہا؟ بیوی نے کہا: آپ نے قسم دی ہے تو بتا دیتی ہوں، اس نے مجھ سے کہا ہے: تمہارے گھر کا سامان بہت اچھا ہے۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! تیری بات اس کی بات کا جواب نہیں بنتی، اتنے میں آپ کی نظر تحریر پر پڑی تو فرمایا: مکتب سے کسی لڑکے کو میرے پاس لاؤ، لڑکا آیا تو آپ نے اس کو کہا یہ پڑھو؟ لڑکے نے پڑھا: خدا کی قسم! میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! تمہاری بات اس بات کا جواب بنتی ہے، لہٰذا اپنی عِدَّت شمار کرو (یعنی طلاق دے دی) اور نصر سے کہا: بھتیجے! اگر تو چاہے تو اس سے نکاح کر لے۔ وہ لوگ اپنے حاکموں سے کوئی بات نہ چھپاتے تھے۔ چنانچہ نصر نے آکر حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ساری بات بتا دی، آپ نے نصر کو کہا: خدا کی قسم! امیر المؤمنین نے تمہیں کسی اچھے کام کی وجہ سے نہیں نکالا ہو گا لہٰذا تم ہمارے ہاں سے بھی نکل جاؤ۔ نصر بن حجاج فارس آ گیا، وہاں پر حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن ابو عاص ثقفی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خلیفہ مقرر تھے۔ نصر نے اپنا پڑاؤ ایک سردار کے پاس کیا تو اسے سردار کی بیٹی پسند آ گئی اور اس لڑکی نے بھی نصر کی طرف پیغام بھیج دیا، اس معاملے کی خبر حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ہوئی تو انہوں نے نصر سے کہا: تجھے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر اور حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے کسی اچھائی کی وجہ سے نہیں نکالا لہٰذا تم ہمارے ہاں سے بھی نکل جاؤ۔

نصر نے کہا: خدا کی قسم! اگر آپ لوگ ایسے کرو گے تو میں مشرک ہو جاؤں گا۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن ابو عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اور انہوں نے امیر المؤمنین حضرتِ

سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس معاملے کے بارے میں مکتوب بھیجا۔ امیر المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواباً لکھا: اس کے بال کاٹ دو، ازار ٹخنوں سے اوپر کرواد و اور مسجد میں پابند کر دو۔

500 صحابہ سے ملاقات:

﴿5853﴾... حضرتِ سَیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے 500 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کی ہے۔

دنیا و مافیہا سے بہتر:

﴿5854﴾... ایک شخص کی باندی نے اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تو حضرتِ سَیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اس شخص سے کہا: اس باندی کا تیرے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا تیرے لئے ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

﴿5855﴾... حضرتِ سَیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں گزر جانے والے وقت پر آنسو بہاتا ہوں۔

علم کا نور:

﴿5856﴾... حضرتِ سَیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کسی شخص نے کہا: فلاں شخص عالم ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے تو کبھی اس پر علم کا نور نہیں دیکھا۔ پوچھا گیا: علم کا نور کیا ہے؟ فرمایا: علم کا نور اطمینان ہے جب علم سکھائے تو سختی نہ کرے اور جب سیکھے تو تکبر نہ کرے۔

علم حاصل کرنے کی شرط:

﴿5857﴾... حضرتِ سَیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: علم اسی سے حاصل کیا جائے جس میں دو خَصْلَتیں جمع ہوں عقل اور عبادت، اگر بندہ عقل مند ہو اور عبادت گزار نہ ہو تو کہا جاتا ہے یہ معاملہ تو عبادت گزار سے ہی حل ہو گا اس سے نہ پوچھو اور اگر عبادت گزار ہو اور عقل مند نہ ہو تو کہا جاتا ہے یہ معاملہ تو عقل مند سے ہی حل ہو گا اس سے نہ پوچھو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ لوگ ایک دن ایسوں سے مسئلہ پوچھیں گے جن میں ایک خَصْلَت بھی نہ ہو گی نہ عقل نہ عبادت۔

﴿5858﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب مجلس وسیع ہو جائے تو پھر یا تو وہ اعلان (ظاہر) ہو جاتی ہے یا پھر راز بن جاتی ہے۔

﴿5859﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: مجھے پلاؤ وہ چیز جو موجود ہو تو انتہائی کمتر ہے اور مفقود ہو تو سب سے زیادہ اسی کی حاجت ہوتی ہے یعنی پانی۔

﴿5860﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اے ابن ذکوان! تم کھوٹے سکے لائے ہو اور کھرے لے کر جاؤ گے۔

﴿5861﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن مِغْوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَوَّل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنے گھر میں مزاح فرما رہے تھے تو ان سے کہا گیا: اے ابو عَمْرو! آپ مِزاح کرتے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہمارے پاس قُرَّاء کا آنا جانا ہے (اگر مزاح نہ کریں تو) ہم غم سے مر جائیں گے۔

﴿5862﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اس زمانے کے بچوں کو عقل دی گئی اور ان کی عمروں میں بھی کمی نہیں کی گئی۔

﴿5863﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: شور وغُل کرنے والے بھی کیا خوب ہوتے ہیں، سیلاب کو روک لیتے ہیں، آگ کو بجھاتے ہیں اور برے حکمرانوں کے ساتھ ہنگامہ آرائی کرتے ہیں۔

نفس کی جھوٹی امید:

﴿5864﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعیب بن حَبْحَاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اور اپنے والد کو ایک ساتھ چلتے ہوئے دیکھا، حضرت امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا تہبند سرخی مائل سوت کا تھا، میرے والد نے کہا: اے ابو عَمْرو! میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کا تہبند لٹک رہا ہے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ میرے والد کی پیٹھ پر مارا اور فرمایا: یہاں پر ایسی کوئی شے نہیں جو اسے اوپر کو روک سکے (یعنی سرین پر گوشت ہی نہیں کہ تہبند رک سکے)۔ میرے والد نے پوچھا: اے ابو عمرو! آپ کی عمر کتنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا:

نَفْسِیْ تَشْکِیْ اِلَیَّ الْمَوْتَ مُوْجِعَۃً　　وَقَدْ حَمَلْتُكِ سَبْعًا بَعْدَ سَبْعِیْنَا

اِنْ تُحْدِثِیْ اَمَلًا یَا نَفْسُ کَاذِبَۃً　　اِنَّ الثَّلَاثَ یُوَافِیْنَ الثَّمَانِیْنَا

ترجمہ: اے میرے نفس! تو درد سے چور ہو کر مجھ سے موت کی شکایت کرتا ہے حالانکہ میں تجھے 77 سال سے اٹھائے ہوئے ہوں۔ اے نفس! اگر تو مجھے جھوٹی امید دلائے تو یہی کہے گا کہ 80 سال کو پہنچنے میں ابھی تین سال باقی ہیں۔

﴿5865﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اہل سے علم کو نہ روکو ورنہ گناہ گار ہو جاؤ گے اور نااہل کو علم مت دو ورنہ گناہ گار ہو جاؤ گے۔

خواب کی تعبیر:

﴿5866﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عَیَّاش عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی ہمشیرہ حضرتِ سیِّدُنا اَعْشٰی ہَمدان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی کی زوجہ تھیں اور ان کی ہمشیرہ حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی زوجہ تھیں، حضرت اعشٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اے ابو عَمْرو! میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک گھر میں داخل ہوا جس میں جو اور گندم ہیں، میں سیدھے ہاتھ میں گندم اور اُلٹے ہاتھ میں جو کی مٹھی بھر لیتا ہوں، جب میں باہر نکل کر دیکھتا ہوں تو سیدھے ہاتھ میں جو اور اُلٹے ہاتھ میں گندم ہوتی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر تم اپنے خواب میں سچے ہو تو ضرور قرآنِ پاک کو شعر سے تبدیل کر دو گے۔ چنانچہ حضرت اعشٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بڑھاپے میں شعر و شاعری کرنے لگے اور نامور شاعر ہوئے حالانکہ اس سے پہلے وہ محلے کی مسجد میں امام تھے اور قرآن پاک کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ اور حجاج:

﴿68-5867﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب میں حَجَّاج کے پاس قید کر کے لایا جا رہا تھا تو باب القصر پر یزید بن ابو مسلم مجھ سے ملے اور کہا: اے شعبی! مجھے آپ کی گرفتاری پر بہت افسوس ہے، آپ کے پاس علم کا ایک خزانہ ہے اس کے باوجود ایسا...! آج سفارش کا دن نہیں، امیر (یعنی حجاج) کی طرف سے آپ پر شرک و نفاق کے حملے ہوں گے انہیں برداشت کیجئے گا امید ہے کہ نجات پا جائیں۔ پھر محمد بن حجاج مجھ سے ملے تو وہی بات کہی جو یزید بن ابو مسلم نے کہی تھی، جب میں حجاج کے سامنے گیا تو اس نے کہا: اے شعبی! تو نے ہم سے خوب بغاوت کی، میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ امیر کی اصلاح کرے ہمیں مکان راس نہ آیا، ہر جگہ ہی قحط سالی ہو گئی، راستے تنگ ہو گئے، بیداری میری آنکھوں کا سرمہ بن گئی، ہمیں خوف نے

گھیر لیا، ہمیں ہلاکتوں میں دھکیل دیا گیا جن میں کوئی نیکوکار نہ کوئی گناہ گار (یعنی سب برابر کر دیئے گئے)۔ حجاج نے کہا: خدا کی قسم! تو نے سچ کہا، کوئی بھی نیک ہم پر خروج نہیں کرتا اور نہ کوئی فاجر اس کی طاقت رکھتا ہے چنانچہ اس نے آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی جان چھوڑ دی۔

حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اسے وراثت کا مسئلہ درپیش تھا، حجاج نے کہا: تم بہن، ماں اور دادا کی وراثت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: اس مسئلہ میں رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پانچ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا اختلاف ہے حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفان، حضرتِ سیِّدُنا زید بن ثابت، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود، حضرتِ سیِّدُنا علی اور حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔ حجاج نے کہا: حضرت ابن عباس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کیونکہ وہ مفتی تھے؟ میں نے کہا: انہوں نے دادا کو باپ کے مرتبے میں رکھا ہے اور ماں کو تین حصے دیئے ہیں اور بہن کو محروم کیا ہے۔ حجاج نے کہا: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس بارے میں کیا فرمایا ہے؟ میں نے کہا: انہوں نے اس کو تین تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ حجاج نے کہا: حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ میں نے کہا: انہوں نے اس کو نو حصوں میں تقسیم کیا ہے، ماں کو تین دادا کو چار اور بہن کو دو حصے دیئے ہیں۔ حجاج نے کہا: حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کا موقف کیا ہے؟ میں نے کہا: انہوں نے اس کو چھ حصوں میں تقسیم کیا ہے بہن کو تین ماں کو ایک اور دادا کو دو حصے دیئے ہیں۔ حجاج نے کہا: ابو تراب (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ) اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: انہوں نے چھ حصوں میں تقسیم کیا ہے بہن کو تین دادا کو ایک اور ماں کو دو حصے دیئے ہیں۔ حجاج نے کہا: قاضی کو حکم دو کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کے مؤقف پر فیصلہ کیا کرے۔ اتنے میں دربان داخل ہوا اور کہنے لگا: دروازے پر قاصد آئے ہوئے ہیں۔ حجاج نے کہا: ان کو اندر آنے دو۔ چنانچہ وہ داخل ہوئے تو ان کے سروں پر عمامے، کاندھوں پر تلواریں اور خط ان کے سیدھے ہاتھوں میں تھے، بنی سُلَیْم میں سے سَیَابَہ بن عاصم نامی ایک شخص آگے بڑھا، حجاج نے کہا: تو کہاں سے آیا ہے؟ اس نے کہا: شام سے۔ حجاج نے کہا: امیر المؤمنین اور ان کے ساتھی کیسے ہیں؟ اس نے سب کی خبر دی۔ حجاج نے کہا: کیا تمہارے راستے میں بارش تھی؟ اس نے کہا: جی

ہاں، راستے میں تین جگہ بادل دیکھے۔ حجاج نے کہا: مجھے بتا بارش کی کیفیت کیا تھی اور اس کا اثر کیسا تھا؟ اس نے کہا: ایک بادل میں نے حَوْران میں پایا، بارش کے چھوٹے اور بڑے قطرے گرے، بڑے قطرے چھوٹوں کا حصہ بن گئے اور پھر مسلسل ایک جیسی برسنے لگی کوئی نہر بہنے لگی جبکہ کسی میں پانی کم تھا، بارش زمین پر لکیریں بن کے گر رہی تھی، دوسرا بادل میں نے مقامِ سِوا یا دو قبیلوں کے پاس پایا (شکِ راوی) اس نے نرم زمین کو سخت کر دیا اور سخت زمین سے بہنے لگی، ڈھلانوں کو پھِسلَن والا کر دیا اور کھُمبِیاں اپنی جگہ سے ظاہر ہونے لگیں تیسرے بادل کی صورتِ حال یہ تھی کہ اس نے چشموں کو جوش دے دیا خندقیں اور ندی نالے بھر گئے یوں سمجھ لیجئے کہ میں بجُّو کے گڑھوں سے ہوتا ہوا آپ کے پاس آیا ہوں، پھر حجاج نے کہا: دوسرے کو بھی اندر آنے دو۔ چنانچہ بنو اسد کا ایک شخص آگے بڑھا، حجاج نے کہا: کیا تمہارے راستے میں بھی بارش تھی؟ اس نے کہا: نہیں، سخت آندھی تھی، تمام شہر گرد و غبار سے بھرے تھے، تمام سبزہ اس آندھی نے برباد کر دیا تھا پس ہمیں یقین ہو گیا کہ یہ سال قحط کا ہے۔ حجاج نے کہا: تو نے تو بہت بری خبر سنائی ہے۔ اس نے کہا: جیسا تھا میں نے ویسا آپ کو بتا دیا۔ پھر حجاج نے کہا: ایک اور کو بھی اندر آنے دو۔ چنانچہ یمامہ کا ایک شخص آیا تو حجاج نے کہا: کیا تمہارے راستے میں بھی بارش تھی؟ اس نے کہا: نرم و لطیف ہوا نے چادر اوڑھ رکھی تھی اور آہستہ آہستہ بڑھتی جا رہی تھی اور میں نے کسی کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا: آؤ میں تمہیں اس جگہ لے چلوں جہاں آگ بجھ جاتی ہے، عورتیں شکوہ کرتی ہیں اور وہاں بکریاں ایک دوسرے سے آگے بڑھتی ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حجاج کو اس کی باتیں سمجھ نہ آئیں اور کہنے لگا: تیری ہلاکت ہو! تو اہل شام کی زبان بولتا ہے ان باتوں کی وضاحت کر۔ اس نے کہا: امیر کا اقبال بلند ہو! آگ بجھ جانے سے مراد یہ ہے کہ لوگ خوش حال ہو گئے پھل، گھی، مکھن اور دودھ کثیر ہو گئے، روٹی پکانے کے لئے آگ نہیں جلائی جاتی اور عورتوں کے شکوے سے مراد یہ ہے کہ عورتیں جانوروں کو شام تک چراتی ہیں، ان کا دودھ دوھتی ہیں اور بازوؤں کے درد کی وجہ سے رات بھر کراہتی رہتی ہیں گویا کہ بازو جسم کے ساتھ ہیں ہی نہیں اور بکریوں کے آگے بڑھنے سے مراد یہ ہے کہ وہاں مختلف قسم کے درخت، پھل اور تر و تازہ پودے ہیں کہ بکریاں انہیں کھاتی ہیں تو ان کا پیٹ تو بھر جاتا ہے لیکن آنکھیں نہیں بھرتیں، وہ اسی کو معدے

سے نکال کر رات بھر جگالی کرتی رہتی ہیں حتّٰی کہ تھنوں میں دودھ اتر آتا ہے پھر حجاج نے حکم دیا کہ اگلے کو بھی آنے دو چنانچہ غلاموں میں سے ایک شخص داخل ہوا جس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ اس دور کے لوگوں میں سب سے زیادہ سخت جان ہے۔ حجاج نے کہا: کیا تمہارے راستے میں بارش تھی؟ اس نے کہا: جی ہاں، لیکن میں ان لوگوں کی طرح اچھے انداز میں بیان نہیں کر سکتا۔ حجاج نے کہا: تو جیسے بتا سکتا ہے بتا؟ اس نے کہا: میں حُلْوان پہنچا تو شدید بارش تھی چنانچہ میں اسے روندھتا ہوا امیر کے پاس آ گیا۔ حجاج نے کہا: اگرچہ تو نے بارش کے بارے میں ان دونوں سے مختصر بات کی لیکن ان کے مقابلے میں تو نے تلوار اٹھائے زیادہ لمبا سفر کیا ہے۔

پسندیدہ شعر:

﴿5869﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس شعر کو بہت زیادہ پسند کرتے تھے:

لَيْسَتِ الْاَحْلَامُ فِيْ حِيْنِ الرِّضَا اِنَّمَا الْاَحْلَامُ فِيْ وَقْتِ الْغَضَبِ

ترجمہ: حلم و بردباری خوشی کی حالت میں نہیں ہوتی وہ تو غصے کے وقت پتا چلتی ہے۔

﴿5870﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرمایا کرتے تھے:

اِذَا اَنْتَ لَمْ تَعْشَقْ وَلَمْ تَدْرِ مَا الْهَوٰى فَاَنْتَ وَعِيْرٌ بِالْفَلَاةِ سَوَاءٌ

ترجمہ: جب تو نے عشق کیا ہی نہیں نہ تو یہ جانتا ہے کہ محبت کیا ہے تو پھر تو اور جنگلی اونٹ دونوں برابر ہیں۔

سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اکابر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کی ہے ان میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں: حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابو طالب، حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابو وقاص، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید بن عَمْرو بن نفیل، حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس، حضرتِ سیِّدُنا ابن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا اسامہ بن زید، حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن عاص، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو بن عاص، حضرتِ سیِّدُنا جریر بن عبد اللہ بجلی، حضرتِ سیِّدُنا جابر بن سَمُرہ، حضرتِ سیِّدُنا عدی بن حاتم، حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن مضرس، حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ، حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر، حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب، حضرتِ سیِّدُنا عقبہ بن عَمْرو، حضرتِ

سیِّدُنا زید بن ارقم، حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری، حضرتِ سیِّدُنا کعب بن عجرہ، حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ، حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حصین اور حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن سمرہ رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن۔ صحابیات میں سے چند ہستیاں یہ ہیں: اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ، حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ ہانی، حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت عُمَیْس اور حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنت قیس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ۔

حضرتِ سیِّدُنا مسروق، حضرتِ سیِّدُنا علقمہ، حضرتِ سیِّدُنا اسود، حضرتِ سیِّدُنا ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن، حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن طلحہ، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن علی بن ابو طالب، حضرتِ سیِّدُنا سالِم بن عبد اللہ بن مسعود، حضرتِ سیِّدُنا ابو عُبَیدہ بن عبد اللہ بن مسعود اور حضرتِ سیِّدُنا ابو بردہ بن ابو موسٰی رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام۔

حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی سے کثیر تابعین نے احادیث لیں جن میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق سبیعی، حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق شیبانی، حضرتِ سیِّدُنا ابو حصین، حضرتِ سیِّدُنا حکم بن عتبہ، حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن سائب، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ، حضرتِ سیِّدُنا حصین، حضرتِ سیِّدُنا مُغِیْرہ، حضرتِ سیِّدُنا عاصم احول، حضرتِ سیِّدُنا داود بن ابو ہند، حضرتِ سیِّدُنا اعمش رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام۔

شانِ فاروق بزبانِ علی:

﴿5871﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ہمیں اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عُمَر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کی زبان پر سکینہ نازل ہوتا ہے۔

﴿5872-73﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں حاضر تھا، آپ نے بروز جمعرات شَراحہ کو کوڑے لگائے اور بروز جمعہ رَجْم کیا، لوگوں نے اس کو پسند نہ کیا یا پھر آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے بھانپ لیا کہ لوگ ناپسند کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا: میں نے کتابُ اللہ کے حکم پر کوڑے لگائے اور سنتِ رسول کی دلیل پر رجم کیا۔

﴿5874﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے ایک شراحہ نامی عورت کو اعتراف زنا پر جمعرات کو کوڑے لگائے اور جمعہ کو رجم کیا اور فرمایا: میں نے کتابُ اللہ کے حکم پر کوڑے لگائے اور سنتِ

رسول کی دلیل پر رجم کیا۔

﴿5875﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: میں اپنے والد کو دفن کر کے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ایسی بات ارشاد فرمائی جس کے بدلے مجھے ساری دنیا بھی ملتی تو میں پسند نہیں کرتا۔

رافضیوں کو قتل کر دو:

﴿5876﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تیرا گروہ جنت میں ہے اور عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جن کا لقب رافضی ہو گا، جب تم ان سے ملو تو ان کو قتل کر دو بے شک وہ مشرک ہیں۔[1]

اسلام کی خاطر تکالیف:

﴿5877﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہنے والوں میں ساتواں شخص تھا اور ہمارے پاس درخت کے پتوں کے سوا کھانے کو کچھ نہ تھا، جب ہم میں سے کوئی قضائے حاجت کرتا تو وہ بکریوں کی مینگنیوں کی طرح ہوتی جس میں تَرِی تک نہ ہوتی۔[2]

﴿5878﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نجاشی کے لئے استغفار کرو۔[3]

قبر پر نمازِ جنازہ:

﴿5879﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُلَیمان شَیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: مجھے حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اقتدا میں نماز ادا کرنے والے ایک شخص نے بتایا

---

1 ... تاریخ ابن عساکر، علی بن ابی طالب، ۴۲/ ۳۳۴، حدیث: ۸۹۰۲، بتغیر قلیل

2 ... بخاری، کتاب الاطعمة، باب ما کان النبی واصحابه یاکلون، ۳/ ۵۳۱، حدیث: ۵۴۱۲، بتغیر
مسند احمد، مسند ابی اسحاق سعد بن ابی وقاص، ۱/ ۳۶۸، حدیث: ۱۴۹۸

3 ... معرفة الصحابة لابی نعیم، ۱/ ۱۵۸، حدیث: ۵۷۵، الرقم: ۹، سعید بن زید بن عمرو

کہ آپ ایک لاوارث بچے کی قبر پر تشریف لائے، اپنے پیچھے لوگوں کی صف بنائی اور قبر پر نمازِ جنازہ پڑھی[1]۔

حضرتِ سیِّدُنا سلیمان شیبانی فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام شعبی سے پوچھا: اے ابو عَمْرو! آپ کو یہ بات کس نے بتائی؟ انہوں نے فرمایا: مجھے حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے یہ بات بیان کی ہے۔[2]

﴿5880﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دفن کرنے کے بعد قبر پر نمازِ جنازہ پڑھی۔[3]

﴿5881﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ساقیِ کوثر، شفیعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کھڑے ہو کر آبِ زم زم نوش فرمایا۔[4]

﴿5882﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: مسجد میں نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بکری کا بھنا ہوا بازو پیش کیا گیا (آپ نے تناول فرمایا) پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا۔[5]

صلہ رحمی کی فضیلت:

﴿5883﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ نبیِّ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کچھ لوگوں کو شہروں میں بساتا ہے اور ان کے مالوں میں اضافہ فرماتا ہے اور جب سے ان کو پیدا کیا ہے انہیں ناپسندیدہ نظر سے نہیں دیکھا۔ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ

1... قبر پر نماز جائز ہے جب غالب یہ ہو کہ ابھی میت محفوظ ہوگی، گلی پھٹی نہ ہوگی۔ چوتھے یہ کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سارے مسلمانوں کے ولی ہیں، ربّ فرماتا ہے: اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ (ترجمۂ کنزالایمان: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے) اگر ولی کے علاوہ اور لوگ نماز پڑھ لیں تو ولی کو دوبارہ جنازہ پڑھنے کا حق ہے، دیکھو صحابہ نے اس میت پر نماز پڑھ لی تھی مگر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوبارہ پڑھی، صحابہ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تابع ہو کر۔ جب اُمِّ سعد کا انتقال ہوا تھا تب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینہ سے باہر تھے، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مہینہ کے بعد ان کی قبر پر نماز پڑھی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۴۷۲)

2... نسائی، کتاب الجنائز، باب الصلوة علی القبر، ص۳۴۱، حدیث: ۲۰۲۱

3... نسائی، کتاب الجنائز، باب الصلوة علی القبر، ص۳۴۱، حدیث: ۲۰۲۱، ۲۰۲۲

4... نسائی، کتاب مناسک الحج، باب الشرب من زمزم، ص۴۸۲، حدیث: ۲۹۶۱

5... بخاری، کتاب الوضوء، باب من لم یتوضأ من لحم... الخ، ۱/ ۹۳، حدیث: ۲۰۷، بتغیر قلیل

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کس وجہ سے؟ ارشاد فرمایا: رشتہ داروں سے صلہ رحمی کے سبب۔[1]

﴿5884﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور نبیّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دنیا و آخرت کے مابین اختیار دیا گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آخرت کو اختیار فرمایا۔[2]

نفاق کی علامت:

﴿5885﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شَعْبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرتِ سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے عرض کی: جب ہم حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں تو ان کی خواہش کے مطابق کلام کرتے ہیں اور جب ان کے پاس سے واپس آتے ہیں تو ان کے خلاف گفتگو کرتے ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہم حضور نبیّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کی حیاتِ ظاہری) کے زمانے میں اس کو نفاق شمار کرتے تھے۔

﴿5886﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے نبیّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جو چاشت کی نماز پڑھے، مہینے میں تین روزے رکھے اور سفر و حضر میں وتر ترک نہ کرے تو اس کے لئے شہید کا اجر لکھا جائے گا۔[3]

﴿5887﴾... حضرتِ سیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: عرفہ کے دن میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے آپ کی اونٹنی پر سوار تھا، اونٹنی مسلسل چلتی رہی حتّٰی کہ ہم مُزدلفہ پہنچ گئے۔[4]

محبوبِ خدا کے محبوب:

﴿5888﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے ایک لشکر کے ساتھ بھیجا اس لشکر میں حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر و عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی شریک تھے، جب میں واپس آیا تو عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے نزدیک لوگوں میں

1... معجم کبیر، ١٢/ ٦٧، حدیث: ١٢٥٥٦

2... سنن الکبرى للبیهقی، کتاب النکاح، باب کان اذا رأی شیئا... الخ، ٧/ ٧٧، حدیث: ١٣٣٢٠

3... کنز العمال، کتاب الصلاة، من قسم الاقوال، الباب السابع، ٧/ ٨٠٩، حدیث: ٢١٥١١

4... معجم کبیر، ١/ ١٧٨، حدیث: ٤٦٢، دون "من عرفه"

سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ ارشاد فرمایا: تم اس بارے میں کیوں جاننا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی: میں اس بات کو پسند رکھتا ہوں کہ مجھے حضور کی پسند کا علم ہو جائے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عائشہ۔ میں نے عرض کی: میری مراد مردوں میں سے تھی۔ ارشاد فرمایا: عائشہ کے والد۔ [1]

کامل مسلمان کون؟

﴿5889﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے اور مہاجر وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے منع کردہ کاموں کو چھوڑ دے۔ [2]

﴿5890﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَرِیر بن عبد اللہ بَجَلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس کوئی تصدیق کرنے والا آئے تو وہ راضی ہو کر واپس جانا چاہیے۔ [3]

خلیفہ قریشی ہوں گے:

﴿5891﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ مسجد میں آیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا: ”میرے بعد 12 خلیفہ ہوں گے۔“ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آواز ہلکی ہوگئی تو میں جان نہ سکا کہ آپ نے کیا ارشاد فرمایا۔ لہٰذا میں نے اپنے والد صاحب سے پوچھا کہ حضور نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے: ”سب کے سب قریش سے ہوں گے۔“ [4]

کون سا شکار حلال ہے؟

﴿5892﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَدِی بن حاتِم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ

---

1 ... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ ذات السلاسل، ۳/ ۱۲۶، حدیث: ۴۳۵۸
مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب افضل الرجال ابو بکر... الخ، ۵/ ۱۵، حدیث: ۶۸۰۰

2 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب الانتہاء عن المعاصی، ۴/ ۲۴۳، حدیث: ۶۴۸۴، بتغیر قلیل

3 ... مسند احمد، مسند الکوفیین، ۷/ ۷۲ حدیث: ۱۹۲۶۶

4 ... معجم کبیر، ۲/ ۱۹۷، حدیث: ۱۷۹۹

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تیر کے ڈنڈے سے کئے جانے والے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر تیر کی نوک سے شکار کیا ہے تو کھالو اور اگر عرضاً اسے ڈنڈا مارا ہے تو وہ "موقوذہ" ہے (یعنی جو بے دھار کی چیز سے مارا ہوا ہو اور یہ حرام ہے)۔ پھر میں نے کتے کے ذریعے شکار کے بارے میں پوچھا تو ارشاد فرمایا: اگر تم نے اپنے کتے کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا نام لے کر چھوڑا اور کتے نے تمہارے لئے روک رکھا تو کھالو۔[1]

﴿5893﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن مُضَرِّس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں اس طرح حج کیا کہ میں نے لوگوں کو رات کے وقت مُزدلفہ میں پایا چنانچہ میں رات کو عرفات گیا پھر وہاں سے مُزدلفہ آیا پھر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں نے خود کو اور اپنی سواری کو تھکا دیا کیا میرا حج ہو گیا؟ ارشاد فرمایا: جس نے مُزدلفہ میں ہمارے ساتھ فجر کی نماز پڑھی اور ہمارے ساتھ ٹھہرا رہا حتّٰی کہ ہمارے ساتھ لوٹا اور اس سے پہلے وہ عرفات میں دن یا رات میں ہو آیا تو اس کا حج ہو گیا اور اس نے اپنا فریضہ ادا کر لیا۔[2]

دَجّال کی نشانی:

﴿5894﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: بے شک میں ایک ہزار یا اس سے زائد نبیوں میں آخری ہوں اور ایسا کوئی نبی نہیں جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور میرے لئے وہ کچھ بیان کیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے بیان نہیں کیا گیا کہ دجال کانا ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس عیب سے پاک ہے۔[3]

ربّ عَزَّوَجَلَّ کا نسب؟

﴿5895﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک دیہاتی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور

---

1 ...بخاری، کتاب الذبائح... الخ، باب قول اللہ تعالٰی "یا ایھا الذین أمنوا... الخ"، ٣/ ٥٤٩، حدیث: ٥٤٧٥

2 ...ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فیمن ادرک الامام... الخ، ٢/ ٢٥٥، حدیث: ٨٩٢

مسند احمد، مسند المدنیین، حدیث عروۃ بن مضرس، ٥/ ٤٧٢، حدیث: ١٦٢٠٨

3 ...مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ٤/ ١٥٨، حدیث: ١١٧٥٢، بتغیر قلیل، عن ابی سعید الخدری

مستدرک حاکم، کتاب الایمان، باب اذا زنی العبد خرج منہ الایمان، ١/ ١٧٩، حدیث: ٧٢

عرض کی: ہمیں اپنے رب کا نسب بیان کریں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ یَلِدْ ۙ۬ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۠﴿۴﴾ (پ۳۰، الاخلاص: اتا۴)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔[1]

سونے سے پہلے کی دعا:

﴿5896﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اصحاب سے پوچھا: تم لوگ سوتے وقت کیا کہتے ہو؟ سب نے اپنا اپنا بتایا حتّٰی کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی باری آگئی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے عرض کی: میں یہ دعا پڑھتا ہوں: اَنْتَ خَلَقْتَ هٰذِهِ النَّفْسَ لَكَ مَحْيَاهَا وَمَمَاتُهَا فَاِنْ تَوَفَّيْتَهَا فَعَافِهَا وَاعْفُ عَنْهَا وَاِنْ رَدَدْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاهْدِهَا یعنی اے اللہ! تو نے ہی اس جان کو پیدا کیا، اس کی زندگی اور موت کا مالک تو ہی ہے اور اگر تو وفات دے تو اسے عذاب سے محفوظ رکھ اور اس سے درگزر فرما اور اگر زندہ رکھے تو اس کی حفاظت فرما اور ہدایت عطا فرما۔

حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کی اس بات سے خوش ہو گئے۔[2]

پلِ صراط پر لوگوں سے خطاب:

﴿5897﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کے دن لوگ پل صراط سے گزریں گے اور وہ پل پھسلنے کی جگہ ہے، وہ لوگوں کے چلنے کے سبب ہچکولے کھائے گا، جو قابل گرفت ہوں گے آگ انہیں پکڑ لے گی، جب جہنم کی ناپسندیدہ آواز نکلے گی تو وہ برف کی طرف کوئی چیز ٹپکائے گی، وہ اسی حال میں ہوں گے کہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ندا آئے گی:

---

1 ... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الاخلاص، ۵/ ۲۳۹، حدیث: ۳۳۷۵، عن اُبی بن کعب
معجم اوسط، ۴/ ۱۹۴، حدیث: ۵۶۸۷

2 ... مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، الباب ۲۹، ۱۰/ ۷۰، حدیث: ۱۷۰۴۶

اے میرے بندو! تم دنیا میں کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ لوگ کہیں گے: اے ہمارے ربّ! تو جانتا ہے ہم تیری ہی عبادت کرتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسی آواز میں جواب دے گا جو مخلوق نے کبھی نہ سنی ہوگی، اے میرے بندو! مجھ پر لازم ہے کہ آج میں تمہیں اپنے سوا کسی کے سپرد نہ کروں، میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے، میں تم سے راضی ہوں۔ اسی وقت فرشتے کھڑے ہو جائیں گے اور لوگ اس جگہ سے نجات پا جائیں گے۔ جو لوگ نیچے جہنم میں ہوں گے وہ کہیں گے: اب ہمارا کوئی سفارشی نہیں اور نہ کوئی غم خوار دوست تو کسی طرح ہمیں پھر جانا ہوتا کہ ہم مسلمان ہو جاتے۔ پس وہ اور سب گمراہ اوندھے کر کے جہنم میں ڈال دیئے گئے۔[1]

جسم کا سربراہ ایک لوتھڑا:

﴿5898﴾... حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان جو معاملات ہیں وہ مشتبہ ہیں، کثیر لوگ ان کو نہیں جانتے پس جو شبہات سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت بچا لی اور جو شبہات میں پڑا وہ حرام میں پڑ گیا جیسا کہ ممنوعہ چراگاہ کے پاس چرانے والا ہو سکتا ہے چراگاہ میں داخل ہو جائے، سن لو! ہر بادشاہ کے لئے ایک چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی چراگاہ حرام کردہ چیزیں ہیں، سن لو! جسم میں ایک لوتھڑا ہے اگر وہ درست ہو تو سارا جسم درست ہوتا ہے اور اگر وہ خراب ہو تو سارا جسم خراب ہوتا ہے، سن لو! وہ لوتھڑا دل ہے۔[2]

اختیاراتِ مصطفٰے:

﴿5899﴾... حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میرے ماموں نے رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نماز پڑھانے سے پہلے ہی قربانی کر لی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: تمہاری بکری صرف گوشت ہے۔ انہوں نے عرض کی: میرے پاس بکری کا بچہ ہے جو بکری سے بہتر ہے کیا اس کی قربانی کر دوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں اور تمہاری یہ چھوٹی قربانی بہتر ہے اور

---

1 ... تفسیر در منثور، پارہ ۱۹، سورۃ الشعرآء، آیت ۹۴، ۶/ ۳۰۹

2 ... مسلم، کتاب المساقاۃ، باب اخذ الحلال و ترک الشبہات، ص ۸۶۲، حدیث: ۱۵۹۹، دون ''امور''

تمہارے بعد کسی کو بھی "جَذَعَہ" (ایک سال سے کم عُمر بکری کا بچہ) کفایت نہ کرے گا۔[1]

﴿5900﴾... حضرتِ سیِّدُنا شَعْبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں فلاں مسجد کے ستون کے پاس حدیث بیان کی، اگر زندگی رہی تو میں تمہیں وہ جگہ دکھاؤں گا۔ انہوں نے بتایا کہ نبیّوں کے سرور، سلطان بحر و برصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بقرہ عید کے دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: آج کے دن ہمارا سب سے پہلا کام ہو گا نماز پڑھنا پھر قربانی کرنا، جس نے ہمارے نماز پڑھنے کے بعد قربانی کی یقیناً اس نے ہمارے طریقے کو پالیا اور جس نے ہمارے نماز ادا کرنے سے پہلے قربانی کی تو وہ صرف گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لئے تیار کیا ہے وہ بالکل بھی قربانی نہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میرے ماموں حضرت ابو بُرْدَہ ہانی بن نِیَار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے تو نماز سے قبل ہی قربانی کر لی ہے اور ابھی میرے پاس جذعہ ہے جو ایک سال والے سے بھی بہتر ہے۔ ارشاد فرمایا: تم اسے ہی قربان کر دو اور تمہارے بعد یہ ہرگز کسی کے لئے جائز نہیں۔[2]

یادِ الٰہی شکرِ الٰہی ہے:

﴿5901﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے ابن آدم! جب تو مجھے یاد کرتا ہے تو میرا شکر ادا کرتا ہے اور جب مجھے بھول جاتا ہے تو میری ناشکری کرتا ہے۔[3]

1... نسائی، کتاب الضحایا، باب ذبیحۃ الضحیۃ قبل الامام، ص ۷۱۳، حدیث: ۴۴۰۲

2... بخاری، کتاب الاضاحی، باب سنۃ الاضحیۃ، ۳/ ۵۷۱، حدیث: ۵۵۴۵

3... معجم اوسط، ۵/ ۲۶۱، حدیث: ۷۲۶۵

حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن عبد اللہ سَبِیعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

تابعین کرام میں سے ایک حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عبد اللہ سَبِیعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی ہیں، آپ لمبی عمر اور عبادت پر ثابت قدم رہنے والے، نیکیوں پر مُسْتَعِد اور نماز میں لمبا قیام کرنے والے، صاحبِ بصیرت وبصارت اور صبر و شکر کرنے والے ہیں۔

منقول ہے: صبر کرنے، برداشت کرنے اور مُسْتَعِد ہو کر نیک اعمال کرنے کا نام تصوّف ہے۔

﴿5902﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کی ولادت امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں ہوئی، حضرتِ سیِّدُنا اَسْوَد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے خیال سے حضرتِ سیِّدُنا شریک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ خلافت کے تین سال باقی تھے جب ولادت ہوئی۔

سیِّدُنا ابو اسحاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے فضائل:

﴿5903﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں جب بھی حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کو دیکھتا ہوں تو مجھے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی یاد آجاتی ہے۔

﴿5904﴾... حضرتِ سیِّدُنا جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَبِیْر فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ جس نے حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کی مجلس اختیار کی گویا اس نے حضرتِ سیِّدُنا علی اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی مجلس اختیار کی۔

﴿5905﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو احمد زُبیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق نے 23 یا 24 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿5906﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اور حضرت ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق جب اکٹھے ہوتے تو انتہائی خوشگواری کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی احادیث بیان کرتے۔

﴿5907﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب میں حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کے ساتھ اکیلا ہوتا تو آپ تازگی و خوشگواری کے ساتھ مجھے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی

احادیث سناتے تھے۔

﴿5908﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: میں زیاد کے زمانے میں چھ یا سات جنگوں میں شریک ہوا اور زیاد کا انتقال حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پہلے ہوا تھا۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی وفات:

﴿5909﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کو 126 یا 127 ہجری میں خَوارِج کے زمانے میں دفن کیا۔

﴿5910﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شَعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اور حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق ایک جگہ اکٹھے ہوئے تو حضرتِ سیِّدُنا شَعْبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: اے ابو اسحاق! آپ مجھ سے بہتر ہیں۔ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم! میں آپ سے بہتر نہیں بلکہ آپ مجھ سے بہتر اور بڑے ہیں۔

﴿5911﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق نے فرمایا: 40 سال سے میری آنکھیں بند نہیں ہوئیں۔

کثرتِ تلاوت:

﴿5912﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَلاء بن سالِم عَبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق وفات سے دو سال پہلے اتنے کمزور ہو گئے کہ خود سے کھڑے نہ ہو پاتے اور جب انہیں کھڑا کیا جاتا تو کھڑے کھڑے ایک ہزار آیات تلاوت کرتے۔

﴿5913﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَون بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق سے پوچھا: آپ کے پاس کیا بچا؟ آپ نے فرمایا: میں جب نماز پڑھتا ہوں تو ایک رکعت میں پوری سورۂ بقرہ پڑھتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: آپ کا شر چلا گیا اور خیر باقی ہے۔

﴿5914﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: مجھ سے نماز چلی گئی اور میں کمزور ہو گیا اب میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہوں تو صرف سورۂ بقرہ اور اٰلِ عمران ہی پڑھ پاتا ہوں۔

بڑھاپے میں روزے:

﴿5915﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق نے فرمایا: میں بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہوں اب میں

صرف یہی روزے رکھ پاتا ہوں: ہر مہینے میں تین روزے، اس کے علاوہ پیر، جمعرات اور حرمت والے مہینوں (یعنی محرم، ذوالحجہ، ذوالقعدہ اور رجب المرجب) کے۔

﴿5916-17﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کے پاس آیا انہوں نے تُرکی قبا پہن رکھی تھی اور وہ مسجد میں تھے۔ مسجد ان کے گھر کے قریب ہی تھی۔ میں نے پوچھا: ابو اسحاق! آپ کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: فالج زدہ شخص کی طرح ہوں، نہ میرے ہاتھ مجھے فائدہ دیتے ہیں نہ پاؤں۔ حضرتِ سفیان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: اس وقت وہ سو سال کے ہو چکے تھے۔

﴿5918﴾... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اصحاب جب حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کو دیکھتے تو کہتے: یہ عَمْرو قاری قرآن ہیں یہ اِدھر اُدھر متوجہ نہیں ہوتے۔

﴿5919﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: جب میں رات میں بیدار ہو جاؤں تو دوبارہ اپنی آنکھیں بند نہیں کرتا۔

﴿5920﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص طَیلَسان (سبز رنگ کی ایک قیمتی چادر) تو خرید لے لیکن حج نہ کرے۔

﴿5921﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان امیری کو دین پر مددگار شمار کرتے تھے۔

﴿5922﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق نے فرمایا: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فراخ دستی کو دین پر مددگار سمجھتے تھے۔ کسی نے پوچھا: حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اس بات کو ذکر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔

عالم ربّانی:

﴿5923﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس دن حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کا انتقال ہوا اسی دن حضرتِ سیِّدُنا ضحاک بن قیس رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفہ آئے۔ جنازے میں شریک ہوئے تو لوگوں کی کثرت دیکھ کر فرمایا: یہ تم میں عالمِ رَبّانی تھے۔

سیِّدُنا عَمرو بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق سَبِیعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے 23 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کیں بعض کے اسمائے گرامی یہ ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید، حضرتِ سیِّدُنا ابن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا اسامہ بن زید اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان۔ جبکہ آپ کی اکثر روایات ان صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب، حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَرقم، حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر، حضرتِ سیِّدُنا حارث بن وہب، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن یزید خَطْمی، حضرتِ سیِّدُنا ابو جُحَیْفَہ، حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن حارث مُصْطَلِقی، حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن صُرَد، حضرتِ سیِّدُنا حبشی بن جُنادہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

چند صحابہ و تابعین سے روایت کرنے میں آپ منفرد ہیں آپ کے علاوہ کسی نے ان سے روایت نہیں کی۔ ان کے نام یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عَبدَہ بن حَزْن، ایک قول کے مطابق نَصر بن حزن نام ہے، حضرتِ سیِّدُنا کُدیر ضَبِّی اور حضرتِ سیِّدُنا مَطَر بن عُکامِس عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان۔

﴿5924﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو جب دیکھا تو ان کی داڑھی اور سر کے بال سفید تھے۔

﴿5925﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو دیکھا کہ وہ نمازِ جمعہ سورج ڈھلنے کے بعد پڑھاتے تھے۔

تہبند کہاں تک ہو؟

﴿5926﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کچھ اصحاب حضرتِ سیِّدُنا اُسامہ، حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَرقم، حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب اور حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو دیکھا کہ یہ سب اپنا تہبند آدھی پنڈلی تک رکھتے تھے۔

﴿5927﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھا کہ ان کا تہبند آدھی پنڈلی تک تھا۔

خلفائے اربعہ کی فضیلت:

﴿5928﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حراء پہاڑ پر تھے کہ وہ ہلنے لگا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم فرمایا: حراء ساکت ہو جا کہ تجھ پر نبی، صدیق اور شہید ہیں۔ وہ حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر، حضرتِ سیِّدُنا عمر، حضرتِ سیِّدُنا عثمان اور حضرتِ سیِّدُنا علی عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تھے۔[1]

صلح حُدیبیہ کی شرائط:

﴿5929﴾... حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اہل مکہ سے حُدیبیہ میں جمعہ کے دن تین باتوں پر صلح کی: (۱)... اہل مکہ سے جو (مدینے) آئے گا اسے واپس مکہ جانے دیا جائے گا (۲)... حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اصحاب میں سے جو (مکہ) آئے گا اسے واپس نہیں جانے دیا جائے گا اور (۳)... اگلے سال حضور عَلَیْہِ السَّلَام مکہ تشریف لائیں گے تو آپ کے تمام رفقا کے ہتھیار وغیرہ ان کے تھیلوں میں ہوں گے۔[2]

سورۂ کہف کی فضیلت:

﴿5930﴾... حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک شخص رات میں سورۂ کہف کی تلاوت کر رہا تھا اچانک اس کی نظر اپنے جانور یا اپنے گھوڑے پر پڑی (شک راوی) تو وہ زمین پر پاؤں مار رہا تھا اور دھند یا بادل کی مثل ایک گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ جب اس نے یہ بات حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے ذکر کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ سکینہ تھا جو قرآن کی وجہ سے، یا فرمایا: قرآن پر نازل ہو رہا تھا۔[3]

---

[1]... ابن ماجہ، کتاب السنة، باب فضائل العشرة رضی اللہ عنھم، ۱/ ۹۲، حدیث: ۱۳۴
مسند احمد، مسند سعید بن زید، ۱/ ۳۹۹، حدیث: ۱۶۳۸، بتغیر قلیل

[2]... بخاری، کتاب الصلح، باب الصلح مع المشرکین، ۲/ ۲۱۲، حدیث: ۲۷۰۰، دون ''یوم الجمعة''

[3]... بخاری، کتاب التفسیر، باب ''ھو الذی انزل السکینة فی قلوب المؤمنین''، ۳/ ۳۲۹، حدیث: ۴۸۳۹
مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب نزول السکینة للقرآن، ص ۳۹۹، حدیث: ۷۹۵

﴿5931﴾... حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک صحابیِ رسول اپنے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے اور ان کا گھوڑا بھی وہیں بندھا ہوا تھا کہ اس نے بِدکنا شروع کر دیا، انہوں نے باہر جا کر دیکھا تو وہاں کچھ نہ تھا، ایسا انہوں نے کئی مرتبہ کیا۔ جب صبح ہوئی تو بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سارا معاملہ عرض کر دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ سکینہ تھا جو قرآن کی وجہ سے نازل ہو رہا تھا۔[1]

سعد بن معاذ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا جنتی رومال:

﴿5932﴾... حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: بارگاہِ رسالت میں ریشمی کپڑا لایا گیا تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس کی نرمی کو دیکھ کر تعجب کرنے لگے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم اس کی نرمی سے تعجب کرتے ہو؟ جنت میں سعد بن معاذ کا رومال اس سے بہتر ہے اور اس سے زیادہ نرم ہے۔[2]

حضور نے کتنے غزوات کیے؟

﴿5933﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: لوگ نمازِ اِسْتِسْقاء کے لئے نکلے تو حضرتِ سیِّدُنا زید بن ارقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ان میں شامل تھے میرے اور ان کے درمیان صرف ایک شخص حائل تھا، میں نے ان سے پوچھا: حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کتنے غزوات کیے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: 19 غزوات۔ میں نے پوچھا: آپ نے ان کے ساتھ کتنے غزوات میں شرکت کی؟ فرمایا: 17 غزوات میں۔ میں نے پوچھا: سب سے پہلا غزوہ کون سا تھا؟ فرمایا: ذُوالْعُشَیْرَہ۔[3]

مسلمان کی شان:

﴿5934﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن ارقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے محبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: اِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِی بَلَدِکُمْ هٰذَا یعنی تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر ایسے ہی حرام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر میں تمہارے اس

1 ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب نزول السکینۃ للقرآن، ص ۳۹۹، حدیث: ۷۹۵

2 ...بخاری، کتاب المناقب، باب مناقب سعد بن معاذ، ۲/ ۵۶۰، حدیث: ۳۸۰۲

3 ...بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ العشیرۃ او العسیرۃ، ۳/ ۳، حدیث: ۳۹۴۹

دن کی حرمت ہے۔[1]

﴿5935﴾... حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اَھْوَنَ اَھْلِ النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ فِیْ اَخْمَصِ قَدَمَیْہِ جَمْرَتَانِ اَوْ جَمْرَۃٌ یَغْلِیْ مِنْھَا دِمَاغُہٗ یعنی جہنمیوں میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ شخص ہوگا جس کے پاؤں کے نیچے دو انگارے یا فرمایا: ایک انگارہ ہوگا جس سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔[2]

مُزدلفہ میں نمازوں کا جمع کرنا:

﴿5936﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مغرب اور عشا ایک اقامت کے ساتھ جمع فرمائیں مغرب کی تین رکعت پڑھیں اور عشا کی دو۔[3]

﴿5937﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے مُزدلفہ میں مغرب کی تین اور عشا کی دو رکعت پڑھیں اور فرمایا: میں نے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ یہ دو نمازیں اسی جگہ پر ایک اقامت کے ساتھ ادا کی تھیں۔[4]

﴿5938﴾... حضرتِ سیِّدُنا حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ اکرم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مِنٰی میں دو رکعت پڑھائیں حالانکہ پہلے کے مقابلے میں ہماری کثرت تھی اور امن میں بھی تھے۔[5]

نمازِ استسقاء کا طریقہ:

﴿5939﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن یزید انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نمازِ اِسْتِسْقاء کے لئے نکلے اور ان کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب اور حضرتِ سیِّدُنا زید

1... بخاری، کتاب العلم، باب قول النبی "رب مبلغ اوعی من سامع" ۱/ ۴۱، حدیث: ۶۷، عن ابی بکرۃ
معجم کبیر، ۵/ ۱۹۱، حدیث: ۵۰۵۶

2... بخاری، کتاب الرقاق، باب صفۃ الجنۃ و النار، ۴/ ۲۶۲، حدیث: ۶۵۶۱، ۶۵۶۲

3... مسلم، کتاب الحج، باب الافاضۃ من عرفات... الخ، ص ۶۷۱، حدیث: ۱۲۸۸

4... مسلم، کتاب الحج، باب الافاضۃ من عرفات... الخ، ص ۶۷۰، حدیث: ۱۲۸۸، ۱۲۸۷

5... مسند ابو داود الطیالسی، الجزء السادس، ص ۱۷۴، حدیث: ۱۲۴۰

بن ارقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بھی تھے، میں بھی ان کے ساتھ ہی تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ منبر سے ہٹ کر اپنے پاؤں پر کھڑے ہوئے اور بارش کے لئے دعا مانگی اور اِستغفار کیا پھر انہوں نے جہر کے ساتھ ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔ اس وقت اذان کہی گئی نہ اقامت۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں بتایا کہ میں نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔[1]

﴿5940﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: نوحے کے بغیر رونے کی اجازت ہے۔[2]

داڑھی مبارک کے سفید بال:

﴿5941﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو جُحَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس جگہ سفیدی دیکھی ہے۔ یہ کہتے ہوئے آپ نے اپنی بَچّی (ہونٹ اور تھوڑی کے درمیان والے بالوں) کی طرف اشارہ فرمایا۔ کسی نے پوچھا: اے ابو جحیفہ! آپ اس وقت کیا کرتے تھے؟ فرمایا: میں اس وقت تیر بناتا اور ان کے پر لگاتا تھا۔[3]

مالکِ کونین کا فقرِ اختیاری:

﴿5942﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن حارث خزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصالِ ظاہری ہوا تو ترکے میں درہم و دینار بکری و اونٹ کچھ نہ چھوڑا اور اپنا ایک سفید خچر، اپنا ہتھیار اور کچھ زمین صدقہ کرنے کے سوا کسی شے کی وصیت نہ فرمائی۔[4]

﴿44-5943﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان بن صُرَد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نَبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے احزاب کے دن فرمایا: اب ہم ان سے جنگ کریں گے وہ ہم سے جنگ نہیں کریں گے۔[5]

1... بخاری، کتاب الاستسقاء، باب الدعاء فی الاستسقاء قائما، ۱/ ۳۵۰، حدیث: ۱۰۲۲، بتغیر قلیل

2... مسند ابو داود الطیالسی، الجزء الخامس، ص ۱۶۹، حدیث: ۱۲۲۱، عن عامر بن سعد
مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی البکاء، ۳/ ۱۱۱، حدیث: ۴۰۵۶

3... مسلم، کتاب الفضائل، باب شیبۃ، ص ۱۲۷۶، حدیث: ۲۳۴۲، بتغیر قلیل

4... مسلم، کتاب الوصیۃ، باب ترک الوصیۃ... الخ، ص ۸۸۷، حدیث: ۱۶۳۵، دون قولہ ''قبض رسول اللہ'' عن عائشۃ

5... مسند احمد، مسند الکوفیین، ۶/ ۳۶۲، حدیث: ۱۸۳۳۷

مولائے کائنات کا مرتبہ:

﴿5945﴾... حضرتِ سیِّدُنا حبشی بن جنادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے فرمایا: تمہارا میرے نزدیک وہ مرتبہ ہے جو موسٰی (عَلَیْہِ السَّلَام) کے نزدیک ہارون (عَلَیْہِ السَّلَام) کا ہے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔[1]

﴿5946﴾... حضرتِ سیِّدُنا حبشی بن جنادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے نبیِّ رحمت، محسنِ انسانیت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ذلیل کرنا بھی ظلم میں شامل ہے۔[2]

پانی پلانے کی فضیلت:

﴿5947﴾... حضرتِ سیِّدُنا کریز ضَبِّی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک دیہاتی نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: مجھے ایسے عمل کے بارے میں ارشاد فرمائیں جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا ان دو (یعنی جنت و جہنم) نے تمہیں عمل پر اُبھارا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تو حق بات کہو اور جو ضرورت سے زیادہ ہو صدقہ کر دو۔ اس نے عرض کی: میں ہر وقت حق بولنے اور ضرورت سے زائد مال کو صدقہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تو لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام عام کرو۔ اس نے عرض کی: یہ بھی ویسا ہی مشکل ہے۔ ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تو اونٹ اور پانی کا مشکیزہ لو اور گھر گھر جا کر ایسے لوگوں کو پانی پلاؤ جو کبھی کبھی پانی پیتے ہیں، ہو سکتا ہے ابھی تمہارا اونٹ مرنے اور مشکیزہ پھٹنے بھی نہ پائے کہ تمہارے لئے جنت واجب ہو جائے۔ وہ دیہاتی تکبیر کہتا ہوا چلا گیا اور ابھی اس کا مشکیزہ پھٹا تھا اور نہ ہی اونٹ مرا تھا کہ وہ شہید ہو گیا۔[3]

---

1 ... مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی بن ابی طالب، ص ١٣٠٩، حدیث: ٢٤٠٤، عن ابی وقاص

2 ... معجم کبیر، ٤/ ١٧، حدیث: ٣٥١٦

3 ... معجم کبیر، ١٩/ ١٨٧، حدیث: ٤٢٢

موت کی جگہ مقرر ہے:

﴾5948﴿... حضرتِ سیِّدُنا مَطَر بن عُکَامِس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی جگہ بندے کی موت کا فیصلہ فرماتا ہے تو اس بندے کے لئے اس جگہ کوئی حاجت پیدا کر دیتا ہے۔[1]

﴾5949﴿... حضرتِ سیِّدُنا عَبدہ سُوائی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: کچھ لوگ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کچھ قریب شور کر رہے تھے، ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ ان لوگوں کی طرف کسی کو بھیج دیں کہ وہ انہیں منع کر دے...؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو بھیج کر انہیں منع کر دوں کہ وہ "حجون پہاڑ" کی طرف نہ آئیں تو پھر بھی ان میں سے کوئی ضرور آجائے گا اگرچہ اسے کوئی کام نہ ہو۔[2]

درود پاک کی فضیلت:

﴾5950﴿... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمت عالَم، نورِ مُجَسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس میرا ذکر ہو اسے چاہیے کہ مجھ پر درود پڑھے بے شک جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔[3]

امام سے پہل کرنا منع ہے:

﴾5951-52﴿... حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ہم میں سے کوئی بھی اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرتا یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سجدہ میں تشریف لے جاتے۔[4]

---

1 ...مسند احمد، مسند الانصار، حدیث مطر بن عکامس، ۸/ ۲۲۸، حدیث: ۲۲۰۴۳

2 ...معجم کبیر، ۱۸/ ۸۶، حدیث: ۱۵۹

3 ...سنن الکبریٰ للنسائی، کتاب عمل الیوم، باب ثواب الصلاۃ علی النبی، ۶/ ۲۱، حدیث: ۹۸۸۹

4 ...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب متابعۃ الامام...الخ، ص ۲۴۶، حدیث: ۴۷۴

تین مرتبہ دعا:

﴿5953﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب دعا مانگتے تو تین بار مانگتے اور جب سوال کرتے تو تین بار کرتے تھے۔(1)

﴿5954﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تین بار دعا مانگنے اور تین بار اِستغفار کرنے کو پسند فرماتے تھے۔(2)

چاندی کی زمین:

﴿5955﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ (پ۱۳، ابراھیم: ۴۸)

ترجمۂ کنز الایمان: جس دن بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا۔

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ رسولِ ذیشان، صاحبِ قرآن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی تفسیر میں فرمایا: وہ زمین ایسی سفید ہوگی گویا کہ چاندی کی ہو جس پر نہ کبھی کوئی گناہ کیا گیا ہو اور نہ ناحق خون بہایا گیا ہو۔(3)

سلام پھیرنے کا درست طریقہ:

﴿5956﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ جب معلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہ" کہتے ہوئے دائیں جانب سلام پھیرتے تو آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آتی اور یہی معاملہ دوسری جانب سلام پھیرتے ہوئے بھی ہوتا۔(4)

﴿5957﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1... مسلم، کتاب الجھاد و السیر، باب ما لقی من المشرکین... الخ، ص ۹۹۰، حدیث: ۱۷۹۴

2... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۵۳، حدیث: ۳۷۶۹

3... معجم اوسط، ۵/ ۲۳۱، حدیث: ۷۱۶۷، بتقدم و تأخر

4... ابو داود، کتاب الصلوۃ، باب فی السلام، ۱/ ۳۷۳، حدیث: ۹۹۶، بتغیر قلیل

نے فرمایا: جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا بے شک شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔[1]

﴿5958﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: سِرَاجُ السَّالِکِین، مَحبوبِ ربِّ العٰلمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اس حال میں مرا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شریک ٹھہراتا تھا تو وہ جہنم میں داخل ہو گا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جو اس حال میں مرا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔[2]

﴿5959﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا، میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ مجھے پکارے گا تو میں عرض کروں گا: میں حاضر ہوں اور ہر حکم کے لئے تیار ہوں اور بھلائی تیرے ہی دستِ قدرت میں ہے، تو برکت والا اور بلند ہے، میں حاضر ہوں اور تیری رحمت کا طلب گار ہوں، ہدایت یافتہ وہی ہے جسے تو ہدایت دے، تیرا بندہ تیرے سامنے حاضر ہے، تیرے سوا کوئی پناہ گاہ نہیں، تو برکت والا اور بلند ہے۔" حضور نبیّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پاک دامن عورت پر تہمت لگانا 100 سال کے اعمال برباد کر دیتا ہے۔[3]

روزہ دار کی فضیلت:

﴿5960﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا بھی میں دوں گا اور روزے دار کے منہ کی بو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔[4]

بندوں پر رحم:

﴿5961﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ایک عورت اپنے دو

---

1 ...ترمذی، کتاب الرؤیا، باب ماجاء فی قول النبی... الخ، ۴/ ۱۲۲، حدیث: ۲۲۸۳

2 ...بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب اذا قال واللہ لا اتکلم... الخ، ۴/ ۲۹۷، حدیث: ۶۶۸۳

3 ...معجم اوسط، ۱/ ۲۹۷، حدیث: ۱۰۵۸ ...... معجم کبیر، ۳/ ۱۶۸، حدیث: ۳۰۲۳

4 ...نسائی، کتاب الصیام، باب فضل الصیام والاختلاف... الخ، ص ۳۶۹، حدیث: ۲۲۰۸

بچوں کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئی اور سوال کیا تو آپ نے اسے تین کھجوریں عطا فرمائیں، اس نے ایک ایک کھجور دونوں بچوں کو دی تو انہوں نے کھالی پھر اپنی ماں کی طرف دیکھا تو اس نے تیسری کھجور کے دو ٹکڑے کر کے آدھی آدھی دونوں کو دے دی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اپنے بندوں پر رحم فرماتا ہے جیسے یہ عورت اپنے بچوں پر شفقت کرتی ہے۔[1]

سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی فضیلت:

﴿5962-63﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن ارقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ میری طرح جیے اور میری طرح انتقال کرے اور ہمیشہ کی جنت میں رہے جس کا میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا اور اپنے دستِ قدرت سے اس کے درخت لگائے ہیں تو اسے چاہئے کہ وہ علی بن ابو طالب کو اپنا مولیٰ بنالے اس لئے کہ یہ تمہیں ہدایت سے ہرگز نہیں نکالیں گے اور ہرگز گمراہیت میں داخل نہیں کریں گے۔[2]

﴿5964﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ پر بڑھاپے کے آثار دیکھ رہا ہوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں، مجھے ھود، واقعہ، وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا، عَمَّ یَتَسَاءَلُوْن اور اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ نے بوڑھا کر دیا ہے۔[3]

﴿5965﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو جُحَیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم آپ پر بڑھاپا دیکھ رہے ہیں؟ فرمایا: مجھے "ہُود" اور اس جیسی دوسری سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔[4]

---

1 ...معجم صغیر، ۲/ ۲۹، حدیث: ۸۵۱

2 ...اللآلئ المصنوعة، باب اللآلئ مصنوعة فی الاحادیث، ۱/ ۳۳۷

3 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة الواقعة، ۵/ ۱۹۳، حدیث: ۳۳۰۸

4 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة الواقعة، ۵/ ۱۹۳، حدیث: ۳۳۰۸، مفصلاً

حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو عیسٰی عبد الرحمٰن بن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ایک تابعی بزرگ ہیں، آپ منتخب فقیہ اور قاضی تھے، آپ عہدۂ قضا کے امتحان میں ڈالے گئے تو آہ وبکا اور ندامت میں مشغول ہو گئے۔

منقول ہے: مصیبتوں میں صبر کے ساتھ آسانیوں کا انتظار کرنا تصوف ہے۔

اہلِ بصرہ کی فضیلت:

﴿5966﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں کئی شہروں میں گیا مگر اہل بصرہ سے بڑھ کر صبح سویرے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے اور کثرت سے تہجد ادا کرنے والے کسی شہر میں نہ پائے۔

﴿5967﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز پڑھ رہے ہوتے اور ان کے پاس آنے والا ان کے بستر پر سو جاتا۔

سخاوت:

﴿5968﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک ایسا گھر تھا جس میں کافی قرآن پاک رکھے ہوئے تھے، قراء کرام وہاں جمع ہوتے تھے اور کم ہی ایسا ہوتا کہ وہ کھانا کھائے بغیر چلے جائیں۔

﴿5969﴾... حضرتِ سیِّدُنا صالح بن محمد رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ جب ان کو عہدۂ قضا دیا گیا تو پہلے دن سوار ہو کر نکلے، لوگ آپ کو دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے، اہل کوفہ کے ایک مجنون نے کہا: دیکھو اُس کی طرف جس کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آخرت کی ذلت کے بدلے دنیا میں خوشی جمع کر دی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر میں یہ بات پہلے سن لیتا تو کوئی ادنیٰ سا عہدہ بھی قبول نہ کرتا۔

صحابۂ کرام سے ملاقات:

﴿5970﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے 20 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ

الرِّضْوَان سے ملاقات کی ہے۔

﴿5971﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو لیلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چبوترے پر لوگوں کے درمیان بیٹھے تھے اور لوگ آپ سے کہہ رہے تھے جھوٹوں پر لعنت کیجئے۔ آپ کا جسم کچھ موٹا تھا اور آپ کو دمہ کا عارضہ بھی لاحق تھا، آپ نے کہا: اے **اللہ** جھوٹوں پر لعنت کر۔ اتنا کہا اور خاموش ہوگئے۔

فضیلتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ:

﴿5972﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُجَبِّع بن یحییٰ انصاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حجاج کے دربار میں آئے تو حجاج نے کہا: اگر تم ایسے شخص کو دیکھنا چاہتے ہو جو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو برا کہتا ہے تو وہ یہ ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو لیلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں میں نے اس سے کہا: ان کو برا کہنے سے مجھے قرآن پاک کی یہ تین آیات منع کرتی ہیں:

﴿1﴾...

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ یَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَۚ(۸) (پ۲۸، الحشر:۸)

ترجمۂ کنزالایمان: ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لیے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے **اللہ** کا فضل اور اس کی رضا چاہتے اور **اللہ** و رسول کی مدد کرتے وہی سچے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ان ہی میں سے تھے۔

﴿2﴾...

وَ الَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَ لَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﳴ وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ

ترجمۂ کنزالایمان: اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنالیا دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کرکے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیئے گئے اور اپنی جانوں پر ان کو

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۹﴾ (پ۲۸، الحشر:۹) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کی لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ان کامیاب لوگوں میں سے ایک ہیں۔

﴿3﴾...

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۰﴾ (پ۲۸، الحشر:۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے رب ہمارے بے شک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ان میں بھی شامل تھے۔ حجاج نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔

شبِ قدر کی فضیلت:

﴿5973﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾ (پ۳۰، القدر:۵) ترجمۂ کنزالایمان: وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔

حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: شیطان اس رات میں تنگ نہیں کرسکتے، جادو اس رات میں اثر نہیں کرتا اور نہ کوئی نقصان ہوتا ہے، یہ رات صبح چمکنے تک سلامتی ہے۔

﴿5974﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآىٕقٌ وَّشَهِیْدٌ ﴿۲۱﴾ (پ۲۶، قٓ:۲۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہر جان یوں حاضر ہوئی کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ۔

حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو لیلیٰ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جب تم میں سے کوئی تنہا ہو تو اپنے ساتھی (یعنی کراماً کاتبین) کو یوں کہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے لکھو! تو وہ بھلائی ہی لکھیں گے۔

حکایت: قربانی کا بہترین صلہ

﴿5975﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کا ایک شخص پھاوڑے سے کام کر رہا تھا کہ اچانک وہ اس کے باپ کو لگ گیا اور اس کا سر زخمی ہو گیا، تو اس شخص نے اپنے ہاتھ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: جو میرے باپ کے ساتھ ایسا کرے وہ میرے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ اس نے اپنا ہاتھ کاٹ دیا، یہ بات بنی اسرائیل میں مشہور ہو گئی۔ ادھر بادشاہ کی بیٹی نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو بادشاہ نے کہا: اس کے ساتھ کس کو بھیجوں؟ لوگوں نے کہا: فلاں شخص کو۔ بادشاہ نے اس کو بلوالیا تو اس نے کہا: مجھے تو اس کام سے معاف ہی رکھئے، بادشاہ نے ماننے سے انکار کر دیا تو اس شخص نے کہا: اچھا مجھے چند دن کی مہلت دے دیجئے۔ چنانچہ وہ گیا اور اپنا عضوِ تَناسُل کاٹ دیا، جب زخم ٹھیک ہو گیا تو اس نے اپنا عضو ایک ڈبیہ میں ڈال کر مُہر بند کیا اور بادشاہ کے پاس آکر کہا: یہ میری امانت ہے اسے اپنے پاس محفوظ رکھئے گا۔ بادشاہ نے اسے راستے کے بارے میں بتایا کہ یہاں یہاں رکنا اور اتنے اتنے دن رکنا جب وہاں پہنچ جاؤ تو اتنے اتنے دن رکنا حتّٰی کہ ہر دن کی مدت معین کر دی، جب بادشاہ کی بیٹی چلی تو اس نے اس کی پابندی نہیں کی اور اپنی مرضی سے جہاں جتنا چاہتی قیام کرتی اور یہ اس کی چوکیداری کے لئے اس کے پاس ہی سو جاتا۔ جب سفر مکمل کر کے واپس بادشاہ کے پاس آیا تو لوگوں نے بادشاہ سے کہا: یہ لڑکی کے پاس سوتا رہا ہے۔ بادشاہ نے کہا: تو نے میری مخالفت کی ہے اور اس کے قتل کا ارادہ کر لیا، اس شخص نے کہا: میری امانت مجھے لوٹا دیجئے، جب امانت اسے دی گئی تو اس نے اس ڈبیہ کو اپنی ہتھیلی پر رکھ کر سب کے سامنے کھول دیا تو یہ بات بھی بنی اسرائیل میں مشہور ہو گئی۔ پھر جب ان لوگوں کے قاضی کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے کہا: ہم اس کی جگہ کس کو مقرر کریں؟ لوگوں نے اسی شخص کو قاضی بنانے کا فیصلہ کیا تو اس نے منع کر دیا، لوگ اصرار کرتے رہے حتّٰی کہ اس نے کہا: اچھا مجھے چھوڑو سوچنے کا موقع دو۔ چنانچہ اس نے اپنی آنکھوں میں کچھ ڈالا جس سے وہ نابینا ہو گیا، پھر منصب قضا قبول کر لیا۔ ایک رات وہ کھڑا ہوا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی: اے اللہ! اگر میں نے یہ سب تیری رضا کے لئے کیا ہے تو یہ سب پہلے سے اچھی صورت پر مجھے لوٹا دے۔ جب اس نے صبح کی تو دیکھا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی بینائی اور آنکھوں کی پتلیاں پہلے سے خوبصورت کر دی ہیں اور اس کا ہاتھ اور عضو تناسل بھی لوٹا دیا ہے۔

سیِّدُنا ابن ابولیلٰی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دور خلافت میں پیدا ہوئے اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی، حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص، حضرتِ سیِّدُنا بلال، حضرتِ سیِّدُنا حُذیفہ، حضرتِ سیِّدُنا ابوذر، حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس، حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر، حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کعب، حضرتِ سیِّدُنا کعب بن عُجْرَہ، حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب، حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء، حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب، اپنے والد حضرتِ سیِّدُنا ابولیلٰی، حضرتِ سیِّدُنا زید بن ارقم، حضرتِ سیِّدُنا ثوبان، حضرتِ سیِّدُنا سَمُرہ بن جُندَب اور حضرتِ سیِّدُنا ابو جُحَیْفہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث مبارکہ روایت کیں۔

جبکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرنے والے تابعینِ کرام میں سے حضرتِ سیِّدُنا مجاہد، حضرتِ سیِّدُنا حکم اور دیگر کئی تابعین عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام ہیں۔

﴿5976﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جمعہ کی نماز دو رکعت ہے، عید الفطر کی نماز دو رکعت ہے، عید الاضحیٰ کی نماز دو رکعت ہے اور مسافر کی نماز دو رکعت ہے یہ مکمل نماز ہے ناقص نہیں ہے۔ یہ تمہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے۔

موزوں پر مسح:

﴿5977﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک سوار آیا، اس کا گمان تھا کہ اس نے شوال کا چاند دیکھ لیا ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اے لوگو! روزہ افطار کر لو پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پانی کے برتن کی طرف بڑھے، وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر مغرب کی نماز پڑھائی تو اس سوار نے عرض کی: میں تو آپ سے یہ پوچھنے آیا تھا کہ آپ نے اپنے علاوہ کسی کو ایسا کرتے دیکھا ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جی ہاں، میں نے خود سے بہتر کو یا فرمایا: اس امت میں سب سے بہترین شخص یعنی حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

﴿5978﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا

عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پیشاب کیا، پھر مٹی سے اِستنجاء کیا پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ہمیں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسی طرح سکھایا ہے۔

تسبیح فاطمہ کی ابتدا کیسے ہوئی؟

﴿5979﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: فاطمہ کو چکی کی وجہ سے ہاتھوں میں پڑ جانے والے چھالوں کی تکلیف ہوئی تو کوئی خادم لینے کی خاطر بارگاہِ رسالت میں گئیں مگر حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات نہ ہو سکی البتہ حضرتِ عائشہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) سے ملاقات ہو گئی اور انہیں اپنا مقصد بتایا، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ کے آنے کی خبر دی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے ہاں تشریف لے آئے اس وقت ہم لیٹے ہوئے تھے، ہم کھڑے ہونے لگے تو ارشاد فرمایا: اپنی جگہ پر ہی رہو اتنا فرما کر ہمارے درمیان تشریف فرما ہو گئے، میں نے آپ کے مبارک قدم کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے سوال سے بہتر ہو، جب تم سونے کے لئے لیٹو تو 34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرْ، 33 مرتبہ سُبْحٰنَ اللہ اور 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا کرو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔[1]

﴿5980﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبزادی فاطمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) حضور کے پاس تشریف لائیں اور خادم کا سوال کیا؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہو، جب سونے لگو تو 33 مرتبہ سُبْحٰنَ اللہ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ لیا کرو۔[2] حضرتِ سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ان میں سے ایک 34 مرتبہ ہے۔

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: میں نے جب سے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ سنا ہے اسے کبھی ترک نہیں کیا۔ لوگوں نے عرض کی: جنگ صفّین کی

---

1 ...بخاری، کتاب الفضائل اصحاب النبی، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۲/ ۵۳۶، حدیث: ۳۷۰۵

2 ...بخاری، کتاب النفقات، باب خادم المراۃ، ۳/ ۵۱۲، حدیث: ۵۳۶۲

رات بھی نہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: صِفِّین کی رات بھی نہیں۔

﴿5981﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے ہاں تشریف لائے تو میرے اور فاطمہ کے درمیان اپنا قدم مبارک رکھا۔بقیہ مثلِ سابق۔(1)

﴿5982﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری طرف کوئی بات منسوب کی اوراس کے خیال میں وہ بات جھوٹ ہے تو وہ شخص جھوٹوں میں سے ایک ہے۔(2)

خصائلِ شیرِ خدا:

﴿5983﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تین خصلتیں بیان فرمائیں: (۱)... صبح جھنڈا اس شخص کے ہاتھ میں دوں گا جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں۔(3) (۲)... حدیث طیر(4) اور (۳)... حدیث غَدِیرِ خُم(5)۔

﴿5984﴾... فرمانِ خداوندی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا(۵۶) (پ۲۲، الاحزاب: ۵۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

1... بخاری، کتاب النفقات، باب عمل المراۃ فی بیت زوجھا، ۳/ ۵۱۵، حدیث: ۵۳۶۱

2... مسلم، باب وجوب الروایۃ عن الثقات الخ، ص۷، حدیث: ۹

ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب من حدث عن رسول اللہ، ۱/ ۲۹، حدیث: ۳۸

3... سنن الکبری للنسائی، کتاب الخصائص، باب ذکر منزلۃ علی بن ابی طالب، ۵/ ۱۰۸، حدیث: ۸۳۹۹، مفصلاً

4... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک چڑیا تھی کہ آپ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے پاس ایسے شخص کو لا جو ساری مخلوق سے تجھے پسند ہو کہ میرے ساتھ یہ چڑیا کھائے تو آپ کے پاس حضرت علی آئے اور آپ کے ساتھ وہ کھائی۔

(ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/ ۴۰۱، حدیث: ۳۷۴۲)

5... جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/ ۳۹۸، حدیث: ۳۷۳۳)

حضرتِ سیِّدُنا کَعب بن عُجْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر سلام بھیجنا تو ہم نے جان لیا لیکن آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس طرح پڑھو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! درود بھیج محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے درود بھیجا ابراہیم پر اور ان کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے اور برکت نازل فرما محمد اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل کی ابراہیم اور ان کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔[1]

افضل و محبوب قبائل:

﴿5985﴾... حضرتِ سیِّدُنا کَعب بن عُجْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک دن ہم مسجد میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دروازے کے سامنے بیٹھے تھے ہم میں کچھ انصار، کچھ مہاجرین اور کچھ بنو ہاشم بیٹھے تھے، ہمارے درمیان اس بات پر بحث ہوئی کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک کون افضل و محبوب ہے، ہم نے کہا: ہم گروہ انصار ہیں، ہم ان پر ایمان لائے، ان کی اتباع کی، ان کے ساتھ جہاد کیا اور ان کے دشمن کے مقابلے میں ہم حضور کی فوج کا بڑا حصہ ہوتے تھے لہٰذا ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک افضل و محبوب ہیں۔ ہمارے مہاجرین بھائیوں نے کہا: ہم وہ ہیں جنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہجرت کی، اپنا خاندان، اہل وعیال گھر بار سب کچھ چھوڑ دیا اور جہاں جہاں تم نے حضور کا ساتھ دیا وہاں ہم بھی موجود رہے اور ہم نے بھی وہی گواہی دی جو تم نے دی ہے لہٰذا ہم رسولُ اللہ کے نزدیک افضل و محبوب ہیں۔ ہمارے بنو ہاشم کے بھائیوں نے کہا: ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاندان سے ہیں، ہم بھی وہاں حاضر تھے جہاں تم حاضر تھے اور ہم نے بھی وہی گواہی دی جو تم نے دی ہے لہٰذا ہم رسولُ اللہ کے نزدیک افضل و محبوب ہیں۔ اتنے میں پیارے آقا صَلَّی

[1]... نسائی، کتاب السھو، باب کیف الصلوۃ علی النبی، ص ۲۲۱، حدیث: ۱۲۸۵

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری ہو گئی اور ہمارے طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: تم کوئی بات کر رہے تھے ؟ میں نے انصار کی بات گوش گزار کی تو آپ نے انصار کے لئے فرمایا: تم نے سچ کہا بھلا تمہاری بات کا کون انکار کر سکتا ہے۔ پھر میں نے اپنے مہاجر بھائیوں کی بات بتائی تو آپ نے ان سے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ان کی بات کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ پھر میں نے اپنے بنو ہاشم بھائیوں کی بات بتائی تو ارشاد فرمایا: انہوں نے بھی سچ کہا اور ان کی بات کا بھی انکار نہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہارے مابین فیصلہ نہ کر دوں؟ ہم نے عرض کی: کیوں نہیں، یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے گروہِ انصار! میں تمہارا بھائی ہوں۔ انصار نے کہا: اَللہُ اَکْبَرْ ربِّ کعبہ کی قسم! ہم بازی لے گئے۔ پھر ارشاد فرمایا: اے گروہِ مہاجرین! میں بھی تو تم میں سے ہی ہوں۔ مہاجرین نے کہا: اَللہُ اَکْبَرْ ربِّ کعبہ کی قسم! ہم بازی لے گئے۔ پھر ارشاد فرمایا: اے بنو ہاشم! تم مجھ سے ہو اور میری ہی طرف ہو۔ چنانچہ ہم سب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فیصلے پر راضی خوشی کھڑے ہو گئے۔[1]

حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن ابو ھُذَیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

تابعین کرام میں سے ایک حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن ابو ہُذَیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں آپ اپنے وقت سے خوب فائدہ اٹھاتے اور عبادات کو پوشیدہ رکھتے تھے۔

﴿5986﴾... حضرتِ سَیِّدُنا ابو فَرْوَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھے ہوتے اور کوئی شخص آکر لایعنی گفتگو کرتا تو آپ فرماتے: اے اللہ کے بندے! ہم یہاں اس لئے نہیں بیٹھے۔

﴿5987﴾... حضرتِ سَیِّدُنا ابو سِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ایک دن حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن ابو ہُذَیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی خطاؤں کی شکایت کر رہے تھے کہ ایک شخص نے ان سے کہا: اے ابو مُغِیرہ! کیا آپ

1 ...معجم کبیر، ۱۹/ ۱۳۳، حدیث: ۲۹۳

صاف ستھرے پرہیزگار نہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرا یہ بندہ میرے قرب کا ارادہ کرتا ہے اور میں تجھے اس کے بھولے پن پر گواہ بناتا ہوں۔

﴿5988﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو ہُذیل رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یقیناً دوزخ نے عقلمند کو جنت کی یاد سے روک رکھا ہے۔

تین بزرگ تین حالتیں:

﴿5989﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَوّام بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے جب بھی حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی کو دیکھا تو ایسے دیکھا گویا وہ غصہ میں ہیں اور مجھے نہیں یاد پڑتا کہ میں نے کبھی حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْغَنِی کو آسمان کی طرف سر اٹھاتے دیکھا ہو اور حضرتِ سیِّدُنا ابن ابوہذیل رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جب بھی دیکھا غمزدہ ہی دیکھا۔

﴿5990﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابوہذیل رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے ہی کلام کرتا ہوں اور اس کے خوف سے ہی خاموش رہتا ہوں۔

﴿5991﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے ایسے بزرگوں کی صحبت پائی ہے کہ ان میں سے ہر ایک رات کی تاریکی میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے اپنی رسوائی کا اظہار کرتے ہیں۔

﴿5992﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ضرور پسند فرماتا ہے کہ اس کا ذکر بازار میں بھی کیا جائے اور وہ ہر حال میں اپنا ذکر کیا جانا پسند کرتا ہے سوائے بیت الخلا کے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف:

﴿5993﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بزرگ تھے، جب نماز کے وقت ان سے کہا جاتا: امامت کروائیں تو وہ منع کر دیتے، ان سے عرض کی جاتی: منع کیوں کیا؟ تو فرماتے: مجھے خوف ہوا کہ کوئی گزرنے والا یہ نہ کہہ دے: لوگوں میں یہ افضل ہے جب ہی انہوں نے اسے امام بنایا ہے۔

﴿5994﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اسلاف میں سے جب کوئی

پیشاب کرتا تو پانی تک پہنچنے سے پہلے ہی تیمم کرلیتا کہ کہیں اسی حالت میں قیامت قائم نہ ہو جائے۔

نبی کی نبی کو نصیحت:

﴿5995﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی بن مریم عَلَیْہِمَا السَّلَام کی حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن زکریا عَلَیْہِمَا السَّلَام سے ملاقات ہوئی تو فرمایا: مجھے نصیحت کیجئے۔ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: غصہ کرنا چھوڑ دو۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: یہ مجھ سے نہیں ہو سکے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مال ذخیرہ نہ کیجئے گا۔ انہوں نے فرمایا: شاید یہ میں کر سکوں۔

﴿5996﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی بن مریم عَلَیْہِمَا السَّلَام نے اپنے حواریوں کو ایک شخص کے رجم کا حکم دیا پھر فرمایا: جو اس کی مثل ہو وہ رجم نہ کرے تو پتھر مارنے والوں میں صرف حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن زکریا عَلَیْہِمَا السَّلَام تھے، حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: آپ کا معاملہ کیسا ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میں اس جیسا نہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مجھے نصیحت کیجئے۔ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: غصہ سے اجتناب کریں۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میں انسان ہوں یہ مجھ سے نہ ہو سکے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مال کی ذخیرہ اندوزی سے بچیئے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ہاں یہ ہو سکتا ہے۔

آیات کی تفسیر:

﴿5997﴾... فرمانِ باری تعالٰی ہے:

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ (پ۱۸، المؤمنون: ۱۰۴) ترجمۂ کنز الایمان: ان کے منہ پر آگ لپٹ مارے گی۔

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: انہیں ایسی لپٹ مارے گی جو ہڈیوں سے گوشت اتار کر ایڑیوں پر پھینک دے گی۔

﴿5998﴾... ارشادِ باری تعالٰی ہے:

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَى اسْتِحْیَآءٍ (پ۲۰، القصص: ۲۵) ترجمۂ کنز الایمان: تو ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس آئی شرم سے چلتی ہوئی۔

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کی تفسیر میں فرمایا: (حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کی بیٹی جب حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو لے کر گئیں تو) اپنی اوڑھنی یا آستین کے ساتھ چہرہ چھپائے ہوئے تھیں۔

دوزخ میں بیکار لوگ جائیں گے:

﴿5999﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: اے میرے ربّ! تو نے مخلوق کو پیدا کیا، وہ تیرے بندے ہیں پھر تو ان کو جہنم میں کیونکر جلائے گا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! کھیتی اُگاؤ۔ موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: میں نے اُگالی۔ ارشاد ہوا: اسے کاٹ لو۔ عرض کی: کاٹ لی۔ حکم ہوا: اس کا ڈھیر لگالو۔ عرض کی: لگالیا۔ پھر حکم ہوا: سب اٹھالو کچھ چھوڑنا نہیں۔ عرض کی: اٹھالیا۔ ارشاد فرمایا: دیکھو شاید تم نے کچھ چھوڑا بھی ہے؟ عرض کی: وہی چھوڑا ہے جو کام کا نہیں تھا۔ باری تعالٰی نے ارشاد فرمایا: میں بھی اپنے ایسے بیکار بندوں ہی کو جہنم میں ڈالوں گا۔

ظالم کے حکمران بننے کی وجہ:

﴿6000﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بخت نصر کو جب بنی اسرائیل پر مسلّط کیا گیا تو انہیں قیدی بنا کر حلقوں کی صورت میں بیٹھا دیا گیا، ان کے پاس سے ان کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کا گزر ہوا تو یہ لوگ انہیں دیکھ کر رونے اور چیخ و پکار کرنے لگے۔ بُخْت نَصر نے سنا تو پوچھا: انہیں کیا ہوا ہے؟ کہا گیا: ان کے نبی ان کے پاس سے گزرے ہیں۔ بخت نصر نے کہا: انہیں میرے پاس لاؤ۔ (جب وہ تشریف لائے تو) اس نے کہا: مجھے کس وجہ سے آپ کی قوم پر مُسلّط کر دیا گیا ہے؟ نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تیرے بڑے گناہوں اور میری قوم کے اپنی جانوں پر ظلم کرنے کی وجہ سے۔

صبر کے درجات

... بعض عارفین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن نے صبر کے تین درجات بیان فرمائے ہیں: (١)... خواہش کو ترک کرنا۔ یہ توبہ کرنے والوں کا درجہ ہے۔ (٢)... جو کچھ عطا کیا گیا اس پر راضی رہنا۔ یہ زاہدین کا درجہ ہے۔ (٣)... خالقِ حقیقی سے محبت کرنا۔ یہ صدیقین کا درجہ ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، ٨٥/٤)

سیِّدُنا عبداللہ بن ابو ھُذیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابو طالب، حضرتِ سیِّدُنا عمار بن یاسر، حضرتِ سیِّدُنا خبّاب بن اَرت، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو بن عاص، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ، حضرتِ سیِّدُنا جریر بن عبداللہ بجلی اور حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن اَبزی عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

کامیابی کا معیار:

﴿6001﴾...امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تہبند کے بارے میں سوال کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پنڈلی کو درمیان سے پکڑا، میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے لئے زیادہ فرمائیں۔ تو آپ نے پنڈلی کو تھوڑا نیچے سے پکڑا، میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے لئے زیادہ فرما دیجئے۔ ارشاد فرمایا: اس سے نیچے کرنے میں بھلائی نہیں ہے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم ہلاک ہوگئے۔ ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! درست رہو اور میانہ روی اختیار کرو کامیاب ہو جاؤ گے۔[1]

سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی قمیص:

﴿6002﴾...حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو قیمتی قمیص پہنے دیکھا، جب اس کی آستین کو لمبا کرتے تو انگلیوں کے پوروں تک پہنچتی اور جب ویسے ہی چھوڑ دیتے تو کلائی تک آجاتی۔

﴿6003﴾...حضرتِ سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہیں باغی گروہ شہید کرے گا۔[2]

---

1 ...کنز العمال، کتاب المعیشة، قسم الافعال، ۱۵/ ۱۹۵، حدیث: ۴۱۸۲۳

2 ...مسلم، کتاب الفتن، باب لاتقوم الساعة...الخ، ص۱۵۵۸، حدیث: ۲۹۱۶

﴿6004-05﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: افسوس! اے سمیہ کے بیٹے! تجھے باغیوں کا گروہ شہید کرے گا۔[1]

﴿6006﴾... حضرتِ سیِّدُنا خباب بن ارت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک بنی اسرائیل (جب اعمالِ صالحہ ترک کرکے) قصوں کہانیوں میں پڑے تو ہلاک ہوگئے۔[2]

چار چیزوں سے خدا کی پناہ:

﴿6007﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نفع نہ دینے والے علم، مقبول نہ ہونے والی دعا، بے خوف دل اور کبھی سیر نہ ہونے والے نفس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے تھے۔[3]

﴿6008﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے میرے شیخ نے بتایا کہ وہ مسجدِ ایلیا میں داخل ہوئے اور ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے، اتنے میں ایک بزرگ آئے اور ایک ستون کی طرف ہو کر نماز پڑھنے لگے، میں نے ان کے بارے میں سوال کیا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں نے تمہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نفع نہ دینے والے علم، بے خوف دل، قبول نہ ہونے والی دعا اور کبھی نہ سیر ہونے والے نفس سے تیری پناہ چاہتا ہوں ان چاروں کے شر سے میں تیری پناہ لیتا ہوں۔[4]

﴿6009﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنی قربانی سے کھائے۔[5]

---

1 ... مسلم، کتاب الفتن، باب لاتقوم الساعۃ... الخ، ص ۱۵۵۸، حدیث: ۲۹۱۵

2 ... معجم کبیر، ۴/ ۸۰، حدیث: ۳۷۰۵

3 ... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب الانتفاع بالعلم والعمل بہ، ۱/ ۱۶۳، حدیث: ۲۵۰ بتغیر قلیل، عن ابی ہریرۃ

4 ... مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب التعوذ من شر ما... الخ، ص ۱۴۵۷، حدیث: ۲۷۲۲، عن زید بن ارقم

مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن عاص، ۲/ ۶۳۷، حدیث: ۶۸۸۲

5 ... معجم کبیر، ۱۲/ ۱۱۱، حدیث: ۱۲۷۱۰

تقدیر کا لکھا ہو کر رہتا ہے:

﴿6010﴾... حضرتِ سیِّدُنا جریر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے: ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں مشرکین سے ایک گانے والی لونڈی کے ساتھ جدا ہوا، میں اسے بازار میں بیچنا چاہتا ہوں اور میں اس سے عَزَل کرتا ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس کو پہنچ کر رہے گا جو اس کے لئے لکھا جا چکا۔[1]

آگ کی لپیٹ:

﴿13-12-6011﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب دوزخیوں کو دوزخ کی طرف لایا جائے گا وہ انہیں گردنوں سے پکڑے گی اور ان پر ایک ایسی لپیٹ مارے گی کہ ان کی ہڈیوں کا گوشت جدا کر کے ان کی ایڑیوں پر ڈال دے گی۔[2]

﴿6014﴾... حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کَعْب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس دجال کا ذکر ہوا یا فرمایا: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس کی ایک آنکھ گویا کہ سبز شیشے کی طرح ہے اور عذاب قبر سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو۔[3]

حقیقی شکر کیا ہے؟

...حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابو بکر شبلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: شکر یہ ہے کہ نظر نعمت عطا کرنے والے پر ہو نہ کہ نعمت پر۔ (احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، ۴/ ۱۰۳)

1... معجم کبیر، ۲/ ۳۲۷، حدیث: ۲۳۷۰

2... معجم اوسط، ۱/ ۹۲، حدیث: ۲۷۸

3... مسند احمد، مسند الانصار، ۸/ ۲۵، حدیث: ۲۱۲۰۳

حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح حنفی ماہان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن

تسبیح و تحمید کو دل سے محبوب رکھنے اور اسی کی حالت میں انتہائی سخت اذیت سے دوچار ہونے والے ایک تابعی بزرگ حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح ماہان حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ہیں۔ کہا گیا ہے کہ آپ کا اسمِ گرامی عبدالرحمٰن بن قیس ہے اور آپ حضرتِ سیِّدُنا طلیق بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھائی ہیں۔

﴿6015﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن فضیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ماہان حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کیا تمہیں حیا نہیں آتی کہ تمہاری سواری اور لباس تم سے زیادہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تسبیح، تکبیر اور تہلیل میں سستی نہیں کرتے تھے۔

سولی پر بھی ذکر:

﴿6016﴾... بنو حَنِفِیَّہ کے مُؤَذِّن حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجّاج نے حضرتِ سیِّدُنا ماہان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو ان کے دروازے پر سولی کا حکم دیا، جب انہیں تختہ دار پر چڑھایا گیا تو میں نے دیکھا تسبیح، تہلیل اور تکبیر کہتے ہوئے اسے ہاتھ پر شمار کر رہے ہیں حتّٰی کہ جب 29 تک پہنچے تو اسی حال میں ایک شخص نے انہیں نیزہ مار دیا۔ پھر میں نے انہیں ایک مہینے بعد دیکھا تو انہوں نے ہاتھ سے 99 کا عقد بنایا ہوا تھا اور ہمیں رات کے وقت ان کے پاس چراغ جیسی روشنی دکھائی دیتی تھی۔

﴿6017﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن فضیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک شخص کے حوالے سے روایت کرتے ہیں: جب حجاج نے حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح ماہان حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو سولی دی تو میں نے دیکھا کہ آپ تسبیح پڑھتے ہوئے اسے ہاتھوں پر شمار کر رہے ہیں جب 33 تک پہنچے تو ایک شخص نے ان کو نیزہ مار کر قتل کر دیا، میں نے کچھ عرصے بعد دیکھا تو ان کے ہاتھ میں ذکر شمار کرنے والا عقد ویسے ہی تھا۔ راوی نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے وہ عقد بنایا۔

﴿6018﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق شیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: جب ابن ابو مسلم نے حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح ماہان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سولی دینے کا ارادہ کیا تو میں ان کے قریب ہو گیا تو انہوں نے فرمایا: اے بھتیجے! دور ہو جاؤ اس مقام کے بارے میں کچھ مت پوچھنا۔

﴿6019﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمّار دُھْنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں اس وقت آیا جب حضرتِ سیِّدُنا ماہان حنفی کا تختِ دار لگایا جاچکا تھا اور لوگ جمع تھے، اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: عمار! کیا تم بھی ان میں سے ہو؟ یہ سن کر میں انہیں چھوڑ کر وہاں سے چلا گیا۔

﴿6020﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں اس بات سے بے پرواہوں کہ میری بیٹی کیا کہتی ہے: میں معاف کیا جاؤں تو شکر کروں یا آزمائش میں ڈالا جاؤں تو صبر کروں۔

﴿6021﴾... حضرتِ سیِّدُنا ماہان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حق وزنی ہے جبکہ ابن آدم کمزور ہے لہذا لمحہ بالمحہ ذکر ہی ہے۔

خالی گھر میں سلام کرنے کا طریقہ:

﴿6022﴾... حضرتِ سیِّدُنا ماہان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جب تم ایسے گھر میں داخل ہو جس میں کوئی نہ ہو تو یوں کہو: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا مِنْ رَّبِّنَا'' یعنی ہم پر ہمارے ربّ کی جانب سے سلامتی ہو۔

﴿6023﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن دینار تَمّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ماہان حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے سوال کیا: پہلے کے لوگوں کے اعمال کیسے تھے؟ آپ نے فرمایا: ان لوگوں کے اعمال کم لیکن دل سلامت تھے۔

سیِّدُنا ابو صالح ماھان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح ماہان حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود اور حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے روایات لیں۔

رضاعی بھائی کی بیٹی سے نکاح کا حکم:

﴿6024﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اِبنِ کَوَّاء نامی شخص نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے رضاعی بھائی کی بیٹی کے متعلق مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حضرتِ سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بیٹی سے نکاح

کرنے کے لئے عرض کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔[1]

﴿6025﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے برسرِ منبر فرمایا: مجھ سے جو چاہو پوچھو۔ ابنِ کَوَّاء نامی ایک شخص نے کہا: اے امیر المومنین !ایک مرد کا دو بہنوں کو اپنے نکاح میں جمع کرنا کیسا ہے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: صحرا میں مت گھومو کام کا سوال کرو بے فائدہ سوال نہ کرو۔ ابن کواء نے کہا: اے امیر المؤمنین !ہم آپ سے وہی سوال کرتے ہیں جو ہم نہیں جانتے اور جو جانتے ہیں اس بارے میں آپ سے سوال نہیں کرتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے فرمایا: اس کی حرمت کِتابُ اللہ کی آیت سے ثابت ہے فرمانِ باری تعالی ہے:

وَ اَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ ترجمۂ کنز الایمان: اور دو بہنیں اکٹھی کرنا مگر جو ہو گزرا۔

(پ۴، النسآء:۲۳)

اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ (پ۵، النسآء:۳۶) ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنی باندی غلام سے۔

ابنِ کواء نے کہا: آپ رضاعی بھائی کی بیٹی کے بارے میں کیا کہتے ہیں کیا اس سے نکاح ہو سکتا ہے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: نہیں ہو سکتا۔ میں حضرتِ سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بیٹی کو مکہ کے مشرکین کے درمیان سے شدید خوف و جنگی حالات سے نکال کر مدینہ لایا اور بارگاہِ رسالت میں پیش کیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کا حال، جمال، ہیئت اور حسن اخلاق بیان کیا تو آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: یہ میرے لئے حلال نہیں یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔[2]

ریشم پہننے کا حکم:

﴿6026﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے: بارگاہِ رسالت میں ریشم کی زرد دھاریوں والا حُلّہ ہدیہ کیا گیا، آپ نے وہ مجھے عطا کیا تو میں نے پہن لیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1 ...مسند ابی یعلی، مسند علی بن ابی طالب، ۱/ ۱۹۲، حدیث: ۳۷۸

2 ...مسلم، کتاب الرضاع، باب تحریم ابنہ...الخ، ص۷۶۰، حدیث: ۱۴۴۶

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور پر غضب کے آثار نمایاں ہوئے اور ارشاد فرمایا: ہم نے تمہیں پہننے کے لئے نہیں دیا تھا۔ پھر آپ کے حکم سے میں نے اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔ (1)

﴿6027﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اُکَیدِر دُومَہ نے حضور نبی پاک صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ریشمی کپڑے کا ہدیہ بھیجا، تو آپ نے وہ مجھے عطا فرمادیا، میں نے اس کے دوپٹے بنا کر عورتوں میں تقسیم کر دیئے۔ (2)

فرشتے جنگ میں:

﴿6028﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بدر کے دن مجھ سے اور حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: تمہاری ایک طرف جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں اور دوسری طرف میکائیل و اسرافیل عَلَیْہِمَا السَّلَام ہیں یہ عظیم فرشتے ہیں جو جنگ کے لئے آئے ہیں اور صف میں موجود ہیں۔ (3)

﴿6029﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے حکم دیا کہ میں بدر کے کنووں کا پانی نیچے کر دوں۔ (4)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دوست

فرمانِ مصطفٰے: توبہ کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دوست ہے اور گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔ (نوادر الاصول للحکیم ترمذی، ۲/ ۷۶۰، حدیث: ۱۰۳۰، بتقدم و تأخر)

---

(1)... مسلم، کتاب اللباس و الزینۃ، باب تحریم استعمال اناء الذھب... الخ، ص ۱۱۴۹، حدیث: ۲۰۷۱

(2)... مسلم، کتاب اللباس و الزینۃ، باب تحریم استعمال اناء الذھب... الخ، ص ۱۱۴۹، حدیث: ۲۰۷۱

(3)... مسند احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/ ۳۱۱، حدیث: ۱۲۵۶، بتغیر قلیل

(4)... سنن الکبرٰی للبیہقی، کتاب السیر، باب قطع الشجر... الخ، ۹/ ۱۴۴، حدیث: ۱۸۱۲۳

حضرتِ سیِّدُنا رِبعی بن حِراش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ربعی بن حراش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قبیلہ عَبْس سے تعلق رکھنے والے، عبادت گزار تابعی ہیں جنہوں نے خوش لباسی اور دنیا کے مال سے دوری اختیار کی اور نرم بستروں کو چھوڑ دیا۔

موت کے بعد کلام:

﴿6030﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربعی بن حراش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم چار بھائی تھے، ہمارے ایک بھائی ربیع ہم میں سب سے زیادہ نمازیں پڑھتے اور سخت گرمیوں میں ہم میں سب سے زیادہ روزے رکھتے تھے، جب ان کا انتقال ہوا تو ہم ان کے گرد جمع ہو گئے اور ایک شخص کو کفن خریدنے کے لئے بھیج دیا اچانک ہی بھائی ربیع نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم۔ لوگوں نے کہا: وَعَلَیْکُمُ السَّلَام اے عبسی بھائی! کیا تم مرنے کے بعد کلام کر رہے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں، میں تمہارے بعد اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے بہت اچھی حالت میں ملا میرا رب ناراض نہیں تھا، اس نے راحت، پھول اور ریشم سے میرا استقبال کیا، سنو! حضرت ابو القاسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری نماز جنازہ کا انتظار فرما رہے ہیں، لہٰذا میری نماز جنازہ میں جلدی کرو دیر نہ کرو۔ اس گفتگو کے بعد مجھے ان کی جدائی ایسے لگی جیسے بس ایک کنکری کو پانی میں پھینک دیا ہو، ہم نے اس بات کو اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے آقائے دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ ”میری امت میں ایک شخص مرنے کے بعد کلام کرے گا۔“[1]

اُمُّ المؤمنین کی تصدیق:

﴿6031﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربعی بن حراش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے بھائی کا انتقال ہو گیا تو ہم نے اس پر کپڑا ڈال دیا اور میں ان کے کفن کا بندوبست کرنے چلا گیا جب میں واپس آیا تو اس نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور کہا: میں تمہارے بعد اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ملا اس نے راحت اور پھولوں کے ساتھ مجھ سے ملاقات کی اور میرا ربّ ناراض نہیں تھا اور مجھے موٹے اور باریک ریشم کا سبز لباس پہنایا اور تمہارے دلوں میں جو خوف ہے یہ معاملہ اس سے کہیں زیادہ آسان ہے بس تم غفلت نہ کرنا اور حضور نبی پاک، صاحب

---

1 ... دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل التاسع والعشرون، قصۃ ربیع اخی ربعی بن خراش، ص ٣٤٧، حدیث: ٥٣٦

لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جب تک میں ان سے ملاقات نہ کرلوں وہ نہیں جائیں گے۔ میں نے ان کی جان نکلنے کو اس پتھر سے تشبیہ دی جسے پانی میں ڈالا جائے اور وہ اس میں ڈوب جائے۔ اس معاملے کا ذکر اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کیا گیا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی اور فرمایا: ہم یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ اس امت کا ایک شخص موت کے بعد کلام کرے گا۔

حضرتِ سیِّدُنا ربعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے وہ بھائی سرد راتوں میں ہم سے زیادہ قیام کرنے والے اور سخت گرم دنوں میں روزے رکھنے والے تھے۔

﴿6032﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربعی بن حراش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم تین بھائی تھے، ہمارا منجھلا بھائی ہم سے زیادہ عبادت گزار، روزہ دار اور افضل تھا، میں ایک دفعہ سواد کے سفر سے لوٹا تو گھر والوں نے کہا: اپنے بھائی سے ملو کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے۔ بقیہ روایت ما قبل کی مثل ہے۔

کبھی جھوٹ نہیں بولا:

﴿6033﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا ربعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یاد آتی ہے۔ تم جانتے ہو حضرتِ ربعی کون تھے؟ وہ اَشْجَع قبیلے سے تھے اور ان کی قوم کا گمان تھا کہ انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، ایک چغلخور نے حجاج بن یوسف کے پاس جا کر کہا: یہاں اشجع قبیلے کا ایک شخص ہے اور ان کی قوم گمان کرتی ہے کہ اس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا لیکن آج وہ آپ کے سامنے جھوٹ بولے گا وہ اس لئے کہ آپ نے اس کے دونوں بیٹوں کو کہیں بھیجا تھا لیکن انہوں نے آپ کی نافرمانی کی ہے اور دونوں اپنے گھر میں موجود ہیں، چنانچہ حضرت ربعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بلوایا گیا، حجاج نے دیکھا کہ آپ بہت بوڑھے اور کمزور ہیں، کہنے لگا: تمہارے دونوں بیٹوں نے کیا کیا؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: وہ دونوں گھر میں ہیں۔ حجاج نے ان کو انعام واکرام دیا اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا حکم جاری کیا۔

حسد کی تعریف

...کسی کی دینی یا دنیاوی نعمت کے زوال (یعنی اس کے چھن جانے) کی تمنا کرنا یا یہ خواہش کرنا کہ فلاں شخص کو یہ نعمت نہ ملے، اس کا نام حسد ہے۔ (الحدیقۃ الندیۃ، ۱/ ۶۰۰)

سیّدنا ربعی بن حِراش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا ربعی بن حراش رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطاب، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی، حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ، حضرتِ سیِّدُنا عقبہ بن عُمَرو، حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر، حضرتِ سیِّدُنا ابو بکرہ اور حضرتِ سیِّدُنا طارق بن عبد اللہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایات لیں۔

نبی پر جھوٹ باندھنے کی سزا:

﴿6034﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر جھوٹ نہ باندھو کیوں کہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے گا وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔[1]

﴿6035﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بھلائی مکمل طور پر صدقہ ہے۔[2]

نہ رکنے والے فتنوں کا آغاز:

﴿6036﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربعی بن حراش رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس سے تشریف لائے تو فرمایا: کل جب ہم امیر المؤمنین کے پاس بیٹھے تو انہوں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ سے سوال کیا: تم میں سے کس نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فتنوں کا ذکر کرتے سنا ہے؟ لوگوں نے کہا: ہم نے سنا ہے۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: شاید تم وہ فتنہ مراد لے رہے ہو؟ جو کسی کو اس کے اہل ومال کی طرف سے پہنچے گا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: میں اس کے بارے میں سوال نہیں کر رہا ان کو نماز، روزہ اور صدقہ مٹا دیتا ہے، بلکہ یہ بتاؤ کہ تم میں سے کس نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ان فتنوں کے بارے میں سنا ہے جو سمندر

---

[1] ... مسلم، باب تغلیظ الکذب، ص۷، حدیث:۱

[2] ... مسند احمد، حدیث حذیفۃ بن یمان، ۹/ ۷۵، حدیث: ۲۳۳۱۲

کی موجوں کی طرح موجزن ہوں گے ؟ حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: لوگ خاموش ہو گئے اور میں سمجھ گیا کہ امیر المؤمنین کی مراد میں ہوں۔ میں نے عرض کی: میں نے سنا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بخدا! یہ تمہارے جیسے ہی کے شایان شان ہے۔ میں نے کہا: فتنے چٹائی کی مثل دل پر چھا جائیں گے، جو دل ان سے نفرت کرے گا اس میں ایک سفید نکتہ لگا دیا جائے گا اور جو دل ان کو پسند کرے گا اس میں ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جائے گا حتّٰی کہ دل دو طرح کے ہو جائیں گے، ایک سفید سنگ مرمر کی طرح صاف کہ جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں اسے کوئی فتنہ نقصان نہیں دے گا اور دوسرا راکھ کی طرح سیاہ جیسے اوندھا کوزہ جس کا ایک پہلو جھکا ہوا ہو۔ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "پہلو جھکا ہونے سے مراد یہ ہے کہ "وہ نہ تو کسی بھلائی کو پہچانے، نہ کسی برائی کو برا جانے سوا اس خواہش کے جو اس کے من کو بھائے۔"

حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پھر میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بتایا کہ آپ اور ان فتنوں کے درمیان ایک بند دروازہ ہے جو عنقریب توڑ دیا جائے گا۔ انہوں نے فرمایا: تیرا باپ نہ رہے! کیا وہ توڑ دیا جائے گا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: ہو سکتا ہے وہ کھولا جائے اور دوبارہ بند کر دیا جائے۔ میں نے عرض کی: نہیں! بلکہ توڑ دیا جائے گا اور میں نے انہیں یہ بھی بتایا کہ وہ دروازہ ایک مرد ہے جسے شہید کیا جائے گا یا وہ وفات پائے گا۔ یہ ایک یقینی بات ہے، کوئی مغالطہ نہیں۔(1)

تین چیزیں:

﴿6037﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم پر ایک زمانہ آئے گا جس میں تین چیزوں سے بہتر کچھ نہ ہو گا: (۱)...وہ بھائی جس سے محبت ہو (۲)...رزق حلال اور (۳)...وہ سنت جس پر عمل ہو۔(2)

تمام انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کی متفقہ بات:

﴿6038﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مسعود عُقبہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم،

---

1 ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان الاسلام بدأ غریبا...الخ، ص ٨٦، حدیث: ١٤٤، بتغیر قلیل

2 ...معجم اوسط، ١/ ٣٨، حدیث: ٨٨، بتقدم و تأخر

رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمام انبیاء کی متفقہ بات جو لوگوں تک پہنچی وہ یہ ہے کہ جب تجھ میں شرم وحیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔(1)

﴿6039﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی آخری متفقہ بات جو ہم تک پہنچی وہ یہ ہے کہ ”جب تجھ میں شرم وحیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔“(2)

﴿6040﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ معلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی باتوں میں سے دورِ جاہلیت کے لوگوں نے اس آخری متفقہ بات سے تعلق قائم رکھا کہ ”جب تجھ میں شرم وحیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔“(3)

حضرتِ سیِّدُنا موسٰی بن طلحہ تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

تابعینِ کرام میں سے ایک فصیحُ اللِّسان فقیہ حضرتِ سیِّدُنا موسٰی بن طلحہ تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ہیں آپ کامل فقیہ اور خوفِ خدا پر کاربند رہنے والے متقی بزرگ ہیں۔

﴿6041﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن طلحہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ موسٰی بن طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں بڑا کون تھا؟ فرمایا: حضرتِ عثمان بن مظعون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔

فصیحُ اللِّسان افراد:

﴿6042﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار افراد بہت فصیح اللسان تھے: (۱)... حضرتِ سیِّدُنا موسٰی بن طلحہ (۲)... حضرتِ سیِّدُنا قبیصہ بن جابر (۳)... حضرتِ سیِّدُنا یحیٰ بن یَعْمَر اور

1... بخاری، کتاب الادب، باب اذا لم تستحی فاصنع ما شئت، ۴/ ۱۳۱، حدیث: ۶۱۲۰

2... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، ۲/ ۴۷۰، حدیث: ۳۴۸۳، بتغیر عن ابی مسعود عقبۃ
مسند البزار، مسند حزیفۃ بن یمان، ۷/ ۲۵۶، حدیث: ۲۸۳۵

3... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، ۲/ ۴۷۰، حدیث: ۳۴۸۳، بتغیر عن ابی مسعود عقبۃ
مسند احمد، مسند الانصار، ۹/ ۷۵، حدیث: ۲۳۳۱۴، بتغیر قلیل

(۴)... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ہریم سلولی رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام۔

﴿6043﴾... حضرتِ عاصم بن ابی نجود رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْه فرماتے ہیں: تین افراد بہت فصیح اللسان تھے: (۱)... حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن طلحہ (۲)... حضرتِ سیِّدُنا قبیصہ بن جابر اور (۳)... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یعمر رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام۔

﴿6044﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن سمیر رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْه فرماتے ہیں: جب مختار کوفہ سے چلا گیا تو حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن طلحہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْه ہمارے پاس آئے، لوگ انہیں اپنے زمانے کا مہدی سمجھتے تھے لہٰذا لوگ ان کے پاس امنڈ آئے، آپ بہت خاموش رہنے، بہت کم بولنے اور بہت زیادہ غمگین وافسردہ رہنے والے تھے۔

سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه کے زخم:

﴿6045﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن طلحہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْه فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه جب (غزوہ احد سے) واپس آئے تو ان کے جسم پر ضربوں، نیزوں اور تیروں کے 35 یا 37 زخم تھے ایک زخم ان کی پیشانی میں بھی تھا جبکہ کوئی رگ کٹ جانے کی وجہ سے ایک ہاتھ کی انگلیاں بھی شل ہو گئی تھیں۔

﴿6046﴾... ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْه نے حضرتِ سیِّدُنا ابو بردہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْه سے کہا: کیا کوفہ میں آپ کا ہم عمر اور ہم مرتبہ کوئی شخص باقی بچا ہے؟ گویا آپ کے نزدیک کوئی اور ایسا نہیں تھا۔ تو کسی نے کہا: ہاں، حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن طلحہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْه موجود ہیں۔

قیمتی خزانہ:

﴿6047﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن طلحہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْه فرماتے ہیں: ایک کلمہ ایسا ہے جو زیر عرش خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، جب بندہ اسے کہتا ہے تو خود کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کر کے اس کی حفاظت میں آجاتا ہے وہ کلمہ یہ ہے: "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یعنی گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی توفیق سے ہے۔"

محبت دنیا کی تعریف

...دنیا کی وہ محبت جو اُخروی نقصان کا باعث ہو (قابل مذمت اور بُری ہے)۔ (احیاء العلوم، ۳/ ۲۴۹)

سیِّدُنا موسیٰ بن طلحہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے والد حضرتِ سیِّدُنا طلحہ جو کہ عشرہ مبشرہ سے ہیں اور حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب انصاری اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے روایات لیں۔

اور تابعین میں سے حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق، حضرتِ سیِّدُنا سِماک بن حَرْب، حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عبد اللہ بن مَوہِب، حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن حکیم اور حضرتِ سیِّدُنا ابو مالک اَشْجَعی رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایات لیں۔

﴿6048﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ کھجور کے باغ میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: یہ لوگ کھجوروں میں قلم لگا رہے ہیں یعنی نر کھجور کی شاخ کو مادہ کھجور کی شاخ کے ساتھ ملاتے ہیں جس سے وہ پھل دار ہو جاتی ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے خیال میں یہ ان کو کچھ فائدہ نہ دے گا۔ ان لوگوں کو یہ بات بتائی گئی تو انہوں نے اس کام کو چھوڑ دیا، اس وجہ سے اس سال زیادہ پیداوار نہیں ہوئی، جب رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ بات بتائی گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر اس طریقے سے یہ عمل ان کو فائدہ دیتا ہے تو اس کو کرتے رہیں میرا تو ایک خیال تھا تم اس پر عمل نہ کرو لیکن جب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے کوئی حکم بیان کروں تو اسے اختیار کرو کیونکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہرگز جھوٹ نہیں بولتا[1]۔[2]

درود کیسے پڑھیں؟

﴿6049﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1... یعنی ہمارے فرمان دو قسم کے ہیں: شرعی احکام اور دنیوی رائے شریف۔ شرعی احکام لازم العمل ہیں کیونکہ وہاں نبوت اور نورانیت کا لحاظ ہے مگر رائے مبارک کا قبول کرنا مستحب ہے نہ ماننے کا بھی اختیار ہے لیکن برا یا حقیر جاننا اس کا بھی کفر ہوگا۔ یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے اور یہی اس حدیث کا مطلب ہے کہ میرا کلام قرآن کو منسوخ نہیں کرسکتا، یعنی رائے اور مشورے کیونکہ رائے میں حضور کی بشریت کی جلوہ گری ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۱/۱۵۲)

2... مسلم، کتاب الفضائل، باب امتثال ما قالہ شرعا... الخ، ص۱۲۸۶، حدیث: ۲۳۶۱

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم نے آپ پر سلام کہنا تو سیکھ لیا، درود کیسے پڑھیں؟ ارشاد فرمایا: اس طرح پڑھو: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ و بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ یعنی اے اللہ! درود بھیج محمد اور ان کی آل پر اور برکت نازل فرما محمد اور ان کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا اور برکت نازل فرمائی ابراہیم اور ان کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔"[1]

﴿6050﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن طلحہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود شریف بھیجنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نے حضرتِ سیِّدُنا زید بن خارجہ انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اس کے متعلق پوچھا تھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے درود کے متعلق سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود پڑھو پھر اس طرح کہو: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ یعنی اے اللہ! برکت نازل فرما محمد اور ان کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم اور ان کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔[2]

خدمتِ نبی کا صلہ:

﴿6051﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: احد کے دن میں نے تاجدارِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی پیٹھ پر سوار کرایا حتّٰی کہ آپ بلند ہو کر چٹان پر پہنچ گئے اور مشرکین سے آڑ کر لی پھر آپ نے ہاتھ کے ذریعے اپنی پیٹھ کے پیچھے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اگر قیامت کے دن تمہیں کسی بھی خطرے میں دیکھیں گے تو وہاں سے نکال لیں گے۔[3]

جنت کیسے حاصل ہو؟

﴿6052﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت

1... نسائی، کتاب السھو، باب کیف الصلوۃ علی النبی، ص٢٢١، حدیث: ١٢٨٦، بتغیر قلیل، عن کعب بن عجرۃ
ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی صفۃ الصلاۃ... الخ، ٢/ ٢٦، حدیث: ٤٨٣، بتغیر، عن کعب بن عجرۃ

2... مسند احمد، حدیث زید بن خارجۃ، ١/ ٤٢٣، حدیث: ١٧١٤
نسائی، کتاب السھو، باب کیف الصلاۃ علی النبی، ص٢٢١، حدیث: ١٢٨٦، بتغیر قلیل

3... معجم کبیر، ١/ ١١٦، حدیث: ٢١٣

میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: ایسے عمل پر میری رہنمائی فرمائیں جسے میں بجالاؤں تو وہ مجھے جنت سے قریب اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو۔ وہ شخص جانے کے لئے مڑا تو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے اس بات کو مضبوطی سے تھام لیا جس کا اسے حکم دیا گیا ہے تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔ [1]

﴿6053﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک دیہاتی کا راستے میں حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سامنا ہوا تو اس نے عرض کی: مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کر دے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔ [2]

اللہ اور رسول مدد گار ہیں:

﴿6054﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ آقائے دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسلم، غِفار، مُزَیْنہ، جُہَیْنہ، اَشْجَع اور بنو کعب سے تعلق رکھنے والے باقی لوگوں کے مقابلے میں میرے خاص مدد گار ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول ان کے مدد گار ہیں۔ [3]

بغض وکینہ کی تعریف

...کینہ یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں کسی کو بوجھ جانے، اس سے غیر شرعی دشمنی و بُغض رکھے، نفرت کرے اور یہ کیفیت ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے۔ (احیاء العلوم، ٣/ ٢٢٣)

1... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الذی یدخل... الخ، ص ٢٦، حدیث: ١٣

2... مسند احمد، حدیث ابی ایوب الانصاری، ٩/ ١٣٩، حدیث: ٢٣٥٩٧

3... بخاری، کتاب المناقب، باب ذکر اسلم وغفار... الخ، ٢/ ٤٧٧، حدیث: ٣٥١٢، بتغیر عن ابی ھریرۃ

حضرتِ سیِّدُنا مَیمُون بن ابوشَبِیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُجِیْب

حضرتِ سیِّدُنا میمون بن ابو شبیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعی بزرگ اور پاک دامن، سمجھدار اور اعلیٰ اخلاق والے فقیہ ہیں۔ آپ جماجم کے دن شہید ہوئے۔

غیبی تصدیق:

﴿6055﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن ابی شبیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حجاج کے زمانے میں نمازِ جمعہ کا ارادہ کیا اور جانے کی تیاری کرنے لگا پھر میں نے کہا: میں کہاں جارہا ہوں؟ میں اس کے پیچھے نماز پڑھوں گا۔۔؟ کبھی کہوں کہ جاؤں اور کبھی کہوں کہ نہ جاؤں بالآخر جانے کا فیصلہ کر لیا، اتنے میں گھر کے ایک گوشے سے کسی منادی نے یہ ندا دی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ (پ۲۸، الجمعۃ:۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔

چنانچہ یہ سن کر میں چلا گیا۔

مزید فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ بیٹھا کچھ لکھ رہا تھا کہ ایک ایسی بات آگئی جسے لکھتا ہوں تو میری تحریر خوب نکھر جاتی ہے مگر میں جھوٹا ہو جاتا ہوں اور اگر نہیں لکھتا تو حُسنِ تحریر میں کچھ نَقْص آتا ہے لیکن میں سچا ہوتا ہوں، کبھی سوچتا ہوں لکھوں اور کبھی سوچتا ہوں نہ لکھوں بالآخر نہ لکھنے کا فیصلہ کر لیتا ہوں تو گھر کے ایک گوشے سے یہ آواز آتی ہے:

یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِۚ (پ۱۳، ابراھیم:۲۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔

مسلمانوں کی خیر خواہی:

﴿6056﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا میمون بن ابو شبیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جب بھی کوئی کھوٹا درہم آتا تو اسے توڑ دیتے۔

سیِّدُنا میمون بن ابو شبیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی، حضرتِ سیِّدُنا معاذ، حضرتِ سیِّدُنا مِقداد، حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود، حضرتِ سیِّدُنا عمار، حضرتِ سیِّدُنا ابوذر، حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن شُعبہ، حضرتِ سیِّدُنا سَمُرہ بن جُندب اور اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایات لیں۔

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رحم دلی:

﴿6057﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: مجھے قیدیوں میں سے ایک لونڈی ملی، اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا، میں نے ارادہ کیا کہ لونڈی کو بیچ دوں گا اور اس کے بچے کو پاس رکھ لوں گا تو حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دونوں کو بیچ دو یا دونوں کو پاس رکھ لو۔[1]

﴿6058﴾... حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے نصیحت کیجئے؟ ارشاد فرمایا: "جہاں کہیں بھی ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو اور گناہ کر بیٹھو تو اس کے بعد نیکی کرو کہ وہ گناہ کو مٹا دیتی ہے اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔"[2]

﴿6059﴾... حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: تاجدارِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے یمن بھیجا تو مجھے نصیحت کرتے رہے حتّٰی کہ آپ کی آخری نصیحت یہ تھی: "اچھے اخلاق کو لازم پکڑ لو کیونکہ جن لوگوں کا اخلاق اچھا ہوتا ہے ان کا دین بھی اچھا ہوتا ہے۔"[3]

زبان کی آفت:

﴿6060﴾... حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں غزوۂ تبوک میں سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ گیا، میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تنہائی میں دیکھا تو

1... سنن الکبرٰی للبیھقی، کتاب السیر، باب التفریق بین امرأۃ وولدھا، ۹/ ۲۱۲، حدیث: ۱۸۳۰۷

2... معجم کبیر، ۲۰/ ۱۴۴، حدیث: ۲۹۶

3... معجم کبیر، ۲۰/ ۱۴۴، حدیث: ۲۹۵

اسے موقع غنیمت جانا اور اپنی اونٹنی کو آپ کی جانب دوڑا دیا حتّٰی کہ آپ کے ساتھ ساتھ چلنے لگا، میں نے عرض کی: "یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ایسا عمل سکھائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔" ارشاد فرمایا: "تم نے بہت بڑی بات پوچھی ہے یقیناً یہ اسی کے لئے آسان جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے آسان فرما دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرو، فرض نماز پڑھو، فرض کی گئی زکوۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔" اس کے بعد ہم آگے بڑھے، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اگر تم چاہو تو میں تمہیں بھلائی کے دروازوں کے بارے میں بتاؤں، روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کا کفارہ ہے اور درمیانی رات میں آدمی کا نماز پڑھنا۔" پھر آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ (پ٢١، السجدۃ: ١٦) ترجمۂ کنز الایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے۔

اس کے بعد ہم آگے بڑھے تو آپ نے ارشاد فرمایا: "کیا میں تمہیں ساری چیزوں کی اصل، ستون اور کوہان کی بلندی نہ بتادوں، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔" اس کے بعد ہم آگے بڑھے تو ارشاد فرمایا: "اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتاؤں جو اس پورے معاملے میں لوگوں کی حاکم ہے؟" یہ فرما کر آپ خاموش ہوگئے اور میں آپ کی جانب متوجہ رہا پھر میں نے ایک سوار کو آپ کی جانب تیزی سے آتا ہوا دیکھا تو مجھے یہ خوف لاحق ہوا کہ وہ یہاں آکر نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی توجہ میری جانب سے ہٹا نہ دے کہ اتنے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبان اور منہ کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم جو کلام کرتے ہیں کیا اس کا بھی مواخذہ ہوگا؟ ارشاد فرمایا: "اے ابن جبل! تمہیں تمہاری ماں روئے! جو تم کہتے ہو وہ تمہارے حق میں ہوتا ہے یا تمہارے خلاف لوگوں کو منہ کے بل جہنم میں گرانے والی ان کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں ہی تو ہیں۔"(1)

منہ میں خاک ڈال دو:

﴿6061﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن ابی شبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا

1... ترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء فی حرمة الصلاة، ٤/ ٢٠٨، حدیث: ٢٦٢٥، بتغیر قلیل

مقداد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آیا اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عامل کی تعریف کرنے لگا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کے منہ میں خاک ڈال دی اور فرمایا: سرورِ عالَم، نُورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: "جب تم خوشامد کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں خاک ڈال دو۔"(1)

﴿6062﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے تو اس کے بعد یہ پڑھتے: "رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَیْنَہُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ: اَھْلُ الثَّنَاءِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَاَھْلُ الْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ یعنی اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لئے حمد ہے آسمان بھر کر زمین بھر کر اور جو ان کے درمیان ہے اس کے برابر اور اس کے لئے جو چیز تو چاہے وہ بھر کر، تعریف، کبریائی اور بزرگی والا ہے، جو تو دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روکے اسے کوئی دے نہیں سکتا تیرے مقابل غنی کو غنا نفع نہیں پہنچاتی۔"(2)

﴿6063﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے نصیحت کیجئے۔ ارشاد فرمایا: جہاں کہیں بھی ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو اور گناہ کر بیٹھو تو اس کے بعد نیکی کرو کہ وہ گناہ کو مٹا دیتی ہے اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔(3)

﴿6064﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے غلام کو ناحق مارے گا اس سے قیامت کے دن بدلا لیا جائے گا۔(4)

1... مسلم، کتاب الزھد و الرقائق، باب النھی عن المدح... الخ، ص۱۵۹۹، حدیث: ۳۰۰۲، عن ھمام بن حارث
مسند احمد، حدیث مقداد بن اسود، ۹/ ۲۱۹، حدیث: ۲۳۸۸۴

2... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب اعتدال ارکان الصلاۃ... الخ، ص۲۴۵، حدیث: ۴۷۱، بتغیر عن عبیدۃ بن عبد اللہ
معجم کبیر، ۱۰/ ۲۲۶، حدیث: ۱۰۵۵۱

3... ترمذی، کتاب البر و الصلۃ، باب ماجاء فی معاشرۃ الناس، ۳/ ۳۹۷، حدیث: ۱۹۹۴، بتغیر قلیل

4... مصنف عبد الرزاق، کتاب العقول، باب حزب النساء و الخدم، ۹/ ۳۱۷، حدیث: ۱۸۲۷۵، بتغیر قلیل

نمازیں لمبی پڑھو:

﴿6065﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہمیں تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم ارشاد فرمایا: کہ ہم نماز کو لمبا کریں اور خطبہ کو چھوٹا کریں۔[1]

﴿6066﴾... حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ سے کوئی حدیث روایت کی اور وہ جانتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ شخص جھوٹوں میں سے ایک ہے۔[2]

﴿6067﴾... حضرتِ سیِّدُنا سمرہ بن جندب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سفید لباس پہنو کہ یہ پسندیدہ اور پاکیزہ ہے اور اپنے مردوں کو ان میں ہی کفن دو۔[3]

لوگوں کو ان کے مرتبہ پر رکھو:

﴿6068﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سفر میں تھیں کہ آپ نے قریش کے لوگوں کو کھانے کا حکم دیا، وہاں سے ایک اچھی ہیئت والا مال دار شخص گزرا تو آپ نے حکم دیا کہ اس کو کھانے کی دعوت دو۔ چنانچہ وہ شخص آیا اور کھانا کھا کر چلا گیا، پھر ایک سائل آیا تو آپ نے حکم دیا کہ اس کو روٹی کا ٹکڑا دے دو۔ لوگوں نے اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہ میں عرض کی: آپ نے ہمیں مال دار کو دعوت دینے کا حکم دیا جبکہ سائل کو روٹی کا ٹکڑا دینے کا حکم دیا؟ اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: غنی کے ساتھ جو ہم نے کیا وہ اسی کا حقدار تھا اور سائل نے سوال کیا تو ہم نے اس کا سوال پورا کرنے کا حکم دیا کہ وہ اسی پر راضی تھا، اور حضور سیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ لوگوں کو ان کے مرتبہ پر رکھیں۔[4]

1... مسند ابی یعلی، مسند عمار بن یاسر، ۲/ ۱۳۴، حدیث: ۱۶۴۴

2... مسلم، المقدمہ، باب وجوب الروایۃ عن الثقات... الخ، ص۷

3... ترمذی، کتاب الادب عن رسول اللہ، باب ماجاء فی لبس البیاض، ۴/ ۳۷۰، حدیث: ۲۸۱۹

4... ابو داود، کتاب الادب، باب تنزیل الناس منازلھم، ۴/ ۳۴۳، حدیث: ۴۸۴۲، بتغیر قلیل

حضرتِ سیِّدُنا سعید بن فیروز ابو بَخْتَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

متذبذب لوگوں پر تنقید کرنے اور بہتان باندھنے والوں پر خروج کرنے والے ایک تابعی بزرگ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن فیروز ابوبختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی ہیں جنہوں نے علما کے ساتھ جھوٹے حجاج پر خروج کیا اور دَیرِ جَماجِم میں عبد الرحمٰن بن محمد بن اَشْعَث کی قیادت میں لڑی جانے والی جنگ میں علما کے ساتھ شہید ہوئے۔

شہادت کی موت:

﴿6069﴾... حضرتِ سیِّدُنا غَسّان بن مضر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جن علمائے کرام نے عبد الرحمٰن بن محمد بن اَشْعَث کے ساتھ حجاج کے خلاف خروج کیا ان میں حضرتِ سیِّدُنا ابوبختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی شامل تھے جس دن وہ لوگ جنگ کے لئے نکلے اس دن ان کا نعرہ "یا ثَارَاتِ الصَّلٰوۃ" تھا۔ اور حضرتِ سیِّدُنا ابوبختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی "دَیرِ جَماجِم"[1] میں شہید ہوئے۔

﴿6070﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن سائب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو بختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے دیر جماجم کے دن فرمایا: لوگوں کی کے بھاگنے کی جگہ (یعنی جہنم) تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوبختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی لڑتے رہے حتّٰی کہ شہید ہوگئے۔

﴿6071﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن سائب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو بَخْتَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جب کسی کے رونے کی آواز سنتے تو خود بھی رونے لگتے کیونکہ آپ بہت نرم دل شخص تھے۔

شوقِ علم دین:

﴿6072﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بختری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایسے لوگوں میں رہنا زیادہ پسند ہے جن سے میں علم سیکھوں بجائے اس کے کہ میں ایسے لوگوں میں رہوں جنہیں علم سکھاؤں۔

﴿6073﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مجھے اپنے سے زیادہ علم رکھنے والے

1... دیر جماجم فرات کی جانب مغرب کوفہ سے تقریباً 7 فرسخ (21 میل سے زائد، ایک لاکھ 26 ہزار فٹ) کے فاصلے پر واقع ایک مقام ہے۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۹/ ۵۳۷)

لوگوں میں رہنا اپنے سے کم علم لوگوں میں رہنے سے زیادہ محبوب ہے۔

﴿6074﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں چاہتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کی جائے اور میں تو ایک غلام بندہ ہوں۔

﴿6075﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت ابو بختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھ سے فرمایا: یوں نہ کہو "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم وہ جہاں بھی ہے" کیونکہ وہ (اپنی شان کے لائق) ہر جگہ موجود ہے (یعنی اپنے علم سے ہر جگہ کو محیط ہے)۔

﴿6076﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص کو کھانے کی دعوت دی، اتنے میں ایک مسکین آگیا، وہ شخص ایک روٹی کا ٹکڑا اٹھا کر مسکین کو دینے لگا تو حضرتِ سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اسے وہیں رکھ دو جہاں سے اٹھایا ہے، ہم نے تمہیں کھانے کی دعوت دی ہے، اس لئے دعوت نہیں دی کہ اجر کسی اور کے لئے ہو اور گناہ تم پر ہو۔

﴿6077﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آیا اور عرض کی: آج کل لوگوں کے اخلاق کتنے اچھے ہیں، میں سفر پر گیا، خدا کی قسم! میں جس کے پاس بھی رُکا مجھے ایسا لگا گویا میں اپنے سگے بھائی کے پاس رُکا ہوں۔ پھر اس شخص نے کہا: کس نے ان کے اخلاق کو اچھا اور مہربان کر دیا؟ حضرتِ سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! یہ ایمان کا ایک حصہ ہے، کیا تو نہیں دیکھتا کہ جب جانور پر وزن رکھا جاتا ہے تو وہ تیز چلتا ہے اور جب مسافت لمبی ہو جاتی ہے تو وہ آہستہ ہو جاتا ہے۔

سنتِ صحابہ کو لازم پکڑ لو:

﴿79-6078﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خبر دی کہ کچھ لوگ مغرب کے بعد مسجد میں بیٹھتے ہیں اور ان میں سے ایک شخص کہتا ہے اتنی اتنی مرتبہ اَللہُ اَکْبَر کہو، اتنی اتنی مرتبہ سُبْحَانَ اللہ کہو اور اتنی اتنی مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہو۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: کیا وہ ایسے ذکر کرتے ہیں؟ اس شخص نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے

فرمایا: جب تم ان کو ایسا کرتے دیکھو تو میرے پاس آنا اور مجھے ان کی مجلس کی خبر دینا۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کی مجلس میں آکر بیٹھ گئے آپ نے لمبی ٹوپی پہن رکھی تھی جب آپ نے ان کا ذکر سنا تو کھڑے ہو گئے، آپ انتہائی سخت انسان تھے، آپ نے فرمایا: میں عبد اللہ بن مسعود ہوں، اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! تم نے بدعت لا کر ظلم کیا یا فرمایا: کیا تم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے زیادہ علم رکھنے والے ہو؟ حضرت معضد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: ہم نہ تو ظلم کرتے ہوئے بدعت لائے ہیں اور نہ ہی ہم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں؟ حضرتِ عُمَر بن عُتْبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: اے ابو عبد الرحمٰن! ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے استغفار کرتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تم پر صحابۂ کرام کا طریقہ لازم ہے تو اسے لازم پکڑ لو، خدا کی قسم! اگر تم نے ایسا کیا تو تم لوگوں سے بہت زیادہ سبقت لے جاؤ گے اور اگر دائیں بائیں مائل ہوئے تو بڑی گمراہی میں پڑو گے۔ ایک روایت میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آنے والے شخص کا نام مسیب بن نَجِیَّہ ذکر ہوا ہے۔

ایک سجدہ نجات دے گا:

﴾6080﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو بختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حصے میں ایک لونڈی آئی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے فارسی زبان میں فرمایا: "نماز ادا کرو۔" اس نے انکار کر دیا۔ پھر فرمایا: "اے خاتون! ایک سجدہ ہی کر لے۔" اس نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ تو کسی نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے دریافت کیا کہ "اے ابو عبد اللہ! ایک سجدہ سے اس کو کیا فائدہ پہنچنا تھا؟" ارشاد فرمایا: "اگر ایک سجدہ کر لیتی تو اس کو پانچوں نمازوں کی توفیق مل جاتی اور جس کا اسلام میں کچھ حصہ ہو وہ اس سے بہتر ہے جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔"

بدگمانی کی تعریف

...بدگمانی سے مراد یہ ہے کہ بلا دلیل دوسرے کے بُرے ہونے کا دل سے اعتقادِ جازِم (یعنی یقین) کرنا۔
(شیطان کے بعض ہتھیار، ص ۳۲)

سیدنا ابو بختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا ابو بختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی، حضرتِ سیِّدُنا ابوذر، حضرتِ سیِّدُنا سلمان، حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر، حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایات لیں۔

عطائے مصطفٰے:

﴿6081﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: تمام نبیوں کے سرور، سلطان بحر وبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مجھے بھیج رہے ہیں، میں تو کم عُمْر ہوں اور مجھے فیصلہ کرنا بھی نہیں آتا؟ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: ''اِنَّ اللہَ سَیَھْدِیْ لِسَانَكَ وَیُثَبِّتُ قَلْبَكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تیری زبان پر ہدایت جاری کرے گا اور تیرے دل کو ثابت رکھے گا۔'' آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اس کے بعد مجھے کبھی فیصلہ کرنے میں پریشانی نہیں ہوئی۔ [1]

قناعت سنت نبوی ہے:

﴿6082﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہمارے پاس کچھ مال بچ گیا ہے اور میں نے لوگوں کے حقوق بھی ادا کر دیے ہیں، اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟'' لوگوں نے عرض کی: ''اے امیر المؤمنین! آپ کی بھی حاجات ہیں اور آپ کو چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے یہ آپ لے لیں اور اپنی ضروریات میں خرچ کریں ہمارا دل آپ سے صاف ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم خاموش تھے۔ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے فرمایا: ''اے ابو الحسن! آپ خاموش کیوں ہیں؟'' آپ نے عرض کی: لوگوں نے آپ کو مشورہ دے دیا ہے۔'' امیر المؤمنین نے فرمایا: ''آپ کو بھی لازماً کچھ کہنا پڑے

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب الاحکام، باب ذکر القضاۃ، ۳/ ۹۰، حدیث: ۲۳۱۰، بتغیر قلیل

گا۔“ آپ نے عرض کی: ”اے امیر المؤمنین! کیا آپ جان بوجھ کے انجان بن کر اپنے یقین کو شک میں بدل رہے ہیں؟“ امیر المؤمنین نے فرمایا: آپ کو اپنی بات کی وضاحت کرنی پڑے گی۔ آپ نے عرض کی: ”ٹھیک ہے، یاد کیجئے! وہ وقت جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو صدقہ وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا اور آپ حضرتِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آئے تھے اور انہوں نے آپ کو صدقہ دینے سے انکار کر دیا تھا پھر آپ میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے کہا تھا: حضرتِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے صدقہ دینے سے انکار کر دیا ہے لٰہذا آپ میرے ساتھ بارگاہِ رسالت میں چلیے، تو میں آپ کے ساتھ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دربارِ گہربار میں حاضر ہوا لیکن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مغموم پاکر کوئی بات کیے بغیر ہم واپس آگئے، پھر دوبارہ گئے تو انہیں خوش پایا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس دو دینار بچے ہوئے تھے اور میں ان کی وجہ سے مغموم تھا حتّٰی کہ میں نے انہیں (راہِ خدا میں) خرچ کر دیا۔ پھر آپ نے عرض کی: حضرتِ عباس (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے صدقہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ تو حضور نبیّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ یعنی چچا باپ کی جگہ ہے۔“ یہ سن کر امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: یقیناً ان دونوں مواقعوں کے لئے آپ کا احسان مند ہوں۔ آپ نے عرض کی: آپ شکریہ میں تو تاخیر کرتے ہیں جبکہ سزا میں تاخیر نہیں کرتے۔[1]

بن مانگے عطا فرمانے والے:

﴿6083﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بختری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: جب میں دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کرتا ہوں تو آپ مجھے عطا فرماتے ہیں۔ یا فرمایا: جب مجھ سے کسی نے کچھ مانگا تو میں نے اسے دیا اور جب نہ مانگا تو میں نے بن مانگے دیا۔[2]

---

1 ...مسند احمد، مسند علی بن ابی طالب، ١/ ٢٠٢، حدیث: ٧٢٥، بتغیر قلیل

مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی تقدیم الزکاۃ ومنعھا، ص ٤٨٩، حدیث: ٩٨٣

2 ...سنن الکبری للنسائی، کتاب الخصائص، باب ٣٨، ٥/ ١٤٢، حدیث: ٨٥٠٤، ٨٥٠٥

بد پرہیزی کی ممانعت:

﴿6084﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیمار ہوئے تو حضور نبیّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا، پھر سامنے رکھے کھجوروں کے تھال کی طرف اشارہ کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس میں سے ایک کھجور اٹھا کر آپ کو عطا کی اور آپ نے کھالی پھر دوسری عطا کی حتّٰی کہ سات کھجوریں عطا فرمائیں پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رُک گئے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اور کھجور لینے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے“ اور انہیں بد پرہیزی سے روک دیا۔ [1]

غریب کے صدقات:

﴿86-6085﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر غِفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مالدار اجر میں بڑھ گئے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نماز نہیں پڑھتے، روزہ نہیں رکھتے، راہِ خدا میں جہاد نہیں کرتے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں لیکن وہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں جیسا ہم کرتے ہیں لیکن وہ صدقہ دیتے ہیں جو ہم نہیں دے سکتے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں صدقے کے کثیر مواقع ہیں: اچھی سماعت والے کا کمزور سماعت والے کے ساتھ اس کی حاجت کے مطابق کلام کرنا صدقہ ہے، اچھی نظر والے کا کمزور نظر والے کی مدد کرنا صدقہ ہے، اپنی طاقت و قوت سے کمزور کے ساتھ تمہارا ہاتھ بٹانا صدقہ ہے، تمہارا راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا صدقہ ہے، تمہارا اچھی طرح بولنا صدقہ ہے جس سے تم زبان میں لکنت والے کی مدد کرو۔ حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے: بھولنے والے کی مدد کرنا صدقہ ہے اور تمہارا اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرنا صدقہ ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ہمیں اپنی شہوت پوری کرنے پر بھی اجر دیا جائے گا؟ ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر کوئی غیر محل میں اپنی شہوت پوری کرے تو گناہ گار ہو گا؟ میں

---

[1]... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الطب، باب فی الحمیۃ للمریض، ۵ / ۴۵۸، حدیث: ۳، بتغیر

نے عرض کی: جی ہاں۔ تو ارشاد فرمایا: تم برائی کو شمار کرتے ہو اور نیکی کو شمار نہیں کرتے[1]؟[2]

اللہ کا حق:

﴿6087-88-89-90-91﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبیّ پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے آپ کو حقیر نہ بنائے۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! خود کو کیسے حقیر بنائے گا؟ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں بولنے کی حاجت ہو اور وہ نہ بولے۔ اس سے پوچھا جائے گا: تجھے کس بات نے روکا؟ تو وہ عرض کرے گا: لوگوں کے خوف نے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: میں اس کا زیادہ حق دار تھا کہ تو مجھ سے ڈرتا۔[3]

فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں:

﴿6092﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں جب یہ سورت نازل ہوئی:

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۙ(۱) (پ۳۰، النصر:۱) ترجمۂ کنزالایمان: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے۔

تو سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس پوری سورت کی تلاوت کی پھر فرمایا: میں اور میرے صحابی ایک ہیں جبکہ دیگر لوگ دوسرے مقام پر ہیں، فتح کے بعد کوئی ہجرت نہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث مدینہ منورہ کے امیر مروان بن حکم کو سنائی تو اس نے کہا: تم نے جھوٹ کہا۔ اس وقت حضرتِ سیِّدُنا زید بن ثابت اور حضرتِ سیِّدُنا رافع بن خدیج رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اس کے ساتھ تخت پر بیٹھے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر یہ دونوں چاہیں تو تمہیں یہ حدیث سنا سکتے ہیں لیکن ایک کو سرداری چھننے کا ڈر ہے جبکہ دوسرے کو صدقہ وصول کرنے کے عہدے سے معزول ہونے کا ڈر ہے۔ مروان نے حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر

---

1 ... صحبت بذاتِ خود ثواب نہیں بلکہ چونکہ اس کے ضمن میں زوجین کی عفت حق زوجیت کی ادا نیک اولاد کی طلب ہے اور یہ ساری چیزیں عبادت ہیں اس لیے صحبت عبادات پر شامل ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/۹۸)

2 ... سنن الکبرٰی للبیھقی، کتاب الوکالۃ، باب فضل النیابۃ عمن لایھدی، ۶/ ۱۳۵، حدیث: ۱۱۴۴۰، بتغیر قلیل

3 ... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۶۲، حدیث: ۱۱۲۵۵، بتغیر قلیل

کوڑا اٹھالیا، جب ان دونوں نے یہ معاملہ دیکھا تو فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے۔[1]

چار طرح کے دل:

﴿6093﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ معلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دل چار طرح کے ہیں(۱)...انتہائی صاف دل جس میں چراغ کی مانند ایک چیز ہے یہ مومن کا دل ہے جس میں اس کا چراغ اس کا نور ہوتا ہے (۲)...وہ دل جو غلاف میں لپٹا ہوا ہے یہ کافر کا دل ہے (۳)...وہ دل جو اوندھا پڑا ہے یہ منافق کا دل ہے، جو جان بوجھ کر انکار کرتا ہے اور (۴)...دورُخا دل جس میں ایمان بھی ہے اور نفاق بھی، اس میں ایمان کی مثال سبزی کی طرح ہے جو پاکیزہ پانی سے نشوونما پاتی ہے اور نفاق کی مثال اس ناسور کی سی ہے جسے پیپ اور گندا خون مزید بڑھاتے ہیں ان دونوں مادوں میں سے جو زیادہ بڑھا اس شخص پر اسی کا غلبہ ہوتا ہے۔[2]

﴿6094﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیب لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عالِم کا سونا جاہل کی نماز سے بہتر ہے۔[3]

﴿6095﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کھجوروں کی بیع سلم[4] کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمام نبیوں کے سرور، سلطانِ بحر وبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کھجور کی بیع سے اس وقت تک منع فرمایا ہے جب تک کہ وہ کھانے یا کیل (ناپنے) یا وزن کرنے کے قابل نہ ہو جائیں۔ ایک شخص نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: وزن سے کیا مراد ہے؟ (یعنی وہ تو درخت پر ہیں تو کیسے وزن کریں گے) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس ایک شخص

1...مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۸/ ۱۳۷، حدیث: ۲۱۶۲۹
تفسیر درمنثور، پ۳۰، سورۃ النصر، ایۃ ۱، ۸/ ۶۶۱

2...مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۳۶، حدیث: ۱۱۱۲۹، بتغیر قلیل

3...کنز العمال، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ۱۰/ ۶۱، حدیث: ۲۸۷۰۷

4... بیع سلم: وہ بیع جس میں ثمن (قیمت) فوراً ادا کرنا ضروری ہو اور مبیع (فروخت شدہ چیز) کو بعد میں خریدار کے حوالے کرنا بیچنے والے پر لازم ہو۔ (اصطلاحاتِ بہارِ شریعت، ۲/ ۱۵)

بیٹھا تھا اس نے کہا: یعنی اندازہ کرنے کے قابل ہو جائیں۔[1]

ایک وہم کا ازالہ:

﴿6096-97﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بختری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم حج کے لئے نکلے جب ہم وادیِ بطنِ نخلہ پہنچے تو ہم نے چاند دیکھا، کسی نے کہا: دوسری رات کا چاند ہے۔ کسی نے کہا: تیسری کا ہے۔ پھر جب ہماری ملاقات حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ہوئی تو ہم نے عرض کی: ہم نے چاند دیکھا ہے، بعض لوگ تیسری اور بعض دوسری رات کا کہتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: معلّمِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاند دیکھنے کے وقت ہی سے اسے شمار کرتے لہٰذا جب تم نے دیکھا وہی اس کی پہلی رات ہے۔

پھل کی بیع:

﴿6098﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بختری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کھجور کی بیع سلم کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پکنے سے پہلے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا ہے۔[2]

آسمانوں میں شہرت رکھنے والے بندے

فرمانِ مصطفٰے: دنیا میں بھوکے رہنے والے لوگوں کی ارواح کو اللہ عَزَّوَجَلَّ قبض فرماتا ہے اور ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ اگر غائب ہوں تو انہیں تلاش نہیں کیا جاتا، موجود ہوں تو پہچانے نہیں جاتے، دنیا میں پوشیدہ ہوتے ہیں مگر آسمانوں میں ان کی شہرت ہوتی ہے، جب جاہل و بے علم شخص انہیں دیکھتا ہے تو بیمار گمان کرتا ہے جبکہ وہ بیمار نہیں ہوتے بلکہ انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف دامن گیر ہوتا ہے قیامت کے دن یہ لوگ عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا۔ (مسند الفردوس، ۱/ ۲۳۵، حدیث: ۱۶۵۹)

---

1 ...بخاری، کتاب السلم، باب السلم من لیس عندہ اصل، ۲/ ۵۸، حدیث: ۲۲۴۶

2 ...بخاری، کتاب السلم، باب السلم فی النحل، ۲/ ۵۸، حدیث: ۲۲۴۹، ۲۲۵۰

تَصَوُّف کی تعریفات

اِمام حافظ ابو نُعَیم اَحمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی کی عادتِ کریمہ ہے کہ حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء میں کسی بزرگ کا تذکرہ کرتے ہیں تو اکثر ان کی سیرت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تصوُّف کی ایک تعریف بیان کرتے ہیں چوتھی جلد میں بیان کردہ تمام تعریفات کو یہاں ایک فہرست میں یکجا کر دیا گیا ہے

نمبر شمار	تعریف	صفحہ نمبر
01	باقی رہنے والے بدلے کے لئے فانی سامان سے کنارہ کش ہو جانا	149
02	باقی رہنے والے کے لئے تڑپنا اور گزرے لمحات پر آہیں بھرنا	171
03	عاجزی وانکساری کرنے والوں کو اہمیت دینا اور غرور تکبر کرنے والوں کو نیچا دکھانا	275
04	کمتر کو چھوڑنا اور برتر کو اختیار کرنا	300
05	توکل میں ثابت قدم رہنا اور علوم نقلیہ کا شوق رکھنا	340
06	صبر کرنا، برداشت کرنا اور مستعد ہو کر نیک اعمال کرنا	417
07	مصیبتوں میں صبر کے ساتھ آسانیوں کا انتظار کرنا	430

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے شہزادے اور شہزادیاں

...شہزادے: پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تین شہزادے تھے جن کے اسمائے مُبارَکہ یہ ہیں:

(۱)...حضرت سیِّدُنا قاسِم (۲)...حضرت سیِّدُنا ابراہیم (۳)...طَیِّب وطاہِر حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان۔

...شہزادیاں: مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چار شہزادیاں تھیں جن کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں:

(۱)...حضرت سیِّدَتُنا زَینَب (۲)...حضرت سیِّدَتُنا رُقَیَّہ (۳)...حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ کُلْثُوم (۴)...حضرت سیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ۔ (المواهب اللدنیة، الفصل الثانی فی ذکر اولاد الکرام، ۴/ ۳۱۳)

مُبَلِّغِین کے لئے فہرست

تفصیلی فہرست

ماخذ ومراجع

قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	❀...❀...❀
نام کتاب	**مصنف/مؤلف**	**مطبوعہ**
ترجمۂ کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
تفسیر القرطبی	علامہ ابوعبد اللہ بن احمد انصاری قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۷۱ھ	دار الفکر ۱۴۲۰ھ
الدر المنثور	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
روح المعانی	علامہ ابوالفضل شہاب الدین سید محمود الوسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم ۱۴۱۹ھ
سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن ابی داود	امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن النسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۶ھ
صحیح ابن خزیمۃ	امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمۃ شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی ۱۴۱۲ھ
السنۃ	امام حافظ ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۷ھ	دار ابن حزم ۱۴۲۴ھ
السنن الکبرٰی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۱ھ
السنن الکبرٰی	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
سنن الدارمی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ
سنن الدارقطنی	امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۸۵ھ	ملتان پاکستان
المستدرک	امام ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابوعبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المسند	امام حافظ سلیمان بن داود طیالسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۰۴ھ	دار المعرفۃ بیروت
المسند	امام ابویعلی احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابوبکر احمد بن عمرو بزار رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۲۴ھ
المسند	حارث بن محمد بن ابی اسامۃ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۲ھ	المدینۃ المنورۃ ۱۴۱۳ھ

المسند	امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۰۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مسند الشھاب	حافظ ابوعبداللہ محمد بن سلامۃ بن جعفر قضاعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۴ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۵ھ
مسند الشامیین	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۹ھ
فضائل الصحابۃ	امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	جامعۃ امّ القریٰ ۱۴۰۳ھ
فضائل الصحابۃ	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار السلام مصر قاھرۃ ۱۴۲۸ھ
دلائل النبوۃ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۳ھ
معجم الصحابہ	ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بغوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۷ھ	دار البیان کویت
معرفۃ الصحابہ	امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ
الادب المفرد	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	ملتان پاکستان
المصنف	حافظ عبداللہ محمد بن ابی شیبۃ عبسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المصنف	امام حافظ ابوبکر عبدالرزاق بن ھمام رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
المعجم الصغیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۳ھ
المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
کنز العمال	علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین متقی ھندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
جامع الاحادیث	امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مسند الفردوس	حافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۶ھ
نوادر الاصول	ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسین حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	مکتبۃ الامام بخاری
اتحاف الخیرۃ المھرۃ	امام احمد بن ابوبکر بن اسماعیل بوصیری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۴۰ھ	مکتبۃ الرشد ریاض ۱۴۱۹ھ
کتاب الدعاء	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ھیثمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
تاریخ مدینہ دمشق	حافظ ابوالقاسم علی بن حسن ابن عساکر شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
البدایۃ والنھایۃ	حافظ عماد الدین ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۷۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
تاریخ بغداد	احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابواحمد عبداللہ بن عدی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ

العلل المتناهية	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۲۴ھ
اللآلئ المصنوعة	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۱۷ھ
مرقاة المفاتیح	علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت
العظمة	ابو محمد عبد اللہ بن محمد المعروف بابی الشیخ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۹ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۱۴ھ
اتحاف السادة المتقین	علامہ سید محمد بن محمد مرتضی زبیدی حسینی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۰۵ھ	دار الکتب العلمیة ۲۰۰۹ء
تاج العروس	علامہ سید محمد بن محمد مرتضی زبیدی حسینی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۰۵ھ	دار الهدایة
فتاوٰی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان
ملفوظات اعلیٰ حضرت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبة المدینه
بہار شریعت	صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبة المدینه
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	متکبہ اسلامیہ لاہور پاکستان
عجائب القرآن	عبد المصطفٰی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	مکتبة المدینه
اردو دائرۃ معارف اسلامیہ	دانش گاہ پنجاب	لاہور پاکستان
کپڑے پاک کرنے کا طریقہ	علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ	مکتبة المدینه

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے شہزادے اور شہزادیاں

...**شہزادے:** پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تین شہزادے تھے جن کے اسمائے مُبارَکہ یہ ہیں:

(۱)... حضرت سیّدُنا قاسم (۲)... حضرت سیّدُنا ابراہیم (۳)... طَیِّب و طاہر حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان۔

...**شہزادیاں:** مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چار شہزادیاں تھیں جن کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں:

(۱)... حضرت سیِّدَتُنا زَیْنَب (۲)... حضرت سیِّدَتُنا رُقَیَّہ (۳)... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ کُلْثُوم (۴)... حضرت سیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ۔ (المواهب اللدنية، الفصل الثانی فی ذکر اولاد الکرام، ۴/ ۳۱۳)

مجلس المدینۃ العلمیہ کی طرف سے پیش کردہ 305 کُتُب ورسائل

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت﴾

اُردو کُتُب:

عربی کُتُب:

﴿شعبہ تراجم کُتب﴾

01...سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟(تَمْهِيْدُ الْفَرْش فِي الْخِصَالِ الْمُوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْش)(کل صفحات:88)

02...مدنی آقا کے روشن فیصلے(اَلْبَاهِرفِيْ حُكْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِر)(کل صفحات:112)

03...نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں(قُرَّةُ الْعُيُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن)(کل صفحات:142)

04...نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیثِ رسول(اَلْمَوَاعِظُ فِي الْاَحَادِيْثِ الْقُدْسِيَّة)(کل صفحات:54)

05...جہنم میں لے جانے والے اعمال(جلد دوم)(اَلزَّوَاجِرعَنِ اقْتِرَافِ الْكَبَائِر)(کل صفحات:1012)

06...جہنم میں لے جانے والے اعمال(جلد اول)(اَلزَّوَاجِرعَنِ اقْتِرَافِ الْكَبَائِر)(کل صفحات:853)

07...جنت میں لے جانے والے اعمال(اَلْمَتْجَرُ الرَّابِح فِيْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح)(کل صفحات:743)

08...امام اعظم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَكْرَم کی وصیتیں(وَصَايَا اِمَامِ اَعْظَم عَلَيْهِ الرَّحْمَه)(کل صفحات:46)

09...اصلاحِ اعمال(جلد اول)(اَلْحَدِيْقَةُ النَّدِيَّة شَرْحُ طَرِيْقَةِ الْمُحَمَّدِيَّة)(کل صفحات:868)

10...اللہ والوں کی باتیں(جلد:1)(حِلْيَةُ الْاَوْلِيَآء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَآء)(کل صفحات:695)

11...اللہ والوں کی باتیں(جلد:2)(حِلْيَةُ الْاَوْلِيَآء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَآء)(کل صفحات:625)

12...اللہ والوں کی باتیں(جلد:3)(حِلْيَةُ الْاَوْلِيَآء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَآء)(کل صفحات:580)

13...اللہ والوں کی باتیں(جلد:4)(حِلْيَةُ الْاَوْلِيَآء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَآء)(کل صفحات:510)

14...نیکی کی دعوت کے فضائل(اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْف وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَر)(کل صفحات:98)

15...فیضانِ مزاراتِ اولیاء(كَشْفُ النُّوْر عَنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْر)(کل صفحات:144)

16...دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی(اَلزُّهْد وَقَصْرُ الْاَمَل)(کل صفحات:85)

17...عاشقانِ حدیث کی حکایات(اَلرِّحْلَة فِيْ طَلَبِ الْحَدِيْث)(کل صفحات:105)

18...احیاء العلوم(جلد اول)(اِحْيَاءُ عُلُوْمِ الدِّيْن)(کل صفحات:1124)

19...احیاء العلوم(جلد دوم)(اِحْيَاءُ عُلُوْمِ الدِّيْن)(کل صفحات:1393)

20...احیاء العلوم(جلد سوم)(اِحْيَاءُ عُلُوْمِ الدِّيْن)(کل صفحات:1290)

21...احیاء العلوم(جلد چہارم)(اِحْيَاءُ عُلُوْمِ الدِّيْن)(کل صفحات:911)

22...احیاء العلوم(جلد پنجم)(اِحْيَاءُ عُلُوْمِ الدِّيْن)(کل صفحات:814)

23...عُيُوْنُ الْحِكَايَات(مترجم حصہ اول)(کل صفحات:412)

24...راہِ علم(تَعْلِيْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِيْقَ التَّعَلُّم)(کل صفحات:102)

25...حُسنِ اَخلاق(مَكَارِمُ الْاَخْلَاق)(کل صفحات:102)

26...اچھے برے عمل(رِسَالَةُ الْمُذَاكَرَة)(کل صفحات:122)

27...قوت القلوب(مترجم جلد اول)(کل صفحات:826)

28...حکایتیں اور نصیحتیں(اَلرَّوْضُ الْفَائِق)(کل صفحات:649)

29...شاہراہِ اولیاء(مِنْهَاجُ الْعَارِفِيْن)(کل صفحات:36)

30...شکر کے فضائل(اَلشُّكْرُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ)(کل صفحات:122)

31...آنسوؤں کا دریا(بَحْرُ الدُّمُوْع)(کل صفحات:300)

﴿شعبہ درسی کُتب﴾

﴿شعبہ تخریج﴾

﴿شعبہ فیضانِ صحابہ﴾

﴿شعبہ فیضانِ صحابیات﴾

﴿شعبہ اصلاحی کُتب﴾

﴿شعبہ امیر اہلسنت﴾

﴿شعبہ اولیاوعلما﴾

﴿شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ میں اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ
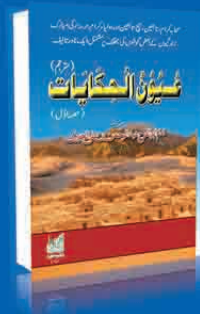
ISBN 978-969-631-505-6
0126053

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net